

الاصحاب  
فی  
مَیْبِزِ الصَّحَابِ  
(اُردو)

(صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلو پیڈیا)

جلد ۱

مترجم

مولانا محمد عامر شہزاد علوی

تالیف

حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ رحمانیہ

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور







# الاصطلاح فی متین الصلح (اردو)

(صحابہ کرام علیہم السلام کا انسائیکلو پیڈیا)

جلد ۱

مترجم

مولانا محمد عامر شہزاد علوی

تالیف

حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر عرنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور





## مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر عترتی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

2974 9722

124

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

1558 22

الاصحاب فی تبيين الصحاح (اردو) جلد ۷

نام کتاب

حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی حاشیہ

تالیف

مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مترجم

مکتبہ رحمانیہ

ناشر

اقرا سنٹر عترتی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

مطبع

خضر جاوید پرنٹرز

### ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)



## فہرست درجہ اول

- ۳۰..... ابو الازور، ضرار بن الخطاب ۹۴۹۹
- //..... ابو الازور ضرار بن الازور ۹۵۰۰
- //..... ابو الازور الاحمری ۹۵۰۱
- ۳۱..... ابو الازور (دوسرے) ۹۵۰۲
- //..... ابو الازهر الانماری ۹۵۰۳
- ۳۲..... ابو اسحاق ۹۵۰۴
- //..... ابو اسرائیل الانصاری ۹۵۰۵
- ۳۳..... ابو اسماء السکونی ۹۵۰۶
- //..... ابو اسماء الشامی ۹۵۰۷
- //..... ابو اسماء المزنی ۹۵۰۸
- //..... ابو اسماء بن عمرو الجذامی ۹۵۰۹
- //..... ابو الاسود الجذامی ۹۵۱۰
- //..... ابو الاسود ۹۵۱۱
- //..... ابو الاسود بن یزید ۹۵۱۲
- ۳۴..... ابو الاسود السلمی ۹۵۱۳
- //..... ابو الاسود القرشی ۹۵۱۵
- //..... ابو الاسود النهدی ۹۵۱۶
- //..... ابو اسید بن ثابت انصاری ۹۵۱۷
- ۳۵..... ابو اسید بن ثابت انصاری (دوسرے) ۹۵۱۸
- //..... ابو اسید بن جعونه ۹۵۱۹
- //..... ابو اسید بن علی ۹۵۲۰
- //..... ابو اسید الساعدی ۹۵۲۱
- //..... ابو اسیرہ بن حارث ۹۵۲۲

۳۳..... عرضداشت مترجم

## کشتوں کا بیان

### حرف الف

- ۳۴..... ابو امیہ الفزاری ۹۴۸۰
- ۳۵..... ابو امیہ ۹۴۸۱
- //..... ابو ابراہیم ۹۴۸۲
- //..... ابو ابراہیم (بغیر منسوب) ۹۴۸۳
- //..... ابو ابراہیم الحجبی ۹۴۸۴
- ۳۶..... ابو ابی ابن امراء عبادة بن الصامت ۹۴۸۵
- //..... ابو ابی ۹۴۸۶
- //..... ابو ائیلہ ۹۴۸۷
- //..... ابو ائیلہ (دوسرے) ۹۴۸۸
- //..... ابو احمد بن جحش الاسدی ۹۴۸۹
- ۳۷..... ابو احمد بن قیس ۹۴۹۰
- ۳۸..... ابو احیحه (دونوں حاوں سے تصغیر ہے) ۹۴۹۱
- //..... ابو احزم بن عتیک ۹۴۹۲
- //..... ابو اخرم ۹۴۹۳
- //..... ابو الاخنس بن حذافہ ۹۴۹۴
- //..... ابو اذینہ (یانوں سے تصغیر ہے) ۹۴۹۵
- ۳۹..... ابو ارطاة الاحمسی ۹۴۹۶
- //..... ابو الارقم القرشی ۹۴۹۷
- //..... ابو ارؤی الدوسی ۹۴۹۸



- ۹۵۵۰ ابو اوس ..... //
- ۹۵۵۱ ابو اوفی الاسلامی ..... //
- ۹۵۵۲ ابویاس الساعدی ..... //
- ۹۵۵۳ ابویاس الیثی ..... ۵۳ //
- ۹۵۵۴ ابویمن الانصاری ..... //
- ۹۵۵۵ ابویوب انصاری ..... //
- ۹۵۵۶ ابویوب ..... //
- ۹۵۵۷ ابویوب الیمامی ..... //
- ۹۵۵۸ ابویوب (دوسرے) ..... //
- ۹۵۵۹ ابویوب الازدی ..... ۵۳ //
- ۹۵۶۰ ابویوب المالکی ..... //
- قسم ثانی از حرف الف ..... //
- ۹۵۶۱ ابو ادیس الخولانی ..... //
- ۹۵۶۲ ابواسحاق ..... //
- ۹۵۶۳ ابواسحاق ..... //
- ۹۵۶۴ ابوامامہ بن سهل ..... //
- ۹۵۶۵ ابوامیہ بن الاخنس ..... //
- قسم ثالث از حرف الف ..... //
- ۹۵۶۶ ابواسحاق ..... //
- ۹۵۶۷ ابوالاسود ..... //
- ۹۵۶۸ ابوالاسود الدلی ..... //
- ۹۵۶۹ ابوالاسود الهزانی ..... ۵۵ //
- ۹۵۷۰ ابوامیہ ازدی (قادر کے والد) ..... //
- ۹۵۷۱ ابوامیہ الشعبانی ..... //
- ۹۵۷۲ ابوامیہ ..... //
- ۹۵۷۳ ابوامیہ العدوی ..... //
- ۹۵۷۴ ابوامیہ الکندی ..... //

- ۹۵۲۳ ابوالاشعث ..... ۳۶ //
- ۹۵۲۴ ابوالاعور ..... //
- ۹۵۲۵ ابوالاعور بن ظالم ..... //
- ۹۵۲۶ ابوالاعور السلمی ..... //
- ۹۵۲۷ ابوالاعور الجریمی ..... ۴۷ //
- ۹۵۲۸ ابوامامہ اسعد بن زرارہ انصاری ..... //
- ۹۵۲۹ ابوامامہ بن ثعلبہ الانصاری ..... //
- ۹۵۳۰ ابوامامہ الباہلی ..... //
- ۹۵۳۱ ابوامامہ بن سهل انصاری ..... //
- ۹۵۳۲ ابوامامہ انصاری ..... ۴۸ //
- ۹۵۳۳ ابوامیہ (تغیر سے) الجشمی ..... //
- ۹۵۳۴ ابوامیہ دوسی ثم زهرانی ..... ۴۹ //
- ۹۵۳۵ ابوامیہ ..... //
- ۹۵۳۶ ابوامیہ ازدی ..... //
- ۹۵۳۷ ابوامیہ بن عمرو ..... ۵۰ //
- ۹۵۳۸ ابوامیہ جمحی ..... //
- ۹۵۳۹ ابوامیہ ..... //
- ۹۵۴۰ ابوامیہ الجمحی (یہ دوسرے ہیں) ..... //
- ۹۵۴۱ ابوامیہ الجمحی (دوسرے ہیں) ..... //
- ۹۵۴۲ ابوامیہ الجعدی ..... //
- ۹۵۴۳ ابوامیہ الضمری ..... //
- ۹۵۴۴ ابوامیہ الفزاری ..... //
- ۹۵۴۵ ابوامیہ القشیری والکعبی ..... //
- ۹۵۴۶ ابوامیہ المخزومی ..... ۵۱ //
- ۹۵۴۷ ابواناس بن زنیم الیثی یا دؤلی ..... //
- ۹۵۴۸ ابواہاب بن عزیز ..... //
- ۹۵۴۹ ابواوس الثقفی ..... ۵۲ //



- ۹۵۹۸ ابو بردہ الاسلمی ..... ۶۳
- ۹۵۹۹ ابو بردہ ظفری انصاری اوسی ..... //
- ۹۶۰۰ ابو بردہ الاسلمی ..... //
- ۹۶۰۱ ابو برقان السعدی ..... ۶۴
- ۹۶۰۲ ابو بريدة ..... //
- ۹۶۰۳ ابو برة المکی المخزومی ..... //
- ۹۶۰۴ ابو بشار یا یسار ..... //
- ۹۶۰۵ ابو البشر ..... ۶۵
- ۹۶۰۶ ابو بشر انصاری ..... //
- ۹۶۰۷ ابو بشر خثعمی ..... //
- ۹۶۰۸ ابو بشر ..... //
- ۹۶۰۹ ابو بشر سلمی ..... //
- ۹۶۱۰ ابو بشیر انصاری الساعدی ..... ۶۶
- ۹۶۱۱ ابو بشیر انصاری ..... //
- ۹۶۱۲ ابو بشیر (کسی قبیلہ سے منسوب نہیں) ..... //
- ۹۶۱۳ ابو البشیر انصاری ..... ۶۷
- ۹۶۱۴ ابو البشیر ..... //
- ۹۶۱۵ ابو البشیر المعاری ..... //
- ۹۶۱۶ ابو بصرہ غفاری ..... //
- ۹۶۱۷ ابو بصرہ الغفاری ..... //
- ۹۶۱۸ ابو بصیر بن اسید ..... ۶۸
- ۹۶۱۹ ابو بصیر (دوسرے) ..... //
- ۹۶۲۰ ابو بصیرة ..... //
- ۹۶۲۱ ابو بکر الصدیق بن ابی قحافہ ..... //
- ۹۶۲۲ ابو بکر بن شعوب الیثی ..... //
- ۹۶۲۳ ابو بکر الثقفی ..... ۶۹
- ۹۶۲۴ ابو البنات ..... ۷۰

- قسم رابع از حرف الف ..... ۵۶
- ۹۵۷۵ آبی اللحم الغفاری ..... //
- ۹۵۷۶ ابو الاسود التمیمی ..... //
- ۹۵۷۷ ابو الاسود الدوسی ..... ۵۷
- ۹۵۷۸ ابو الاسود الدیلی ..... //
- ۹۵۷۹ ابو الاسود ..... //
- ۹۵۸۰ ابو الاسود السلمی ..... //
- ۹۵۸۱ ابو امامہ ..... //
- ۹۵۸۲ ابو امیہ التغلبی ..... ۵۸
- ۹۵۸۳ ابوانس انصاری ..... //
- ۹۵۸۴ ابواوس تمیم بن حجر ..... ۵۹
- ۹۵۸۵ ابویوب (بے نسبت) ..... //
- ۹۵۸۶ ابویوب الازدی ..... //

## حرف الباء

- قسم اول از حرف باء ..... ۶۰
- ۹۵۸۷ ابوجیر (بے نسبت) ..... //
- ۹۵۸۸ ابوالجیر ..... //
- ۹۵۸۹ ابوجیلہ ..... //
- ۹۵۹۰ ابوبحر ..... //
- ۹۵۹۱ ابوبحینہ ..... //
- ۹۵۹۲ ابوالبداح بن عاصم انصاری ..... ۶۱
- ۹۵۹۳ ابوالبراد ..... //
- ۹۵۹۴ ابوبردہ بن سعد ..... //
- ۹۵۹۵ ابوبردہ بن قیس الاشعری ..... //
- ۹۵۹۶ ابوبردہ بن نیار الانصاری ..... ۶۲
- ۹۵۹۷ ابوبردہ جمیع بن عمیر کے ماموں ..... //



۹۶۲۳ ابو تمیمہ الہجیمی ..... //

## حرف التاء

قسم اول از حرف التاء ..... ۷۶

۹۶۲۴ ابو ثابت سعد بن عبادہ ..... //

۹۶۲۵ ابو ثابت ..... //

۹۶۲۶ ابو ثابت اسید بن طہیر ..... //

۹۶۲۷ ابو ثابت بن عبد ..... //

۹۶۲۸ ابو ثابت بن یعلیٰ ثقفی ..... //

۹۶۲۹ ابو ثابت قرشی (وہی کے پڑوسی) ..... //

۹۶۵۰ ابو ثروان سعدی ..... ۷۷

۹۶۵۱ ابو ثروان بنا عبدالعزیٰ سعدی ..... //

۹۶۵۲ ابو ثروان راعی تمیمی ..... //

۹۶۵۳ ابو ثریہ ..... ۷۸

۹۶۵۴ ابو ثعلبہ اشجعی ..... //

۹۶۵۵ ابو ثعلبہ ثقفی ..... ۷۹

۹۶۵۶ ابو ثعلبہ حنفی ..... //

۹۶۵۷ ابو ثعلبہ خشنی ..... //

۹۶۵۸ ابو ثمامہ کنانی ..... ۸۰

۹۶۵۹ ابو ثور فہمی ..... //

۹۶۶۰ ابو ثور محمد بن معدی کرب زیدی ..... ۸۱

قسم الثانی از حرف التاء ..... //

قسم الثالث از حرف التاء ..... //

۹۶۶۱ ابو ثعلبہ قرظی ..... //

قسم الرابع از حرف التاء ..... //

۹۶۶۲ ابو ثعلبہ انصاری ..... //

۹۶۲۵ ابو ہبہ فزاری ..... ۷۰

۹۶۲۶ ابو ہبہ ..... //

قسم ثانی از حرف باء ..... //

قسم ثالث از حرف باء ..... //

۹۶۲۷ ابو بخریہ التراغمی ..... //

۹۶۲۸ ابو بسرہ الجہنی ..... //

۹۶۲۹ ابو بصیر الیشکری ..... ۷۱

۹۶۳۰ ابو بکر العنسی ..... //

قسم چہارم از حرف باء ..... //

۹۶۳۱ ابو بجیلہ ..... //

۹۶۳۲ ابو البداح بن عاصم ..... //

۹۶۳۳ ابو بردہ انصاری ..... ۷۲

۹۶۳۴ ابو بردہ (دوسرے ہیں) ..... //

۹۶۳۵ ابو بکر بن حفص ..... ۷۳

۹۶۳۶ ابو بلال بن سعد ..... //

## حرف التاء

قسم اول از حرف التاء ..... ۷۴

۹۶۳۷ ابو جراة (تازیروالی جیم ساکن) ..... //

۹۶۳۸ ابو تحی ..... //

۹۶۳۹ ابو تمیم ..... ۷۵

۹۶۴۰ ابو تمیمہ (بے نسبت) ..... //

قسم ثانی از حرف التاء ..... //

۹۶۴۱ ابو تمیم جیشانی ..... //

قسم چہارم از حرف التاء ..... //

۹۶۴۲ ابو تمام ثقفی ..... //



حرف جیم

قسم اول از حرف جیم ..... ۸۲

۹۶۶۳ ابو جابر انصاری .....

۹۶۶۴ ابو جابر صدفی .....

۹۶۶۵ ابو جابر یمامی .....

۹۶۶۶ ابو جارية انصاری .....

۹۶۶۷ ابو جبیر .....

۹۶۶۸ ابو جبيرة (شروع حرف پرزبر ہے) .....

۹۶۶۹ ابو جبيرة بن حصین ..... ۸۳

۹۶۷۰ ابو جحش لیثی .....

۹۶۷۱ ابو جحیفہ .....

۹۶۷۲ ابو الجراح اشجعی ..... ۸۴

۹۶۷۳ ابو جرول .....

۹۶۷۴ ابو جرول (دوسرے) .....

۹۶۷۵ ابو جری (تصغیر) .....

۹۶۷۶ ابو الجعال جذامی .....

۹۶۷۷ ابو الجعد افلح .....

۹۶۷۸ ابو الجعد ضمیری .....

۹۶۷۹ ابو الجعيجه ..... ۸۵

۹۶۸۰ ابو جمعه انصاری .....

۹۶۸۱ ابو جميله سلمی ..... ۸۶

۹۶۸۲ ابو جندب عتقی .....

۹۶۸۳ ابو جندب فزاری .....

۹۶۸۴ ابو جندل بن سهیل ..... ۸۷

۹۶۸۵ ابو جنید (تصغیر ہے) ..... ۸۸

۹۶۸۶ ابو جنید فہری .....

۹۶۸۷ ابو جہاد انصاری سلمی .....

۹۶۸۸ ابو جہم بن حذیفہ ..... ۸۹

۹۶۸۹ ابو جہیم بن حارث .....

۹۶۹۰ ابو جہیمہ .....

۹۶۹۱ ابو جہینہ انصاری .....

۹۶۹۲ ابو الجون .....

۹۶۹۳ ابو جیش بن ذی اللہ عامری کلابی .....

قسم ثانی از حرف جیم .....

۹۶۹۴ ابو جعفر انصاری .....

قسم ثالث از حرف جیم ..... ۹۲

۹۶۹۵ ابو جامع بن مخارق .....

۹۶۹۶ ابو جبر .....

۹۶۹۷ ابو الجعد غطفانی .....

۹۶۹۸ ابو الجعید .....

۹۶۹۹ ابو الجندی از دی ..... ۹۳

۹۷۰۰ ابو الجمعه بن خالد .....

۹۷۰۱ ابو جندل بن سهیل شامی .....

۹۷۰۲ ابو جندلہ .....

۹۷۰۳ ابو جہراء ..... ۹۴

۹۷۰۴ ابو جہراء (دوسرے) .....

قسم رابع از حرف جیم .....

۹۷۰۵ ابو جبر کندی .....

۹۷۰۶ ابو الجداء .....

۹۷۰۷ ابو جریر .....

۹۷۰۸ ابو جسرہ ..... ۹۵

۹۷۰۹ ابو جمعه .....

۹۷۱۰ ابو جمل .....



- ۹۶۳۶ ابو حشمہ انصاری ..... //
- ۹۶۳۷ ابو حشمہ بن حذیفہ ..... ۱۰۲ //
- ۹۶۳۸ ابو الحجاج ثمالی ..... //
- ۹۶۳۹ ابو الحجاج اسلمی ..... //
- ۹۶۴۰ ابو حدرہ اسلمی ..... //
- ۹۶۴۱ ابو حدرہ (دوسرے) ..... //
- ۹۶۴۲ ابو حدرہ (ایک اور) ..... //
- ۹۶۴۳ ابو حدرہ ..... //
- ۹۶۴۴ ابو حذافہ سہمی ..... //
- ۹۶۴۵ ابو حذیفہ بن عتبہ ..... ۱۰۳ //
- ۹۶۴۶ ابو حذیفہ ثقفی ..... //
- ۹۶۴۷ ابو حرب بن خویلد ..... //
- ۹۶۴۸ ابو حریر ..... //
- ۹۶۴۹ ابو حریرہ ..... //
- ۹۶۵۰ ابو حریش ..... ۱۰۴ //
- ۹۶۵۱ ابو حسان ..... //
- ۹۶۵۲ ابو حسان ..... //
- ۹۶۵۳ ابو الحسن ..... //
- ۹۶۵۴ ابو حسن انصاری ..... //
- ۹۶۵۵ ابو الحسن ..... ۱۰۵ //
- ۹۶۵۶ ابو حسن ..... //
- ۹۶۵۷ ابو حسین ..... //
- ۹۶۵۸ ابو الحشر ..... //
- ۹۶۵۹ ابو حصیرہ ..... //
- ۹۶۶۰ ابو حصین العبسی ..... ۱۰۶ //
- ۹۶۶۱ ابو حصین سدوسی ..... //
- ۹۶۶۲ ابو حصین سلمی ..... //

- ۹۶۱۱ ابو جہیمہ ..... //

### حرف حاء بے نقط

- ۹۶۱۲ ابو حابس جہنی ..... ۹۷ //
- ۹۶۱۳ ابو حاتم مزنی حجازی ..... //
- ۹۶۱۴ ابو حاجب انصاری ..... //
- ۹۶۱۵ ابو حارث بن حارث ..... //
- ۹۶۱۶ ابو حارث بن حارث کنڈی ..... //
- ۹۶۱۷ ابو حارث بن حنظلیہ ..... //
- ۹۶۱۸ ابو حارث ..... //
- ۹۶۱۹ ابو حارث ..... //
- ۹۶۲۰ ابو حارث بن قیس ..... //
- ۹۶۲۱ ابو حارث ازدی ..... ۹۸ //
- ۹۶۲۲ ابو حازم احمسی ..... //
- ۹۶۲۳ ابو حازم بجلی ..... //
- ۹۶۲۴ ابو حازم بجلی (دوسرے) ..... //
- ۹۶۲۵ ابو حازم انصاری از بنی بیاضہ ..... //
- ۹۶۲۶ ابو حاضر (بے نسبت) ..... ۹۹ //
- ۹۶۲۷ ابو حاطب بن عمرو ..... //
- ۹۶۲۸ ابو حامد ..... //
- ۹۶۲۹ ابو حبابہ بدری ..... //
- ۹۶۳۰ ابو حبابہ بن غزیہ ..... ۱۰۰ //
- ۹۶۳۱ ابو حبیب عنبری ..... //
- ۹۶۳۲ ابو حبیب بن زید ..... //
- ۹۶۳۳ ابو حبیب فہری ..... ۱۰۱ //
- ۹۶۳۴ ابو حبیب ..... //
- ۹۶۳۵ ابو حبیہ بن ازعر ..... //



- ۹۷۹۰ ابو حنہ انصاری ..... ۱۱۱
- ۹۷۹۱ ابو حنہ (دوسرے) ..... //
- ۹۷۹۲ ابو حوالہ ازدی ..... //
- ۹۷۹۳ ابو حیان ..... //
- ۹۷۹۴ ابو حیوة کندی یا حضرمی ..... //
- ۹۷۹۵ ابو حیہ تمیمی ..... //
- قسم ثانی از حرفِ حاء ..... //
- قسم ثالث از حرفِ حاء ..... //
- ۹۷۹۶ ابو حدیرہ الاجذمی ..... //
- ۹۷۹۷ ابو الحصین حنفی ..... ۱۱۲
- ۹۷۹۸ ابو حناتہ ..... //
- قسم رابع از حرفِ حاء ..... //
- ۹۷۹۹ ابو حبیب عنبری ..... //
- ۹۸۰۰ ابو حبیش غفاری ..... //
- ۹۸۰۱ ابو حمزہ سعدی ..... ۱۱۳
- ۹۸۰۲ ابو الحسن الراعی ..... //
- ۹۸۰۳ ابو حسنہ خزاعی ..... //
- ۹۸۰۴ ابو حفصہ ..... //
- ۹۸۰۵ ابو حکیم بن ابی یزید الکرخی ..... //
- ۹۸۰۶ ابو الحسیر ..... ۱۱۴
- ۹۸۰۷ ابو حیوہ الصنابحی ..... //
- ۹۸۰۸ ابو حیہ النمیری ..... //

## حرفِ حاء

- قسم اول از حرفِ حاء ..... ۱۱۶
- ۹۸۰۹ ابو خارجه ..... //
- ۹۸۱۰ ابو خالد ..... //

- ۹۷۹۳ ابو حصین انصاری سالمی ..... //
- ۹۷۹۴ ابو حفص ..... ۱۰۷
- ۹۷۹۵ ابو حفص بن عمرو ..... //
- ۹۷۹۶ ابو الحکم ..... //
- ۹۷۹۷ ابو الحکم بن سفیان ثقفی ..... //
- ۹۷۹۸ ابو الحکم بن حبیب ..... //
- ۹۷۹۹ ابو حکیم قشیری ..... //
- ۹۷۹۰ ابو حکیم بن مقرون مزنی ..... //
- ۹۷۹۱ ابو حکیم کنانی ..... //
- ۹۷۹۲ ابو حکیم یزید ..... ۱۰۸
- ۹۷۹۳ ابو حکیم مزنی ..... //
- ۹۷۹۴ ابو حکیم ..... //
- ۹۷۹۵ ابو حلوہ ..... //
- ۹۷۹۶ ابو حلیمہ ..... //
- ۹۷۹۷ ابو حماد انصاری ..... //
- ۹۷۹۸ ابو حماد ..... ۱۰۹
- ۹۷۹۹ ابو حمامہ ..... //
- ۹۷۸۰ ابو حمراء (مولا نبی ﷺ) ..... //
- ۹۷۸۱ ابو حمراء (دوسرے) ..... //
- ۹۷۸۲ ابو حمزہ ..... //
- ۹۷۸۳ ابو حمزہ انصاری ..... //
- ۹۷۸۴ ابو حمید ساعدی ..... //
- ۹۷۸۵ ابو حمید (یا ابو حمیدہ شک ہے) ..... ۱۱۰
- ۹۷۸۶ ابو حمیضہ انصاری ..... //
- ۹۷۸۷ ابو حمیضہ حزنی ..... //
- ۹۷۸۸ ابو حنش ..... //
- ۹۷۸۹ ابو حنہ ..... //



- ۹۸۳۸ ابو خيثمه الجعفی ..... //
- ۹۸۳۹ ابو خيثمه الانصارى السالمی ..... ۱۲۳ //
- ۹۸۴۰ ابو خيثمه انصارى (دوسرے ہیں) ..... //
- ۹۸۴۱ ابو خيثمه الحارثی ..... //
- ۹۸۴۲ ابو الخير الكندی ..... //
- ۹۸۴۳ ابو خيرہ العبدی ..... //
- ۹۸۴۴ ابو خيرة (دوسرے ہیں) ..... ۱۲۳ //
- قسم ثانی از حرف خاء ..... //
- قسم ثالث از حرف خاء ..... //
- ۹۸۴۵ ابو خراش الهذلی ..... //
- ۹۸۴۶ ابو خرفاء العامری ..... //
- ۹۸۴۷ ابو الخيرى ..... ۱۲۵ //
- قسم الرابع از حرف خاء ..... //
- ۹۸۴۸ ابو خالد الكندی ..... //
- ۹۸۴۹ ابو خداش ..... ۱۲۶ //
- ۹۸۵۰ ابو خداش الشرعی ..... ۱۲۷ //
- ۹۸۵۱ ابو خراش الرعینی ..... //
- ۹۸۵۲ ابو خلف (خادم النبی ﷺ) ..... //

## حرف دال

- قسم اول از حرف دال ..... ۱۲۸ //
- ۹۸۵۳ ابو داؤد انصارى مازنی ..... //
- ۹۸۵۴ ابو دجانه انصارى ..... //
- ۹۸۵۵ ابو الدحداح انصارى ..... ۱۲۹ //
- ۹۸۵۶ ابو الدحداح ..... ۱۳۰ //
- ۹۸۵۷ ابو الدرداء انصارى ..... //
- ۹۸۵۸ ابو دره البلوی ..... //

- ۹۸۱۱ ابو خالد ..... //
- ۹۸۱۲ ابو خالد (بے نسبت) ..... //
- ۹۸۱۳ ابو خالد ..... //
- ۹۸۱۴ ابو خالد حارثی ..... //
- ۹۸۱۵ ابو خالد السلمی ..... ۱۱۷ //
- ۹۸۱۶ ابو خالد الكندی ..... //
- ۹۸۱۷ ابو خالد القرشی ..... //
- ۹۸۱۸ ابو خداش اللخمی ..... ۱۱۸ //
- ۹۸۱۹ ابو خراش ..... //
- ۹۸۲۰ ابو خراش السلمی ..... //
- ۹۸۲۱ ابو الخریف بن ساعده ..... //
- ۹۸۲۲ ابو خزاعه ..... //
- ۹۸۲۳ ابو خزامه ..... //
- ۹۸۲۴ ابو خزامه ..... ۱۱۹ //
- ۹۸۲۵ ابو خزامه بن اوس ..... //
- ۹۸۲۶ ابو خزیمه بن یربوع ..... //
- ۹۸۲۷ ابو خصفہ ..... //
- ۹۸۲۸ ابو خصیفہ (تصغیر ہے) ..... ۱۲۰ //
- ۹۸۲۹ ابو الخطاب ..... //
- ۹۸۳۰ ابو خلاد ..... ۱۲۱ //
- ۹۸۳۱ ابو خلاد الرعینی ..... //
- ۹۸۳۲ ابو خلاد (بے نسبت) ..... //
- ۹۸۳۳ ابو خلف (خادم النبی ﷺ) ..... //
- ۹۸۳۴ ابو خلیل الفهری ..... //
- ۹۸۳۵ ابو خميصہ ..... ۱۲۲ //
- ۹۸۳۶ ابو خناس ..... //
- ۹۸۳۷ ابو خنیس الغفاری ..... //

- ۹۸۶۳ ابورافع ..... ۱۳۱
- ۹۸۶۵ ابورافع ..... //
- ۹۸۶۶ ابورافع الغفاری ..... //
- ۹۸۶۷ ابورافع ..... //
- ۹۸۶۸ ابورائطه ..... ۱۳۲
- ۹۸۶۹ ابوالرباب ..... //
- ۹۸۷۰ ابوالربداء ..... //
- ۹۸۷۱ ابوربعی ..... //
- ۹۸۷۲ ابوالربیع عبدالله ..... //
- ۹۸۷۳ ابوربیعه (بے نسبت) ..... //
- ۹۸۷۴ ابورحیمه (بے نسبت) ..... //
- ۹۸۷۵ ابورداد اللیثی ..... //
- ۹۸۷۶ ابوالردین (بے نسبت) ..... ۱۳۳
- ۹۸۷۷ ابورزین (بے نسبت) ..... //
- ۹۸۷۸ ابورزین (دوسرے ہیں) ..... //
- ۹۸۷۹ ابورزین العقیلی ..... ۱۳۴
- ۹۸۸۰ ابورعله القشیری ..... //
- ۹۸۸۱ ابورفاعه العدوی ..... //
- ۹۸۸۲ ابورقاد ..... //
- ۹۸۸۳ ابورقیه (تغیر ہے) ..... ۱۳۵
- ۹۸۸۴ ابورمته البلوی ..... //
- ۹۸۸۵ ابورمته التیمی ..... //
- ۹۸۸۶ ابورمداء البلوی ..... //
- ۹۸۸۷ ابورهم الغفاری ..... //
- ۹۸۸۸ ابورهم بن قیس اشعری ..... ۱۳۶
- ۹۸۸۹ ابورهم (دوسرے) ..... //
- ۹۸۹۰ ابورهم الارحبی ..... //

- ۹۸۵۹ ابوالدنیا (بے نسبت) ..... //
- القسم الثانی از حرف دال ..... ۱۳۱
- القسم الثالث از حرف دال ..... //
- ۹۸۶۰ ابوهاماد البنانی ..... //
- القسم الرابع از حرف دال ..... ۱۳۲
- ۹۸۶۱ ابوالدرداء (بے نسبت) ..... //
- ۹۸۶۲ ابوالدیلمی ..... //

## حرف ذال

- القسم الاول از حرف ذال ..... ۱۳۳
- ۹۸۶۳ ابو ذباب المذحجی ..... //
- ۹۸۶۴ ابو ذباب (دوسرے) ..... //
- ۹۸۶۵ ابوذر الغفاری ..... ۱۳۴
- ۹۸۶۶ ابوذر (دوسرے) ..... ۱۳۷
- ۹۸۶۷ ابوذر بن معاذ ..... //
- ۹۸۶۸ ابوذر الحرامزی ..... //
- القسم الثانی از حرف ذال ..... //
- القسم الثالث از حرف ذال ..... ۱۳۸
- ۹۸۶۹ ابو ذؤیب الهذلی ..... //
- قسم رابع از حرف ذال ..... ۱۳۹

## حرف راء

- القسم الاول از حرف راء ..... ۱۴۰
- ۹۸۶۰ ابوراشد الازدی ..... //
- ۹۸۶۱ ابوراشد (دوسرے) ..... //
- ۹۸۶۲ ابورافع القبطی (مولاء رسول اللہ ﷺ) ..... //
- ۹۸۶۳ ابورافع انصاری ..... //



۹۹۲۵ ابوریثمہ ..... //

## حرف زاء

القسم الأول از حرف زاء ..... ۱۵۳

۹۹۲۶ ابوزرارہ انصاری ..... //

۹۹۲۷ ابوزرارہ نخعی ..... //

۹۹۲۸ ابوزعراء ..... //

۹۹۲۹ ابوزعنه ..... //

۹۹۳۰ ابوزمعه بلوی ..... ۱۵۵

۹۹۳۱ ابوزہراء بلوی ..... //

۹۹۳۲ ابوزہراء قشیری ..... //

۹۹۳۳ ابوزہیر بن اسید ..... //

۹۹۳۴ ابوزہیر الانماري ..... //

۹۹۳۵ ابوزہیر ثقفی ..... ۱۵۶

۹۹۳۶ ابوزہیر ..... //

۹۹۳۷ ابوزہیر النمیری ..... //

۹۹۳۸ ابوزوائد یمانی ..... ۱۵۷

۹۹۳۹ ابوزیاد ..... //

۹۹۴۰ ابوزیاد انصاری ..... ۱۵۸

۹۹۴۱ ابوزید ..... //

۹۹۴۲ ابوزید ..... //

۹۹۴۳ ابوزید بن الضحاک ..... //

۹۹۴۴ ابوزید بن عبید ..... ۱۵۹

۹۹۴۵ ابوزید بن عمرو بن حدیدہ ..... //

۹۹۴۶ ابوزید بن غرزہ ..... //

۹۹۴۷ ابوزید انصاری خزر جی ..... //

۹۹۴۸ ابوزید بن عمرو الجذامی ..... //

۹۹۰۱ ابورہم ..... //

۹۹۰۲ ابورہیمہ (تصغیر ہے) السمعی ..... ۱۳۷

۹۹۰۳ ابوالروم ..... //

۹۹۰۴ ابورومی ..... //

۹۹۰۵ ابورویحہ الثمالی ..... ۱۳۸

۹۹۰۶ ابورویحہ الخثعمی ..... //

۹۹۰۷ ابورئاب ..... ۱۳۹

۹۹۰۸ ابوریحانہ الازدی ..... //

۹۹۰۹ ابورحیانہ القرشی ..... //

۹۹۱۰ ابوریطہ المذحجی ..... //

۹۹۱۱ ابوریطہ (دوسرے، بے نسبت) ..... //

۹۹۱۲ ابوریثمہ ..... ۱۵۰

القسم الثاني از حرف راء ..... //

القسم الثالث از حرف راء ..... //

۹۹۱۳ ابورافع الصائغ ..... //

۹۹۱۴ ابورجاء العطار دی ..... ۱۵۱

۹۹۱۵ ابورزین الاسدی ..... //

۹۹۱۶ ابوالرقاد ..... //

۹۹۱۷ ابورمح الخزاعی ..... //

۹۹۱۸ ابورہم السمعی ..... //

القسم الرابع از حرف راء ..... ۱۵۲

۹۹۱۹ ابورزین ..... //

۹۹۲۰ ابورہم الانماري ..... //

۹۹۲۱ ابورہم الظہری ..... ۱۵۳

۹۹۲۲ ابورہیمہ الشجاعی ..... //

۹۹۲۳ ابوریحانہ ..... //

۹۹۲۴ ابوریطہ مذحجی ..... //

حرف سین

القسم الاول از حرف سین ..... ۱۶۵

۹۹۴۱ ابو سالم حنفي ثم سَحِيْمِي //

۹۹۴۲ ابوسائب //

۹۹۴۳ ابوسائب //

۹۹۴۴ ابوسائب انصاری //

۹۹۴۵ ابوسائب ثقفی //

۹۹۴۶ ابوسائب //

۹۹۴۷ ابوسائب //

۹۹۴۸ ابوسائب ..... ۱۶۶

۹۹۴۹ ابوسبره الجعفی //

۹۹۸۰ ابوسبره بن حارث //

۹۹۸۱ ابوسبره بن ابی رهم //

۹۹۸۲ ابوسبره (بے نسب) //

۹۹۸۳ ابوسبره الجهنی ..... ۱۶۷

۹۹۸۴ ابوسبره //

۹۹۸۵ ابوالسبع بن عبدقیس انصاری //

۹۹۸۶ ابوسروعه نوفلی //

۹۹۸۷ ابوسریحه //

۹۹۸۸ ابوسعاد جهنی //

۹۹۸۹ ابوسعاد الحمصی //

۹۹۹۰ ابوسعاد ..... ۱۶۸

۹۹۹۱ ابوسعدان (شامی، بے نام و نسب) //

۹۹۹۲ ابوسعد انصاری //

۹۹۴۹ ابوزید الارحبی //

۹۹۵۰ ابوزید انصاری (دوسرے) //

۹۹۵۱ ابوزید انصاری (دوسرے) //

۹۹۵۲ ابوزید (بے نسبت) //

۹۹۵۳ ابوزید ..... ۱۶۰

۹۹۵۴ ابوزید الجرّمی //

۹۹۵۵ ابوزید الغافقی //

۹۹۵۶ ابوزید //

۹۹۵۷ ابوزید (بے نسبت) //

۹۹۵۸ ابوزید (بے نسبت) ..... ۱۶۱

۹۹۵۹ ابوزینب بن عوف انصاری //

القسم الثاني از حرف زاء ..... //

۹۹۶۰ ابوزرعة بن زبّاع //

القسم الثالث از حرف زاء ..... //

۹۹۶۱ ابوزید الطائی //

۹۹۶۲ ابوزبیر (بیت المقدس کے مؤذن) ..... ۱۶۲

۹۹۶۳ ابوزہراء قشیری //

۹۹۶۴ ابوزیاد ..... ۱۶۳

۹۹۶۵ ابوزید //

القسم الرابع از حرف زاء ..... //

۹۹۶۶ ابوزرعة فزعی //

۹۹۶۷ ابوزرعه //

۹۹۶۸ ابوزید عامر بن حدیده ..... ۱۶۴

۹۹۶۹ ابوزید انصاری //

۹۹۷۰ ابوزبید بن الصلت //



- ۱۰۰۱۹ ابو سفیان بن حارث ..... //
- ۱۰۰۲۰ ابو سفیان ..... ۱۷۶
- ۱۰۰۲۱ ابو سفیان ..... //
- ۱۰۰۲۲ ابو سفیان ..... //
- ۱۰۰۲۳ ابو سفیان بن حارث ..... //
- ۱۰۰۲۴ ابو سفیان بن حارث بن قیس ..... //
- ۱۰۰۲۵ ابو سفیان (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۰۲۶ ابو سفیان ..... ۱۷۷
- ۱۰۰۲۷ ابو سفیان بن ابی وداعہ سهمی ..... //
- ۱۰۰۲۸ ابو سفیان سدوسی ..... //
- ۱۰۰۲۹ ابو سفیان بن محسن الاسدی ..... //
- ۱۰۰۳۰ ابو سفیان قرشی ..... //
- ۱۰۰۳۱ ابو سفیان بن وہب بن ربیعہ ..... //
- ۱۰۰۳۲ ابو سکینہ ..... //
- ۱۰۰۳۳ ابو سلافہ ..... ۱۷۸
- ۱۰۰۳۴ ابو سلالہ ..... //
- ۱۰۰۳۵ ابو سلامہ سلامی ..... ۱۷۹
- ۱۰۰۳۶ ابو سلام ..... //
- ۱۰۰۳۷ ابو سلامہ ثقفی ..... //
- ۱۰۰۳۸ ابو سلامہ مسلمی ..... ۱۸۰
- ۱۰۰۳۹ ابو سلمہ بن سفیان ..... //
- ۱۰۰۴۰ ابو سلمہ بن عبداسد ..... //
- ۱۰۰۴۱ ابو سلمہ (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۰۴۲ ابو سلمہ (بے نسبت) ..... ۱۸۱
- ۱۰۰۴۳ ابو سلمہ ..... //
- ۱۰۰۴۴ ابو سلمی راعی ..... //
- ۱۰۰۴۵ ابو سلمی (بے نسبت) ..... //

- ۹۹۹۳ ابو سعد ..... ۱۶۸
- ۹۹۹۴ ابو سعد ..... //
- ۹۹۹۵ ابو سعد الخیر ..... //
- ۹۹۹۶ ابو سعد انصاری زرقی ..... ۱۶۹
- ۹۹۹۷ ابو سعد الانماری ..... //
- ۹۹۹۸ ابو سعد ساعدی ..... //
- ۹۹۹۹ ابو سعد بن فضالہ انصاری ..... //
- ۱۰۰۰۰ ابو سعد بن وہب نضری ..... ۱۷۰
- ۱۰۰۰۱ ابو سعد انصاری ..... //
- ۱۰۰۰۲ ابو سعد بن اوس ..... ۱۷۱

### ابو سعید کنیت والے

- ۱۰۰۰۳ ابو سعید خدری ..... //
- ۱۰۰۰۴ ابو سعید عیشمی ..... //
- ۱۰۰۰۵ ابو سعید سعیدی ..... //
- ۱۰۰۰۶ ابو سعید انصاری ..... //
- ۱۰۰۰۷ ابو سعید مخزومی ..... //
- ۱۰۰۰۸ ابو سعید مخزومی ..... //
- ۱۰۰۰۹ ابو سعید کاتب وحی ..... //
- ۱۰۰۱۰ ابو سعید رافع بن المعلى بدری ..... //
- ۱۰۰۱۱ ابو سعید بن معلى انصاری ..... //
- ۱۰۰۱۲ ابو سعید انصاری ..... ۱۷۲
- ۱۰۰۱۳ ابو سعید سعد بن عامر ..... //
- ۱۰۰۱۴ ابو سعید الانماری ..... ۱۷۳
- ۱۰۰۱۵ ابو سعید (بے نسب) ..... //
- ۱۰۰۱۶ ابو سعید بن زید ..... ۱۷۴
- ۱۰۰۱۷ ابو سعید ..... //
- ۱۰۰۱۸ ابو سعید عسّی ..... //

## حرف شین معجمہ

188



- ۱۰۱۱۹ ابو شیبان ..... ۲۰۱
- ۱۰۱۲۰ ابو شیم منزلی ..... //
- القسم الرابع از حرف شین ..... //
- ۱۰۱۲۱ ابوشبل (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۱۲۲ ابوشجره ..... //
- ۱۰۱۲۳ ابوشریح (بے نسبت) ..... ۲۰۲
- ۱۰۱۲۴ ابوشریح مصری ..... //
- ۱۰۱۲۵ ابوشمیر ..... //
- ۱۰۱۲۶ ابوشهله ..... //

### حرف صاد مہملہ

- القسم الاول از حرف صاد ..... ۲۰۳
- ۱۰۱۲۷ ابوصالح ..... //
- ۱۰۱۲۸ ابوصبرہ ..... //
- ۱۰۱۲۹ ابوصخر عقیلی ..... //
- ۱۰۱۳۰ ابوصرمہ بن ابوقیس ..... ۲۰۴
- ۱۰۱۳۱ ابوصغیر عذری ..... //
- ۱۰۱۳۲ ابوصفرہ ..... //
- ۱۰۱۳۳ ابوصفرہ از دی ..... //
- ۱۰۱۳۴ ابوصفوان ..... ۲۰۶
- ۱۰۱۳۵ ابوصفوان ..... //
- ۱۰۱۳۶ ابوصفوان ..... //
- ۱۰۱۳۷ ابوصفوان ..... //
- ۱۰۱۳۸ ابوصفیہ ..... //
- ۱۰۱۳۹ ابوصممہ ..... ۲۰۷
- ۱۰۱۴۰ ابوصہیب ..... //
- القسم الثاني از حرف صاد ..... //

- ۱۰۰۹۴ ابوشریح خزاعی ..... //
- ۱۰۰۹۵ ابوشریح حارثی ..... ۱۹۴
- ۱۰۰۹۶ ابوشریح انصاری ..... //
- ۱۰۰۹۷ ابوشعیب لحام ..... //
- ۱۰۰۹۸ ابوشقرہ تمیمی ..... ۱۹۵
- ۱۰۰۹۹ ابوشماس بن عمر جذامی ..... //
- ۱۰۱۰۰ ابوشمر ضبابی ..... //
- ۱۰۱۰۱ ابوشمر بن ابرہہ ..... //
- ۱۰۱۰۲ ابوشموس بلوی ..... ۱۹۶
- ۱۰۱۰۳ ابوشمیلہ شنی ..... //
- ۱۰۱۰۴ ابوشہم ..... //
- ۱۰۱۰۵ ابوشہم ..... ۱۹۷
- ۱۰۱۰۶ ابوشیہ أنصاری خدری ..... //
- ۱۰۱۰۷ ابوشیہ ..... ۱۹۸
- ۱۰۱۰۸ ابوشیخ بن ابوثابت ..... //
- القسم الثاني از حرف شین ..... //
- ۱۰۱۰۹ ابوشحمہ ..... //
- القسم الثالث از حرف شین ..... //
- ۱۰۱۱۰ ابوشجرہ ..... //
- ۱۰۱۱۱ ابوشداد العمانی ..... //
- ۱۰۱۱۲ ابوشداد ..... ۱۹۹
- ۱۰۱۱۳ ابوشراحیل ..... //
- ۱۰۱۱۴ ابوشریک ..... //
- ۱۰۱۱۵ ابوشعیب ..... ۲۰۰
- ۱۰۱۱۶ ابوشمر بن قیس ..... //
- ۱۰۱۱۷ ابوشہاب ہذلی ..... //
- ۱۰۱۱۸ ابوشہم تیمی ..... //

القسم الثالث از حرفِ صاد .....

۱۰۱۴۱ ابو صُحار سعدی .....

القسم الرابع از حرفِ صاد .....

۱۰۱۴۲ ابو صالح .....

۱۰۱۴۳ ابو صباح بن نعمان ..... ۲۰۸

### حرفِ ضاد معجمه

القسم الاول از حرفِ ضاد ..... ۲۰۹

۱۰۱۴۴ ابو هبيب بلوی .....

۱۰۱۴۵ ابو ضُبیس جهنی .....

۱۰۱۴۶ ابو ضُبیس بلوی .....

۱۰۱۴۷ ابو ضحاک .....

۱۰۱۴۸ ابو الضحاک .....

۱۰۱۴۹ ابو ضحاک انصاری .....

۱۰۱۵۰ ابو ضمیره بن عیص ..... ۲۱۰

۱۰۱۵۱ ابو ضمیره حمیری .....

۱۰۱۵۲ ابو ضمیمه .....

القسم الثاني از حرفِ ضاد .....

القسم الثالث از حرفِ ضاد .....

القسم الرابع از حرفِ ضاد .....

۱۰۱۵۳ ابو ضمضم .....

### حرفِ طاء

القسم الاول از حرفِ طاء ..... ۲۱۲

۱۰۱۵۴ ابو طخفه .....

۱۰۱۵۵ ابو طریف هذلی .....

۱۰۱۵۶ ابو طریف .....

۱۰۱۵۷ ابو طفیل .....

۱۰۱۵۸ ابو طلحه انصاری ..... ۲۱۳

۱۰۱۵۹ ابو طلحه انصاری .....

۱۰۱۶۰ ابو طلحه .....

۱۰۱۶۱ ابو طلیق .....

۱۰۱۶۲ ابو طویل کندی ..... ۲۱۴

۱۰۱۶۳ ابو طیه حجام .....

القسم الثاني از حرفِ طاء ..... ۲۱۵

القسم الثالث از حرفِ طاء .....

۱۰۱۶۴ ابو طفیل .....

۱۰۱۶۵ ابو طمحان قینی .....

القسم الرابع از حرفِ طاء .....

۱۰۱۶۶ ابو طالب بن عبدالمطلب .....

۱۰۱۶۷ ابو طرفه کندی ..... ۲۲۱

۱۰۱۶۸ ابو طریف .....

### حرفِ ظاء

القسم الاول از حرفِ ظاء ..... ۲۲۲

۱۰۱۶۹ ابو ظبیان .....

۱۰۱۷۰ ابو ظبیه .....

القسم الثاني از حرفِ ظاء ..... ۲۲۳

القسم الثالث از حرفِ ظاء .....

۱۰۱۷۱ ابو ظبیه کلاعی .....

القسم الرابع از حرفِ ظاء .....

### حرفِ عین

القسم الاول از حرفِ عین ..... ۲۲۴



۱۰۱۹۸ ..... ابو عبد الله ۲۳۳

ان لوگوں کا ذکر جن کی کنیت عبد الرحمن ہے، جو ان کا نام سمجھا جاتا ہے اور اس سے مشہور ہو گئے

۱۰۱۹۹ ..... ابو عبد الرحمن

۱۰۲۰۰ ..... ابو عبد الرحمن انصاری

۱۰۲۰۱ ..... ابو عبد الرحمن جہنی

۱۰۲۰۲ ..... ابو عبد الرحمن خطمی ۲۳۴

۱۰۲۰۳ ..... ابو عبد الرحمن فہری

۱۰۲۰۴ ..... ابو عبد الرحمن قرشی ۲۳۵

۱۰۲۰۵ ..... ابو عبد الرحمن قینی

۱۰۲۰۶ ..... ابو عبد الرحمن مخزومی

۱۰۲۰۷ ..... ابو عبد الرحمن المذحجی

۱۰۲۰۸ ..... ابو عبد الرحمن نخعی ۲۳۶

۱۰۲۰۹ ..... ابو عبد الرحمن

۱۰۲۱۰ ..... ابو عبد العزيز

۱۰۲۱۱ ..... ابو عبد الملك

۱۰۲۱۲ ..... ابو عبد الملك

۱۰۲۱۳ ..... ابو عبد بسوع ۲۳۷

۱۰۲۱۴ ..... ابو عبس بن جبر

۱۰۲۱۶ ..... ابو عبس بن عامر

۱۰۲۱۷ ..... ابو عبید اللہ

۱۰۲۱۸ ..... ابو عبید (بے نسبت) ۲۳۸

۱۰۲۱۹ ..... ابو عبید بن مسعود

۱۰۲۲۰ ..... ابو عبید زرقی

۱۰۲۲۱ ..... ابو عبید ۲۳۹

۱۰۲۲۲ ..... ابو عبید

۱۰۲۲۳ ..... ابو عبیدہ

۱۰۱۷۲ ..... ابو عازب

۱۰۱۷۳ ..... ابو العاص بن ربیع

۱۰۱۷۴ ..... ابو عاکبہ بن عبید ازدی ۲۲۶

۱۰۱۷۵ ..... ابو عالیہ مزنی

۱۰۱۷۶ ..... ابو عامر اشعری

۱۰۱۷۷ ..... ابو عامر اشعری ۲۲۷

۱۰۱۷۸ ..... ابو عامر اشعری ۲۲۸

۱۰۱۷۹ ..... ابو عامر

۱۰۱۸۰ ..... ابو عامر اشعری

۱۰۱۸۱ ..... ابو عامر ثقفی

۱۰۱۸۲ ..... ابو عامر سکونی

۱۰۱۸۳ ..... ابو عامر ۲۲۹

۱۰۱۸۴ ..... ابو عامر

۱۰۱۸۵ ..... ابو عائشہ

۱۰۱۸۶ ..... ابو عبادہ انصاری

۱۰۱۸۷ ..... ابو عباس

جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور نام بھی یہی سمجھا جاتا ہے، اسی سے وہ مشہور ہیں

۱۰۱۸۸ ..... ابو عبد اللہ أرقم ۲۳۰

۱۰۱۸۹ ..... ابو عبد اللہ اشعری

۱۰۱۹۰ ..... ابو عبد اللہ خطمی

۱۰۱۹۱ ..... ابو عبد اللہ اسلمی

۱۰۱۹۲ ..... ابو عبد اللہ قینی

۱۰۱۹۳ ..... ابو عبد اللہ مخزومی ۲۳۱

۱۰۱۹۴ ..... ابو عبد اللہ

۱۰۱۹۵ ..... ابو عبد اللہ

۱۰۱۹۶ ..... ابو عبد اللہ (بے نسبت) ۲۳۲

- ۱۰۲۵۱ ابو عطيه ..... //
- ۱۰۲۵۲ ابو عفير ..... ۲۳۶ //
- ۱۰۲۵۳ ابو عقبه فارسی ..... //
- ۱۰۲۵۴ ابو عقبه ..... //
- ۱۰۲۵۵ ابو عقبه ..... ۲۳۷ //
- ۱۰۲۵۶ ابو عقرب بکری ..... //
- ۱۰۲۵۷ ابو عقیل انصاری ..... //
- ۱۰۲۵۸ ابو عقیل بن لید ..... ۲۳۸ //
- ۱۰۲۵۹ ابو عقیل بلوی ..... //
- ۱۰۲۶۰ ابو عقیل احمدی ..... //
- ۱۰۲۶۱ ابو عقیل مَلِی ..... ۲۳۹ //
- ۱۰۲۶۲ ابو عقیل جعدی ..... //
- ۱۰۲۶۳ ابو عقیل ..... //
- ۱۰۲۶۴ ابو عقیل ..... //
- ۱۰۲۶۵ ابو عکر ..... //
- ۱۰۲۶۶ ابو علاء انصاری ..... ۲۵۰ //
- ۱۰۲۶۷ ابو علاء ..... ۲۵۱ //
- ۱۰۲۶۸ ابو علقمه بن اعور سلمی ..... //
- ۱۰۲۶۹ ابو علکته ..... //
- ۱۰۲۷۰ ابو علیہ حضرمی ..... //
- ۱۰۲۷۱ ابو علی بن عبدالله ..... //
- ۱۰۲۷۲ ابو علی ..... ۲۵۲ //
- ۱۰۲۷۳ ابو علی بن بجیر ..... //
- ۱۰۲۷۴ ابو عمارہ ..... //
- ۱۰۲۷۵ ابو عمر ..... //
- ۱۰۲۷۶ ابو عمر ..... //
- ۱۰۲۷۷ ابو عمر ..... //

- ۱۰۲۲۳ ابو عبیدہ بن جراح فہری ..... //
- ۱۰۲۲۵ ابو عبیدہ بن عمرو ..... //
- ۱۰۲۲۶ ابو عبیدہ بن عمارہ ..... //
- ۱۰۲۲۷ ابو عبیدہ ..... ۲۳۰ //
- ۱۰۲۲۸ ابو عبیدہ دیلی ..... //
- ۱۰۲۲۹ ابو عتاب اشجعی ..... //
- ۱۰۲۳۰ ابو عثمان انصاری ..... //
- ۱۰۲۳۱ ابو عثمان حجبی ..... //
- ۱۰۲۳۲ ابو عثمان بکالی ..... //
- ۱۰۲۳۳ ابو عدیسہ ..... ۲۳۱ //
- ۱۰۲۳۴ ابو عدی ..... //
- ۱۰۲۳۵ ابو عذرہ ..... //
- ۱۰۲۳۶ ابو عرس ..... //
- ۱۰۲۳۷ ابو عربان محاربی ..... //
- ۱۰۲۳۸ ابو عریب ملیکی ..... //
- ۱۰۲۳۹ ابو عریض ..... ۲۳۲ //
- ۱۰۲۴۰ ابو عزہ ہذلی ..... //
- ۱۰۲۴۱ ابو عزیز بن عبدالرحمن ..... ۲۳۳ //
- ۱۰۲۴۲ ابو عزیز بن جندب ..... //
- ۱۰۲۴۳ ابو عزیز بن عمیر ..... //
- ۱۰۲۴۴ ابو عسیب ..... //
- ۱۰۲۴۵ ابو عسیم ..... ۲۳۴ //
- ۱۰۲۴۶ ابو عصب ..... //
- ۱۰۲۴۷ ابو عصیر ..... //
- ۱۰۲۴۸ ابو عطیہ بکری ..... ۲۳۵ //
- ۱۰۲۴۹ ابو عطیہ مُزَنی ..... //
- ۱۰۲۵۰ ابو عطیہ (بے نسبت) ..... //



- ۲۵۹..... ۱۰۳۰۵ ابو عویمر اسلمی
- // ..... ۱۰۳۰۶ ابو عیاش
- // ..... ۱۰۳۰۷ ابو عیاس
- // ..... ۱۰۳۰۸ ابو عیسیٰ
- // ..... القسم الثانی از حرف عین
- // ..... ۱۰۳۰۹ ابو عاصم
- // ..... ۱۰۳۱۰ ابو عائشه
- // ..... ۱۰۳۱۱ ابو عبدالله
- // ..... ۱۰۳۱۲ ابو عبدالرحمن
- ۲۶۰..... ۱۰۳۱۳ ابو عبدالملك
- // ..... ۱۰۳۱۴ ابو عبدالملك
- // ..... ۱۰۳۱۵ ابو عتیق
- // ..... ۱۰۳۱۶ ابو عثمان
- // ..... ۱۰۳۱۷ ابو عثمان بن عبدالرحمن
- // ..... ۱۰۳۱۸ ابو عمیر
- // ..... القسم الثالث از حرف عین
- // ..... ۱۰۳۱۹ ابو عالیہ رباحی
- ۲۶۱..... ۱۰۳۲۰ ابو عامر
- // ..... ۱۰۳۲۱ ابو عائشه
- // ..... ۱۰۳۲۲ ابو عبیدالله صناعی
- // ..... ۱۰۳۲۳ ابو عبدالله جدلی
- // ..... ۱۰۳۲۴ ابو عبدالله
- // ..... ۱۰۳۲۵ ابو عبدالله
- // ..... ۱۰۳۲۶ ابو عبدالله اشعری
- ۲۶۲..... ۱۰۳۲۷ ابو عبدالله قیسی
- // ..... ۱۰۳۲۸ ابو عبدالرحمن
- // ..... ۱۰۳۲۹ ابو عبدالرحمن

- ۲۵۳..... ۱۰۲۶۸ ابو عمر انصاری
- // ..... ۱۰۲۶۹ ابو عمر بن شیسیم عبدی
- // ..... ۱۰۲۸۰ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۸۱ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۸۲ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۸۳ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۸۴ ابو عمر
- // ..... ۱۰۲۸۵ ابو عمرو
- ۲۵۴..... ۱۰۲۸۶ ابو عمرو بن مغیث
- // ..... ۱۰۲۸۷ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۸۸ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۸۹ ابو عمرو
- // ..... ۱۰۲۹۰ ابو عمرو انصاری
- ۲۵۵..... ۱۰۲۹۱ ابو عمرو انصاری
- // ..... ۱۰۲۹۲ ابو عمرو شیبانی
- // ..... ۱۰۲۹۳ ابو عمرو نخعی
- // ..... ۱۰۲۹۴ ابو عمرو
- ۲۵۶..... ۱۰۲۹۵ ابو عمره انصاری
- // ..... ۱۰۲۹۶ ابو عمره انصاری
- // ..... ۱۰۲۹۷ ابو عمره
- ۲۵۷..... ۱۰۲۹۸ ابو عمیر
- // ..... ۱۰۲۹۹ ابو عمیره ازدی
- // ..... ۱۰۳۰۰ ابو عمیلہ
- // ..... ۱۰۳۰۱ ابو عنبہ خولانی
- ۲۵۸..... ۱۰۳۰۲ ابو عوسجہ الضبی
- // ..... ۱۰۳۰۳ ابو عوجاء
- // ..... ۱۰۳۰۴ ابو عوف

- ۱۰۳۵۶ ابو عصیمہ انصاری ..... //
- ۱۰۳۵۷ ابو عقیل ..... //
- ۱۰۳۵۸ ابو علاء عامری ..... //
- ۱۰۳۵۹ ابو علیط جمحی ..... ۲۷۰ //
- ۱۰۳۶۰ ابو عمرو بن حماس ..... //
- ۱۰۳۶۱ ابو عیسیٰ انصاری ..... //

### حرف غین

- القسم الاول از حرف غین ..... ۲۷۱
- ۱۰۳۶۲ ابو غادیہ جہنی ..... //
- ۱۰۳۶۳ ابو غادیہ مزنی ..... ۲۷۲
- ۱۰۳۶۴ ابو غادیہ ..... ۲۷۳
- ۱۰۳۶۵ ابو غاضرہ فقیمی ..... //
- ۱۰۳۶۶ ابو غزوان ..... ۲۷۴
- ۱۰۳۶۷ ابو غزوان ..... //
- ۱۰۳۶۸ ابو غزیہ انصاری ..... //
- ۱۰۳۶۹ ابو غسیل اعمی ..... ۲۷۵
- ۱۰۳۷۰ ابو غطیف ..... //
- ۱۰۳۷۱ ابو غلیط ..... //
- ۱۰۳۷۲ ابو غنیم ..... //
- ۱۰۳۷۳ ابو غوث ..... //
- القسم الرابع از حرف غین ..... ۲۷۷
- ۱۰۳۷۴ ابو غلیط ..... //

### حرف الفاء

- القسم الاول از حرف فاء ..... ۲۷۷
- ۱۰۳۷۵ ابو فاطمہ ازدی ..... //

- ۱۰۳۳۰ ابو عثمان اصبحی ..... //
- ۱۰۳۳۱ ابو عثمان صنعانی ..... //
- ۱۰۳۳۲ ابو عثمان نہدی ..... //
- ۱۰۳۳۳ ابو عذبه ..... //
- ۱۰۳۳۴ ابو عذرہ ..... ۲۶۳
- ۱۰۳۳۵ ابو عریان ..... //
- ۱۰۳۳۶ ابو عطیہ و ادعی ..... //
- ۱۰۳۳۷ ابو عکرمہ ..... //
- ۱۰۳۳۸ ابو علاء ..... //
- ۱۰۳۳۹ ابو عمر ..... //
- ۱۰۳۴۰ ابو عمرو حمیری ..... ۲۶۴
- ۱۰۳۴۱ ابو عمیلہ ..... //
- ۱۰۳۴۲ ابو عنیس ..... //
- ۱۰۳۴۳ ابو عیال ..... //
- القسم الاول از حرف عین ..... ۲۶۵
- ۱۰۳۴۴ ابو عامر انصاری ..... //
- ۱۰۳۴۵ ابو عامر ثقفی ..... //
- ۱۰۳۴۶ ابو عامر انصاری ..... //
- ۱۰۳۴۷ ابو عائشہ ..... ۳۶۶
- ۱۰۳۴۸ ابو عائشہ ..... //
- ۱۰۳۴۹ ابو عبد اللہ الخطمی ..... ۲۶۷
- ۱۰۳۵۰ ابو عبد اللہ (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۳۵۱ ابو عبد الرحمن اشعری ..... //
- ۱۰۳۵۲ ابو عبد الرحمن الصنابحی ..... //
- ۱۰۳۵۳ ابو عبید ..... ۲۶۸
- ۱۰۳۵۴ ابو عثمان بن سنہ ..... //
- ۱۰۳۵۵ ابو عشاء دارمی ..... ۲۶۹

- ۱۰۳۹۷ ابو قاسم انصاری ..... //
- ۱۰۳۹۸ ابو قاسم ..... //
- ۱۰۳۹۹ ابو قاسم ..... //
- ۱۰۴۰۰ ابو قاسم ..... ۲۸۴ //
- ۱۰۴۰۱ ابوقیصه ..... //
- ۱۰۴۰۲ ابوقتاده بن ربیع انصاری ..... //
- ۱۰۴۰۳ ابوقتاده سدوسی ..... ۲۸۶ //
- ۱۰۴۰۴ ابوقتیله ..... //
- ۱۰۴۰۵ ابوقحافه ..... //
- ۱۰۴۰۶ ابوقحافه ..... //
- ۱۰۴۰۷ ابوقدافه انصاری ..... //
- ۱۰۴۰۸ ابوقدامه بن حارث ..... ۲۸۷ //
- ۱۰۴۰۹ ابوقراده سلمی ..... //
- ۱۰۴۱۰ ابوقرصافه ..... //
- ۱۰۴۱۱ ابوقرّه ..... //
- ۱۰۴۱۲ ابوقرّه بن معاویه ..... ۲۸۸ //
- ۱۰۴۱۳ ابوقریع ..... //
- ۱۰۴۱۴ ابوقصم ..... //
- ۱۰۴۱۵ ابوقطبه بن عمرو ..... //
- ۱۰۴۱۶ ابوقطن ..... //
- ۱۰۴۱۷ ابوقلب ..... //
- ۱۰۴۱۸ ابوقمرء ..... //
- ۱۰۴۱۹ ابوقنشر ..... //
- ۱۰۴۲۰ ابوقیس ..... ۲۸۹ //
- ۱۰۴۲۱ ابوقیس بن حارث ..... //
- ۱۰۴۲۲ ابوقیس بن عمرو ..... //
- ۱۰۴۲۳ ابوقیس جهنی ..... //

- ۱۰۳۹۶ ابوفاطمه انصاری ..... //
- ۱۰۳۹۷ ابوفاطمه لیثی ..... ۲۷۸ //
- ۱۰۳۹۸ ابوفاطمه ضمری ..... //
- ۱۰۳۹۹ ابوفراس اسلمی ..... //
- ۱۰۳۸۰ ابوفراس اسلمی ..... //
- ۱۰۳۸۱ ابوفروه ..... ۲۷۹ //
- ۱۰۳۸۲ ابوفروه اشجعی ..... //
- ۱۰۳۸۳ ابوفریعه اسلمی ..... //
- ۱۰۳۸۴ ابوفسیله ..... //
- ۱۰۳۸۵ ابوفضاله انصاری ..... ۲۸۰ //
- ۱۰۳۸۶ ابوفضل ..... //
- ۱۰۳۸۷ ابوفوره ..... //
- ۱۰۳۸۸ ابوفکیه جهمی ..... //
- ۱۰۳۸۹ ابوفیل خزاعی ..... ۲۸۱ //
- القسم الثانی از حرف فاء ..... //
- القسم الثالث از حرف فاء ..... //
- ۱۰۳۹۰ ابوفالاج انماری ..... //
- ۱۰۳۹۱ ابوفراس نهدی ..... //
- ۱۰۳۹۲ ابوفرقد ..... ۲۸۲ //
- القسم الرابع از حرف فاء ..... //
- ۱۰۳۹۳ ابوفاخته ..... //
- ۱۰۳۹۴ ابوفاطمه ضمری ..... //
- ۱۰۳۹۵ ابومخم بن عمرو ..... //

### حرف القاف

- القسم الاول از حرف قاف ..... ۲۸۳ //
- ۱۰۳۹۶ ابوقابوس ..... //



- ۱۰۳۲۸ ابو کلاب بن ابو صعصعه ..... //
- ۱۰۳۲۹ ابو کلیب بن عمرو ..... //
- ۱۰۳۵۰ ابو کلیب ..... ۲۹۸
- ۱۰۳۵۱ ابو کنود ..... //
- ۱۰۳۵۲ ابو کیسان ..... //
- القسم الثانی از حرفِ کاف ..... //
- ۱۰۳۵۳ ابو کثیر ..... //
- القسم الثالث از حرفِ کاف ..... //
- ۱۰۳۵۴ ابو کبیر ..... //
- ۱۰۳۵۵ ابو کنود ازدی کوفی ..... //
- ۱۰۳۵۶ ابو کیسان ..... //
- ۱۰۳۵۷ ابو کیسه ..... //
- القسم الرابع از حرفِ کاف ..... ۲۹۹
- ۱۰۳۵۸ ابو کبیر ..... //
- ۱۰۳۵۹ ابو کرز ..... //
- ۱۰۳۶۰ ابو کلیب جهنی ..... ۳۰۰

## حرف لام

- القسم الاول از حرفِ لام ..... ۳۰۱
- ۱۰۳۶۱ ابولاس مهمله خزاعی ..... //
- ۱۰۳۶۲ ابولبابه بن عبدالمنذر ..... //
- ۱۰۳۶۳ ابولبابه (مولا رسول الله ﷺ) ..... ۳۰۲
- ۱۰۳۶۴ ابولبابه اسلمی ..... //
- ۱۰۳۶۵ ابولبیه اشهلی ..... //
- ۱۰۳۶۶ ابولجا ..... ۳۰۳
- ۱۰۳۶۷ ابولقیط (مولا رسول الله ﷺ) ..... //
- ۱۰۳۶۸ ابولیلی ..... //

- ۱۰۳۲۳ ابوقیس بن معلی ..... //
- ۱۰۳۲۵ ابوقیس بن أسلت ..... //
- ۱۰۳۲۶ ابوقیس انصاری ..... ۲۹۱
- ۱۰۳۲۷ ابوقین حضرمی ..... ۲۹۲
- ۱۰۳۲۸ ابوقین خزاعی ..... //
- القسم الثالث از حرفِ قاف ..... ۲۹۳
- ۱۰۳۳۱ ابوقتاده مدلجی ..... //
- ۱۰۳۳۲ ابوقدومه ..... //
- ۱۰۳۳۳ ابوقرغان کندی ..... //
- ۱۰۳۳۴ ابوقیس بن شمر کندی ..... //
- القسم الرابع از حرفِ قاف ..... //
- ۱۰۳۳۵ ابوقیس بن سائب مخزومی ..... //
- ۱۰۳۳۶ ابوقیس ..... //

## حرف کاف

- القسم الاول از حرفِ کاف ..... ۲۹۴
- ۱۰۳۳۷ ابوکاهل احمسی ..... //
- ۱۰۳۳۸ ابوکاهل ..... //
- ۱۰۳۳۹ ابوکبشه انمار مذحجی ..... ۲۹۵
- ۱۰۳۴۰ ابوکبشه ..... //
- ۱۰۳۴۱ ابوکبشه ..... //
- ۱۰۳۴۲ ابوکبیر ..... ۲۹۶
- ۱۰۳۴۳ ابوکثیر ..... //
- ۱۰۳۴۴ ابوکریمه ..... //
- ۱۰۳۴۵ ابوکعب أسدی ..... //
- ۱۰۳۴۶ ابوکعب ..... ۲۹۷
- ۱۰۳۴۷ ابوکعب حارثی ..... //

۱۰۴۹۰ ابو مالک نخعی .....

۱۰۴۹۱ ابو مالک عبیدی .....

۱۰۴۹۲ ابو مالک (بے نسبت) ۳۰۸ .....

۱۰۴۹۳ ابو مالک (بے نسبت) .....

۱۰۴۹۴ ابو مالک (بے نسبت) .....

۱۰۴۹۵ ابو المجبر ۳۰۹ .....

۱۰۴۹۶ ابو مجزأة اسلمی .....

۱۰۴۹۷ ابو مجیبہ .....

۱۰۴۹۸ ابو محجن ثقفی .....

۱۰۴۹۹ ابو محذورہ مؤذن ۳۱۳ .....

۱۰۵۰۰ ابو محسن اشعری .....

۱۰۵۰۱ ابو محمد انصاری .....

۱۰۵۰۲ ابو محمد ۳۱۴ .....

۱۰۵۰۳ ابو محرک .....

۱۰۵۰۴ ابو مخارق .....

۱۰۵۰۵ ابو مخشی طائی .....

۱۰۵۰۶ ابو مخشی (دوسرے) .....

۱۰۵۰۷ ابو مدینہ دارمی .....

۱۰۵۰۸ ابو مذکر راقی .....

۱۰۵۰۹ ابو مذکور انصاری ۳۱۵ .....

۱۰۵۱۰ ابو المرازم .....

۱۰۵۱۱ ابو مرزم .....

۱۰۵۱۲ ابو مراوح اللیشی .....

۱۰۵۱۳ ابو مرثد الغنوی .....

۱۰۵۱۴ ابو مرحب سوید .....

۱۰۵۱۵ ابو مرحب .....

۱۰۵۱۶ ابو مرہ طائفی ۳۱۶ .....

۱۰۴۹۹ ابولیلی انصاری (عبدالرحمن کے والد) .....

۱۰۴۹۰ ابولیلی ۳۰۴ .....

۱۰۴۹۱ ابولیلی .....

۱۰۴۹۲ ابولیلی خزاعی .....

۱۰۴۹۳ ابولیلی اشعری ۳۰۵ .....

۱۰۴۹۴ ابولیلی (صحابی رسول اللہ ﷺ) .....

۱۰۴۹۵ ابولیلی غفاری .....

القسم الثانی از حرف لام .....

القسم الثالث از حرف لام .....

۱۰۴۹۶ ابولیلی .....

القسم الرابع از حرف لام .....

۱۰۴۹۷ ابی اللحم غفاری .....

## حرف میم

القسم الاول از حرف میم ۳۰۶ .....

۱۰۴۹۸ ابو مالک اشعری .....

۱۰۴۹۹ ابو مالک اشعری .....

۱۰۴۸۰ ابو مالک اشعری .....

۱۰۴۸۱ ابو مالک انصاری .....

۱۰۴۸۲ ابو مالک حنظلی .....

۱۰۴۸۳ ابو مالک عامری .....

۱۰۴۸۴ ابو مالک فزاری .....

۱۰۴۸۵ ابو مالک خثعمی .....

۱۰۴۸۶ ابو مالک جعدی .....

۱۰۴۸۷ ابو مالک اشجعی ۳۰۷ .....

۱۰۴۸۸ ابو مالک اسلمی .....

۱۰۴۸۹ ابو مالک قرظی (ثعلبہ کے والد) .....

- ۱۰۵۴۴..... ابو معدان ..... ۳۲۱
- ۱۰۵۴۵..... ابو معقل الاسدی ..... //
- ۱۰۵۴۶..... ابو معقل (بے نسبت) ..... ۳۲۲
- ۱۰۵۴۷..... ابو معقل بن نہیک ..... //
- ۱۰۵۴۸..... ابو معلق انصاری ..... //
- ۱۰۵۴۹..... ابو المعلى بن لوذان انصاری ..... ۳۲۳
- ۱۰۵۵۰..... ابو المعلى السلمی ..... //
- ۱۰۵۵۱..... ابو معمر (بے نسبت) ..... ۳۲۴
- ۱۰۵۵۲..... ابو معن ..... //
- ۱۰۵۵۳..... ابو معن ..... //
- ۱۰۵۵۴..... ابو مغيث جھنی ..... //
- ۱۰۵۵۵..... ابو مغيث اسلمی ..... //
- ۱۰۵۵۶..... ابو مُکرم الاسلمی ..... //
- ۱۰۵۵۷..... ابو مُکِيت الاسدی الفقعی ..... //
- ۱۰۵۵۸..... ابو مکنف ..... ۳۲۵
- ۱۰۵۵۹..... ابو ملقام تلب العنبری ..... //
- ۱۰۵۶۰..... ابو الملیح بن عروہ ..... //
- ۱۰۵۶۱..... ابو الملیح الہدادی (تشدید کے بغیر ہے) ..... //
- ۱۰۵۶۲..... ابو الملیح الہذلی ..... ۳۲۶
- ۱۰۵۶۳..... ابو ملیکہ ذمارتی ..... //
- ۱۰۵۶۴..... ابو ملیکہ ..... //
- ۱۰۵۶۵..... ابو ملیکہ الکندی ..... //
- ۱۰۵۶۶..... ابو ملیکہ ..... ۳۲۷
- ۱۰۵۶۷..... ابو ملیک، سلیک بن الاغر ..... //
- ۱۰۵۶۸..... ابو مُلّیل بن الازعر ..... //
- ۱۰۵۶۹..... ابو المنتفق ..... //
- ۱۰۵۷۰..... ابو المنتفق ..... //

- ۱۰۵۱۷..... ابو مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی ..... //
- ۱۰۵۱۸..... ابو مرہ (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۵۱۹..... ابو مرہ مولا عباس ..... //
- ۱۰۵۲۰..... ابو مروان اسلمی ..... //
- ۱۰۵۲۱..... ابو مریم الجھنی ..... ۳۱۷
- ۱۰۵۲۲..... ابو مریم الجھنی ..... //
- ۱۰۵۲۳..... ابو مریم السلولی ..... //
- ۱۰۵۲۴..... ابو مریم الکندی ..... //
- ۱۰۵۲۵..... ابو مریم غسانی ..... //
- ۱۰۵۲۶..... ابو مریم فلسطینی ازدی ..... ۳۱۸
- ۱۰۵۲۷..... ابو المساکین ..... ۳۱۹
- ۱۰۵۲۸..... ابو مسعود بدری ..... //
- ۱۰۵۲۹..... ابو مسعود بن مسعود غفاری ..... //
- ۱۰۵۳۰..... ابو مسلم اہبان بن صیفی غفار ..... //
- ۱۰۵۳۱..... ابو مسلم ..... //
- ۱۰۵۳۲..... ابو مسلم الجلیلی ..... //
- ۱۰۵۳۳..... ابو مسلم خزاعی ..... //
- ۱۰۵۳۴..... ابو مسلم المرادی ..... //
- ۱۰۵۳۵..... ابو مصبح الہرمی ..... //
- ۱۰۵۳۶..... ابو مصرف ..... //
- ۱۰۵۳۷..... ابو مصعب اسلمی ..... ۳۲۰
- ۱۰۵۳۸..... ابو مطرف ..... //
- ۱۰۵۳۹..... ابو معاذ ..... //
- ۱۰۵۴۰..... ابو معاویہ دثلی ..... //
- ۱۰۵۴۱..... ابو معبد بن حزن بن ابی وہب المخزومی ..... //
- ۱۰۵۴۲..... ابو معبد خزاعی ..... //
- ۱۰۵۴۳..... ابو معتب بن عمرو اسلمی ..... //



- ۱۰۵۹۶ ابو مریم کنڈی ..... //
- ۱۰۵۹۷ ابو مسافع (بے نسبت) ..... ۳۳۵
- ۱۰۵۹۸ ابو مسلم خولانی ..... //
- ۱۰۵۹۹ ابو مسلم الجلیلی ..... //
- ۱۰۶۰۰ ابو مشجعة بن ربیع الجُهَنی ..... ۳۳۶
- ۱۰۶۰۱ ابو معبد الجهنی ..... //
- ۱۰۶۰۲ ابو مغرز تمیمی ..... //
- ۱۰۶۰۳ ابو المقشعر ..... ۳۳۷
- ۱۰۶۰۴ ابو المهلب الجرمی ..... //
- ۱۰۶۰۵ ابو میسرہ ..... //
- القسم الرابع از حرف میم ..... //
- ۱۰۶۰۶ ابو مالک غفاری ..... //
- ۱۰۶۰۷ ابو مالک دمشقی ..... ۳۳۸
- ۱۰۶۰۸ ابو مبتذر ..... //
- ۱۰۶۰۹ ابو المبتذل ..... //
- ۱۰۶۱۰ ابو المتوکل ..... //
- ۱۰۶۱۱ ابو محرز بن زاهر ..... ۳۳۹
- ۱۰۶۱۲ ابو محمد ..... //
- ۱۰۶۱۳ ابو مخارق ..... //
- ۱۰۶۱۴ ابو مرحب ..... ۳۴۰
- ۱۰۶۱۵ ابو مسعود بن عمرو ..... //
- ۱۰۶۱۶ ابو مسلم اشعری ..... //
- ۱۰۶۱۷ ابو مصعب اسدی ..... //
- ۱۰۶۱۸ ابو مصعب انصاری ..... //
- ۱۰۶۱۹ ابو معن ..... //
- ۱۰۶۲۰ ابو معشر الاشج ..... ۳۴۱
- ۱۰۶۲۱ ابو ملحه ..... //

- ۱۰۵۶۱ ابو المنذر ..... ۳۲۸
- ۱۰۵۶۲ ابو المنذر الجهنی ..... //
- ۱۰۵۶۳ ابو المنذر (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۵۶۴ ابو منصور فارسی ..... ۳۲۹
- ۱۰۵۶۵ ابو منظور (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۵۶۶ ابو منفعة الحنفی (قاف) ..... //
- ۱۰۵۶۷ ابو منفعه (قاف) الانمارى ..... ۳۳۰
- ۱۰۵۶۸ ابو المنهال (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۵۶۹ ابو المنیب الکلبی ..... //
- ۱۰۵۷۰ ابو المهاجر (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۵۸۱ ابو موسیٰ اشعری ..... //
- ۱۰۵۸۲ ابو موسیٰ انصاری ..... //
- ۱۰۵۸۳ ابو موسیٰ الحکمی ..... ۳۳۱
- ۱۰۵۸۴ ابو موسیٰ الغافقی ..... //
- ۱۰۵۸۵ ابو مؤمل ..... ۳۳۲
- ۱۰۵۸۶ ابو مویهبہ ..... //
- القسم الثاني از حرف میم ..... ۳۳۳
- ۱۰۵۸۷ ابو محمد ..... //
- ۱۰۵۸۸ ابو مرواح الغفاری ..... //
- القسم الثالث از حرف میم ..... //
- ۱۰۵۸۹ ابو محرز البکری ..... //
- ۱۰۵۹۰ ابو محمد فقعی الراجز ..... //
- ۱۰۵۹۱ ابو مخشی نمیری ..... //
- ۱۰۵۹۲ ابو مرثد خولانی ..... ۳۳۴
- ۱۰۵۹۳ ابو مریم ..... //
- ۱۰۵۹۴ ابو مریم حنفی یمامی ..... //
- ۱۰۵۹۵ ابو مریم الخصى ..... //

- ۱۰۶۲۶ ابوالمندر ..... //
- ۱۰۶۲۷ ابوالمهلب ..... //
- ۱۰۶۲۸ ابو میسرہ ..... ۳۴۲
- ۱۰۶۲۹ ابو نعلہ انصاری ..... //
- ۱۰۶۳۰ ابونم الکنانی ..... //
- ۱۰۶۳۱ ابونملہ (دوسرے) ..... ۳۴۹
- ۱۰۶۳۲ ابونمیلہ انصاری اشہلی ..... //
- ۱۰۶۳۳ ابونیرز ..... //
- ۱۰۶۳۴ القسم الثانی از حرف نون ..... ۳۵۰
- ۱۰۶۳۵ القسم الثالث از حرف نون ..... //
- ۱۰۶۳۶ ابونجیح مکی ..... //
- ۱۰۶۳۷ ابوالنعمان حجر بن عمرو ..... //
- ۱۰۶۳۸ ابوالنجم (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۶۳۹ ابونخیلہ العکلی ..... //
- ۱۰۶۴۰ ابونمر بن عویف ..... //
- ۱۰۶۴۱ القسم الرابع از حرف نون ..... //
- ۱۰۶۴۲ ابونجیح العبسی ..... //
- ۱۰۶۴۳ ابونصر ہلالی ..... ۳۵۱
- ۱۰۶۴۴ ابونصر سلمی ..... //

### حرف الهاء

- ۱۰۶۴۵ القسم الاول از حرف الهاء ..... ۳۵۲
- ۱۰۶۴۶ ابوہارون ..... //
- ۱۰۶۴۷ ابوہاشم ..... //
- ۱۰۶۴۸ ابوہالہ تیمی ..... ۳۵۳
- ۱۰۶۴۹ ابوہانی ..... //
- ۱۰۶۵۰ ابوہبیرہ ..... //
- ۱۰۶۵۱ ابوہبیرہ بن حارث ..... //
- ۱۰۶۵۲ ابوہبیرہ انصاری (بے نسبت) ..... //

- ۱۰۶۲۳ القسم الاول از حرف نون ..... ۳۴۳
- ۱۰۶۲۴ ابونافع ..... //
- ۱۰۶۲۵ ابونافع ..... //
- ۱۰۶۲۶ ابونائلہ انصاری ..... //
- ۱۰۶۲۷ ابونبقہ بن عبدالمطلب ..... ۳۴۴
- ۱۰۶۲۸ ابوالنجم (بے نسبت) ..... //
- ۱۰۶۲۹ ابونجیح ..... //
- ۱۰۶۳۰ ابونجیح عبسی ..... ۳۴۵
- ۱۰۶۳۱ ابونجیح السلمی ..... //
- ۱۰۶۳۲ ابونجیح ..... //
- ۱۰۶۳۳ ابونجیح (تصغیر) ..... //
- ۱۰۶۳۴ ابونجیلہ ..... //
- ۱۰۶۳۵ ابونخیلہ اللہبی (تصغیر) ..... ۳۴۶
- ۱۰۶۳۶ ابونضرہ ..... //
- ۱۰۶۳۷ ابونضرہ ..... ۳۴۷
- ۱۰۶۳۸ ابونضیرہ ..... //
- ۱۰۶۳۹ ابونضیر ..... //
- ۱۰۶۴۰ ابونعمان ..... //
- ۱۰۶۴۱ ابونعمان الازدی ..... //
- ۱۰۶۴۲ ابوالنعمان ..... //
- ۱۰۶۴۳ ابوالنعمان بن ابی النعمان ..... ۳۴۸

## حرف واؤ

القسم الاول از حرف واؤ ..... ۳۷۲

ابو وائل الهذلي ..... ۱۰۶۹۱ //

ابو واقد ليثي ..... ۱۰۶۹۲ //

ابو واقد (مولا النبي ﷺ) ..... ۳۷۳ ۱۰۶۹۳

ابو واقد ..... ۳۷۴ ۱۰۶۹۴ //

ابو واقد نميري ..... ۱۰۶۹۵ //

ابو وحوح انصاري ..... ۱۰۶۹۶ //

ابو وداعه السهمي ..... ۱۰۶۹۷ //

ابو وديعه ..... ۱۰۶۹۸ //

ابو الورد المازني ..... ۱۰۶۹۹ //

ابو الورد بن قيس ..... ۳۷۵ ۱۰۷۰۰

ابو الورد (بے نسبت) ..... ۱۰۷۰۱ //

ابو الوصل ..... ۱۰۷۰۲ //

ابو الوقاص (بے نسبت) ..... ۱۰۷۰۳ //

ابو الوليد ..... ۳۷۶ ۱۰۷۰۴

ابو وهب الجشمي ..... ۱۰۷۰۵ //

ابو وهب ..... ۳۷۷ ۱۰۷۰۶

ابو وهب الجيشاني ..... ۱۰۷۰۷ //

ابو وهب انصاري ..... ۱۰۷۰۸ //

ابو وهب الكلبي ..... ۱۰۷۰۹ //

القسم الثاني از حرف واؤ ..... //

ابو الوليد ..... ۱۰۷۱۰ //

القسم الثالث از حرف واؤ ..... //

ابو وائل ..... ۱۰۷۱۱ //

ابو وجره سعدي ..... ۱۰۷۱۲ //

ابو هدم بن الحضرمي ..... ۳۵۴ ۱۰۶۶۷

ابو هدمه انصاري ..... ۱۰۶۶۸ //

ابو هذيل (بے نسبت) ..... ۱۰۶۶۹ //

ابو هراسه ..... ۱۰۶۷۰ //

ابو هريره بن عامر بن عبد ذي الشري ..... ۱۰۶۷۱ //

ابو هلال الكلبي ..... ۳۶۵ ۱۰۶۷۲

ابو هند ..... ۳۶۶ ۱۰۶۷۳

ابو هند الحجام ..... ۱۰۶۷۴ //

ابو هند الداري ..... ۳۶۷ ۱۰۶۷۵

ابو هند (مولا النبي ﷺ) ..... ۱۰۶۷۶ //

ابو هنيدة ..... ۳۶۸ ۱۰۶۷۷

ابو هود ..... ۱۰۶۷۸ //

ابو الهيثم ..... ۱۰۶۷۹ //

ابو الهيثم بن التيهان ..... ۱۰۶۸۰ //

ابو الهيثم ..... ۳۶۹ ۱۰۶۸۱

ابو الهيثم ..... ۱۰۶۸۲ //

ابو الهيثم (جنات میں سے ایک) ..... ۳۷۰ ۱۰۶۸۳

ابو هيصم مزني ..... ۱۰۶۸۴ //

القسم الثاني از حرف الهاء ..... //

ابو هارون ..... ۱۰۶۸۵ //

القسم الثالث از حرف الهاء ..... //

ابو هاشم بن مسعود ..... ۱۰۶۸۶ //

القسم الرابع از حرف الهاء ..... //

ابو هاشم (مولا رسول الله ﷺ) ..... ۱۰۶۸۷ //

ابو هاشم نافع ..... ۳۷۱ ۱۰۶۸۸

ابو هند انصاري ..... ۱۰۶۸۹ //

ابو هند البجلي ..... ۱۰۶۹۰ //



Marfat.com



## عرضداشت مترجم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ و علی من علمنا۔

قارئین کرام! ”الاصحاب فی تمییز الصحابہ“ کی یہ آخری جلد ہے جس میں کنیتوں کا ذکر ہے جزء اول میں رجال (حضرات) کے حالات ہیں اور جزء ثانی میں نساء (خواتین) کے تذکرے ہیں۔ کنیت ایسا نام ہوتا ہے جو اولاد کی نسبت سے اصل نام کی جگہ لیا جاتا ہے۔ بسا اوقات اولاد کے بغیر بلکہ جانوروں اور بے جان اشیاء تک کی کنیت رکھی جاتی ہے۔ جس کی چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مثلاً ابو حفص، ابو ہریرہ، ابو کبشہ، ابو تراب وغیرہ۔ مصنف نے جن حضرات و خواتین کے حالات ناموں میں تفصیل سے بیان کر دیئے ہیں کنیتوں میں ان کی طرف صرف اشارہ کیا ہے کہ ناموں میں تذکرہ ہوا ہے: قد تقدم فی الاسماء۔ اور جو ناموں میں وضاحت سے بیان نہیں ہوئے، ان کا تذکرہ کنیتوں میں تفصیل سے کیا ہے، جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

مصنف اکثر ”قال ابو احمد الحاكم: فی الکنی، و ذکر البخاری فی الکنی“ لکھتے ہیں: اس سے یہی کنیتیں مراد ہوتی ہیں کنیۃ کی جمع کنی آتی ہے۔ بعض کنیتیں اکیلی ہوتی ہیں انہیں ”الکنی المجردہ“ کہا جاتا ہے۔ کتاب میں بار بار آپ کو ”استدراک“ کا لفظ ملے گا، اس سے مراد اصل مصنف سے جو چیزیں کتاب کا حصہ بنانے سے رہ گئیں انہیں بعد کا کوئی شخص اس کی کتاب پر اضافہ کر کے لکھ دیتا ہے، جیسے المستدرک حاکم ہے۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ الکریم۔ آمین!

فقط عامر شہزاد علوی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کنیتوں کا بیان

### حرف ہمزہ

قسم اول

۹۳۸۰ ابوامیہ الفزاری \*

نہ کسی نے ان کا نام بتایا اور نہ نسب، ابو نعیم اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ امام احمد \* اور بغوی رحمہ اللہ نے ابو جعفر الفراء کی سند سے نقل کیا ہے، فرمایا: میں نے ابوامیہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگ لگواتے دیکھا، اس کی سند قوی ہے، اسے سمویہ نے اپنے ”فوائد“ میں اور ابو علی بن السکن اور دیگر لوگوں نے اس سلسلے سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔

بغوی کہتے ہیں: کسی نے ان کا نسب بیان نہیں کیا اور ان سے صرف یہ حدیث مروی ہے، ابو جعفر ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں ابو جعفر ثقہ ہیں اس نام کے متعلق اکثر علماء کہتے ہیں کہ مد اور میم کے زیر سے ہے جس کے بعد نون ہے۔ ابن عبد البر نے ذکر کیا ہے کہ ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں، پیش میم کے زبر اور آخر میں یائے مشدہ سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: یہ کچھ بھی نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابواحمد نے دو جگہ اس کا ذکر کیا ہے، پہلا مقام دوسرے کی طرح ہے، جبکہ انہوں نے الفزاری نہیں کہا، بلکہ یوں کہا ہے: انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچھنے لگواتے دیکھا، پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔ اور دوسری، حرف الف کے ”افراد“ میں ہے اور الفزاری، ابن الاثیر \* نے یہ گمان کیا ہے کہ ابو عمرو نے ان کا دو جگہ ذکر کیا ہے، وہاں بھی میں نے ایسا دیکھا ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا۔ ابن شاہین کو اس میں تردد ہے۔ اور ابن مندہ نے اس میں اختلاف ذکر کیا ہے اور اس بات کو درست قرار دیا ہے کہ یہ مد اور نون سے ہے اور ابن فتحون نے کہا ہے: میں نے ”ابن مؤرج“ کی اصل کتاب میں، ابن السکن کی کتاب سے منقول: أَمَّةُ الْف کے فتح اور میم سے بغیر مد کے لکھا دیکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کا بغیر مد کے کہنا، اگر الف کی زیادتی و اضافہ مراد ہے تو ٹھیک ورنہ ان کا قول ترک مد میں کوئی صریح

\* اسد الغابہ (ت: ۵۶۵۷) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۵/۲)

\* اخرجہ الامام احمد فی مسنده (الحديث: ۳۱۰/۴)

\* اسد الغابہ (۴/۳۶۷)

اور حرف آخر نہیں ہے۔

۹۳۸۱ ابوامیہ

یہ دوسرے ہیں، جن لوگوں کی کنیت ابو آمنہ ہے، ان میں تذکرہ آئے گا۔

۹۳۸۲ ابوابراہیم\*

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں۔ الحسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور یونس بن ابی اسحاق کی سند سے ان کے والد سے ابوابراہیم سے روایت کی ہے، فرمایا: ”(بچپن میں) قیس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات بسر کرتا اور آپ کے برتن سے وضو کرتا۔“\*

ابونعیم نے ان کی سند سے اور ابو موسیٰ نے بھی نقل کیا ہے، اس کی سند قوی ہے جبکہ باوردی نے اس سے مکمل روایت ذکر کی ہے، اس کے بعد ہے: ”پھر جب میں بالغ ہو گیا تو آپ نے مجھے آزاد کر دیا، اور فرمایا: ایسی جگہ چلے جاؤ کہ مجھے نظر نہ آو۔“ اگر اس روایت کے کسی سلسلے میں اس بات کی وضاحت ہوتی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے (تب تو ان کا صحابی ہونا مانا جاتا) لیکن اس کا بس احتمال ہے۔

۹۳۸۳ ابوابراہیم (بغیر منسوب)

طبرانی اور عثمانی نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور دونوں نے جریر بن حازم کی سند سے ابوابراہیم سے نقل کیا ہے، فرمایا: میری ان سے مکہ میں ۱۰۴ھ میں ملاقات ہوئی۔ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کر لیا کہ صرف چار قبیلوں سے ہدیہ قبول کروں: قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی سے۔“\* اس کی سند میں محمد بن یونس کدی ہے جو ضعیف ہے اور اس روایت میں وہ متفرد بھی ہے، شاید یہ بعد والے ہوں۔

۹۳۸۴ ابوابراہیم الحجبی\*

بنی شیبہ سے ان کا تعلق ہے، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور سعید بن میسرہ کی سند سے ابراہیم بن ابی ابراہیم الحجبی سے نقل کیا اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے لیے گھر تعمیر کرو۔“\* ذہبی فرماتے ہیں: ان کے صحابی ہونے کے بارے میں تردد ہے، بات وہی ہے جو ذہبی نے کہی، کیونکہ روایت میں اس کی

\* اسد الغابہ (ت: ۵۶۵۹) تجرید اسماء الصحابہ (۱۴۶/۲۲)

\* ذکر ابن کثیر فی جامع المسانید والسنن (۵/۳) و ذکرہ ابن الاثیر فی اسد الغابہ (۳۶۷/۴)

\* ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (الحديث ۱۴۸/۴) والطبرانی فی المعجم الكبير (الحديث: ۱۸/۱۱)

والزبيدي فی اتحاف السادة المتقين (۲۹۷/۹)

\* اسد الغابہ (ت: ۵۶۵۸) تجرید اسماء الصحابہ (۱۴۶/۲)

\* ذکرہ ابن الاثیر فی اسد الغابہ (۳۶۷/۴) \* التجريد (۱۴۶/۲)

وضاحت کے لیے کوئی چیز نہیں اور سعید ضعیف بھی ہے۔

### ۹۳۸۵ ابو ابی ابن امراء عبادة بن الصامت

عبداللہ بن عمرو بن قیس بن زید الانصاری ہیں۔ بعض عبداللہ بن ابی اور بعض ابن کعب کہتے ہیں، عبادة بنی النخع کی بہن کے بیٹے ہیں بعض عبادة کے بھتیجے بتاتے ہیں۔ ابن حبان نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام شمعون ہے، ابو عمر نے ان لوگوں کے قول کو غلط قرار دیا ہے، جو کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن ابی ہے، فرماتے ہیں: وہ تو عبداللہ بن ابوابی ہیں۔

یحییٰ بن مندہ نے کہا ہے کہ فلسطین میں سب سے آخری جو صحابی فوت ہوئے یہ ہیں۔ عبادہ میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے، ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے، بغوی وغیرہ نے ابراہیم بن عبلہ کی سند سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔

### ۹۳۸۶ ابوابی

ذہبی نے یحییٰ بن مخلد کی مسند سے ذکر کیا ہے کہ اس میں ان کی دو حدیثیں ہیں۔ اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے، آپ نے فرمایا: ”سنا اور شہد کا استعمال کیا کرو ان میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفاء ہے۔“ \* میرے خیال میں یہ پہلے والے ہیں۔

### ۹۳۸۷ ابواثیلہ

الف کے زبر، زیر پیش سے تصغیر ہے۔ وہ راشد اسلمی ہیں۔ اسماء میں گزر چکا ہے۔ ابو عمر نے نقل کیا ہے کہ وہ ابواثیلہ ہیں بغیر تصغیر۔ ابن الاثیر \* نے ابواثیلہ بن راشد لکھا ہے جو وہم ہے راشد تو ان کے بیٹے کا نام ہے۔

### ۹۳۸۸ ابواثیلہ (دوسرے)

ابن الجوزی نے ”تنقیح“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے متعلق کہا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔

### ۹۳۸۹ ابواحمد بن جحش الاسدی

ام المومنین زینب بنی النخع کے بھائی، ان کا نام ”عبد“ بغیر اضافت ہے۔ بعض نے عبداللہ کہا ہے۔ ابن کثیر سے نقل کیا ہے،

\* اسد الغابة (ت: ۵۶۶۰) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۶/۲)

\* اخرجہ ابن ماجہ فی کتاب الطب باب السنا والسنوت (الحديث: ۳۴۵۷)

الحاکم فی المستدرک (۲۰/۴) ابن ابی عاصم فی السلسلة الصحيحة (الحديث: ۱۷۹۸)

والنهدة فی کنز العمال (الحديث: ۲۸۲۷۱ و ۲۸۲۶۷) الهيئی فی مجمع الزوائد (الحديث: ۸۳۰۹)

الطبرانی فی المعجم الكبير (الحديث: ۳۹۸/۳۳) ذہبی فی الطب النبوی (۱۸/۱)

\* اسد الغابة (ت: ۵۶۶۱) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۶/۲)

\* اسد الغابة (۳۶۸/۴)

\* اسد الغابة (ت: ۵۶۶۲) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۶/۲)

علماء نے کہا: یہ وہم ہے البتہ اس پر اتفاق ہے کہ وہ سابقین اولین سے ہیں، بعض کا قول ہے کہ انہوں نے حبشہ ہجرت کی، پھر مدینہ ہجرت کر کے آئے، بلاذری نے ان کی حبشہ کی جانب ہجرت کا انکار کیا ہے، اور کہا ہے کہ انہوں نے حبشہ ہجرت نہیں کی۔ وہ تو ان کے بھائی عبید اللہ تھے جو وہاں جا کے نصرانی ہو گئے تھے۔

ابن اسحاق \* کا قول ہے کہ ابوسلمہ عامر بن ربیعہ اور عبداللہ بن جحش کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے وہ مدینہ آئے۔ اپنے گھرانے اور اپنے بھائی عبداللہ کو ساتھ لے آئے۔ ابواحمد نابینے تھے، مکہ میں اوپر نیچے بغیر قائد کے طواف کرتے تھے۔ ان کے عقد میں فارعہ بنت ابوسفیان بن حرب تھیں، بدر اور دوسری جنگوں میں شریک رہے۔ وہ مکہ میں بغیر قائد کے گھومتے تھے۔ اس کے متعلق وہ کہتے ہیں:

”مکہ کیا ہی اچھی وادی ہے جس میں میرا گھراںا..... اس میں میری کیلیں جمی ہوئی ہیں، اس میں میں بغیر رہنما کے چلتا ہوں۔“

اور بلاذری نے ہر قسم کی ابتداء میں پہلے کے سوا ابی کے اضافہ سے یہ اشعار پڑھے ہیں: پھر چاروں مخزومہ ہو جائیں گے، مرزبانی نے معجم الشعراء میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ اشعار پڑھے:

”ام احمد نے کوہ صفا اور مروہ پر اللہ کی قسم کھائی، اس کی قسم پوری ہوگئی، ہم وہی لوگ ہیں جو اس میں تھے پھر ہم مکہ میں ہی رہے۔ ہم دو اور ایک کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا دین اور اس کا دین برحق ہے۔“

ابن الاثیر \* نے اس بات پر اعتماد کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بہن زینب بنت جحش کے بعد وفات پائی۔ جبکہ اس میں نظر ہے۔ بعض کا کہنا ہے: یہ وہی ہیں جو فوت ہوئے تو ان کی بہن کو ان کی فوتگی کی خبر ملی تو انہوں نے خوشبو منگا کر ملی۔ صحیحین میں زینب بنت ام سلمہ کی سند سے منقول ہے، راوی کا بیان ہے: میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، تو انہوں نے خوشبو منگا کر ملی، پھر فرمانے لگیں: مجھے خوشبو کی چنداں ضرورت نہ تھی، چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ سوائے خاوند کے کسی میت کے لیے تین دن سے زائد سوگ کرے۔ (الحديث) \* جس کی تقویت اس سے ہوتی ہے کہ یہ ابواحمد ہی ہیں کیونکہ آپ کے دونوں بھائی عبداللہ اور عبید اللہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہی فوت ہو گئے تھے، ان میں عبداللہ جو بڑے ہیں وہ اُحد میں شہید ہوئے۔ اور چھوٹا بھائی عبید اللہ سرزمین حبشہ میں نصرانی ہو کر مر گیا۔ جس کی بیوی ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے شادی کر لی تھی۔

۹۴۹۰ ابواحمد بن قیس \*

بن لوزان انصاری، سلیم کے بھائی، عدوی نے کہا: ان دونوں حضرات کو شرف صحبت حاصل ہے اور وہ ان دس میں سے

\* ذکرہ ابن ہشام فی السیرۃ النبویۃ عن ابن اسحاق (۸۶/۲) \* اسد الغابہ (۳۶۸/۴)

\* اخرجہ البخاری فی کتاب الطلاق، باب تحد المتوفی عنہا زوجها اربعة اشهر و عشرًا (الحديث: ۵۳۳۵)

و اخرجہ مسلم فی کتاب الطلاق باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة (الحديث: ۳۷۰۹)

\* تجرید اسماء الصحابة (۱۴۶/۲)



ایک ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔

#### ۹۴۹۱ ابو احيه (دونوں حاوٰں سے تصغیر ہے)

قریشی ہیں، ان کا ذکر ابن اسحاق کی فتوح الشام میں یونس بن بکر کی ان سے روایت میں آیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سادہ سے دمشق کی جانب رافع طائی کی رہنمائی میں روانگی کے موقع پر ابواحیہ نے کہا:

”خالد کی خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو ہدایت یافتہ آیا، جبکہ آنکھ اس سے خس و خاشاک سے ڈھک گئی۔ وہ آنکھ ایسے لپیٹی ہوتی ہے گویا کہ مٹی سے بھری پڑی، وہ اپنے دل سے وہ کچھ دیکھتا ہے جو ہم نہیں دیکھتے، یاد کرنے والا دل اور میرا دل یاد کر چکا..... (نظم کے آخری اشعار تک)۔“

ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان ابواحیہ نے حضرت خالد کے ساتھ فتح دمشق میں شرکت کی، اور یہ اشعار قعقاع بن عمرو تمیم سے بھی نقل کیے گئے ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ پہلے گزر چکا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جو قریشی بھی حاضر تھا وہ مسلمان تھا لہذا یہ صحابی ہوئے۔

#### ۹۴۹۲ ابو احزم بن عتيك

ابن نعمان ابن عتيك الانصاري، سہل کے بھائی، ان کا نام حارث ہے۔ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

#### ۹۴۹۳ ابو اخرم

ابن فتخون نے اس کا استدراک کیا ہے، فرمایا: طبری نے ان کا شعبہ کی سند سے ابو مہاجر وہ کوفہ کے ایک شخص سے جسے اخرم کہا جاتا ہے کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال و اہل میں تبقر سے منع فرمایا۔“ کسی نے ان سے پوچھا: تبقر کیا ہے؟ فرمایا: کثرت۔

میں کہتا ہوں: ان کے نسب میں اختلاف ہے، جس کا کچھ تذکرہ میں نے سعد بن الاخرم میں کر دیا ہے۔

#### ۹۴۹۴ ابو الاخنس بن حذافه

بن قیس ابن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی، عبد اللہ اور حنیس کے والد، ابو عمر نے کہا: ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا، ان کی صحابیت کے بارے میں نظر ہے۔ زبیر بن بکار نے کہا: حذافہ کی نسل میں اولاد ابواخنس کی ہے۔ ان میں سے صرف عبد اللہ بن محمد بن ذؤیب بن عمامہ بن ابی الاخنس بن حذافہ بچے۔

#### ۹۴۹۵ ابو اذینه (یانون سے تصغیر ہے)

بغوی نے کہا: وہ اہل مصر سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی، ان کے متعلق مجھے

اسد الغابۃ (ت: ۵۶۷۰) الاستیعاب (ت: ۲۸۷۲) \* اسد الغابۃ (ت: ۵۶۶۴) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۶/۲)

اسد الغابۃ (ت: ۵۶۶۶) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۶/۲)

معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں؟ ابن السکن نے کہا: ابواذینہ صدفی کو صحبت رسول حاصل ہے اور ان کی حدیث اہل مصر میں شمار ہوتی ہے۔ انہوں نے محمد بن بکار بن بلال کی سند سے موسیٰ بن علی بن رباح کے حوالہ سے نقل کیا وہ اپنے والد سے وہ ابواذینہ صدفی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو زیادہ محبت کرے، زیادہ بچے جنے، جس کے پاس آیا جائے، تسلی دینے والی (ان محاسن کے ساتھ) جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو، اور تمہاری بری عورتیں وہ ہیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، منافق عورتوں سے تعلق رکھتی ہوں، بے حیا ہوں۔ ان میں سے جنت میں صرف اتنی جائیں گی جیسے سفید ٹانگوں والا کوا“۔\*

ابو عمر نے نقل کیا ہے کہ انہیں العبدی بھی کہا جاتا ہے جو غلط ہے۔

### ۹۴۹۶ ابوارطاة الاحمسی\*

جریر کے قاصد، ان کا نام حصین بن ربیعہ ہے، اسماء میں ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۴۹۷ ابوالارقم القرشی\*

ارقم کے والد نے، ابن ابویثمہ اور طبری نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ ابوعلی الجبائی فرماتے ہیں: امام مسلم نے کتاب ”الاخوة والاخوات“ میں ان کا ذکر کیا ہے جہاں باب ہے، جنہوں نے نبی ﷺ سے سنا، انہیں اور ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابوالارقم اور الارقم بن ابی الارقم۔

یہ ارقم، ان ارقم مخزومی کے علاوہ ہیں جن کا اسماء میں ذکر ہوا، اور وہ ارقم وہ والے ہیں جن کا ذکر سیرت میں رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے آئے گا۔ ان کے والد کا نام عبد مناف ہے اور یقینی بات ہے کہ انہیں شرف صحبت حاصل نہیں۔ جیسا کہ ابن عبد البر نے دوسی کے (ترجمہ) حالات میں کہا ہے۔

### ۹۴۹۸ ابوازوی الدوسی\*

ان کا نام اور نسب معروف نہیں۔ ابن السکن نے کہا ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ وہ ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کرتے تھے، ابن السکن اور حاکم نے عاصم بن عمر العمری کی سند سے سہیل بن ابی صالح کے حوالہ سے، محمد بن ابراہیم تمیمی سے وہ ابوسلمہ بن

\* الہندی کنز العمال (الحديث: ۴۴۵۶۹) زبیدی، اتحاف السادة المتقين (۲۹۷/۵)

العراقی، مغنی المحتاج فی حمل الاسفار (۲۷/۲) ابن کثیر ”جامع المسانید والسنن“ (۱۱/۱۳)

ابن الاثیر فی اسد الغابة (۳۶۹/۴)

\* اسد الغابة (ت: ۵۶۷۴) الاستیعاب (ت: ۲۸۷۶)

\* تجرید اسماء الصحابة (۱۴۷/۲)

\* اسد الغابة (ت: ۵۶۶۸) تجرید اسماء اصحابه (۱۴۷/۲)

عبدالرحمن سے وہ ابوازوی دوسی سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آ گئے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے تم دونوں کے ذریعہ میری تائید کی۔ \* اس کی سند ضعیف ہے۔ ان کی ایک اور حدیث ہے جسے امام احمد اور بغوی رحمہما نے ابواقدلیشی کی سند سے۔ ان کا نام صالح بن محمد بن زائدہ ہے۔ ابواروی الدوسی سے نقل کیا ہے، فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ غروب آفتاب سے پہلے چٹان کے پاس آئے۔ \*

اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان الفاظ سے نقل کی ہے: ”ابھی تک سورج ڈوبنا نہ تھا کہ آپ مقام ذوالحلیفہ پیدل آئے۔“ ابن ابی خيثمه نے اسی سند سے نقل کی ہے جو ان کے ہاں ابواقد کی سند سے ہے، فرمایا: ”مجھ سے ابواروی نے بیان کیا۔“ فرماتے ہیں: میں نے ان کے متعلق یحییٰ بن معین سے پوچھا، تو انہوں نے اپنے قلم سے ابواقد کے متعلق لکھا وہ ضعیف ہے۔ اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ ابواروی غزوہ قرقرہ الکدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ابن السکن اور ابو عمر کا کہنا ہے: ان کا انتقال امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں ہوا، وہ عثمانی تھے۔

۹۴۹۹ ابوالازور ضرابن الخطاب \* پہلے ذکر ہو چکا۔

۹۵۰۰ ابوالازور ضرابن الازور \* پہلے ذکر ہو چکا۔

۹۵۰۱ ابوالازور الاحمری \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا اور ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ کی سند سے عمر بن ابی سفیان کے حوالہ سے نقل کیا وہ اپنے والد سے وہ ابوالازور الاحمری سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”رمضان کا عمرہ حج کے برابر (ثواب رکھتا) ہے۔“ \*

\* الحاکم فی المستدرک (۷۴/۳) الہیثمی، مجمع الزوائد (۵۰/۹) الطبرانی، المعجم الكبير (۹۲۶/۲۲)

الہندی، کنز العمال (۳۲۶۸۱) ابن الاثیر اسد الغابۃ (۳۷۰/۴)

\* اخرجہ الامام احمد فی مسنده (الحديث: ۹۲۶/۲۲) والطبرانی فی المعجم الكبير (۹۲۵/۲۲)

الہیثمی فی مجمع الزوائد (۳۰۷/۱)

\* اسد الغابۃ (ت: ۵۶۷۷) الاستیعاب (ت: ۲۸۷۹)

\* اسد الغابۃ (ت: ۵۶۶۹) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۷/۲)

\* بخاری کتاب العمرة باب عمرة فی رمضان الحديث (۱۷۸۲) مسلم کتاب الحج باب فضل العمرة فی رمضان (الحديث: ۳۰۲۸)

نسائی کتاب الصيام باب الرخصة فی ان يقال لشهر رمضان (الحديث: ۲۱۰۹)

ترمذی کتاب الحج باب ما جاء فی عمرة رمضان (الحديث: ۹۴۰) ابن ماجہ کتاب المناسک باب العمرة فی رمضان (الحديث: ۲۹۹۳)

الامام احمد فی مسنده (الحديث: ۶/۴۶) ابن الاثیر فی اسد الغابۃ (۳۷۰/۴)

## ۹۵۰۲ ابو الازور (دوسرے)

ابو عمر نے انہیں پہلے والے سے ملا دیا ہے صحیح یہ ہے کہ دونوں میں فرق ہے۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں لکھا ہے، ابن جریج سے روایت ہے، فرمایا: جب ابو عبیدہ شام کے گورنر تھے اس وقت کی بات ہے مجھے بتایا گیا کہ انہوں نے ابو جندل بن سہیل، ضرار بن الخطاب اور ابو الازور کو شراب نوشی میں مصروف پایا، تو ابو جندل بولے: ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے، جب وہ ایمان تقویٰ اور اعمال صالحہ کے ساتھ کچھ کھالیں تو ان پر کوئی حرج نہیں“۔ \* تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے واقعہ کی اطلاع کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ابو جندل نے ان آیات کے ذریعہ سے مجھ سے جھگڑا کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواباً لکھا: جس نے ابو جہل کو غلطی اچھی کر دکھائی اسی (شیطان) نے ابو جندل کے لیے جھگڑے کو مزین کر دیا۔ انہیں حد لگاؤ! اس پر ابو الازور نے کہا: اگر تم نے ہمیں حد لگانی ہی ہے تو ہمیں کل دشمن سے مڈ بھڑ کر لینے دو اگر ہم مارے گئے تو بہتر ورنہ تمہاری طرف لوٹ آئے تو ہمیں حد لگانا۔ دشمن سے مقابلہ ہوا۔ ابو الازور تو شہید ہو گئے اور باقی دو صاحبان کو حد لگی۔

دونوں میں فرق کی دلیل یہ ہے کہ الاحمری کا دور اتنا مؤخر ہوا کہ ان سے ابوسفیان ثقفی نے روایت کی ہے اور ابوسفیان نے خلافت عمر کا دور نہیں پایا۔

## ۹۵۰۳ ابو الازھر الانماری \*

انہیں ابو زہیر بھی کہا جاتا ہے، ابوداؤد نے سنن میں اچھی شامی سند سے نقل کیا کہ مجھ سے ابو الازھر انماری اور واثلہ بن الاسقع رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے علم طلب کیا پھر اسے پالیا تو اس کے لیے اجر کے دو پیانے ہیں“۔ \* (الحديث) اور ابوداؤد نے یحییٰ بن حمزہ کی سند سے ثور بن یزید کے حوالہ سے خالد سے نقل کیا ہے جب وہ سونے لگتے تو فرماتے: ”اللہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا“۔ (الحديث) \* اس کے بعد کہا: ابوہام الازھری نے اسے ثور سے روایت کیا تو کہا: ابو زہیر نے کہا۔

میں کہتا ہوں: کہ ابوہام کی بات کی متابعت صدقہ بن عبد اللہ نے کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا: میں نے ابو زہرہ سے سنا، ان کے سامنے ابو زہیر انماری کا ذکر ہوا، فرمایا: ان کا کوئی نام نہیں لیا جاتا، وہ صحابی نہیں، انہوں نے تین احادیث روایت کی ہیں۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک شخص نے ان کا نام یحییٰ بن نفیر بتایا ہے، تو انہوں نے ناواقفیت ظاہر کی۔ میں کہتا ہوں: آمین کے بارے میں ان کی حدیث ہے جسے ان سے ابوالصالح قرشی روایت کرتے ہیں۔ کثیر بن مرہ اور شریح بن عبید نے بھی ان

\* سورة المائدة (۹۳) \* اسد الغابة (ت: ۵۶۷۱) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۷/۲)

\* الهیثمی فی مجمع الزوائد (الحديث: ۱/۱۲۳) الطبرانی فی المعجم الكبير (الحديث: ۱۶۵/۲۲)

ابن الاثیر فی اسد الغابة (۳۷۱/۴) الھندی فی کنز العمال (۲۸۸۳۸) المنذری فی الترغیب والترہیب (۹۶/۱)

\* اخرجہ ابوداؤد فی کتاب الادب باب ما یقال عند النوم (الحديث: ۵۰۵۴) و اخرجہ الطبرانی فی المعجم الكبير (الحديث: ۷۵۸/۲۲)

ابن کثیر فی جامع المسانید والسنن (۱۵/۱۳) الھندی فی کنز العمال (الحديث: ۱۸۲۳۶)

والزبیدی فی اتحاف السادة المتقین (۱۸۲۳۶)



سے روایت نقل کی ہے۔ بغوی نے کہا: ابوالا زھر انماری کا نسب بیان نہیں کیا جاتا، مجھے معلوم نہیں وہ صحابی ہیں یا نہیں۔

۹۵۰۴ ابواسحاق

سعد بن ابی وقاص پہلے ذکر گزر چکا۔

۹۵۰۵ ابواسرائیل الانصاری

یا قریشی عامری ہیں۔ بغوی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا: ان کا نام یسیر (یا، سین سے تصغیر ہے)۔ ابن السکن اور باوردی نے حرف قاف قشیر میں اس نام کو نقل کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: عبدالرزاق نے ابن جریج، ابن طاؤس نے نقل کیا وہ اپنے والد سے وہ ابواسرائیل سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ابواسرائیل نماز پڑھ رہے تھے، کسی نے آپ سے عرض کیا: وہ یہ ہیں، یا رسول اللہ! (کھڑے ہیں) بیٹھتے نہیں، نہ لوگوں سے بات کرتے ہیں۔ نہ سائے میں بیٹھتے ہیں۔ انہوں نے اس طرح کا روزہ رکھا ہے، آپ نے فرمایا: وہ بیٹھ جائیں، لوگوں سے بات کریں، سائے میں آجائیں اور روزہ رکھ لیں۔

اسے بغوی اور ابو نعیم نے لیث بن ابی سلیم کی سند سے طاؤس کے حوالہ سے ابواسرائیل سے روایت کیا ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دھوپ میں کھڑے دیکھ کر فرمایا: انہیں کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: نذر مانی ہے پھر اسی طرح کا مفہوم ذکر کیا۔ اس کی اصل صحیحین میں ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ثابت ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے دیکھا.... (الحديث)

اسے بھی بغوی نے محمد بن کریب سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے: ابواسرائیل قشیر نے کھڑے ہونے کی نذر مانی.... پھر حدیث ذکر کی۔ اور بخاری رحمہ اللہ میں عکرمہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی روایت ہے کہ وہ ابواسرائیل تھا۔ اکثر روایات میں ان کا نام نہیں لیا گیا۔ اسی طرح امام مالک نے حمید بن قیس اور ثور سے بغیر نام کے مرسل روایت کیا ہے۔ اور خطیب نے مبہمات میں جریر بن حازم سے، ایوب، مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز لوگوں سے خطاب فرماتے، تو آپ کی نظر بنی عامر بن لوی کی شاخ قریش کے ایک شخص پر پڑی جسے ابواسرائیل کہا جاتا تھا.... پھر اس روایت کو ذکر کیا۔ عبد الغنی نے مبہمات میں کہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کے علاوہ کسی کی کنیت ابواسرائیل نہیں ہے۔ اور اسماء میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام قشیر ہے (شین سے تصغیر ہے) اسے ابن السکن نے روایت کیا اور ابو عمر نے اسے لفظی غلطی قرار دے کر کہا: قشیر (سین مفتوح سے پہلے یاء ساکن)۔

زبیر بن بکار نے نسب قریش میں ذکر کیا کہ برہ بنت عامر بن الحارث بن السباق بن عبدالدار، مہاجر خواتین سے تھیں۔ جن سے ابواسرائیل فہری نے نکاح کر لیا تو ان کے ہاں جنگ جمل سے پہلے اسرائیل کی ولادت ہوئی۔ شاید وہ ابواسرائیل یہی ہوں۔ عبد الغنی کے قول: ”صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کے علاوہ کسی کی کنیت ابواسرائیل نہیں“ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ ابواسرائیل

ان کے علاوہ ہیں۔

### ۹۵۰۶ ابواسماء السكونی

غضیف بن الحارث، ناموں میں ذکر ہو گیا ہے۔

### ۹۵۰۷ ابواسماء الشامی

ابواحمد حاکم نے احمد بن یوسف بن ابی اسماء کی سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا ابواسماء بن علی بن ابی اسماء سے بحوالہ ان کے والد ان کے دادا ابواسماء سے سنا، فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، آپ سے بیعت کی، آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد سے میں نے قسم کھالی کہ میں کسی سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ کسی سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ \*  
ان میں اور غضیف میں فرق کیا گیا ہے۔ اسے ابن مندہ نے مذکورہ بالا احمد بن یوسف کی سند سے روایت کیا ہے اور ان کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

### ۹۵۰۸ ابواسماء المزنی

مزینہ کے جو لوگ ”خزاعی بن عبدنہم“ کے ہاتھ پر اسلام لائے ان میں سے ایک ہیں۔ وہ فتح مکہ میں شریک تھے یہ بات پہلے ”خزاعی بن عمرو“ کے سوانح میں گزر چکی ہے جسے ”تجرید“ میں اصل کی پیروی کرتے ہوئے نظر انداز کر دیا۔

### ۹۵۰۹ ابواسماء بن عمرو الجذامی

واقدی نے ان کا جذام کے ان لوگوں کے وفد میں ذکر کیا ہے جو نبی ﷺ کے پاس یہ بتانے آئے تھے کہ ان کے مسلمان ہو چکنے کے بعد بھی زید بن حارثہ نے ان سے تعرض کیا ہے، چنانچہ آپ نے ان کے قیدی رہا کر دیئے۔ اور ان کا لیا مال واپس کر دیا۔

### ۹۵۱۰ ابوالاسود الجذامی

یہ دوسرے ہیں، عبداللہ بن سندر، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۵۱۱ ابوالاسود

عبدالرحمن بن یحمر، ان کا تذکرہ بھی پہلے ہو گیا ہے۔

### ۹۵۱۲ ابوالاسود بن یزید

بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ اگر مین کندی ابن کلبی نے بحوالہ طبری ذکر کیا ہے: وہ معزز انسان

\* اسد الغابۃ (ت: ۵۶۷۴) تجرید اسماء الصحابة (۱۴۷/۲)

\* مسند احمد (۷۹/۵) المعجم الكبير (۹۵۰/۲۲) مجمع الزوائد (۱۷۹/۴)

\* اسد الغابۃ (۵۶۸۱) \* اسد الغابۃ (۵۶۷۷) تجرید (۱۴۷/۲)

تھے، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ ابوعلی جیانی نے استیعاب پر اپنے اضافہ میں ان کا استدراک کیا ہے۔

### ۹۵۱۴ ابوالاسود السملی

آخری قسم میں تذکرہ آئے گا۔

### ۹۵۱۵ ابوالاسود القرشی

مالکی بھی کہا جاتا ہے ”جرح وتعدیل“ میں ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن اسود قرشی کے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: جس حکمران نے ہمیشہ تجارت کی اس نے انصاف نہیں کیا۔ ابن وہب نے خالد بن عمیر سے بحوالہ ان سے نقل کیا ہے۔ ابن فتحون نے استیعاب پر اضافہ کرتے ہوئے استدراک کیا ہے۔ ابوالاحمد حاکم نے بقیہ کی سند سے بحوالہ خالد بن حمید روایت کیا ہے کہ ابن الاسود مالکی نے بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس حکمران نے رعیت میں تجارت کی اس نے انصاف نہیں کیا“۔ \*

### ۹۵۱۶ ابوالاسود النہدی \*

باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور یونس بن بکر بحوالہ عنبسہ بن ازہر، ابوالاسود نہدی سے نقل کیا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا دور پایا ہے۔ فرمایا: آپ غار کی جانب متوجہ تھے اور آپ کی انگشت پانچمی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہو گئی، تجھے یہ تکلیف اللہ کی راہ میں پہنچی ہے۔ \*  
میں کہتا ہوں: اس کی سند میں تاہل ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عبداللہ ہے۔

### ۹۵۱۷ ابواسید بن ثابت انصاری \*

الزرقی المدنی، زیتون کی فضیلت میں ان کی حدیث دارمی، ترمذی، نسائی اور حاکم نے عبداللہ بن عیسیٰ کی سند سے بحوالہ ایک عطانامی شامی شخص روایت کی ہے۔ نسائی کی روایت میں ہے۔ مجھے عطاء (ایک شخص جو ساحل پر رہتا تھا) نے بیان کیا اور ابواسید بن ثابت سے یہ روایت نقل کی۔ ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ وہ شخص عبداللہ بن ثابت ہوں، جو نبی ﷺ کی خدمت کرتے تھے اور شععی ان سے روایت لیتے ہیں کہ ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک تحریر لائے“۔ دارقطنی نے یہ نام شروع کے زبر سے قلمبند کیا ہے۔ پیش بھی نقل کیا ہے لیکن اسے کمزور قرار دیا ہے۔ اس میں اس پر بھی رد ہے، جس نے انہیں ساعدی کے ساتھ ملا دیا۔ چنانچہ ان کی مذکورہ حدیث امام احمد وغیرہ نے ابواسید ساعدی کی سند میں داخل کر دی ہے اور ابو عمر کے ہاں: ابواسید ثابت انصاری لکھا ہے،

\* کنز العمال (۱۴۶۷۶) المطالب العالیۃ (۲۱۰۷) \* الاستیعاب (۲۸۸۳)

\* بخاری کتاب الجہاد والسير باب من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ (۲۸۰۲)

مسلم کتاب الجہاد والسير باب ما نہی النبی ﷺ اذی المشرکین والمنافقین (۱۷۹۶) مسند احمد (۱۸۸۳۰)

\* اسد الغابہ (۵۶۷۸)

ان کی حدیث ہے: ”زیتون کھایا کرو“۔ \* یوں ان کا نام ساقط کر دیا۔  
میں نے دمیاطی کے قلم سے لکھا ہوا پڑھا ہے: ابن ابی حاتم نے فرمایا: عطاء شامی نے ابواسید عبداللہ بن ثابت سے روایت لی ہے۔ ابو عمر نے ان کا نام ثابت بتایا ہے اور ابن فتحون نے اس پر کوئی تنبیہ نہیں کی۔

### ۹۵۱۸ ابواسید بن ثابت انصاری \* (دوسرے)

ان کا نام عبداللہ ہے جو ناموں میں گزر چکا ہے، ان کی حدیث کی سند میں جابر جعفی ہے۔

### ۹۵۱۹ ابواسید بن جعونہ

یہ وفد میں آئے، ابن بشکوال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی تجرید میں لکھا ہے لیکن مجھے ابن بشکوال کے حاشیے میں نظر نہیں آیا۔ الاستیعاب میں ابو زہیر بن اسید بن جعونہ لکھا ہے: پس اسے لکھ لیا جائے۔

### ۹۵۲۰ ابواسید بن علی \*

بن مالک انصاری ابوالعباس السراج نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا اور ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے۔ اور بسطام کی سند سے بحوالہ حسن بصری ابواسید بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تجھے عمارتیں سلع پہاڑ تک پہنچی ہوئی دکھائی دیں تو شام کے جہاد میں نکل جانا ورنہ امیر کی بات سننا اور اس کا کہنا ماننا۔ \* وہ حدیث جو سراج نے ذکر کی ہے اسے ان سے ابوالاحمد نے کنتیوں میں نقل کیا ہے، جس کی سند زہیر بن عباد بحوالہ سعید، قتادہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابواسید بن علی کو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک خاتون کی اپنے لئے منگنی کرنے بھیجا، آپ نے اسے دیکھا نہیں تھا، پھر نبی ﷺ کے دیکھے بغیر ابواسید نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔ تمہید میں ابو عمر نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے: اس میں حاکم کو وہم ہو گیا ہے یہ قصہ تو ابواسید ساعدی کا ہے۔ جبکہ اس میں تاثر ہے اس لیے کہ دونوں قصے مختلف ہیں۔

### ۹۵۲۱ ابواسید الساعدی \*

نام مالک بن ربیعہ تھا، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۲۲ ابواسیرہ بن حارث \*

بن علقمہ، واقدی \* نے شہدائے اُحد میں ان کا ذکر کیا ہے، جس کی سند حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک تک پہنچاتے

\* ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ما جاء فی اکل الزيت (۱۸۵۲) مسند احمد (۴۹۷/۳)

ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب الزيت (۳۳۱۹) المعجم الکبیر (۵۹۶/۱۹، ۵۹۷)

\* اسد الغابہ (۵۶۸۵) \* اسد الغابہ (۵۶۷۹) تجرید (۱۴۸/۲)

\* جامع المسانید (۲۱/۱۳) اسد الغابہ (۳۷۲/۴)

\* اسد الغابہ (ت: ۱۴۸) \* اسد الغابہ (ت: ۵۶۸۱) الاستیعاب (۲۸۸۶) تجرید (۱۴۸/۲)

\* المغازی (۲۵۴، ۲۵۳)



ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے ابوالسیرۃ بن حارث بن علقمہ کو دیکھا وہ بنی ابی عزیز کے ایک شخص کے سامنے ہوئے دونوں کی تلواریں ٹکرائیں وہ ایک دوسرے کو مارنے کے لیے تیار تھے، مجھے وہ یوں نظر آئے یوں لگ رہا تھا کہ دو خونخوار درندے ہیں۔ پھر دونوں نے ایک دوسرے کو دبوچا، ابوالسیرۃ نے اسے اوپر اٹھایا اور ایسے ذبح کر دیا جیسے بکری ذبح کی جاتی ہے۔ اتنے میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) ابوالسیرۃ کو پیچھے سے نیزہ مارا تو وہ گر کر شہید ہو گئے۔ ابن ماکولا \* کہتے ہیں کہ واقدی نے ان کی یہی کنیت بیان کی ہے جبکہ دوسروں نے ابوہبیرہ لکھی ہے۔

میں کہتا ہوں: جس کا ذکر نہیں وہ ابن اسحاق ہیں۔ ابو عمر کہتے ہیں: واقدی نے اُحد میں شہید ہونے والوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور ان کے متعلق کہا ہے کہ وہی ابوہبیرہ ہیں اور کبھی انہیں ابوالسیرۃ کہا۔ فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے کہ ابوالسیرۃ کہنا واقدی کی غلطی ہے، وہ تو ابوہبیرہ ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ کے ہاں ابوالسیرۃ لکھا ہے اور ابن القدرح نے ان کی موافقت کی کہ وہ ابن الحارث بن علقمہ ہیں، خالد بن الیاس کہتے ہیں: ابوہبیرہ کا نام حارث بن علقمہ ہے۔ ابن عابد نے ان کی کنیت ابوالسیرۃ لکھی ہے۔

### ۹۵۲۳ ابوالاشعث \*

ابن الاثیر \* نے بحوالہ ابن الدباغ ان کا تذکرہ کیا ہے، ایسا ہی ابن فتحون نے ان کا استدراک کیا ہے جسے بزار کی طرف منسوب کیا ہے۔ ”تجرید“ میں ذہبی \* نے بزار سے یونہی ذکر کیا ہے۔ مسند بزار میں کنیت کے لفظ سے مرقوم نہیں، اس میں سلیمان بن عبد اللہ کی سند سے بحوالہ محمد بن اشعث بن قیس، ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیل محتاجی کو ختم کرتا، کپڑا بے نیازی کو ظاہر کرتا اور خادم سے نیکی و احسان دشمن کو ہلاک کرتا ہے“ \* اس کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

### ۹۵۲۴ ابوالاعور

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی، یکے از عشرہ مبشرہ، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۲۵ ابوالاعور بن ظالم \*

بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن تمیم بن عدی بن النجار انصاری خزرجی۔ بدر و اُحد میں شریک رہے۔ ابن اسحاق \* نے ان کا نام کعب بن حارث بتایا ہے جبکہ عدوی نے کہا: ان کا نام حارث بن ظالم ہے اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں: ابوالاعور بن حارث۔

### ۹۵۲۶ ابوالاعور السلمی

عمرو بن سفیان، پہلے ذکر ہو چکا۔ ابو حاتم نے کہا: یہ صحابی نہیں ہیں۔

\* الاکمال (۳۹/۱) اسد الغابہ (۵۶۸۲) تجرید (۱۴۸/۲)

\* اسد الغابہ (۳۷۳/۴) التجرید (۱۴۸/۲)

\* کنز العمال (۱۷۲۱۱) مجمع الزوائد (۱۳۲/۵) جامع المسانید (۳۷/۱۳) اسد الغابہ (۳۷۳/۴) کشف الاسرار (۲۹۶۵)

\* اسد الغابہ (۵۶۸۳) تجرید (۱۴۸/۲) السیرۃ النبویہ (۲۶۳/۲)

### ۹۵۲۷ ابوالاعور الجرمی \*

ابن ابوشیثمہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور سعید بن سنان کی سند سے بحوالہ ابوزاہریہ، جبیر سے روایت نقل کی ہے کہ قبیلہ جرم کا ایک شخص جسے ابوالاعور کہا جاتا تھا وہ نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمة اللہ، ابوالاعور کیسے ہو؟ \* ابن مندہ نے اسی سند سے نقل کی ہے اور بغوی نے ابوشیثمہ سے روایت کی ہے۔

### ۹۵۲۸ ابوامامہ اسعد بن زرارہ انصاری

خرزرجی، ثقیبوں میں سے ایک ہیں پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۲۹ ابوامامہ بن ثعلبہ الانصاری \*

ثم الحارثی، اکثر کے ہاں ان کا نام ”ایاس“ ہے، بعض نے عبد اللہ بھی کہا ہے۔ اسی پر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اعتماد کیا ہے۔ بعض نے ثعلبہ بن سہیل، تو بعض نے ابن عبد الرحمن بتایا ہے ابو عمر کہتے ہیں: ان کا نام ایاس تھا۔ کسی نے ثعلبہ، تو کسی نے سہل کہا۔ جبکہ ایاس کے سوا کوئی نام صحیح نہیں۔ یہ ابو بردہ بن نیار کے بھانجے لگتے ہیں۔

نبی ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں جن میں سے چند امام مسلم اور اصحاب السنن نے درج کی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ، عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس الجھنی روایت کرتے ہیں۔ ابو احمد حاکم نے کہا: وہ نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے تو آپ نے انہیں ان کی والدہ کی بیماری کی وجہ سے واپس کر دیا۔ جب واپس آئے تو وہ وفات پا چکی تھیں۔ ان کا جنازہ پڑھا۔ پھر یہی روایت عبد اللہ بن مسیب کی سند سے بحوالہ ان کے دادا عبد اللہ بن ابی امامہ بن ثعلبہ نقل کی ہے۔

### ۹۵۳۰ ابوامامہ الباہلی

ان کا نام صدی ابن عجلان ہے، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۵۳۱ ابوامامہ بن سہل انصاری \*

ثم البیاضی۔ واقدی کہتے ہیں: یہ صحابی ہیں۔ خلیفہ اور بغوی نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور محمد بن اسحاق کی سند سے بحوالہ معبد بن مالک، وہ اپنے بھائی عبد اللہ بن کعب سے وہ ابوامامہ بن سہل سے جو بنی بیاضہ کے فرد ہیں، روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مارتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر جنت (کا اولین داخلہ) حرام کر دیتا ہے اور جہنم (میں بطور سزا جانا) اس کے لیے واجب کر دیتا ہے۔ \*

\* اسد الغابہ (۵۶۸۴) تجرید (۱۴۸/۲) الاستیعاب (۲۸۸۸) \* جامع المسانید (۳۹/۱۳) اسد الغابہ (۳۷۴/۴)

\* اسد الغابہ (۵۶۸۹) تجرید (۱۴۸/۲) \* اسد الغابہ (۵۶۹۵) الاستیعاب (۲۸۹۳)

\* اسد الغابہ (۵۶۸۷) الاستیعاب (۲۸۹۲) تجرید (۱۴۹/۲)

\* مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق ... (۳۵۱) ابن ماجہ کتاب الاحکام باب من حلف علی یمین فاجرة (۲۳۲۴)

اس کی سند مضبوط ہے۔ البتہ مسلم اور بغوی نے اسے علاء بن عبد الرحمن کی سند سے بحوالہ معبد بھی اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوامامہ بن ثعلبہ سے مروی ہے، جو محفوظ سند ہے۔

### ۹۵۳۲ ابوامامہ انصاری

بے نسبت، بے نام۔ ابن مندہ نے ان میں اور باہلی میں فرق کیا ہے اور کہا: غسان بن عوف نے بحوالہ جریری، ابونضرہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے وہاں آپ انصار کے ایک شخص سے ملے جسے ابوامامہ کہا جاتا تھا.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ ابوداؤد نے یہ روایت اسی سند سے روایت کی ہے جس میں کہا کہ آپ نے نماز کے وقت کے علاوہ ایک انصاری شخص کو بیٹھے دیکھا وہ عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے پریشانیوں اور قرضوں نے گھیرا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسا قول نہ بتاؤں جسے تو کہے تو اللہ تعالیٰ تیرا قرض ادا کر دے؟“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں..... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ اس کے آخر میں ہے کہ میں نے وہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا کر دیا۔ شروع سے حدیث کے سیاق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور آخر سے لگتا ہے کہ انہی ابوامامہ کی روایت ہے۔ تہذیب اور اطراف میں مزنی نے ان کے سوانح چھوڑ دیئے جس پر میں نے ان دونوں کتابوں میں ان کی اس کمی کو دور کیا ہے۔ اور انہی میں ابواحمد حاکم بھی ان سے غافل رہے۔ ہو سکتا ہے یہ ابوامامہ بن ثعلبہ حارثی ہوں، لیکن ابن مندہ نے انہیں علیحدہ ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کی پیروی کی ہے۔

### ۹۵۳۳ ابوامیہ (تصغیر سے) الجشمی (جیم کے پیش اور شین کے زبر سے)

ابوعمر کہتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعض مؤلفین نے انہیں ذکر کیا ہے اور لیث کی سند سے بحوالہ معاویہ بن صالح، عصام بن یحییٰ سے بحوالہ ان کے روزوں کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے، جو انس بن مالک قشیری کعبی کی حدیث جیسی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور آدھی نماز کو ساقط کر دیا ہے۔“ فرماتے ہیں: حدیث مضطرب ہے۔ انہیں ابوامیہ اور ابونعیم بھی کہا گیا ہے، جو صحیح نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی خيثمة نے بحوالہ قتیبہ، لیث سے اسی سند سے ذکر کیا ہے۔ لیکن عصام اور صحابی کے درمیان سے دو آدمی ساقط ہو گئے۔ ابن مندہ نے ان کا عنوان ابوامیہ ضمری دیا اور حدیث لیث کی سند سے بیان کر کے ان دونوں حضرات کا ذکر کیا ہے۔ وہ ابوقلابہ الجرمی عبید اللہ بن زیاد سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے ”ابوامیہ بن جعدہ کے بھائی سے مروی ہے“ کہا۔ پھر دوسری سند قتیبہ کی روایت جیسی نقل کی لیکن اس میں بھی ابوامیہ کہا، ایسا ہی طبرانی نے یہ روایت مسند شامیین میں معاویہ بن صالح

اسد الغابة (۵۶۸۷) تجرید (۱۴۹/۲) ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستعاذة (۱۵۵۵)

تہذیب التہذیب (۱۴/۱۲) اسد الغابة (۵۶۹۱) تجرید (۱۴۹/۲)

نسائی کتاب الصیام باب ذکر وضع الصیام عن المسافر والاختلاف علی الاوزاعی فی خبر عمرو بن امیہ (۲۲۶۷، ۲۲۶۸)

المعجم الكبير (۹۰۶/۲۲، ۹۰۷) اسد الغابة (۳۷۶/۴)

کے سوانح میں، دولابی نے الکنی میں عبداللہ بن صالح بحوالہ معاویہ نقل کی لیکن انہوں نے ”عن ابی امیہ جعدی“ کہا۔ ایسا ہی بغوی نے انس بن مالک قشیری کی سوانح میں ابراہیم بن ہانی بحوالہ عبداللہ بن صالح ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے، گویا ان کے نزدیک وہ وہی ہیں، جو بعید نہیں۔

بعض نے عمرو بن امیہ ضمیری کے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ ان کی کنیت بھی ابو امیہ ہے تو جس نے ضمیری کہا اس کی مراد یہ ہیں اور جس نے قشیری کہا اس کی مراد انس بن مالک ہیں جو کعبی ہیں۔ اس لیے جن کی طرف قشیری لوگ منسوب ہوتے ہیں وہ قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہیں اور جس نے جعدی کہا تو انہیں ان کے چچا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ جعدہ، ابن کعب ہیں جو قشیر بن کعب کے بھائی ہیں۔ جہاں تک ضمیری کا تعلق ہے تو وہ ان کے ساتھ صرف مضر بن نزار بن صعصعہ میں یکجا ہو سکتے ہیں جو قشیریوں اور جعدیوں کے دادا ہیں۔ وہ معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس غیلان بن مضر ہیں اور ضمیرہ، بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہیں۔

### ۹۵۳۲ ابو امیہ دوسی ثم زهرانی

بعض ازدی پھر صفی (صاد پر زبر قاف ساکن پھر با ہے) کہتے ہیں۔ صقب بن دھمان بن نصر بن حارث کی طرف نسبت ہے جو ام قحافہ بنت ابی قحافہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بہن کے، اشعث سے پہلے والے شوہر ہیں۔ ان کی ان سے ایک بیٹی تھی جس کا نام امیمہ تھا جس سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا۔ یہ بات ابن کلبی اور ابن درید نے ذکر کی ہے۔ اس بنا پر وہ اس قسم سے ہوئے۔ اس لیے کہ سیرت شامیہ میں ہے: ام قحافہ فتح مکہ کے موقع پر کم سن تھیں۔ اس واسطے ان کے والد ان کی شادی کسی مسلمان سے ہی کریں گے اور جو صدیق اکبر کے سرالی رشتہ دار ہوں گے وہ ضرور نبی ﷺ سے ملے ہوں گے۔

### ۹۵۳۵ ابو امیہ \*

وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، جب لوٹنے لگے، فرمایا: دوپہر کے کھانے کا انتظار نہیں کرتے ہو؟ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔ \* اسے بغوی نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں: وہ عمرو بن امیہ ضمیری ہیں اور بعض کا قول ہے: ابو امیہ ہیں۔

### ۹۵۳۶ ابو امیہ ازدی \*

جنادہ کے والد، امام بخاری \* اور ابو حاتم \* فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ میں نے جنادہ کے سوانح میں

\* اسد الغابہ (۵۶۹۶) تجرید (۱۴۹/۲)

\* ابوداؤد کتاب الصوم باب اختیار الصوم (۲۴۰۸) بنحوہ۔ ترمذی کتاب الصیام باب ما جاء فی الرخصة فی الافطار (۷۱۱)

نسائی کتاب الصوم باب وضع الصیام عن الحبلی والمرضع (۲۳۱۴)

ابن ماجہ کتاب الصیام باب ما جاء فی الافطار للحامل والمرضع (۱۶۶۷) مسند احمد (۳۴۷/۴) (۲۹/۵)

\* اسد الغابہ (۵۶۹۲) تجرید (۱۴۹/۲) \* التاریخ الکبیر (۶/۲) \* الجرح والتعديل (۵۱۵/۱)



وضاحت کر دی ہے کہ ان کے والد کا نام مالک ہے اور جس نے ان کا نام کثیر بتایا اس نے انہیں دوسرے سے ملا دیا ہے۔ جن لوگوں نے ان کے ”مالک“ نام پر بھروسہ کیا ہے ان میں سے خلیفہ بن خیاط ہیں۔

### ۹۵۳۷ ابوامیہ بن عمرو

بن وہب بن معتب ثقفی۔ عمرو بن امیہ بن وہب میں ان کی تحقیق گزر چکی ہے۔

### ۹۵۳۸ ابوامیہ جمحی

صفوان بن امیہ بن خلف تذکرہ ہو گیا۔

### ۹۵۳۹ ابوامیہ

وہ عمیر بن وہب ہیں، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۴۰ ابوامیہ الجمحی (یہ دوسرے ہیں) \*

ابو عمر کہتے ہیں: بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ اس میں تاثر ہے، روایت کرتے ہیں: کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: ”اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ (بڑے لوگ علم سے محروم ہوں گے تو پھر) چھوٹوں سے علم حاصل کیا جائے گا“۔ \* ابو موسیٰ کہتے ہیں: ابو مسعود نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ ان سے بکر بن سوادہ روایت کرتے ہیں، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ لیکن اس کی سند بیان نہیں کی۔ جو طبرانی کے ہاں ابن لہیعہ کی سند سے بحوالہ بکر اسی مفہوم میں ہے۔

### ۹۵۴۱ ابوامیہ الجمحی (دوسرے ہیں)

ان کا بیان ابو غلیظ، غین نقطے والی میں آئے گا۔

### ۹۵۴۲ ابوامیہ الجعدی

ابوامیہ ذکر ہو چکا ہے، ایسا ہی الجشمی کا بھی تذکرہ گزر چکا ہے۔

### ۹۵۴۳ ابوامیہ الضمری \*

عمرو بن امیہ ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۵۴۴ ابوامیہ الفزاری \*

جن کا ذکر ابوامیہ پہلے حرف الف میں ہوا ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۶۹۴) تجرید (۱۴۹/۲) \* المعجم الكبير (۹۰۸/۲۲) مجمع الزوائد (۱۳۵/۱) جامع المسانید (۲۳۹/۱۳)

\* اسد الغابہ (۵۷۰۳) الاستیعاب (۲۸۹۷) \* الاستیعاب (۲۸۹۴)

۹۵۴۵ ابوامیہ القشیری والكعبی تذکرہ ہو چکا۔

۹۵۴۶ ابوامیہ المخزومی \*

بقول ابن السکن: ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ پھر اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کی سند سے بحوالہ ابوالمنذر مولا ابوزر غفاری، ابوامیہ مخزومی۔ ان کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے اپنے قصور کا اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سامان نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی“۔ \* اس نے کہا: کیوں نہیں۔ اس سے پھر پوچھا..... الحدیث

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے اسی سند سے نقل کی ہے۔ ابوداؤد نے روایت کی کہ ہمام کی روایت میں اسحاق بن ابی المنذر بحوالہ ابوامیہ۔ انصار \* کے ایک شخص لکھا ہے۔ جبکہ پہلی سند زیادہ مشہور ہے ابن السکن فرماتے ہیں: اس میں حماد اسحاق سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

میں کہتا ہوں: جس روایت کی طرف ابوداؤد نے اشارہ کی ہے۔ ہمام کی روایت اس کی تردید کرتی ہے۔ جبکہ دولابی نے اپنی سند سے اسے موصول کہا ہے۔

۹۵۴۳ ابواناس بن زنیم الیثی \* یا دؤلی

ساریہ بن زنیم کے بھتیجے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا کہ وہ شاعر تھے اور ان کے شرفاء سے تعلق رکھتے تھے وہی اپنے قصیدہ میں کہتے ہیں:

فما حملت من ناقة فوق رحلها  
ابرّ و اوفی ذمة من محمد \*

فرماتے ہیں: ان کا ایک بیٹا انس بن ابی اناس تھا جسے الحکم بن عمرو نے اپنی وفات \* کے وقت خراسان کا خلیفہ مقرر کیا تھا۔ میں کہتا ہوں: انس ہمزہ کے پیش اور نون بغیر شد کے ہے۔ مذکورہ قصیدہ کس نے کہا ہے اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ یہی ہیں بعض انس بن زنیم، بعض ساریہ بعض اسید بن ابی اناس کہتے ہیں۔ اسی قصیدہ کو ابن اسحاق نے ایمن بن زنیم کی طرف منسوب کر کے پڑھا ہے۔

۹۵۴۸ ابواہاب بن عزیز \*

بن قیس ابن سوید بن ربیعہ بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی داری، بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف ان کے والد عزیز (عین کے زبر اور دوزاؤں سے) مکہ آئے اور ان سے معاہدہ کیا ہے اور ان کے ہاں سے شادی کی۔ چنانچہ ان کی بہن عمرو بن نوفل

\* اسد الغابۃ (۵۶۹۷) تجرید (۱۴۹/۲) \* ابوداؤد کتاب الحدود باب فی التلقین فی الحد (۴۳۸۰)

• نسائی کتاب قطع السارق باب تلقین السارق (۴۸۷۷) ابن ماجہ کتاب الحدود باب تلقین السارق (۵۶۹۷)

مسند احمد (۲۹۳/۵) \* جامع المسانید والسنن (۲۳۸/۱۳) \* اسد الغابۃ (۵۶۹۸) تجرید (۱۴۹/۲)

\* اسد الغابۃ (۳۷۹/۴) \* اسد الغابۃ (۳۷۹/۴) \* اسد الغابۃ (۵۷۰۰) تجرید (۱۵۰/۲)

کی بیٹی ہے ان کے ہاں ابوہاب پیدا ہوئے پھر عقبہ بن عامر کی بیٹی ام یحییٰ سے شادی کی، جو ابوہاب کی بیٹی تھی، اتنے میں ایک سیاہ فام لونڈی آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حدیث جو صحیح میں مذکور ہے۔ جعفر المستغفری نے ان کا صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ ان سے ایک حدیث روایت کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ٹیک لگا کر کھانے سے منع فرمایا ہے، فاکہی نے کتاب مکہ میں سفیان کی سند سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کسی مکی شخص سے سنا کہ ابوہاب جن کا ابھی ذکر ہوا ہے پہلے شخص ہیں جب ان کی وفات ہوئی تو مسجد حرام میں ان کا جنازہ پڑھا گیا۔

### ۹۵۴۹ ابو اوس الثقفی

حذیفہ بن اوس، تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۵۰ ابو اوس

جابر بن طارق ابن ابی طارق الاحمسی، طارق کے والد، انہیں جابر بن عوف بھی کہا جاتا ہے جو ان کے دادا کی طرف نسبت ہے۔ اس واسطے کہ ابو طارق کا نام عوف ہے اسماء میں گزر چکا ہے۔

### ۹۵۵۱ ابو اوفی الاسلمی

عبداللہ کے والد، ان کا نام علقمہ ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۵۲ ابو ایاس الساعدی

طبری نے ان کا ذکر تو کیا ہے لیکن ان کی کوئی روایت نقل نہیں کی جبکہ مستغفری نے ان کا ذکر کیا اور عبدالعزیز بن ابان، بحوالہ صالح بن حسان، سعید بن المسیب ابو ایاس الساعدی سے اپنی سند سے نقل کیا، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سوار تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو! میں نے عرض کیا: کیا؟ فرمایا: کہو وہ اللہ ایک ہے۔ پھر فرمایا: کہو! میں پناہ طلب کرتا ہوں صبح کے رب کی۔ کہو! میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے ایاس! لوگوں نے ان جیسا کلام نہیں پڑھا۔“

ایسا ہی حارث بن ابی اسامہ نے بحوالہ عبدالعزیز بن ابان نقل کیا ہے اور عبدالعزیز متروک راوی ہے۔ ابن ابی عاصم نے اسے وحدان میں ذکر کیا کہ ابو ایاس بن سہل بنی ساعدہ سے ہیں، پھر ابوشیبہ سے بحوالہ مصعب بن مقدم، محمد بن ابراہیم، ابو حازم سے روایت نقل کی کہ وہ ابن ابی ایاس بن سہل انصاری کے پاس بیٹھے۔ پھر وہ کہنے لگے: ذرا دھیان کرو میں متوجہ ہو گیا، کہنے لگے: کیا میں تمہیں اپنے والد کی نبی ﷺ سے کوئی روایت نہ سناؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنا مجھے اللہ

❖ مجمع الزوائد (۲۵/۵) اسد الغابہ (۳۷۹/۴) مسند بزار (۲۸۷۰) ❖ اسد الغابہ (۵۷۰۹)

❖ اسد الغابہ (۵۷۱۰) ❖ اسد الغابہ (۵۷۱۱) الاستیعاب (۲۹۰۲) ❖ اسد الغابہ (۵۷۰۵) تجرید (۱۵۰/۲)

❖ ترمذی کتاب الدعوات باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک (۳۵۷۵) نسائی کتاب الاستعاذۃ باب (۱) حدیث (۵۴۴۴)

❖ مسند احمد (۱۵۳/۴) ❖ الاحاد والمثنائی (۲۱۶/۴)

تعالیٰ کی راہ میں عمدہ گھوڑے باندھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (حدیث) \* یونہی فرمایا: میرے خیال میں یہ پہلے کے علاوہ ہیں یقیناً ان کا نام سہل ہے انہیں ابویاس اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کے بیٹے کا نام یاس تھا۔

### ۹۵۵۳ ابویاس الیثی

ابن عسا کرنے اپنی تاریخ کے حرف الف اور آخری حرف یاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا کہنا ہے: وہ صحابی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ جابیہ میں شریک تھے۔ پھر عبید اللہ بن ابی زیاد کی سند سے بحوالہ زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابویاس لیثی ثم الاشجعی، صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد کے وقت ان کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا: میری بیوی نے زنا کر لیا ہے، پھر وہ قصہ ذکر کیا۔ ابن عسا کر فرماتے ہیں: ان کے علاوہ کسی کا قول ہے: ”ابوزائدہ لیثی سے مروی ہے“ یہی درست ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کا احتمال ہے، ہو سکتا ہے یہ وہ ابواناس ہوں جن کا تذکرہ پہلے نون سے ہو چکا ہے۔

### ۹۵۵۴ ابویمن الانصاری \*

عمرو بن الجموح کے غلام، ابن اسحاق \* نے شہدائے اُحد میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۵۵۵ ابویوب انصاری \*

خالد بن زید بن کلیب، کنیت سے مشہور ہیں، ان کا نام پہلے گزر چکا ہے۔

### ۹۵۵۶ ابویوب

جاریہ بن قدامہ تميمی۔ ناموں میں تذکرہ ہو گیا۔ نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

### ۹۵۵۷ ابویوب الیمامی \*

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور خلیفہ نے نقل کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

### ۹۵۵۸ ابویوب (دوسرے)

عثمانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور عاصم بن علی کی سند سے بحوالہ ان کے والد عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے وہ اپنے دادا ابویوب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے مختصر سی نصیحت کریں۔ ابن فتحون نے ان کا ذکر کیا ہے۔

\* مجمع الزوائد (۱۶۹۴۶) المعجم الكبير (۵۷۶۱) \* اسد الغابہ (۵۷۰۶) تجرید (۱۵۰/۲)

\* السيرة النبوية عن ابن اسحاق (۹۸/۳) \* اسد الغابہ (۵۷۱۴) الاستيعاب (۲۹/۵)

\* تجرید (۱۵۰/۲)



۹۵۵۹ ابویوب الازدی ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ چوتھی قسم میں آئے گا۔

۹۵۶۰ ابویوب المالکی

سیف نے فتوح میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے انہیں رومیوں کی جنگ میں لشکر کا امیر بنایا تھا۔ طبری نے اپنی مسند سے ان کا ذکر کیا اور ابن فتنون نے ان کا استدراک کیا ہے۔

قسم ثانی از حرف الف

۹۵۶۱ ابوادریس الخولانی \* عائد اللہ بن عبید اللہ، تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۹۵۶۲ ابواسحاق قبصہ بن ذویب خزاعی، ان کا ذکر بھی ہو گیا ہے۔

۹۵۶۳ ابواسحاق \* ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری، تذکرہ ہو گیا ہے۔

۹۵۶۴ ابوامامہ بن سہل \* بن حنیف انصاری ان کا نام اسعد ہے، پہلے تذکرہ گزر گیا ہے۔

۹۵۶۵ ابوامیہ بن الاخنس

بن شہاب ابن شریق ثقفی، ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ثوری نے کہا: عمرو بن عبدالرحمن سہمی سے بحوالہ ابوسلمہ بن سفیان مخزومی، ابوامیہ بن اخنس ثقفی سے روایت ہے۔ فرمایا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا: میرا بیٹا اتنا زخمی کیا گیا کہ اس کی ہڈی نظر آنے لگی۔

قسم ثالث از حرف الف

۹۵۶۶ ابواسحاق

کعب بن ماتع، جو کعب احبار سے مشہور ہیں۔ ناموں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۵۶۷ ابوالاسود

یزید بن الاسود الجرجسی، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۵۶۸ ابوالاسود الدنلی

ظالم بن عمرو، ذکر ہو گیا ہے۔

### ۹۵۶۹ ابوالاسود الہرانی

از عنزہ، وثیمہ نے ردۃ میں ان کا ذکر کیا کہ وہ بنی حنیفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے جب مسیلہ نے صدیق اکبر کے قاصد حبیب بن عبداللہ کو شہید کر دیا تو ابوالاسود سے رہا نہ گیا، بول اٹھے۔

قاصد کا قتل کرنا گردش ایام سے گزشتہ زمانے سے بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔ وہ شخص جو بنی حنیفہ سے ہے گزر گیا یا باقی رہا اسلام کے لیے بہت برا واقع ہوگا۔ اس وقت ابوالاسود نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا۔ ابن فتحون نے ان کا استدراک کیا ہے۔

### ۹۵۷۰ ابوامیہ ازدی (قادر کے والد)

ان کا نام کبیر (بروزن عظیم) ہے ناموں میں گزر چکا ہے۔

### ۹۵۷۱ ابوامیہ الشعبانی

نام محمد ہے، بعض نے عبداللہ بن اخامر کہا ہے، یحییٰ بن عبدالوہاب نے اپنے دادا ابو عبداللہ بن مندہ کی کتاب میں استدراک کیا۔ اور عبدالملک بن یسار ثقفی کی سند سے بیان کیا کہ ابوامیہ شعبانی نے مجھ سے بیان کیا وہ جاہلی شخص تھے، پھر حدیث ذکر کی۔  
میں کہتا ہوں: یہ روایت یعقوب بن سفیان نے بحوالہ سلیمان بن عبدالرحمن، مطر بن العلاء عبدالملک بن یسار سے نقل کی ہے، جاہلی کہنے کے بعد فرماتے ہیں: مجھ سے معاذ بن جبل نے فرمایا (مرفوع روایت کرتے ہیں) تیس سال خلافت و نبوت کے تیس (۳۰) سال خلافت و بادشاہت کے، تیس (۳۰) سال بادشاہت و سختی کے۔ اس کے بعد جو ہوں گے ان میں کچھ بھلائی نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابو حاتم رازی نے کہا: انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ اور ابو موسیٰ ذیل میں لکھتے ہیں: ابوامیہ شعبانی، ابو ثعلبہ خثنی سے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: انہیں معاذ بن جبل سے بھی روایت حاصل ہے۔ سنن میں ان کی حدیث منقول ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ”خلق افعال العباد“ میں عمرو بن حارثہ کی سند بحوالہ ان کے ابو ثعلبہ سے مروی ہے، نیز ان سے عبدالملک بن سفیان ثقفی اور عبدالسلام بن مکتبہ روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے انہیں ثقات التابعین میں ذکر کیا ہے۔

### ۹۵۷۲ ابوامیہ

سوید بن غفلہ الجعفی، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۵۷۳ ابوامیہ العدوی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام، زمانہ نبوی پایا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے نقل کیا کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام سے عقد مکاتبت کی جس کی کنیت ابوامیہ تھی، تو وہ اپنے وقت پر قسطنطین لے کر حاضر ہو گیا، اس کی پہلی قسط اسلام میں ادا ہوئی۔ مجھے ان ابوامیہ کے والد کا نام معلوم نہیں۔

### ۹۵۴۲ ابوامیہ الکندی

شرح بن حارث کندی کوفہ کے قاضی، تذکرہ ہو چکا ہے۔

### قسم رابع از حرف الف

### ۹۵۴۵ آبی اللحم الغفاری

ابن عبدالبر نے کنیتوں کے حرف ہمزہ میں ابوالاعور کے سوانح سے پہلے اور ابواحمد بن جحش کے حالات کے بعد ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے: عبادلہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے یہ ان کی کنیت تو نہیں لیکن کنیت جیسی ہو گئی ہے۔ ایسا انہیں اس وجہ سے کہا جاتا تھا کیونکہ وہ گوشت کھانے سے انکار کرتے تھے۔

میرے گمان میں استیعاب پر جو ابن دحیہ کے قلم کا حاشیہ ہے اس میں میں نے دیکھا۔ کاش! جب انہیں پتہ بھی ہے کہ یہ کنیت نہیں تو پھر کنیتوں میں کیوں ذکر کیا اور یوں کیوں کہا: یہ کنیت کی طرح ہو گئی۔ یہ کیوں نہ کہا: لقب کی طرح ہو گئی؟ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس نے الف یا اور با نہ لکھی اس نے کنیت سمجھ لی۔ یوں یہ حالت جر میں کنیت کے مشابہ ہو گیا۔ تو تو جہالت سے بچ! جس سے ابتدائی طالب علم کا رتبہ بلند ہے چہ جائیکہ اس شیخ کا۔

ابو عمر سے پہلے اسے کنیت بنانے میں ترمذی جزء صغیر میں جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہے پیش پیش ہیں۔ چنانچہ وہ کنیتوں میں لکھتے ہیں: ان میں سے ابواللحم ہیں جو صحابی ہیں۔ ایسا ہی اقدام ابواحمد حاکم نے الکافی میں افراد کے حرف ہمزہ میں کیا ہے۔ جس میں ابن مندہ کو ایک اور وہم ہوا۔ جو سب غلط ہے۔ انہیں حرف ہمزہ میں کنیت فرض کر کے شامل کرنا دوسری غلطی ہے۔ اس کا مقام تو لام ہے۔ اگرچہ الف اور باء کنیت کے حروف ہیں پھر حروف کی ترتیب میں ان کے بعد والے حروف کا اعتبار ہوتا ہے۔ اسی روش پر دولابی، ابن السکن اور ابن مندہ چلے ہیں۔ ان سب نے انہیں حرف لام کے تحت کنیتوں میں ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ پر نکیر کی جو درست ہے۔

### ۹۵۴۶ ابوالاسود التمیمی

ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری ان کا استدراک کیا اور عبدالرزاق کی سند سے بحوالہ معمر نقل کیا فرماتے ہیں مجھے تمیم کے ایک شیخ نے ان کے ایک شیخ کے حوالہ سے بتایا جنہیں ابوالاسود کہا جاتا تھا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”جھوٹی قسم رشتوں کو کاٹ دیتی ہے“۔ جہاں تک میرا علم ہے آپ نے یہ بھی فرمایا: ”شہروں کو ویران کر دیتی ہے“۔ اس میں لفظی غلطی ہوئی ہے۔ درست

الاستیعاب (۲۸/۶۹) \* اسد الغابۃ (۵۶۷۵) تجرید (۱۴۷/۲)

مسند احمد (۷۹/۵) المعجم الكبير (۹۵۰/۲۲) مجمع الزوائد (۱۷۹/۴)

ابوسود ہے (ضمہ سین واو ساکن) اس کے شروع میں الف نہیں۔ ایسا ہی احمد نے ابن المبارک کی سند سے بحوالہ معمر ذکر کیا ہے، عنقریب آئے گا۔

#### ۹۵۷۷ ابوالاسود الدوسی

فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایسا ہی یزید بن ہارون نے کہا، اس میں یحییٰ بن معین کو وہم ہو گیا، اور کہا: درست ابواسحاق سے بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ابن فتحون نے ان کا ذکر کیا ہے۔  
میں کہتا ہوں: مذکورہ حدیث یزید بن ابی حبیب کی سند سے بحوالہ بکیر بن اشج، سلیمان بن یسار، ابواسحاق سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، ایسا ہی یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بحوالہ اپنے والد وہ ابن اسحاق سے وہ یزید بن ابی حبیب سے، اسی طرح ان کے علاوہ: ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔

#### ۹۵۷۸ ابوالاسود الدلی

ابن شاہین نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی سند سے بحوالہ محمد بن خلف بن الاسود سے روایت نقل کی کہ ابوالاسود نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے روز لوگوں کے ساتھ تشریف لائے۔ (الحدیث)  
وہم ہے جو سقوط سے پیدا ہوا، درست یوں ہے ان کے والد اسود نے بیان کیا وہ اسود بن خلف۔ اسماء میں سے حرف ہمزہ میں ان کا حال گزر چکا ہے۔

#### ۹۵۷۹ ابوالاسود

عبدالرحمن بن یحمر دؤلی، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث ہے: ”حج عرفہ ہے“۔ جسے ابن شاہین نے ”ظالم ابوالاسود“ کے سوانح میں درج کر دیا ہے جو خطا ہے غلط فہمی سے پیدا ہوئی۔ یہ کنیت اور نسبت عبدالرحمن اور ظالم میں مشترک ہے صحبت اور حدیث عبدالرحمن کی ہے نہ کہ ظالم کی۔ ظالم کا تذکرہ قسم ثالث میں ہو چکا ہے۔

#### ۹۵۸۰ ابوالاسود السملی

یہ نبی ﷺ سے عمارت کے منہدم ہونے اور گر کر ہلاک ہونے سے پناہ کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ تہذیب میں مزی لکھتے ہیں: ابن السکن کی روایت بحوالہ نسائی میں یوں ہی لکھا ہے، جو وہم ہے درست ابوالیسر (یاء نقطوں والی جس کے نیچے دو نقطے ہیں اس کے سین بغیر نقطوں کے) حاکم نے بھی اسی سند سے نقل کیا ہے، جس سے نسائی نے کیا وہی درست ہے۔

#### ۹۵۸۱ ابوامامہ

عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کے سوانح میں ان کا ذکر آتا ہے۔ جس نے انہیں اسعد بن زرارہ کے علاوہ کوئی شخصیت سمجھا ہے اسے غلطی لگی ہے۔



## ۹۵۸۲ ابو امیہ التغلبی

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ان کا عنوان قائم کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا استدراک کیا مجھے عالی مسند سے ہلال الحفار کے جزء میں ایک حدیث ملی ہے، فرمایا: ہمیں محمد بن سدی نے بحوالہ جریر، عطاء بن السائب سے وہ جندب بن ہلال سے وہ ابو امیہ سے (جو بنی تغلب کے ایک فرد ہیں) روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”جزیہ مسلمانوں کے ذمہ نہیں، جزیہ تو یہود و نصاریٰ پر واجب ہے۔“ ابو موسیٰ نے کہا: اس روایت میں ایسا ہی جندب بن ہلال لکھا ہے۔ جسے شریح بن یونس نے جریر سے روایت کیا فرماتے ہیں: حرب بن عبید اللہ، اپنے والد سے، اپنے دادا ابو امیہ سے روایت کرتے ہیں نام بیان نہیں کیا۔

ابوداؤد نے یہ روایت نقل کی تو کہا: حرب سے وہ اپنے نانا سے وہ اپنے والد سے ایسا ہی مفہوم روایت کرتے ہیں۔ جریر اور ابوالاحوص نے عطاء کی یادداشت کھوجانے کے بعد انہیں یہ روایت بیان کرنے پر مجبور کیا۔ جبکہ ثوری نے اسے روایت کیا وہ عطاء سے پرانے سننے والوں میں سے ہیں۔ بکر بن وائل کے ایک شخص سے وہ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وکیع فرماتے ہیں: سفیان سے اسی سند سے مرسل مروی ہے کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ اسے ابوداؤد نے نقل کیا۔ نیز انہوں نے وکیع کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے، جس میں ثوری بحوالہ عطاء وہ حرب سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اور ابو حمزہ یشرکی کی سند سے بحوالہ عطاء بن السائب، حرب بن عبید اللہ ثقفی ان کے والد نے بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ اس شدید اختلاف کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ جریر کی روایت غلط ہے جو ان کا قول: ان کے نانا سے لے کر ابو امیہ تک ہے، درست پہلا طریق ہے۔

## ۹۵۸۳ ابوانس انصاری

دولابی نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا جہاں فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کی بحث ہے، لیکن ان کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ جبکہ ابن مندہ نے ابراہیم بن ابی یحییٰ کی سند سے بحوالہ مالک بن حمزہ بن ابی انس، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں۔ جو خطا پر مبنی ہے۔ درست ابراہیم سے بحوالہ مالک بن حمزہ بن ابی اسید وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ہے۔ اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے حمزہ بن ابی اسید وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ہے۔ اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے حمزہ بن ابی اسید کی روایت سے مفہوماً نقل کیا ہے۔ ایسا ہی ابوداؤد نے حمزہ بن ابی اسید سے بحوالہ ان کے والد ان کے دادا سے اس حدیث کے علاوہ ایک حدیث روایت کی ہے۔

اسد الغابہ (۵۶۹۳) تجرید (۱۴۹/۲)

ابوداؤد کتاب الخراج والفی والامارة باب فی تعثیر اهل الذمة (۳۰۴۶)

ترمذی کتاب الزکاة باب ما جاء لیس علی المسلمین جزية (۶۳۳، ۶۳۴) مسند احمد (۴۷۴/۳) (۴۱۰/۳)

جامع المسانید والسنن (۲۴۰/۱۳)

اسد الغابہ (۵۶۹۹) تجرید (۱۵۰/۲)

بخاری کتاب المغازی باب (۳۹۸۴/۱۰)

### ۹۵۸۴ ابو اوس تمیم بن حجر

بغوی نے ایسا ہی کیا ہے، جبکہ ان کے علاوہ کا قول ہے: ابو تمیم اوس بن حجر اور یہی درست ہے۔

### ۹۵۸۵ ابویوب (بے نسبت)

ابوموسیٰ نے ان کا استدراک کیا جسے ابوبکر بن ابوعلیٰ کی طرف منسوب کیا۔ اور عبدالرحمن بن ابی زیاد افریقی کی سند سے وہ اپنے والد سے بحوالہ ابویوب روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”ایک مسلمان پر ایک مسلمان کے لیے چھ باتیں ضروری ہیں، جو نیکی کی ہیں“۔ پھر وہ حدیث ذکر کی۔

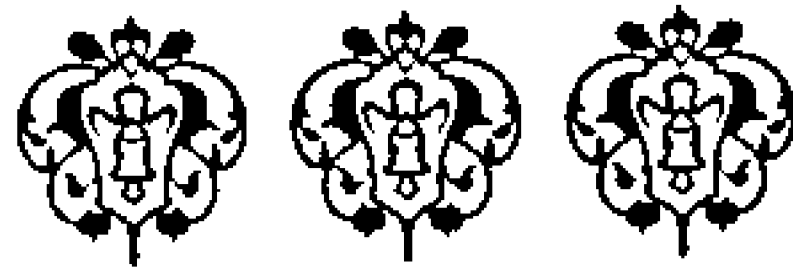
میں کہتا ہوں: یہ روایت اسحاق بن راہویہ نے مسند ابویوب انصاری میں نقل کی ہے۔ ایسا ہی اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں درج کیا وہ بھی افریقی کی سند سے ان کے والد سے بحوالہ ابویوب انصاری ہے۔ حدیث میں ایک قصہ ہے جو ابویوب کی مذکورہ حدیث کو روایت کرنے کا سبب ہے۔

### ۹۵۸۶ ابویوب الازدی

مستدرک میں حاکم لکھتے ہیں: دنیا سے بے رغبت صحابی تھے۔ پھر ابواسحاق فزاری کی سند سے بحوالہ ابراہیم بن کثیر، عمارہ بن غزیہ سے ایک روایت نقل کی کہ ابویوب ازدی معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان سے ذرا بے وفائی محسوس ہوئی تو فرمانے لگے: نبی ﷺ نے ہمیں خبردار کیا تھا کہ ہم آپ کے بعد ”خود غرضی دیکھیں گے“۔ فرمایا: پھر تمہیں کیا حکم دیا؟ فرمایا: ”صبر کرنا“ یہ کہا تھا۔ امیر معاویہ بولے: تو صبر کرو!

حاکم فرماتے ہیں: یہ مرسل روایت ہے، اس واسطے کہ عمارہ نے ابویوب کو نہیں دیکھا۔ یہ حدیث بحوالہ ابویوب انصاری دوسری سند سے مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: شاید بعض راویوں نے ابویوب انصاری کو ازدی نسب بنا دیا ہو۔ کیونکہ انصار کا تعلق ازد سے ہے، تابعین میں ابویوب ازدی دوسرے ہیں۔ جنہیں مراغی کہا جاتا ہے۔ وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص وغیرہ سے روایات لیتے ہیں۔ ان کی مرسل روایت آئی ہے۔ واللہ اعلم!



اسد الغابہ (۵۷۰/۹) تجرید (۱۵۰/۲)

المعجم الكبير (۴۰۷۶/۴) مجمع الزوائد (۱۸۵/۸)

الادب المفرد (۹۲۲)

## حرف الباء

### قسم اول از حرف باء

۹۵۸۷ ابوبجير\* (بے نسبت)

ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور عثمان بن عبد الرحمن کی سند سے بحوالہ عبد اللہ بن بجیر وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن میرے رب کا کلام ہے۔۔۔ (حدیث)\* اس کی سند ضعیف ہے۔

۹۵۸۸ ابوالجیر\*

ابن الا مین نے ان کا استدراک کیا اور اسے ابن فرضی کی جانب مؤتلف میں منسوب کیا ہے، شاید یہ وہ ابن الجیر ہیں جن کا تذکرہ مبہمات میں آئے گا۔

۹۵۸۹ ابوجیلہ

ذہبی نے تجرید میں بحوالہ قتی بن مخلد ان کا ذکر کیا ہے، مجھے خدشہ ہے کہ یہ نام نون اور حا سے ہے جو آ رہا ہے۔

۹۵۹۰ ابوبحر

دولابی نے کنتوں میں ان کا ذکر کیا اور عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی سند سے بحوالہ ابو بحر بکراوی نقل کیا، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جسے اللہ تعالیٰ خوبرو اور خوب مقام بنایا، اس کے والدین نے اس کا برا نام نہ رکھا ہو وہ بروز قیامت اللہ کے خالص بندوں میں سے ہوگا۔“\*

میں کہتا ہوں: مجھے اندیشہ ہے یہ حدیث مرسل نہ ہو۔

۹۵۹۱ ابوحینہ

ذہبی نے تجرید میں بحوالہ قتی بن مخلد ان کا تذکرہ کیا ہے، میرے خیال میں یہ نحسینہ کے بیٹے ہیں جو عبد اللہ ہیں جن کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۷۱۰) تجرید (۱۵۰/۲)

\* کنز العمال (۲۴۷۰) الدر المنثور (۳۲۶/۵) کشف الخفاء (۱۴۰/۲) (۳۴۱/۲) تاریخ بغداد (۳۸۹/۲)

جامع المسانید (۳۳۱/۱۳) الجرح والتعديل (۴۲۵/۱) اسد الغابہ (۳۸۳/۴)

\* اسد الغابہ (۵۷۱۷) \* اللالی (۱۹/۱)

### ۹۵۹۲ ابوالبداح بن عاصم انصاری

اسماعیل بن اسحاق قاضی نے احکام القرآن میں ذکر کیا ہے کہ یہ معقل بن یسار کی بہن کے خاوند ہیں جن کی وجہ سے یہ آیت ”پھر انہیں مت روکو کہ وہ اپنے تجویز کردہ خاوندوں سے نکاح کریں“ اور ابن جریج کی سند سے یہ روایت بیان کی کہ مجھے عبداللہ بن معقل نے بتایا کہ جمل بنت یسار جو معقل بن یسار کی بہن تھیں وہ ابوالبداح کے نکاح میں تھیں، انہوں نے طلاق دی، عدت گزرنے کے بعد پیام دیا، یہ سند صحیح ہے اگرچہ بظاہر مرسل ہے اگر ثابت ہو جائے تو یہ ابوالبداح بن عاصم بن عدی کے علاوہ ہیں جن کا ذکر چوتھی قسم میں آئے گا۔

### ۹۵۹۳ ابوالبراد

تمیم داری کے غلام۔ مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن حسن بن قتیبہ کی سند سے بحوالہ سعید بن زیاد، ابن فائد سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ ابوہند سے روایت کرتے ہیں کہ تمیم داری شام سے مدینہ اپنے ساتھ قتادیل، تیل اور دھاگے لائے جس دن مدینہ پہنچے تو جمعہ تھا، آپ نے اپنے غلام ابوالبراد نامی کو حکم دیا، وہ اٹھا اس نے دھاگے بٹے اور ان سے قتادیلیں لٹکا کر ان میں پانی اور تیل ڈالا، فیتلے رکھے، جونہی سورج غروب ہوا وہ قتادیلیں روشن کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ مسجد آئے تو وہ جگمگا رہی تھی۔ فرمایا: یہ بند و بست کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تمیم داری نے۔ آپ ﷺ نے (خوش ہو کر) فرمایا: ”تم نے اسلام (کے مرکز) کو روشن کیا، اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں منور کرے۔ اگر میری کوئی بیٹی ہوتی تو میں اس سے تمہاری شادی کر دیتا“۔ \* نوافل بن حارث بن عبدالمطلب بولے: یا رسول اللہ ﷺ! میری ام المغریرہ بنت نوفل نامی بیٹی ہے (اسے اپنی بیٹی سمجھتے ہوئے) اپنی مرضی سے جہاں چاہیں اس کا نکاح کر دیں، تو آپ ﷺ نے اسی جگہ ان \* سے ان کا نکاح کر دیا۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

### ۹۵۹۴ ابوبردہ بن سعد

بن حزابہ بن جعید بن وہیب بن عمرو بن عائد بن عمر بن مخزوم، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کا بیٹا عبدالرحمن جنگ جمل میں شہید ہوا، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں تھا۔

### ۹۵۹۵ ابوبردہ بن قیس الاشعری

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی، اپنے بھائی کی طرح اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ بقول بغوی رحمۃ اللہ علیہ کوفہ میں رہے۔ ان کی حدیث امام احمد اور حاکم نے عاصم الاحول کی سند سے بحوالہ کریب بن حارث، وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے وہ اپنے چچا ابوبردہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میری امت کی ہلاکت اپنی راہ میں قتل اور طاعون میں بنا دے“۔ \*

\* اسد الغابہ (۵۷۱۱) تجرید (۱۵۰/۲) \* البقرة (۲۳۲) \* اسد الغابہ (۵۷۱۲) تجرید (۱۵۱/۲)

\* اسد الغابہ (۳۸۳/۴) \* المستدرک (۲۴۶/۳) اسد الغابہ (۳۸۴/۴)

\* اسد الغابہ (۵۷۱۶) تجرید (۱۵۱/۲) \* مسند احمد (۴۳۷/۳) (۲۳۸/۴) المستدرک (۹۳/۲)





سے بحوالہ شریک روایت کیا ہے۔ بحوالہ شریک کئی لوگوں نے ان کی متابعت کی ہے ثوری فرماتے ہیں: سند یوں ہے، وائل سے وہ سعید بن عمیر سے وہ اپنے چچا سے، یہ ابن مندہ نے نقل کی ہے۔

میں کہتا ہوں: سعید بن عمیر کا نام ابن عتبہ بن نيار ہے اس لحاظ سے ان کے چچا ابو بردہ بن نيار ہوئے برخلاف جمیع کے مجھے معلوم نہیں آیا وہ ایک شخص ہے جس کے نام میں اختلاف ہے یا دو شخصیتیں ہیں؟

#### ۹۵۹۸ ابو بردہ الاسلامی

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ان کا تذکرہ کیا کہ نبی ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے نہ مانی۔ بعد میں ان کے بیٹوں نے ان سے گفتگو کی تو وہ مان گئے۔ اور اسلام لے آئے۔ طبرانی میں ایک بہترین سند سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے فرمایا: ابو بردہ الاسلامی کا ہن تھے یہودی لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اے نبی! کیا آپ نے ان لوگوں کا حال دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ان کا تم پر نازل شدہ اور تم سے پہلے نازل کردہ کتابوں پر ایمان ہے مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ طاغوت کے پاس کرانے جائیں۔“

#### ۹۵۹۹ ابو بردہ ظفری انصاری اوسی

ابن سعد نے مصنف وکشی ہونے والوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ بقول ابو نعیم ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ بغوی اور امام احمد کے ہاں عبد اللہ بن معتب بن ابی بردہ ظفری کی سند سے بحوالہ ان کے والد وہ اپنے دادا سے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کاہنوں میں سے ایک شخص مسلمان ہو کر قرآن کو ٹھیک انداز سے ایسے پڑھے گا کہ پھر اس جیسا (خاص انداز لے کر) اس کے بعد کوئی نہیں پڑھے گا۔“ یہ روایت امام احمد اور ابن خيثمه وغیرہ نے ابن وہب کی سند سے عمرو بن الحارث سے بحوالہ ابو صخر نقل کی ہے اور ابن مندہ نے نافع بن یزید کی سند سے بحوالہ ابو صخر روایت کی ہے۔

تنبیہ ☆ اکثر علماء کے نزدیک لفظ مُعْتَب ميم کے پیش عین کے زبر، تائے مشددہ زیر والی آخر میں ب ہے۔ جبکہ ابو عمر نے کہا ہے عین کا زیر پھر یا سا کن آخر میں ثاء ہے۔

ابن فتحون فرماتے ہیں: میں نے ابن مفرح کی اصل کتاب بزار میں یہ لفظ مُعْتَب اسی جیسا لکھا دیکھا لیکن وہ عین اور باء سے ہے۔ بزار ابن السکن اور باوردی وغیرہ کا اس پر اتفاق ہے کہ عبد اللہ مکبر لفظ ہے جبکہ ابو عمر کے ہاں عبید اللہ مصغر لکھا ہے۔

#### ۹۶۰۰ ابو بردہ الاسلامی

شہرت یافتہ شخصیت ہے ان کا نام ”نہله بن عبید“ ہی صحیح ہے بعض ابن عبد اللہ بعض ابن عائذ اور بعض عبد اللہ بن نہله۔ کہتے ہیں۔ اسے واقدی نے اپنے مسودے سے نقل کیا ہے بعض کے نزدیک تصغیر سے ہے۔ یثیم بن عدی نے کہا خالد بن

☆ سورة النساء: ۶۰ ☆ اسد الغابة (۱۷۱۵) تجرید (۱۵۱/۲)

☆ مسند احمد (۱۰/۶) المعجم الكبير (۵۱۸/۲۲) (۷۹۴/۲۲) مجمع الزوائد (۱۶۷/۷)

☆ اسد الغابة (۵۷۱۹) تجرید (۱۵۱/۲) ☆ مسند احمد (۴۱۹/۴)

نہلہ، نون میں گزر گیا ہے۔

### ۹۶۰۱ ابوبرقان السعدی

نبی ﷺ کے رضاعی چچا۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: مستغفری نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور محمد بن معن سے بحوالہ عیسیٰ بن یزید نقل کیا ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے (رضاعی) چچا ابوبرقان جو بنی سعد بن بکر سے تعلق رکھتے تھے آ کر کہنے لگے: اے محمد! (ﷺ) تیری قوم کو تجھ سے زیادہ کوئی نوجوان محبوب نہیں اور نہ تجھ سے بڑھ کر کوئی قابل تعریف ہے۔ جبکہ یہ سب کچھ لے لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ابوبرقان! کیا تمہیں مقام حیرہ معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو اس کے متعلق تم ضرور سنو گے کہ مسافر وہاں سے بغیر کسی حفاظت کے گزرے گا۔ وہ کہنے لگے: میں نہیں جانتا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں ابھی فلاں مقام سے پہرے دار کو ساتھ لے کر گزرا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن ضرور تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں یہ بات یاد دلاؤں گا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ابوبرقان سے فرماتے حضور تمہارا ہاتھ اس لئے پکڑیں گے کہ تم نیک آدمی ہو۔ ابوبرقان فرماتے ہیں: بعد میں میرا ”حیرہ“ سے گزر ہوا تو میں نے اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا تھا۔

میں کہتا ہوں: عیسیٰ بن یزید وہی ہیں جو ”ابن دأب اخباری“ سے مشہور ہیں۔ ناقدین نے ان کی تکذیب کی ہے اس کنیت میں لفظی غلطی ہوئی ہے جیسا کہ ثناء میں آئے گا۔

### ۹۶۰۲ ابوبریدہ عمرو بن سلمہ جرمی، اسماء میں تذکرہ ہو گیا ہے۔

### ۹۶۰۳ ابوبرہ المکی المخزومی

بن مخزوم کے غلام ہیں۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ کیا اور امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام یسار تھا۔ ابن قانع اور ابوالشیخ دونوں فرماتے ہیں: ہمیں ابوخیب (خاء نقطے والی پھر باء اور یاء تصغیر والیاں البرقی باء کے زیر، راء ساکن اس کے بعد تا) نے بحوالہ احمد بن ابی بڑہ بتایا۔ وہ ابن محمد بن قاسم بن ابی بڑہ ہیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بحوالہ میرے دادا ابوبرہ کے نقل کیا، فرمایا: ”میں اپنے آقا عبداللہ بن سائب کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے ہاتھ، سر اور پاؤں پر بوسہ دیا۔“ یہ روایت ابوبکر بن المقری نے ”ہاتھ چومنے کی رخصت“ نامی رسالے میں نقل کی ہے۔ جو بحوالہ ابوالشیخ ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا استدراک کیا ہے۔

### ۹۶۰۴ ابوبشار یسار کنیتوں کے آخری حرف یاء میں تذکرہ آئے گا۔

اسد الغابہ (۵۷۲۰) تجرید (۱۵۱/۲) جامع المسانید (۳۶۲/۱۳) اسد الغابہ (۳۸۶/۴)

التاریخ الكبير (۴۰۲/۳) الجرح والتعديل (۲۹۱/۳) میزان الاعتدال (۳۲۸/۳)

جامع المسانید (۳۶۲.....۱۳) اسد الغابہ (۳۸۷/۴)

اسد الغابہ (۵۷۲۱) تجرید (۱۵۱/۲) جامع المسانید (۳۶۳/۱۳) اسد الغابہ (۳۸۷/۴)

### ۹۶۰۵ ابوبشر

ابن الحارث العبدری از بنی عبدالدار، محمد بن وضاح فرماتے ہیں: یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے سبیحہ سلمیہ کو اس وقت نکاح کا پیغام دیا جب ان کے ہاں بچے کی ولادت ہو چکی تھی۔ تو ان کا میلان ہو گیا (مائل ہوئیں)۔ اتنے میں ابوسناہل ان کے پاس آ کر کہنے لگے: جب تک چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے میں نکاح نہیں کرنے کا۔ ابن دباغ اور ابن فتحون نے ان کا استدراک کیا ہے۔

### ۹۶۰۶ ابوبشر انصاری

ابن ابی خثیمہ نے ان کا ذکر کیا اور مخرمہ بن بکیر کی سند سے بحوالہ ان کے والد، وہ سعید بن نافع سے روایت کرتے ہیں۔ مجھے ابوبشر صحابی رسول نے دیکھا کہ میں سورج طلوع ہو چکنے کے بعد نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے اس پر مجھے ڈانٹا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جب سورج بلند ہونے لگے اس وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، اس واسطے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں طلوع ہوتا ہے۔“

ابن ابی خثیمہ نے ان میں اور ابوبشر انصاری میں فرق کیا ہے جن کی حدیث صحیحین میں آتی ہے۔ تو یہ نام ایسا ہے کہ اس کے شروع میں زیر پھر سکون ہے۔ اور جو آئندہ والا ہے اس میں زیر پھر زیر ہے (یعنی بشر ہے)۔ ابن عبدالبر نے دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا: یہ وہی ہیں جن سے عمارہ بن غزیہ یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو حرام قرار دیا، اور فرماتے ہیں ان کی یہ بھی حدیث ہے: ”بخار جہنم کی گرمی ہے۔“ رائج دونوں میں فرق ہی ہے۔

### ۹۶۰۷ ابوبشر خثعمی ان کی قبی بن مخلد کی مسند میں ایک حدیث ہے۔

### ۹۶۰۸ ابوبشر براء بن معرور، انصار کے سردار، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۶۰۹ ابوبشر سلمی

ذیل میں ابوموسیٰ نے ان کا استدراک کیا ہے کہ ابوبکر بن علی وغیرہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ہشام بن سعد کی سند سے بحوالہ زید بن اسلم، ابوبشر سلمی سے روایت کرتے ہیں، جو صحابی رسول ﷺ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی خواہش ہو کہ اس کی مشکل ٹل جائے اور اس کی دعا قبول ہو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست (قرضدار) کو مہلت دے دے یا معاف کر دے۔“

اسد الغابہ (۵۷۲۲) تجرید (۱۵۱/۲) اسد الغابہ (۳۸۷/۴)

مسند احمد (۲۱۶/۵) کنز العمال (۱۹۶۱۸) المطالب العالیہ (۳۰۴)

اسد الغابہ (۵۷۲۳) تجرید (۱۵۱/۲)

ابن ماجہ کتاب الصدقات باب اظہار المعسر (۲۴۱۹) مجمع الزوائد (۱۳۴/۴) مسند احمد (۴۲۷/۳)

کنز العمال (۱۵۴۱۷) المعجم الكبير (۳۷۶/۱۹) (۳۷۷/۱۹) جامع المسانید (۳۶۴/۱۳)

ابوموسیٰ فرماتے ہیں: شاید وہ ابوالیسر ہیں یا اور سین کے زبر سے، ان کا نام کعب بن عمرو ہے، کیونکہ یہ متن انہی سے مشہور ہے۔ میں کہتا ہوں: لیکن دونوں حدیثوں کا مآخذ مختلف ہے اور مآخذ میں کثرت ہو تو یہ راویوں کی کثرت کی دلیل ہے، برخلاف اس صورت کے جب مآخذ ایک ہو اور اس میں کوئی مانع نہیں کہ ایک حکم کو دو صحابیوں سے روایت کیا جائے۔ سیاق کا اختلاف کثرت کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

### ۹۶۱۰ ابو بشیر انصاری الساعی

مازنی، اور حارثی بھی کہا جاتا ہے۔ صحیحین میں ان کی حدیث عباد بن تمیم کی سند سے بحوالہ ان کے مروی ہے، حدیث کا متن ہے: ”قلادہ کے علاوہ کوئی چیز ہرگز (جانور کی) گردن میں نہ چھوڑی جائے۔“ \* ضمیرہ بن سعید اور سعید بن نافع بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابواحمد حاکم نے ان لوگوں میں ان کا تذکرہ کیا جن کا نام معروف نہیں۔ بقول بعض ان کا نام قیس بن عبید بن الحریر (حاء راء سے تصغیر) ہے جسے طبری وغیرہ نے قلمبند کیا ہے۔ \* ابو عمر کے ہاں ”حارث“ لکھا ہے۔ بقول محمد بن سعد وہ عبید بن حارث بن عمرو بن جعد ہیں۔

واقعی سے منقول ہے: وہ لڑکپن میں احد میں شریک ہوئے۔ اور ابن سعد نے غزوہ خندق کے شرکاء کے طبقہ میں ان کا نام درج کیا ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا کہ وہ ابو بشیر انصاری مدینہ میں رہائش پذیر تھے، اسی سند سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ خلیفہ لکھتے ہیں: ابو بشیر حرہ کے بعد فوت ہوئے۔ انہوں نے لمبی عمر پائی۔ بقول بعض: ۴۰ھ میں فوت ہوئے۔ نسباً وہ ساعی ہیں۔ انہیں مازنی، حارثی بھی کہا جاتا ہے۔ ضمیرہ بن سعید، اور سعید بن نافع ان سے روایت لیتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا یہ آخری بوڑھا ہے جس کی کنیت ابو بشر ہے، یہ ابن ابی خیشمہ کا قول ہے۔

### ۹۶۱۱ ابو بشیر انصاری

یہ اور ہیں۔ حارث بن خزمہ نام ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۶۱۲ ابو بشیر (کسی قبیلہ سے منسوب نہیں)

ابن فتحون نے بحوالہ طبری ان کا استدراک کیا اور ان کی روایت نقل کی۔ جو شعبہ کی سند سے، حبیب مولیٰ انصار سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابن ابی بشر اور ابن ابی بشیر سے سنا، دونوں اپنے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی گرمی ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔“ \*

\* اسد الغابہ (۵۷۲۴) تجرید (۱۵۸/۲)

\* بخاری کتاب الجہاد والسير باب ما قبل فی الجرس و نحوه فی اعناق الابل (۳۰۰۵)

\* مسلم کتاب اللباس والزینة باب کراهية قلاده الوتر فی رقبة البعير (۵۵۱۵)

\* الاکمال (۱۳۱/۱)

\* اخرجه الامام احمد فی مسنده حدیث (۲۱۶/۳)

میں کہتا ہوں: یہ پہلے گزر چکا ہے کہ ابو عمر نے اس پر یقین کا اظہار کیا ہے کہ یہ پہلے والی شخصیت ہے۔ لہذا غیر کے احتمال کے باوجود اس پر استدراک درست نہیں۔ بغوی نے ابو جندل بن سہیل کے سوانح میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

### ۹۶۱۳ ابوالبشیر انصاری

بقول بعض یہ کعب بن مالک کی کنیت ہے۔ ابن ماکولا \* نے ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۶۱۴ ابوالبشیر \*

پہلے کی طرح شروع میں الف لام کا اضافہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے غلام۔ ابو موسیٰ نے بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۶۱۵ ابوالبشیر المعاوی \*

بزار نے ان کا تذکرہ اور ابن الا مین نے استدراک کیا ہے۔

### ۹۶۱۶ ابوبصرہ غفاری \*

ابن بصرہ بن ابی بصرہ بن وقاص بن حبیب بن غفار اور بقول بعض: ابن حاجب بن غفار۔ وہ نبی ﷺ سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو تمیم جیشانی، عبد اللہ بن ہبیرہ، عبید بن جبر، اور ابوالخیر یزنی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث مسلم اور نسائی نے ابن اسحاق کے طریق سے، بحوالہ یزید بن ابی حبیب، جبیر بن نعیم سے انہوں نے عبد اللہ بن ہبیرہ سے وہ ابو تمیم جیشانی سے انہوں نے حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی فرمایا: ”ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی“۔ (الحدیث) اسی میں ہے: ”جب تک شاہد یعنی ستارہ دکھائی نہ دے کوئی نماز نہیں“۔ \* نسائی نے کلیب بن دہل کے طریق سے بحوالہ عبید بن جبر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں رمضان میں صحابی رسول ابوبصرہ کے ساتھ تھا، پھر انہوں نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کا ذکر کیا۔ ابن یونس فرماتے ہیں: فتح مصر میں شریک ہوئے وہیں ان کی حویلی ہے وفات وہیں ہوئی اور مصر کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ ابو عمر: حجاز میں رہتے تھے، پھر مصر منتقل ہو گئے۔ بقول بعض: عزہ کثیر کی محبوبہ ان کی اولاد سے ہے، اسی کی طرف کثیر نے اپنے حاجبیہ میں اشارہ کیا ہے۔ جبکہ ابن الاثیر نے اس کا انکار کرتے لکھا ہے: عزہ کے نسب میں ابوبصرہ کا کوئی تذکرہ نہیں۔

### ۹۶۱۷ ابوبصرہ الغفاری \*

سابقہ شخصیت کے دادا، ان کے پوتے کے حالات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے کہ انہیں ان کے والد اور دادا کو شرف صحابیت

حاصل ہے۔

\* الاکمال (۶۲/۱) \* اسد الغابہ (۹۷۲۵) تجرید (۱۵۲/۲)

\* اسد الغابہ (۵۷۳۲) تجرید (۱۵۲/۲) \* اسد الغابہ (۵۷۲۵) تجرید ایضاً

\* مسلم کتاب صلاة المسافرين باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (حدیث: ۱۹۲۴)

نسائی کتاب المواقیب باب تاخیر المغرب (حدیث: ۵۲۰) \* تجرید (۱۵۲/۲)



### ۹۶۱۸ ابوبصیر بن اسید

بن جاریہ ثقفی، ان کا نام عتبہ پہلے تذکرہ ہوا ہے۔ بقول بعض: نام عبید ہے جسے ابن عبدالبر نے بھی نقل کیا ہے، جبکہ پہلا نام ہی مشہور ہے۔

### ۹۶۱۹ ابوبصیر (دوسرے)

ابو غسل کے سواخ میں غین نقطے والی میں ذکر آئے گا۔

### ۹۶۲۰ ابوبصیرہ

ابو عمر۔ سیف بن عمر نے یمامہ میں شریک انصاریوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۶۲۱ ابوبکر الصدیق بن ابی قحافہ

نام عبداللہ، بقول بعض: عتیق بن عثمان تھا، ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۶۲۲ ابوبکر بن شعوب الیثی

نام شداد، بقول بعض: اسود، شداد بن اسود ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ شعوب ان کی والدہ ہیں، انہی کے متعلق جب جنگ احد میں ابوسفیان بن حرب نے ان کی مدافعت کی تو کہا تھا: ص

”اگر میں چاہتا تو مجھے دھاری داری تیز رفتار گھوڑا بچا لیتا، اور میں ابن شعوب کی اوٹنی پر سوار نہیں ہوا۔“

جعونہ نامی ان کا ایک بھائی بھی ہے جن کا تذکرہ جیم میں گزر گیا ہے۔ نوادر مجموعہ میں جرمی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے اور میں نے بھی انہی کے قلم سے صحیح سند کے ذریعہ بحوالہ ابوعبید ان لوگوں کے حالات میں نقل کیا ہے جو اپنی والدہ کی طرف منسوب ہوئے۔ ابوبکر بن شعوب اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور ہیں جبکہ ان کے والد کا تعلق بنی لیث بن بکر بن کنانہ سے ہے وہی یہ اشعار کہتے ہیں پھر مشرکین بدر کے مقتولین کے بارے مرثیہ کے اشعار ذکر کیے۔ فرماتے ہیں: بعد میں ابن شعوب اسلام لے آئے تھے۔

مرزبانی: ان کی والدہ شعوب خزاعیہ تھیں۔ ان کے علاوہ علماء کا کہنا ہے کہ کنانیہ تھیں۔ بخاری میں لکھا ہے: کلبیہ تھیں، چنانچہ یونس کے طریق سے بحوالہ زہری، عروہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ایک کلبی خاتون سے شادی کی جس کا نام ام بکر تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے گئے تو اس سے اس کے چچا زاد اسی شاعر نے شادی کر لی جو کفار قریش کے مرثیہ میں ایک قصیدہ کہتا ہے: ”قلیب بدر کے اس کنویں میں کیا ہے؟“

اسماعیلی نے احمد بن صالح کے طریق سے بحوالہ وہب، ابن یونس سے نقل کیا تو از کلب نہیں کہا۔ بلکہ یہ اضافہ کیا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ جاہلیت میں اشعار کہے اور نہ اسلام میں۔ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں

اسد الغابہ (۵۷۳۴) استیعاب (۲۹۱۵) اسد الغابہ (۵۷۲۸) استیعاب (۲۹۱۵) تجرید (۱۵۲/۲)

اسد الغابہ (۵۷۳۷) استیعاب (۲۹۱۷)

زبیدی کے طریق سے بحوالہ زہری عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس شخص کے لیے بددعا کیا کرتی تھیں جو یہ کہتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا ہے۔ اللہ کی قسم! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں ایک شعر بھی نہیں کہا۔ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے بنی کنانہ پھر بنی عوف کی ایک خاتون سے شادی کی تھی اور ہجرت کے وقت اسے طلاق دے دی، جس سے اس عورت کے چچا زاد اس شاعر نے شادی کر لی تھی، اسی نے کفار قریش کے بارے میں ایک مرثیہ کہا تھا جو بدر میں مارے گئے تھے۔ جس عورت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلاق دی تھی اس کی وجہ سے لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھ لی حالانکہ وہ تو ابوبکر بن شعوب تھا۔

میں کہتا ہوں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جو فاکہی نے کتاب مکہ میں یحییٰ بن جعفر سے بحوالہ علی بن عاصم، عوف بن ابی جمیلہ سے انہوں نے ابوالقموص سے روایت کی ہے ”کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں شراب پی لی اور یہ اشعار کہنے لگے۔“ پھر وہ اشعار ذکر کیے۔ نبی ﷺ کو پتہ چلا آپ اپنا تہبند گھسیٹتے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا ہے۔ کہنے لگے: ہم رسول اللہ ﷺ کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ کبھی ہمارے سر میں داخل نہیں ہوگی (یعنی شراب نہیں پیوں گا جس سے دماغ پر اثر پڑتا ہے) چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے اپنے لیے شراب حرام کر لی۔

نقطہ یہ ہے اس روایت پر اعتماد کر کے لکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حرمت سے پہلے شراب پی تھی۔ اور مشرکین کے بدر میں مارے گئے لوگوں کا مرثیہ کہا تھا۔ رہی وہ روایت جو بزار نے بحوالہ ابوکریب اور جنادہ نے بحوالہ یونس بن بکیر، مطرب بن میمون سے نقل کی کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، ان میں بنی کنانہ کا ابوبکر نامی ایک شخص تھا جب اس نے پی لی تو کہنے لگا:

”ام بکر! سلام بھیج! کیا تیری قوم کے بعد بھی مجھے سلام پہنچ سکتا ہے۔ ہم سے رسول (ﷺ) بیان کرتا ہے کہ ہم زندہ ہوں گے، انسانی لاشوں اور کھوپڑیوں کی کیسی زندگی؟“

فرمایا: یوں شراب کی حرمت نازل ہوئی، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ اسی میں برتن توڑنے اور ان میں پڑی شراب بہانے کا ذکر ہے۔ ابن فتحون فرماتے ہیں: یہ اشعار ابوبکر شداد بن اسود بن شعوب کے ہیں، جو اس قصیدے میں سے ہیں جس میں مقتولین بدر کا مرثیہ کہا ہے۔ شاید ابوبکر کنانی نے نشے کی حالت میں انہیں کہہ دیا ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن فتحون سے یہ بات مخفی رہ گئی کہ ابوبکر بن شعوب ہی ابوبکر کنانی ہیں، جن کے متعلق انہوں نے گمان ظاہر کیا کہ وہ مسلم تھے اور ابن شعوب اسلام نہیں لائے، اسی بنا پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ہشام نے ”زیادات سیرۃ“ میں ذکر کیا ہے کہ ابن شعوب اسلام لائے پھر مرتد ہو گئے۔ واللہ اعلم!

۹۶۲۳ ابوبکر الثقفی

نفع بن حارث، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۶۲۴ ابوالبنات ابوسفیان میں ذکر آئے گا۔

۹۶۲۵ ابوبھیسہؓ فزاری

الکفی میں ابوبشر دولابی نے ان کا ذکر کیا اور کھمس کے طریق سے بحوالہ یسار بن منظور، ابوبھیسہ سے نقل کیا کہ ”انہوں نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کی قمیص میں ہاتھ ڈالا اور مہر نبوت کو چھوا“۔ انہوں نے اسی طرح نقل کیا، یہی روایت ابوداؤد اور نسائی میں اسی سند سے مروی ہے لیکن انہوں نے کہا: بھیسہ (خاتون) سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے کہ انہوں نے اجازت طلب کی۔ ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: یسار سے بحوالہ ان کے والد وہ بھیسہ سے فرماتی ہیں: میرے والد نے نبی ﷺ سے آپ کی قمیص میں ہاتھ ڈالنے کی اجازت چاہی۔ (الحديث) ابن عبدالبر نے ذکر کیا ہے کہ بھیسہ کے والد کا نام عمیر ہے جو عین میں گزر چکا ہے۔

۹۶۲۶ ابوبھیہؓ البکری نام عبداللہ بن حرب، تذکرہ ہو چکا ہے۔

قسم ثانی از حرف باء

کسی شخصیت کا اس میں ذکر نہیں۔

قسم ثالث از حرف باء

۹۶۲۷ ابوبخريہ التراغمی

کنیت سے مشہور ہیں۔ نام عبداللہ بن قیس، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔ جس بات سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ انہوں نے دور جاہلیت پایا ہے وہ روایت ہے جسے ابن المبارک نے کتاب الجہاد میں ابوبکر بن عبداللہ بن حویطب کے طریق سے بحوالہ ابوبخريہ نقل کیا ہے کہ فرمایا: میں اس لشکر یا سریے میں تھا جو سب سے پہلے سرزمین روم میں داخل ہوا۔ اور تمہارا چچا زاد عبداللہ بن سعدی ہم پر غالب رہا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں کہا: ”ہمارے قدم ہمارے جوتے ہیں“۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہجرت کے تیرھویں سال کا واقعہ ہے۔

۹۶۲۸ ابوبسرہ الجہنی

فرماتے ہیں: میں جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، آپ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پی کر نشے میں ہو گیا تھا، آپ نے اس پر حد خمر جاری کی۔ ابن عساکر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اسد الغابہ (۵۷۳۲) تجرید (۱۵۲/۲)

ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب ما لا يجوز منعه (حدیث: ۱۶۶۹) کتاب الجارۃ باب فضل الماء واثمان الکلاب (حدیث: ۳۴۷۶)

مسند احمد (۴۸۰/۳) السنن الکبریٰ (حدیث: ۱۵۰/۶) المعجم الکبیر (۱۷۸۹/۲۲)

اسد الغابہ (۵۷۴۰)

## ۹۶۲۹ ابوبصیرہ الیشکری

دورِ نبوت پایا ہے۔ ابوالفرج اصہبانی: مسیلمہ کذاب کے پاس ابوبصیرہ لائے گئے، اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو یہ تابینے ہو گئے۔ ابوبصیرہ مذکور خالد قشیری کی عراق پر حکومت کے دور تک زندہ رہے۔

## ۹۶۳۰ ابوبکر العنسی

فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صدقہ کے باغ میں داخل ہوا۔

## قسم چہارم از حرف باء

## ۹۶۳۱ ابوجیلہ

ابوالبحیر اور ابونحسین۔ قسم اوّل میں سب کا ذکر ہو چکا ہے۔ ویسے ان کا ذکر مبہمات میں ہونا چاہیے۔

## ۹۶۳۲ ابوالبداح بن عاصم

بن عدی ابن الجعد بن عجلان البلوی، انصار کے حلیف۔ ابو عمر: ان کے متعلق اختلاف ہے۔ بقول بعض: ان کے والد صحابی ہیں اور یہ تابعی ہیں۔ کسی نے کہا: یہ صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں جو سبیعہ سلمیٰ کو بیوہ چھوڑ مرے تھے، جنہیں ابوسناہل بن بعلک نے پیامِ نکاح بھیجا تھا، ابن جریج وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہی صحیح ہے کہ وہ صحابی نہیں اکثر لوگوں نے انہیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

اس بات پر چند اعتراضات ہیں۔ اوّل: امام مالک نے مؤطا میں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بحوالہ ان کے والد انہوں نے ابوالبداح سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابوالبداح کا زمانہ نبی ﷺ سے بعد کا ہے۔ اس لیے کہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے زمانہ نبوی نہیں پایا ہے۔ ابوالبداح سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور ان کے بیٹے عبد الملک وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔ ایک جماعت نے ان کی تاریخ وفات ۱۱۷ھ لکھی ہے۔ واقدی فرماتے ہیں: ۱۱۰ھ میں چوراسی (۸۳) سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ اس بنا پر ان کی ولادت چھبیس (۲۶ھ)، نبی ﷺ سے پندرہ (۱۵) سال بعد بنتی ہے۔ اس تمام بحث سے ان کے صحابی ہونے کی نفی ہوتی ہے۔ اور ابن مندہ کے اس قول کی بھی تردید ہو جاتی ہے کہ ”انہوں نے دورِ نبوی پایا ہے۔“

انہی ابن عاصم نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کی ان سے مروی حدیث سنن میں ہے، ان سے ان کا بیٹا عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد بحوالہ واقدی لکھتے ہیں: ابوالبداح لقب اور کنیت ابو عمرو ہے۔ ثقہ ہیں۔ بہت کم حدیث بیان کرتے۔ ابن فتحون فرماتے ہیں: ابو عمر کا یہ کہنا ہے کہ ”وہ سبیعہ کو بیوہ چھوڑ مرے تھے“ وہم ہے۔ ابوالبداح تو جمل بنت یسار جو

معقل بن یسار کی بہن تھیں ان کے شوہر تھے۔

میں کہتا ہوں: سابقہ قصہ کو ابوالہداح کا قصہ بنا کر قسم اول میں ذکر کرنا، جو یقیناً وہ نہیں، یوں انہیں بھی التباس ہوا جیسا دیگر لوگوں کو وہم ہوا ہے۔ جس نے یہ ذکر کیا کہ وہ صحابی ہیں اسے یوں منطبق کیا جاسکتا ہے کہ جن کے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کے خاوند تھے، شاید ان کے متعلق یہ کہا گیا ہو کہ وہ در نبوی ﷺ میں فوت ہوئے اور اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑ مرے تھے۔ لیکن سبیحہ کے خاوند کا نام سعد بن خولہ مشہور ہے، جو اپنی بیوی کے حمل کے وقت فوت ہوئے تھے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

### ۹۶۳۳ ابو بردہ انصاری

نبی ﷺ سے تعزیر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ ان سے جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ نسائی نے ان کی حدیث درج کی ہے۔ ابو عمر نے ان میں اور ابو بردہ بن نيار جو براء بن عازب کے ماموں میں فرق کرتے ہیں انہیں براء رضی اللہ عنہ کا ماموں لکھا ہے۔۔۔۔۔

ابن ابی خيثمه اس شخصیت کے متعلق لکھتے ہیں: جن سے جابر روایت کرتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں وہ ظفري ہیں یا کوئی اور؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایت میں ابو بردہ ظفري لکھا ہے۔ ابو عمر فرماتے ہیں: یہ ان کے علاوہ ہیں جن سے جابر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابو بردہ بن نيار ہیں۔

### ۹۶۳۴ ابو بردہ (دوسرے ہیں)

جس نے مسند طيالى جمع کی ہے اس نے ان میں اور ابو بردہ بن نيار میں فرق کیا ہے۔ ابوداؤد طيالى فرماتے ہیں: سلام بن سليم جو احوص ہیں، انہوں نے ہمیں بحوالہ سماک بن حرب، قاسم بن عبد الرحمن سے بحوالہ اپنے والد وہ ابو بردہ سے (ابوموسیٰ کے بیٹے نہیں) روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”برتنوں میں مشروبات پیتے رہو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو“۔ اسے نسائی نے ہناد بن سری سے بحوالہ ابوالاحوص نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی روایت میں فرماتے ہیں: ابو بردہ بن نيار سے روایت ہے اس کے بعد نسائی فرماتے ہیں: اس میں ابوالاحوص سے غلطی ہوئی۔ سماک کے شاگردوں میں سے ہمارے علم کے مطابق کسی نے ان کی متابعت نہیں کی۔

اسی روایت کو دارقطنی نے یحییٰ بن یحییٰ کی روایت سے بحوالہ محمد بن جابر سماک سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قاسم سے وہ ابو بردہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ الدارقطنی فرماتے ہیں: اس حدیث کے متن اور سند میں ابوالاحوص سے وہم ہوا ہے، درست روایت یہی محمد بن جابر والی ہے۔

اسد الغابہ (۵۷۱۳) استیعاب (۲۹۰۹) تجرید (۱۵۱/۲) مسند احمد (۴۴۶/۳)

اسد الغابہ (۵۷۲۵) مسند ابی داؤد طيالى (۱۳۶۹)

نسائی کتاب الاشربة باب ذکر الاخبار التي اعتقل بها (۵۶۸۸)



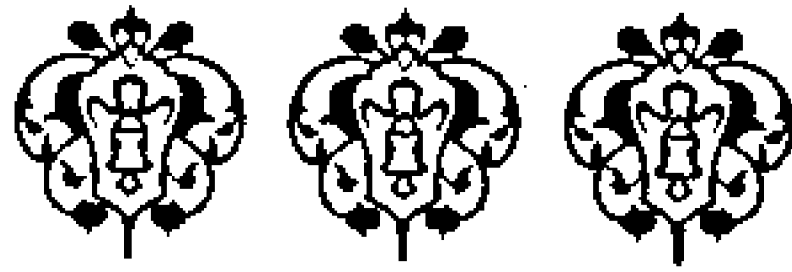
میں کہتا ہوں: اس بنا پر تو ابوالاحوص سے لفظی غلطی ہوئی ہے۔

### ۹۶۳۵ ابو بکر بن حفص

ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم اصہبانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا اور حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ علی شاید وہ ابن زید بن جدعان ہیں، ابوالعالیہ سے بحوالہ علی شاید وہ ابن زید بن جدعان ہیں، ابوالعالیہ سے بحوالہ ابو بکر بن حفص ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ کی عیادت کرنے گئے..... (الحديث) جو شہداء کے ذکر میں ہے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: اس روایت کو شعبہ نے ابو بکر بن حفص سے انہوں نے ابو مصحح سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: مذکورہ شخصیت ابو بکر بن حفص، ابن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔ مختار ثقفی نے حفص اور ان کے والد کو شہید کیا تھا۔ ابو بکر بن حفص متوسط درجہ کے تابعی ہیں۔

### ۹۶۳۶ ابوبلال بن سعد

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا اور اسے طبرانی کی طرف منسوب کیا، یہ ان کی کنیت نہیں اس سے مراد بلال بن سعد کے والد ہیں۔ عنوان سعد کا قائم ہے جو بلال کے والد ہیں اور سعد وہی ابن تمیم سکونی ہیں جیسا کہ پہلے اسماء میں گزر چکا ہے۔ بلال مشہور تابعی ہیں۔ واللہ اعلم



## حرف التاء

### قسم اول از حرف تاء

۹۶۳۷ ابو تجرأة (تازیروالی جیم ساکن)

شیبہ بن عثمان الجحی کے حلف کی وجہ سے مولیٰ، ان کی بیٹی بڑہ صحابیہ ہیں۔ نیز ان کی بیٹی حبیبہ صحابیہ ہیں۔ زبیر کے ذکر کردہ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے عبدالرحمن بن عبدالعزیز کے طریق سے نقل کیا ہے کہ شیبہ بن عثمان امیر معاویہ کی طرف اپنے حلیف ابو تجرأة کے ساتھ سعد بن طلحہ بن ابی طلحہ کی امارت کے سلسلہ میں گئے۔ شیبہ نے یہ اشعار کہے:

”مکہ میں ابو تجرأة کو اپنے گھرانے کی صحت سے راحت ملتی ہے اور سفر کے دوران وہ سائے کا دلدادہ ہے۔ پراگندہ ہو کر اور دھوپ سے اعراض کر کے نقاب ظاہر کرتا ہے۔“

نیز شیبہ کہتے ہیں: ایک دفعہ دوپہر میں نے بھی ایسا ہی کپڑا کیا، مجھے سعد کے بارے نرم بچھونوں کا خوف تھا۔ میں کہتا ہوں: ابو تجرأة خلافت امیر معاویہ تک زندہ رہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے کہ مکہ میں جو بھی موجود تھا وہ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھا۔ اور یہ بھی مکی تھے، عمر بن شبہ نے حلفاء بنی نوفل میں ان کا ذکر کر کے کہا: وہ ابو فکیہ بن یسار کے بھائی ہیں۔

۹۶۳۸ ابوتجی

انصار کے شیخ۔ ان کا ذکر ایک صحیح حدیث میں آتا ہے جسے ابویعلیٰ ابن خزیمہ وغیرہ اسود بن قیس کے طریق سے بحوالہ ثعلبہ بن عباد، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ایک دفعہ نبی ﷺ کے دور میں میں اور انصار کا ایک لڑکا نشانہ بازی کر رہے تھے۔ اسی دوران سورج طلوع ہو گیا جو دیکھنے والے کو افق سے ایک یا دو نیزے کے فاصلے پر لگتا تھا۔ پھر سیاہ ہو گیا اور ایسی حالت ہو گئی جیسے وہ اسے سلا رہا ہے۔۔۔۔ (حدیث) اسی میں نبی ﷺ کا سورج گرہن کے موقع کا خطبہ ہے، اسی میں دجال کا ذکر ہے کہ اس کی بائیں آنکھ ایسی ہاتھ پھری ہوگی جیسی ابوتجی کی آنکھ ہے۔ ایک بوڑھے شخص جو آپ کے اور حجرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان تھے۔ یہ حدیث سنن اربعہ میں مختصر ہے۔

اسد الغابہ (۵۷۳۴) تجرید (۱۵۲/۲)

مسند احمد (۱۶/۵) الدر المنثور (۳۵۵/۵)

## ۹۶۳۹ ابوتمیمہ \*

ان کی حدیث ان کا پوتا عمرو بن تمیم بن ابی تمیم بحوالہ اپنے والد اپنے دادا نبی ﷺ سے روایت کرتا ہے: ”اپنے سامنے مرنے والا شکار کھا لو اور جو آنکھوں سے اوجھل مرے اسے چھوڑ دو“ \*

## ۹۶۴۰ ابوتمیمہ (بے نسبت) \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سماع کیا ہے اور آپ سے روایت کی ہے، ان سے حسن، ابوسلیل روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے اسحاق بن کحج کے طریق سے بحوالہ عطاء خراسانی، حسن سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابوتمیمہ سے سنا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دور نبوی پایا تھا۔ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے انصاف کی قسموں کے متعلق پوچھا، آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، علم والے کو سلام کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔۔۔۔۔ (حدیث) \* اور اسحاق کمزور ترین راوی ہے۔ ابونعیم نے یہ روایت ابواسحاق کی روایت سے بحوالہ ابوتمیمہ ان کے حالات میں نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا کسی اور نے کہا: کب تک آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس اللہ کی طرف بلاتا رہوں گا، جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسے پکارتے ہو وہ تمہاری تکلیف دور کر دیتا ہے۔“ \* یہ حدیث ابوتمیمہ بھیجی کی مشہور ہے جن کا ذکر چوتھی قسم میں آئے گا۔

ابن عبدالبر \* لکھتے ہیں: ابوتمیمہ کا ذکر عقیلی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے، اور ابو عبید اللہ کے طریق سے ان کی ایک روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”میری امت اس وقت تک فطرت پر قائم رہے گی، جب تک امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو ٹیکس اور خلافت کو بادشاہت نہیں سمجھے گی۔“ (حدیث) فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

## قسم ثانی از حرف تاء

## ۹۶۴۱ ابوتمیم جیشانی \*

نام عبد اللہ بن مالک ہے پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ابو بشر دولابی نے باب الصحابہ میں اور کتاب الکفی میں جنہوں نے دور نبوی پایا ان میں ذکر کیا ہے۔

## قسم چہارم از حرف تاء

## ۹۶۴۲ ابوتمام ثقفی \* ابوموسیٰ نے غلطی سے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ ابو عامر ثقفی ہیں جیسا کہ حرف عین میں آئے گا۔

## ۹۶۴۳ ابوتمیمہ الہجیمی مشہور تابعی ہیں۔ ان کا نام طریف بن مجالد ہے، قسم اول میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

\* تجرید (۱۵۳/۲) \* مجمع الزوائد (۶۸/۵) المعجم الكبير (۲۷/۱۲) \* استیعاب (۲۹۲۱)

\* حلیۃ الاولیاء (۲۰۷/۵) \* مسند احمد (۶۴/۵) \* استیعاب (۲۹۲۱)

\* اسد الغابہ (۵۷۳۶) تجرید (۱۵۳/۲) \* اسد الغابہ (۵۷۳۵) تجرید اسماء الصحابة (۱۵۲/۲)

## حرف الثاء

### قسم اول از حرف ثاء

۹۶۴۴ ابو ثابت سعد بن عبادہ انصاری خزرج، خزرج کے سردار، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۴۵ ابو ثابت سہل بن حنیف انصاری، تذکرہ ہو گیا ہے۔

۹۶۴۶ ابو ثابت اسید بن طہیر انصاری، ذکر ہو چکا ہے۔

۹۶۴۷ ابو ثابت بن عبد \*

بن عمرو بن قنظی بن عمرو بن یزید بن جشم انصاری حارثی، ابو عمر فرماتے ہیں: اُحد میں شریک ہوئے۔ بقول بعض عدی بن ثابت کے دادا ہیں جو بے اصل بات ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کا قائل دولابی ہے۔ طبرانی کہتے ہیں: ابو ثابت انصاری، عدی بن ثابت کے دادا ہیں لیکن نہ ان کے والد کا اور نہ اوپر کے کسی شخص کا نام لیا۔

۹۶۴۸ ابو ثابت بن یعلی ثقفی

طبری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۹ ابو ثابت قرشی \* (وحی کے پڑوسی)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بزار وغیرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے جو عبد اللہ بن رجاء حمصی کے طریق سے بحوالہ شریح بن حکم، حکیم بن عمیر سے راشد حرانی سے مروی ہے، فرماتے ہیں: مجھے ابو ثابت قریش کے ایک بوڑھے شخص نے بیان کیا جنہیں وحی کا پڑوسی کہا جاتا تھا، کیونکہ ان کا گھر نبی ﷺ کے اس گھر کے پاس تھا جس میں وحی نازل ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو بلایا جیسا کہ خود آپ نے ہمیں بتایا ہے، وہ کہنے لگے: چلیں! نبی ﷺ نے فرمایا: اگر چاہیں تو میں آپ کے پاس آ جاؤں، اور اگر مرضی ہو تو آپ آ جائیں، جبرائیل نے کہا: میں آپ کے پاس آیا، تو ان کے لیے دیوار پھٹ گئی۔ پھر وہ اندر آئے۔ اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر چل پڑے اور ایسی سواری پر بیٹھا جو خچر کی طرح

تھی..... (الحديث) جو اسراء کے متعلق ہے کہ اس کی انتہاء بیت المقدس تک ہوئی۔ اور انبیاء وغیرہ کی ملاقات و دیدار کا ذکر۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد بزار لکھتے ہیں: ابن مندہ نے کہا: غریب روایت ہے جس میں عبد اللہ بن رجاء حمصی متفرد ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں: اسے ابو حاتم رازی نے بحوالہ اسحاق یعنی ابن زریق، انہوں نے عبد اللہ بن رجاء سے نقل کیا ہے۔

### ۹۶۵۰ ابو ثروان سعدی

باء میں ابو برقان گزر چکا ہے، یہ نام ایک ہی ہے جن میں سے ایک غلط لکھ دیا گیا۔

### ۹۶۵۱ ابو ثروان بن عبد العزی سعدی

نبی ﷺ کے رضاعی چچا۔ ابن سعد نے طبقات میں حلیمہ نبی ﷺ کی رضاعی ماں کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن عمر یعنی واقدی نے بحوالہ معمر، زہری سے وہ عبد اللہ بن جعفر سے وہ ابن ابی سبرہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہوازن کا وفد نبی ﷺ کے پاس جرانہ میں غنیمت تقسیم ہونے کے بعد آیا۔ اس میں نبی ﷺ کے رضاعی چچا ابو ثروان بھی تھے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ان باڑوں میں وہ خواتین ہیں جو آپ کی پھوپھیوں، خالائوں اور بہنوں کی جگہ رکھتی ہیں۔ ہم نے آپ کو اپنے ہاں (دودھ پیتے دیکھا) گود کھلایا، آپ سے بڑھ کر کوئی دودھ پیتا بچہ بہتر نہ تھا۔ پھر ہم نے آپ کی جوانی دیکھی آپ سے بہتر کوئی جوان نہ تھا پھر بھلائی کی تمام خصلتیں آپ میں پایہ تکمیل تک پہنچ گئیں۔ اس کے باوجود ہم آپ رشتہ دار و قرابت دار ٹھہرے۔ سو آپ ہم پر احسان فرمائیے، اللہ تعالیٰ آپ پر کرم کرے گا۔ ان کے پاس وفد ہوازن اپنا اسلام پیش کر چکا تھا، قوم کا سردار اور مشکلم ابو ضرر دزہیر بن صرد تھا پھر اس کا قصہ ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: چچا کا ذکر حرف باء میں گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے مستغفری کی پیروی کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ابو برقان تھے۔ جو واقدی نے ذکر کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے (جو ثناء اور راء سے ہے)۔ دوسری جگہ بھی ان کا ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی رضاعی بہن سے ان کے باقیماندہ لوگوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اپنے چچا، بہن اور بھائی کے زندہ ہونے کی اطلاع دی۔ اور یہ گزر چکا ہے کہ ان کا بھائی عبد اللہ بن حارث تھا اور بہن کا نام انیسہ تھا، جس کا تذکرہ کتاب النساء میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

### ۹۶۵۲ ابو ثروان راعی تمیمی

دولابی نے کنتوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور احمد بن داؤد کی سے بحوالہ ابراہیم بن زکریا، عبد الملک بن ہارون بن عسٹرہ سے نقل کیا، فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں نے ابو ثروان کو فرماتے سنا: میں بنی عمرو بن تمیم کے اونٹ چراتا تھا نبی ﷺ قریش سے نکل کر میرے اونٹوں میں آگئے اور ان کے درمیان آ کر بیٹھ گئے جس سے اونٹ منتشر ہو گئے۔ میں نے کہا: کون ہیں آپ؟ میرے اونٹوں کو منتشر کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے چاہا تم سے اور تمہارے اونٹوں سے اپنی وحشت دور کروں۔

ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورة بنی اسرائیل (حدیث: ۳۱۳۲) المستدرک (۳۶۰/۲)

الصحيح لابن حبان كتاب الاسراء باب ذكر البيان بان جبرائيل شد البراق بالصخرة (۴۷) اسد الغابہ (۳۹۵/۴)

اسد الغابہ (۵۷۴۰) تجرید (۱۵۳/۲)



میں نے دوبارہ پوچھا: آپ ہیں کون؟ فرمایا: اگر تم مجھ سے نہ پوچھو تو تمہارا نقصان تو نہیں؟ میں نے کہا: میرے خیال میں آپ وہ نبی تو نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس کی دعوت دیتا ہوں کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و پکار کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے (بھیجے ہوئے) رسول ہیں۔ میں نے کہہ دیا آپ میرے اونٹوں سے نکل جائیں خدا ان اونٹوں میں برکت نہ دے جن میں آپ موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی بدبختی اور زندگی بڑھا دے۔ ہارون فرماتے ہیں: میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کے عالم میں موت کی تمنا کرتے دیکھا ہے، لوگ ان سے کہنے لگے: ابوثران! تم تو ہلاک ہی ہو گئے تمہیں نبی ﷺ نے بددعا دی ہے۔ وہ کہنے لگے: نہیں۔ جب اسلام ظاہر ہو گیا تو میں آپ کی خدمت میں آ کر مسلمان ہو گیا تھا، آپ نے میرے لیے مغفرت کی دعا بھی فرمائی تھی لیکن آپ کی پہلی بددعا اپنا کام کر گئی۔ \* محمد بن سلیمان ساعدی نے بحوالہ عبد الملک ان کی متابعت کی ہے۔ اور عبد الملک متروک راوی ہے۔

### ۹۶۵۳ ابوثریہ

بروزن عطیہ۔ \* بقول تصغیر ہے، سبرہ بن معبد الجھنی، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

### ۹۶۵۴ ابو ثعلبہ اشجعی \*

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، امام بخاری رحمہ اللہ سے ہی حاکم ابواحمد وغیرہ نے نقل کر کے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے روایت کرنے والے راوی کے متعلق کہتے ہیں: مجھے ان کے حالات معلوم نہیں۔ اور نہ میں ابو ثعلبہ کے متعلق جانتا ہوں۔ بغوی لکھتے ہیں: وہ مدینہ کے رہائشی تھے۔ امام احمد، بغوی اور ابن مندہ نے بطریق ابن جریج، بحوالہ ابن الزبیر، عمر بن نبھان سے انہوں نے ابو ثعلبہ اشجعی سے ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بچوں کا حالت اسلام میں انتقال ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ”جس کے بچے اسلام میں فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل و کرم کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔“ بغوی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملے تو بولے: تمہی وہ شخص ہو جسے نبی ﷺ نے بچوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے؟ میں نے کہا: جی۔ فرمایا: اگر انہوں نے مجھ سے کہا ہوتا تو یہ بات مجھے فلاں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابن جریج سے مشہور ہے۔ ابو حاتم فرماتے ہیں: نہ مجھے ان دونوں کا پتہ ہے اور نہ ان کی بات کا۔ دارقطنی نے ذکر کیا ہے: بعض نے اسے ابن جریج سے نقل کیا ہے تو خشنی کہا اور بعض نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تو ابو ثعلبہ نہیں کہا جبکہ درست پہلی روایت ہے۔

میں کہتا ہوں: پہلی روایت خطیب کی کتاب ”المتفق“ میں بروایت انصاری، ابن جریج لکھی ہے اور دوسری امام احمد رحمہ اللہ کی مسند میں، حماد بن مسعدہ سے بحوالہ ابن جریج ہے، لیکن ابن مندہ نے اسے عبد الرحمن بن یحییٰ سے بحوالہ ابن مسعود رازی، حماد بن

\* الکنى والاسماء (۲۰/۱) جامع المسانيد (۴۴۲/۱۳) اسد الغابہ (۳۹۶/۴)

\* تجريد (۱۵۳/۲) اسد الغابہ (۵۷۴۱) تجريد (۱۵۳/۲) \* التاريخ الكبير (۱۸/۸)

\* الاحاد والمثاني (۲۷/۳)

مسعدہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو ثعلبہ سے مروی ہے: بغوی نے اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کی وجہ بتائی ہے۔

### ۹۶۵۵ ابو ثعلبہ ثقفی

کردم بن سفیان کے چچا زاد، کردم بن سفیان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث کا ایک اور طریق ہے جسے دارقطنی نے خالد بن معدان بحوالہ ابو ثعلبہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے میرے چچا نے فرمایا: میرا ایک کام کردو میں تمہیں اپنی بیٹی کا رشتہ دے دوں گا۔ میں نے کہا: میں نے اگر اس سے شادی کی تو اسے تین طلاق، اسی میں ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلاق نکاح کے بعد ہی واقع ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں: پھر میری اس سے شادی ہو گئی جس سے سعد اور سعید پیدا ہوئے۔ اس کی سند میں علی بن قرین جو بے حد کمزور راوی ہے۔ نیز قصہ کے اسلوب بیان میں فرق ہے۔

### ۹۶۵۶ ابو ثعلبہ حنفی

قاسم بن ثابت نے ”دلائل“ میں ولید بن مسلم کے طریق سے بحوالہ سعید بن عبدالعزیز ان کا ذکر کیا ہے کہ ابو ثعلبہ حنفی فرمایا کرتے تھے: مجھے امید ہے کہ میں اس طرح سے روح کے پھندے سے نہیں مروں گا جیسے تم لوگ غرغری کی حالت میں مرتے ہو اسی دوران انہوں نے اپنے اس بھائی سے کہا جو نبی ﷺ کے زمانہ میں فوت ہو گئے تھے: عبدالرحمن! یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، پھر اپنے گھر نماز کی جگہ میں آ کر سجدے میں گر گئے اور اسی حالت میں ان کی روح قبض ہو گئی۔ اس روایت کو ابو نعیم نے حلیہ میں نقل کیا ہے جو ابو ثعلبہ حسنی کے سوانح میں مذکور ہے شاید کسی ایک جگہ غلطی ہوئی ہے۔

### ۹۶۵۷ ابو ثعلبہ حسنی

مشہور صحابی ہیں جو اپنی کنیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے اصل میں بہت زیادہ اختلاف ہے اتفاق دیکھیں یہی اختلاف ان کے والد کے نام میں بھی ہے کسی نے جرہم کہا جسے امام احمد، مسلم، ابن زنجویہ، ہارون جمال اور ابن سعد نے اپنے ساتھیوں سے نقل کیا ہے اور کسی نے جرثم تو کسی نے جرھوم، تو کسی نے جرثوم، اور بعض نے جرثونہ کہا۔ کسی نے عمر کسی نے سق، کسی نے لاسق، کسی نے لاسر، کسی نے لاس کسی نے لاشوم کسی نے الاشق، کسی نے الاشر کسی نے اشبع بروزن احین، کسی نے ناشر کسی نے ناشب تو کسی نے غرقوق کہا ہے۔ یہ تو ان کے نام میں اختلاف تھا۔ ان کے والد کے نام کے متعلق یہ اقوال ہیں: عمرو، قیس، ناسم، لاشم، لاسر، ناشب، ناشر، جرهم، جرھوم، حمیر، جرثوم، جلهم، عبدالکریم ایسا ہی ابن اسعد کی کتاب میں ہے۔ واللہ اعلم ان کے دادا کا کیا نام تھا مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ یہ بنی حشین کی طرف منسوب ہیں۔ نام وائل بن نمر بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن حاف بن قضاہ ہے۔

ابن کلبی فرماتے ہیں: ان کا تعلق لیوان بن مر بن حشین کی اولاد سے ہے۔ نبی ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ایک حدیث صحیحین میں ربیعہ بن یزید کے طریق سے مروی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسی سرزمین میں رہتے ہیں جہاں اہل کتاب ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں اور شکار کی زمین سے اپنی کمان اور اپنے سدھائے اور بے سدھائے

اسد الغابہ (۵۷۴۳) استیعاب (۲۹۲۶) تجرید (۱۵۳/۲) سنن دارقطنی (۱۷/۴)

اسد الغابہ (۵۷۴۴) استیعاب (۲۹۲۷) تجرید (۱۵۳/۲)

کتے سے شکار کرتا ہوں تو آپ مجھے بتائیں ان میں سے میرے لئے کیا حلال ہے؟..... حدیث

ابو ثعلبہ شام میں رہائش پذیر رہے بقول بعض حص رہے۔ ان سے روایت کرنے والے مندرجہ ذیل افراد ہیں: ابو ادریس خولانی، ابوامیہ شعبانی ابواسماء رجبی، سعید بن المسیب، جبیر بن نفیر، ابو قلابہ، مکحول بعض دوسرے حضرات جنہوں نے ان کا دور نہیں پایا ہے۔ ابن برقی، ابن کلبی کے اتباع میں فرماتے ہیں: درخت تلے بیعت کرنے والوں میں شامل تھے اور خیبر میں ان کا حصہ مقرر ہوا۔ آپ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف داعی بنا کر بھیجا وہ سب مسلمان ہو گئے۔

ابن سعد نے اپنی سند سے بحوالہ کحکن بن وہب نقل کیا ہے فرماتے ہیں: ابو ثعلبہ اس وقت نبی ﷺ کے پاس آئے جب آپ خیبر کے لیے تیاری فرما رہے تھے وہیں اسلام لائے اور آپ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک ہوئے۔ بعد میں ان کی قوم کے سات افراد آئے اور مسلمان ہو کر ان کے پاس ٹھہرے۔ ابوالکحکن بن سمیع فرماتے ہیں: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے اور نبی ﷺ کے بعد بھی زندہ رہے۔ جنگ صفین میں کسی گروہ کے ساتھ نہیں لڑے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں فوت ہوئے۔ لیکن مشہور اس کے برخلاف ہے۔ ابو علی خولانی کہتے ہیں وہ داریا میں فروکش ہوئے۔ ابن عساکر نے ان کے حالات میں لکھا ہے جو فحوظ بن علقمہ کے طریق سے بحوالہ ابن عائد مروی ہے فرماتے ہیں: ناشرہ بن مکی نے کہا: ہم نے ابو ثعلبہ سے بڑھ کر سچا آدمی نہیں دیکھا۔ وادی کے صحنوں کے متعلق ہم نے ان کی بات کو سنا پایا، علی فرماتے ہیں: وہ ہر رات آسمان کی طرف آ کر دیکھتے کہ کیسا ہے پھر آ کر سجدہ کرتے۔ ابو زاہریہ سے مروی ہے کہ ابو ثعلبہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جیسے تم لوگوں کا گلاموت کے وقت گھٹ جاتا ہے میری موت اس طرح نہیں ہوگی۔ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رات میں نماز پڑھ رہے تھے تو سجدہ کی حالت میں ان کی روح پرواز کر گئی۔ ان کی بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ اس کا والد فوت ہو گیا ہے چونکہ کراٹھی آواز دی کوئی جواب نہ ملا دوبارہ آواز دی کسی نے کہا جائے نماز پر نہیں وہاں آ کر انہیں کہا: ابا جان! انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ حرکت دی تو وہ گر پڑے۔ ابو عبیدہ، ابن سعد خلیفہ بن خیاط، ہارون حمال اور ابو حسان زیادہ کا قول ہے کہ وہ منجھڑے (۷۵)ھ میں فوت ہوئے تھے۔

### ۹۶۵۸ ابو ثمامہ کنانی

جالبیت کی رسم نسبی کرنے والے آخری شخص ان کا نام جنادہ تھا بقول بعض ایہ رسم میں ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۶۵۹ ابو ثور فہمی

ابو زرہ رازی فرماتے ہیں: صحابی ہیں، لیکن مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔ بغوی لکھتے ہیں: مصر میں رہے ہیں، ابو احمد حاکم فرماتے ہیں نہ مجھے ان کے نام کا علم ہے اور نہ سلسلہ نسب سے واقف ہوں۔  
میں کہتا ہوں: امام احمد، بغوی اور ابن السکن وغیرہ نے ان کی حدیث ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ یزید بن عمرو

سنن دارقطنی (۴۸۳) المعجم الكبير (۵۸۹/۲۲) مجمع الزوائد (۱۷۱/۱) جامع المسانید والسنن (۴۵۴/۱۳)

جامع المسانید (۴۴۳/۱۳) اسد الغابۃ (۵۷۴۵) استیعاب، تجرید (۱۵۴/۲) مستد احمد (۳۰۵/۴)

ان سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ معاف کا ایک کپڑا آپ کے پاس لایا گیا ابوسفیان کہنے لگے اللہ تعالیٰ اس کپڑے پر اور اس کے بنانے والے پر لعنت کرے آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ میرے اور میں ان کا ہوں“ ابو ثور کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت حاصل ہے جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔

۹۶۶۰ ابو ثور محمد بن معدی کرب زبیدی ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

قسم ثانی از حرف ثاء

قسم ثانی خالی ہے

قسم ثالث از حرف ثاء

۹۶۶۱ ابو ثعلبہ قرظی

دور نبوی ﷺ پایا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے ان سے زہری روایت کرتے ہیں۔ ابواحمد کنیتوں میں عبدالرحمن بن یحییٰ عدوی کے طریق سے بحوالہ یونس دیلی وہ زہری سے وہ ابو ثعلبہ قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو سابقہ (صغیرہ) گناہ دھل جاتے ہیں۔ حدیث۔ ابواحمد فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہے اور ابو ثعلبہ کا اس میں تذکرہ محفوظ نہیں اور عبدالرحمن بن یحییٰ غیر معتمد راوی ہے۔ مشہور ثعلبہ بن ابی مالک قرظی ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ احتمال بعید نہیں کہ وہ دوسرے صاحب ہوں۔

قسم رابع از حرف ثاء

۹۶۶۲ ابو ثعلبہ انصاری

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ محمد بن اسحاق، مالک بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادی مہزور میں یہ فیصلہ فرمایا کہ سیرابی کے لئے ٹخنوں تک پانی روکا جائے۔ (حدیث) \* یہ غلط نام ہے ناموں کو الٹ دیا گیا ہے۔ درست ثعلبہ بن ابی مالک ہے۔ جیسا کہ ناموں کی قسم رابع میں گزر چکا ہے۔ وہ قرظی ہیں اور انصار کے حلیف ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے نہیں سنا، ان کے درمیان جس صحابی کا واسطہ ہے ان کا نام نہیں لیا گیا ابوداؤد میں یہ روایت درست الفاظ میں لکھی ہے۔

\* اسد الغابۃ (۵۷۴۲) تجرید (۱۵۳/۲) \* مہزور ایک وادی ہے جس کے پانی پر باغوں والوں کا جھگڑا ہوا تھا۔

\* ابوداؤد کتاب الاقصیۃ باب من القضاء (۳۶۳۸)، ابن ماجہ کتاب الرہون باب الشرب من الاودیۃ (۲۴۸۱)

السنن الکبریٰ (۱۵۴/۶)، جامع المسانید (۴۶۵/۳)

## حرف جیم

## قسم اول از حرف جیم

۹۶۶۳ ابو جابر انصاری عبد اللہ بن عمرو بن حرام، اسماء میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۶۴ ابو جابر صدفی

طبرانی نے مبہم ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کنی میں اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے۔ انہی کے طریق سے، بحوالہ اعمش، قیس بن جابر صدفی سے وہ اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد خلفاء، خلفاء کے بعد امراء، امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہوں کے بعد ظالم حکمران ہوں گے۔ پھر میرے گھرانے کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ الحدیث۔ اعمش سے روایت کرنے والے شخص حسین بن علی کندی کو میں نہیں جانتا اور نہ مجھے قیس کے والد جابر کا حال معلوم ہے۔

۹۶۶۵ ابو جابر یمامی سیار بن طارق ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۶۶ ابو جابرہ انصاری

نبی ﷺ سے یہ ارشاد نقل کیا ہے ”قرآن سارا درست ہے“۔ ان کی حدیث حرب بن ثابت نے بحوالہ اسحاق بن جاریہ وہ اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ دارقطنی نے ”مؤتلف“ میں جاریہ بن اسحاق کی روایت بحوالہ اپنے والد اپنے دادا ابو الجاریہ نجاشی کی نماز جنازہ کے بارے میں نقل کی ہے۔ ابن ماکولانے ان کی پیروی کی ہے۔

۹۶۶۷ ابوجبیر نفیر بن مالک کندی

بقول بعض حضری، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۶۶۸ ابوجبیرہ (شروع حرف پر زبر ہے)

ابن ضحاک بن خلیفہ انصاری اشہلی، ان کا نام مشہور نہیں۔ ابواحمد حاکم اور ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ ثابت بن ضحاک کے

اسد الغابۃ (۵۷۴۶) تجرید (۱۵۴/۲) مجمع الزوائد (۱۹۰/۵) المعجم الكبير (۹۳۷/۲۲) اسد الغابۃ (۳۳۸/۴)

اسد الغابۃ (۵۷۴۷) تجرید (۱۵۴/۲) التاريخ الكبير (۲۸۲/۱) کنز العمال (۲۴۶۵) اسد الغابۃ (۳۹۸/۴)

اسد الغابۃ (۵۷۴۸) تجرید (۱۵۴/۲)



بھائی ہیں۔ ابواحمد اور انہی کی پیروی میں ابن عبدالبر کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور بعض کا قول ہے: کہ یہ صحابی نہیں، نبی ﷺ سے کئی ایک احادیث نقل کی ہیں ان سے ان کا بیٹا محمود، قیس بن ابی حازم، شبیل بن عوف اور عامر شعبی روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: میرے والد نے کہا: مجھے ان کے صحابی ہونے کا علم نہیں۔

میں کہتا ہوں: امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں ان کی حدیث نقل کی جسے اصحاب السنن نے بھی درج کیا ہے حاکم نے اسے صحیح اور ترمذی \* نے حسن کہا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”ہمارے بارے یہ آیت ”ایک دوسرے کو برے لقب مت دو“ \* نازل ہوئی۔

### ۹۶۶۹ ابو جبیرہ بن حصین \*

بن نعمان بن سنان بن عبد بن کعب بن عبدالاشھل انصاری اشھلی، صحابہ میں ان کا ذکر آتا ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ میں کہتا ہوں: اسلم میں ان کا ذکر ہوا ہے یہی نام ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے بتایا ہے۔

### ۹۶۷۰ ابو جحش لیثی \*

کتاب العظمتہ میں ابوالشیخ نے ان کی حدیث اور حاکم نے مستدرک میں عبدالملک بن قدامہ کے طریق سے بحوالہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار وہ اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، نماز ہو رہی تھی اور تین شخص بیٹھے ہوئے تھے، ان میں ایک ابو جحش لیثی تھے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اٹھو اور نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھو! ان میں سے دو شخص تو اٹھ گئے البتہ ابو جحش کہنے لگے: میں تو اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک کوئی مجھ سے قوی آ کر مجھے پچھاڑ نہیں لیتا اور مٹی میں گرا کر میرا چہرہ زخمی نہیں کر لیتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ شوق بھی پورا کر دیا۔ پھر فرشتوں کی عبادت کے متعلق حدیث ذکر کی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”(ابو جحش!) تم بیٹھے رہو! اللہ تعالیٰ کو ابو جحش کی نماز کی ضرورت نہیں، آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے ایسے عاجز فرشتے ہیں جو قیامت تک سر نہیں اٹھائیں گے۔“ \* اسی حدیث میں ہے عمر رضی اللہ عنہ کی رضامندی رحمت ہے۔ اسے ابو نعیم نے اپنے طریق سے روایت کیا ہے۔ حاکم فرماتے ہیں: شرط بخاری کے مطابق ہے۔ جبکہ ذہبی نے اسے رد کر دیا کہ غریب اور منکر ہے، شرط بخاری مفقود ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند میں صرف عبدالملک بن قدامہ جمعی ہے جس کے متعلق اختلاف ہے، ابن معین اور عجلی نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابو حاتم اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معروف و منکر روایات نقل کرتا ہے۔

### ۹۶۷۱ ابو جحیفہ \*

وہب بن عبداللہ اسوائی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

\* ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورة الحجرات (۳۲۶۸) \* سورة الحجرات : ۱۱

\* اسد الغابۃ (۵۷۴۹) \* اسد الغابۃ (۵۷۵۱) تجرید (۱۵۴/۲) \* المستدرک (۸۸/۲) تفسیر ابن کثیر (۲۹۶/۸)

جمع الجوامع (۵۷۰) \* اسد الغابۃ (۵۷۵۹) استیعاب (۲۹۳۲)

۹۶۷۲ ابوالجراح اشجعی

انہیں الجراح بھی کہا جاتا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذیل میں لکھا ہے کہ خلیفہ بن خیاط نے انہیں کنیت کے ساتھ ہی لکھا ہے۔  
میں کہتا ہوں: ناموں میں گزر چکا ہے۔

۹۶۷۳ ابوجرول

زہیر بن صرد شمش، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۶۷۴ ابوجرول (دوسرے)

ہند بن الصامت، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۹۶۷۵ ابوجری (تصغیر)

جابر بن سلیم / یا سلیم بن جابر جیمی، تذکرہ ہو چکا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلے نام کو ترجیح دی ہے۔

۹۶۷۶ ابوالجعال جدامی

مغازی میں اموی نے بحوالہ ابن اسحاق ضمام کے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ان قیدیوں کا مطالبہ کرنے آئے جنہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے گرفتار کر لیا تھا اور اس کے متعلق اشعار بھی کہے۔

۹۶۷۷ ابوالجعد افلح

ابوالقیس کے بھائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی والد۔ پہلے تذکرہ ہوا ہے۔ کنیت ابوالجعد، ابن جریج اپنی روایت میں بحوالہ عطاء، عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں۔

۹۶۷۸ ابوالجعد ضمری

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں: مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔ ان کی صرف ایک روایت میرے علم میں ہے یعنی وہ روایت جسے اصحاب السنن اور بغوی نے نقل کیا ہے اور ابن خزیمہ وابن حبان وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ وہ از قبیل ترہیب ہے جس نے جمعہ کی نماز چھوڑی....“ (حدیث) اس کے کسی طریق میں لکھا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ جبکہ ان کے علاوہ کسی نے ان کا نام اذرع لیا ہے، کسی نے جنادہ، کسی نے عمرو بن بکر نقل کیا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبیدہ بن سفیان حضرمی روایت لیتے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر بقول ابن سعد اپنی قوم کے امیر تھے۔ ابن البرقی فرماتے ہیں کہ جنگ جمل

اسد الغابہ (۵۷۶۲) \* اسد الغابہ (۵۷۶۳) استیعاب (۲۹۳۳) \* التاريخ الكبير (۲۰۶/۲)

اسد الغابہ (۵۷۵۹) استیعاب (۲۹۳۴) تجرید (۱۵۵/۲) \* اسد الغابہ (۵۷۶۰) تجرید (۱۳۵/۲)

ترمذی کتاب الجمعة باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر (۴۹۸)

میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دیتے شہید ہوئے۔ بغوی فرماتے ہیں: مدینہ رہتے تھے، بنی ضمرہ میں ان کی ایک حویلی تھی۔ اس قول کو ابن سعد کی طرف منسوب کیا ہے، جس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ فتح مکہ کے لیے جمع ہو جائیں۔ اسے غزوہ تبوک کے موقع پر ان کی نفری جمع کرنے کے لیے انہیں ان کی قوم کی جانب بھیجا تھا۔ تو وہ ان کے ساتھ ساحل کی طرف نکلے اور ان کی معیت میں نبی ﷺ کے پاس آ گئے۔

### ۹۶۷۹ ابوالجعیجہ\*

غلام والے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو مقاتل حفص بن مسلم کے طریق سے بحوالہ عبد اللہ بن عوف، حسن سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص غلام بیچتا تھا جس کا نام ابوالجعیجہ تھا، فرماتے ہیں: پھر حدیث ذکر کی۔\*

### ۹۶۸۰ ابو جمعہ انصاری\*

کنانی، قاری۔ کنیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ نام میں اختلاف ہے۔ جندب بن سبع، ابن سباع، ابن وہب، جنید اور حبیب یہ آخری رائج ہے۔ محمد بن ربیع الجیزی نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے جو فتح مصر میں شریک تھے۔ ابن سعد کا قول ہے: شام میں رہتے تھے پھر مصر منتقل ہو گئے۔ طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیبیہ کے دنوں میں مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ حجر ابو خلف کے طریق سے عبد اللہ بن عوف سے بحوالہ ابو جمعہ جنید بن سبع انصاری سے مروی ایک روایت نقل کی ہے، فرمایا: ”دن چڑھے تک تو میں کافروں کی طرف سے نبی ﷺ کے خلاف لڑتا رہا ہوں اور دن ڈھلے مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی معیت میں کفار کے مقابلہ میں لڑتا رہا۔“ ہم تین مرد اور نو عورتیں تھیں۔ ہمارے بارے ہی یہ آیت ”اگر مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں“ نازل ہوئی۔

میں کہتا ہوں: انہیں انصاری لکھنا صحیح نہیں تھا، اس واسطے کہ اس وقت کوئی ایسا نہ بچا تھا جو ان میں سے قریش کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑتا۔ طبرانی ہی کی ایک روایت ہے ”صاع بن جبیر بحوالہ ابو جمعہ کنانی“ یہ زیادہ بہتر ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ معاہدہ کی وجہ سے انصاری ہوں۔ اربعین نسفی میں ہم حدیث سلفی کا ایک حصہ جو متصل بالسماع ہے روایت کر چکے ہیں۔ معاویہ بن صالح کی روایت سے بحوالہ صالح بن جبیر مروی ہے، فرماتے ہیں کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ابو جمعہ انصاری ہمارے پاس بیت المقدس میں نماز پڑھنے تشریف لائے وہاں رجا بن حیوہ بھی ہمارے ساتھ موجود تھے۔ نماز وغیرہ سے فراغت کے بعد جب وہ نکلنے لگے تو ہم انہیں رخصت کرنے ان کے ساتھ چلے۔ ہم جب واپس چھوڑ کر مڑنے لگے تو انہوں نے فرمایا: تمہارے لیے ایک انعام اور حق ہے، وہ یہ کہ میں تمہیں نبی ﷺ کی ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے خود آپ ﷺ سے سنی ہے۔ ہم نے عرض کیا: ضرور سنائیے! فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جن میں معاذ دسویں آدمی تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی گروہ ہم سے بھی زیادہ اجر و ثواب والا ہے؟ ہم آپ پر ایمان لائے، آپ کا اتباع کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس فضیلت سے کون

\* اسد الغابہ (۵۷۶۲) تجرید (۱۵۵/۲) \* اسد الغابہ (۴۰۳/۴)

\* اسد الغابہ (۵۷۶۳) تجرید (۱۵۵/۲) \* سورة الفتح (۲۵)

روک سکتا ہے، اللہ کا رسول تمہارے درمیان ہے، تم میں آسمان سے وحی آتی ہے؟ (حدیث) اس حدیث کا، بطریق اسید بن عبدالرحمن بحوالہ صالح بن جبیر اس کی اسناد کے بغیر، ایک شاہد بھی ہے۔ جسے امام احمد اور دارمی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ان کی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب خلق افعال العباد میں درج کی ہے۔ اوزاعی سے اوپر اس کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر ان سے روایت کرتے ہیں جو اسید، خالد بن دریک، ابن محیرز کے سلسلہ سند سے ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابو جمعہ سے کہا، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ (حدیث) ابن شماس، اوزاعی، اسید، صالح بن محمد کے سلسلہ سند میں ہے: مجھ سے ابو جمعہ نے بیان کیا۔ ان سے ان کے مولیٰ روایت کرتے ہیں جن کا نام معلوم نہیں۔ صالح بن جبیر، عبداللہ محیرز، عبداللہ بن عوف رملی بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کا ذکر ستر (۷۰) سے اسی (۸۰) تک کی درمیانی عمر میں فوت ہونے والوں کی فضیلت میں کیا ہے۔ ابن حبان نے بہت انوکھا کام کیا کہ ان کے متعلق ثقات التابعین میں لکھتے ہیں: ابو جمعہ حبیب بن سباع صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت لیتے ہیں۔

#### ۹۶۸۱ ابو جمیلہ سلمیٰ

نام سنین۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تعلیق میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ فتح مکہ میں شریک تھے۔ پھر پھینکے ہوئے بچہ کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا جو واقعہ پیش آیا اسے ذکر کیا اور یہ کہ اس کی پہچان کرنے والا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ نیک شخص تھا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اسے موصولاً ذکر کیا ہے۔ ناموں میں حرف سین کے دوران ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ بقول بعض: یہ ضمری ہیں۔ ابن حبان نے ان کے والد کا نام واقعہ بتایا ہے۔ بقول بعض: ان کے والد کا نام فرقہ ہے ان کی ایک روایت حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی ہے۔ جبکہ ان سے زہری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دور نبوی پایا ہے۔ آپ ﷺ کی معیت میں حج کیا ہے اور فتح مکہ کے سال آپ کے لشکر کے ساتھ نکلے تھے۔ ابن سعد فرماتے ہیں: ان کی کئی ایک احادیث ہیں، انہیں تابعین کے پہلے طبقہ میں ذکر کیا ہے، ایسا ہی قول عجل کا ہے کہ وہ معتبر تابعی ہیں۔ ادھر بغوی نے ان میں اور سنین بن واقد میں فرق کیا جیسا کہ پہلے ناموں میں بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

#### ۹۶۸۲ ابو جندب عتقی

ابوسعید بن یونس فرماتے ہیں: فتح مصر میں شرکت کی، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ جبکہ ان کی کوئی حدیث مروی نہیں۔

#### ۹۶۸۳ ابو جندب فزاری

مطین اور باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے نصر بن منصور، بحوالہ سہل الفزاری، جندب الفزاری

✽ مسند ابی یعلیٰ (۱۵۵۹/۳) ✽ اسد الغابہ (۵۷۶۵) تجرید (۱۵۵/۲) ✽ اسد الغابہ (۴/۴۰۴)

✽ اسد الغابہ (۵۷۶۶) تجرید (۱۵۶/۲) ✽ اسد الغابہ (۵۷۶۷) تجرید (۱۵۶/۲)

سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملتے تو (ہر وقت) ان سے مصافحہ نہ کرتے تھے۔ \* باوردی نے اپنی بعض مغازی میں یہ اضافہ نقل کیا ہے ہمیں وہ لوگ ملے جن کی نماز رہ گئی تھی۔ ابن ابی حاتم بحوالہ والد فرماتے ہیں: اس کے راوی مجہول ہیں، ابوموسیٰ اور ابونعیم نے مطین کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۶۸۴ ابو جندل بن سہیل \*

بن عمرو قرشی عامری، ان کے والد کے سوانح میں ان کے احوال گزر چکے ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام عبداللہ ہے، اسلام پس پہل کرنے والے خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں۔ اور جن لوگوں کو اسلام لانے کے باعث اذیتیں \* برداشت کرنا پڑیں، ان میں شامل ہیں۔

صحیح بخاری \* میں حدیبیہ کے قصہ میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ معمر، زہری، عروہ، مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے مروی ہے پھر وہ قصہ ذکر کیا۔ فرمایا: حدیبیہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں کہ اتنے میں بیڑیوں میں جکڑے ابو جندل آ کر مسلمانوں سے کہنے لگے: ”میرنی حالت تم لوگ دیکھ رہے، اب بھی میں مشرکین کو دے دیا جاؤں حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔“ انہیں بہت ذیتیں دی گئیں، افسوس وہ عہد نامہ کی تکمیل سے پہلے پہنچے تھے مگر سرخروئی نہ ہو سکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس کی اجازت دے دو۔“ سہیل بولے: یہ پہلی شرط ہے جس پر میں آپ سے مطالبہ کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ابھی تک تحریر مکمل نہیں کی۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تحریر پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ پھر انہیں ان کے والد سہیل بن عمرو لے کر واپس چلے گئے۔ پھر ان کے اسلام لانے کا قصہ ذکر کیا اور ابوبصیر کے ساتھ ساحلی علاقے میں جا ملے تھے، قریش کا جو دستہ وہاں سے گزرتا اسے پکڑ لیتے یہاں تک کہ خود ہی قریش نے آپ ﷺ کی طرف پیام بھیجا کہ انہیں اپنے ساتھ ملا لیں (یہ راہ کے کانٹے بنے پڑے ہیں)۔

بغوی نے یہ روایت بطریق عبدالرزاق طویل نقل کی ہے اور ابن اسحاق \* نے بحوالہ زہری طوالت سے پیش کی ہے۔ صحیح بس سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی ان کا تذکرہ ثابت ہے کہ صفین کے روز انہوں نے کہا: لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو! ابو جندل کے روز مجھے یاد ہے اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ٹھکرا دوں تو اس کی تردید کر دیتا۔ یعنی ابو جندل کے بارے میں جو فیصلہ طے ہو گیا تھا۔ اہل مغازی نے شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مشرکین کی طرف سے آئے تو تھے لیکن مسلمانوں سے جا ملے۔ بعد میں مشرکین نے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کے مصائب و آلام سے دوچار ہوئے۔ جب فتح مکہ ہوئی تو انہوں نے ہی اپنے والد کے لیے امن مانگا تھا۔ اس بات کا تذکرہ واقدی نے حدیث سہیل سے کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہو گئے تو میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو محمد (ﷺ) سے امان طلبی کے لیے روانہ کر دیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے امان دینے والی حدیث ذکر کی۔ حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ یمامہ میں، بعمر اڑتیس (۳۸) سال شہید ہوئے۔ اسی قول

\* المعجم الكبير (۱۷۲۱/۲) مجمع الزوائد (۳۶/۸) جامع المسانيد (۵۰۴/۱۳)

\* اسد الغابہ (۵۷۶۸) تجرید (۱۵۶/۲) \* اسد الغابہ (۵۷۶۸)

\* کتاب المغازی (۴۱۸۰، ۴۱۸۱) \* السيرة النبوية (۲۴۸/۳) (۲۵۰/۳)



کو خلیفہ، ابن اسحاق اور ابو معشر وغیرہ نے اختیار کیا ہے۔

### ۹۶۸۵ ابو جنید (تصغیر ہے)

ابن جندع از بنی عمرو بن مازن، ابن مندہ نے ان کا ذکر کر کے بطریق بلوی، عمارہ بن زید سے بحوالہ عبد اللہ بن علاء، زہری سے ایک روایت نقل کی ہے کہ میں نے سعید بن حبان سے بحوالہ ابو عوفوانہ بارتی سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے ابو جنید بن جندع مازنی کو فرماتے سنا کہ میں حنین کے دن ہوازن کی صبح نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر حدیث \* ذکر کی۔ یاد رہے بلوی متروک راوی ہے۔

### ۹۶۸۶ ابو جنیدہ فہری

مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا، ان سے طبرانی نے ان سے ابو نعیم نے نقل کیا ہے اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کے طریق سے بحوالہ ابی جنیدہ فہری وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی پیاسے کو پانی پلا کر سیراب کیا اس کے لیے جنتی دروازے کھل جاتے ہیں۔“ (حدیث) \* ابو موسیٰ اور ابو نعیم یہی مطین کی روایت محمد بن علی ملتطی سے نقل کرتے ہیں۔ جابر بن کردی فرماتے ہیں: یزید بن ہارون، اسحاق بن خلیدہ سے مروی ہے۔ داؤد بن جراح نے بحوالہ ابو غسان، اسحاق سے روایت کرنے میں ان کی موافقت کی ہے۔ البتہ انہوں نے ابن خلیدہ کہا: جس میں ہا نہیں ہے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: اسے ابوالشیخ نے دوسرے طرق سے نقل کیا تو ابن خلیدہ بحوالہ اپنے والد حذیفہ سے روایت کرنے کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

### ۹۶۸۷ ابو جہاد انصاری سلمی

ابو نعیم کا قول ہے: اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں، اور ابن وہب کے طریق سے، سعید بن عبد الرحمن سے فرمایا: انصار کے بنی سلمہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا جس کا حوالہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا ابو جہاد سے، جو صحابی رسول ہیں، روایت کرنے کا دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا: ابا جان! کیا آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان کا ساتھ نصیب ہوا ہے؟ اگر مجھے وہ دور ملتا تو اللہ کی قسم! میں کیا کیا کر گزرتا، جس پر ان کے والد فرمانے لگے: ”اللہ سے ڈرو اور سیدھے رہو!“ اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! خندق کی رات میں آپ کے ساتھ تھا آپ فرما رہے تھے: ”کون ایسا ہے جو ان کے ہاں جا کر اطلاع لائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے میرا رفیق بنائے گا۔“ \* تو لوگوں میں سے کوئی بھی بھوک اور سردی کی شدت کی وجہ سے نہ اٹھ سکا یہاں تک کہ آپ نے تیسری بار فرمایا: ”حذیفہ!“ دولابی نے یہ روایت اسی سند سے لکھی ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۷۶۹) تجرید (۱۵۶/۸) \* جامع المسانید (۵۰۵/۱۳) اسد الغابہ (۴۰۵/۴)

\* اسد الغابہ (۵۷۷۰) تجرید (۱۵۶/۲) \* المعجم الكبير (۹۳۹/۲۲) مجمع الزوائد (۱۳۱/۳) کنز العمال (۱۶۳۸۲)

جامع المسانید والسنن (۵۰۶/۱۳) اسد الغابہ (۴۰۶/۴) \* اسد الغابہ (ت: ۵۷۷۲) تجرید اسماء الصحابة (۱۵۶/۲)

\* اخرجه مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب (الحديث: ۴۶۱۶) مسند احمد (۳۹۲/۵) سنن بیہقی (۱۴۸/۹) دلائل النبوة

(۴۴۹/۳) جامع المسانید والسنن (۵۰۷/۱۳)

بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب قرشی عدوی، امام بخاری رحمہ اللہ اور ایک جماعت کا کہنا ہے: ان کا نام عامر ہے۔ بقول بعض: عبید ہے، یہ زبیر بن بکار اور ابن سعد کا قول ہے، دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ مسلمانانِ فتح مکہ سے ہیں۔ بغوی بحوالہ مصعب لکھتے ہیں: قریش کے عمر رسیدہ اور بزرگ شخصیات میں سے ہیں۔ ابن مندہ نقل کرتے ہیں کہ ابو عاصم نے ابوجہم بن حذیفہ اور عبید بن حذیفہ میں فرق کیا ہے، زبیر فرماتے ہیں کہ قریش کے اکابر میں سے تھے اور ان چار افراد میں سے ایک تھے جن سے قریش نسب کا علم حاصل کرتے تھے۔ زبیر فرماتے ہیں: میرے چچا نے کہا کہ قریش کے عمر رسیدہ بوڑھے شخص تھے، جنہوں نے لمبی عمر پائی، تعمیر کعبہ میں دو دفعہ شرکت کی ایک دفعہ جب قریش نے اس کی تعمیر کی دوسری بار جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے تعمیر کیا۔ اور یہ ان چار افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔

بغوی رحمہ اللہ نے حفص بن غیاث کے طریق سے بحوالہ ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھنی چاہی تو بلوایوں نے رکاوٹ ڈال دی۔ تو ابوجہم بولے: ہٹ جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کے لیے رحمت کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ ابن ابی عاصم ”کتاب الحکماء“ میں بطریق عبد اللہ بن ولید، ابوبکر بن عبید اللہ بن ابی جہم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے ابوجہم سے سنا: میں نے جاہلیت میں ہی شراب ترک کر دی تھی۔ میں نے صرف اس وجہ سے شراب چھوڑی تھی کہ کہیں میری عقل میں فتور نہ آ جائے، اور دیگر جو اس کے مفاسد وغیرہ ہیں۔ صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے جو بطریق عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی اور بیل دار چادر پہنے نماز پڑھی، نماز کے بعد فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ، اور میرے پاس ابوجہم کا ایک رنگاونی کپڑا لے آؤ، کیونکہ اس کے بیل بوٹوں کی وجہ سے میں ابھی ابھی نماز سے ان میں کھو گیا تھا۔

زبیر نے دوسری سند سے مرسل نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو سیاہ کپڑے پیش کیے گئے۔ ان میں سے ایک آپ ﷺ نے پہن لیا اور دوسرا ابوجہم کی جانب بھیج دیا۔ پھر اس کے متعلق ابوجہم کو پیام بھیجا اور جو کپڑا پہنا تھا وہ ان کی طرف روانہ کر دیا اور جو ابوجہم کے پاس تھا جسے انہوں نے کئی بار پہن لیا تھا آپ ﷺ نے وہ کپڑا پہن لیا۔ ان کا ذکر حدیث فاطمہ بنت قیس سے بھی ثابت ہے۔ فرماتی ہیں: جب مجھے معاویہ اور ابوجہم نے پیام نکاح بھیجا تو میں نے نبی ﷺ سے مشور لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوجہم کاندھے سے لاشی نہیں اتارتا“ اور لوگ کہتے ہیں وہ عورتوں کو بڑا مارتے تھے۔

ابن سعد لکھتے ہیں: وہ بہت تیز گو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں روکتے رہتے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی زبان پر قابو پا لیا۔ ان کا ایک اور قصہ خالد بن برصاء کے حالات میں بھی گزر چکا ہے (کہ خالد بن برصاء نے مال میں سے بالوں کی ایک رسی اٹھانا چاہی، ابوجہم حضور ﷺ کی طرف نگران مقرر تھے منع کیا، وہ باز نہ آئے، انہوں نے زور کی لٹھ ماری جس سے گہرا زخم آ گیا اور آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا اور ابوجہم کو ہر جانہ دینا پڑا۔ [عامر تقی ندوی])

ابن المبارک ”کتاب الزہد“ میں عمر بن سعید بن ابی حسین کے طریق سے بحوالہ ابن سابط وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ ابو جہم بن حذیفہ نے فرمایا: جنگ یرموک کے روز میں اپنے چچا زاد کو تلاش کرنے لگا، میرے پاس پانی کا بھرا مشکیزہ تھا، پھر قصہ ذکر کیا۔ بقول ابن سعد: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری سالوں میں فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں: سابقہ بات کی وجہ سے کہ وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی تعمیر کعبہ میں شریک ہوئے تھے، اگر وہ ثابت ہو تو معلوم ہوتا ہے وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک زندہ رہے۔ اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام اصمعی کے بھتیجے نے نوادر میں لکھی ہے۔ وہ اپنے چچا (اصمعی) سے وہ عیسیٰ بن عمر سے، فرمایا: ابو جہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر یزید کے پاس آئے اس کے بعد ان کا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آمدہ ایک قصہ ذکر کیا ہے۔

### ۹۶۸۹ ابو جہیم بن حارث \*

بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن عامر بن مالک بن نجار انصاری۔ بقول بعض ان کا نام کچھ اور ہے۔ ایک قول ہے: ان کا نام عبداللہ بقول حارث بن صمہ، اسی کو ابن ابی حاتم نے راجح قرار دیا ہے۔ پھر ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن جہیم کا عنوان قائم کیا ہے اور ابو جہیم کو دو شخصیتیں قرار دیا ہے۔

ابن مندہ لکھتے ہیں: ابو جہیم بن حارث، انہیں عبداللہ بن جہیم بن حارث بن صمہ بھی کہا جاتا ہے۔ یوں انہوں نے حارث بن صمہ کو ان کا دادا بنا دیا جو میرے گمان میں وہم ہے۔ ابن الاثیر \* نے انہی کی پیروی کی اور اسے استیعاب کی جانب منسوب کیا ہے۔ حدیث ابو جہیم بن حارث صحیحین وغیرہ میں ہے۔ مالک کی روایت سے بحوالہ ابونضر اشیر بن سعید مروی ہے کہ زید بن خالد نے انہیں ابو جہیم سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے کہ اسے کتنا گناہ ملتا ہے؟ (حدیث) \*

اسی روایت کو ابن عیینہ نے ابونضر سے بحوالہ بشر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے ابو جہیم عبداللہ بن جہیم نے زید بن خالد کی طرف بھیجا۔ یہ مقلوب (آگے پیچھے) ہیں۔ ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے اور مسلم نے تعلیق میں اس کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے اعرج کے طریق سے موصولاً روایت کی ہے جو عمیر مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے، فرمایا: میں اور عبداللہ بن یسار ابو جہیم کے پاس آئے، انہوں نے فرمایا کہ ”نبی ﷺ بر جمل سے آرہے تھے آپ ﷺ سے ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا۔“ (حدیث) \* جو سلام کا جواب دینے سے پہلے تیمم کے بارے میں ہے۔

اسے ابن لہیعہ نے عبداللہ بن یسار سے بحوالہ ابو جہیم روایت کیا اور امام احمد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ ابو جہیم کی ایک اور

\* اسد الغابہ (۵۷۷۵) تجرید اسماء الصحابہ (۱۵۶/۲) \* اسد الغابہ (۴۰۸/۴)

\* مسلم کتاب الصلوٰۃ (۵۱۰) مسلم کتاب الصلاة (۲۶۱، ۵۰۷) ابوداؤد کتاب الصلاة (۷۰۱)

ترمذی ابواب الصلاة (۳۳۶) نسائی کتاب القبلة (۷۵۶) ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة (۹۴۵) مسند احمد (۱۶۹/۴)

\* بخاری کتاب التیمم (۳۳۷) مسلم کتاب الحيض (۸۲۰) ابوداؤد کتاب الطهارة (۳۲۹)

کتاب الطهارة (۳۱۰) مسند احمد (۱۶۹/۴)

حدیث بھی ہے جسے امام احمد اور بغوی رحمہما نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے بحوالہ مسلم بن سعید مولیٰ ابن الحضرمی، بحوالہ ابو جہیم انصاری روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں کا ایک آیت میں اختلاف ہو گیا۔ (حدیث) اسی میں ہے: ”(جھگڑنے کی کوئی بات نہیں) یہ قرآن سات حروف (لہجوں) میں نازل ہوا ہے۔“ \* ان سے بشر بن سعید اور ان کے بھائی مسلم بن سعید بھی روایت کرتے ہیں، قول بعض: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔

### ۹۶۹۰ ابو جہیمہ \*

عبداللہ بن جہیم، اس سے پہلی والی شخصیت میں اور عبداللہ نامی لوگوں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

### ۹۶۹۱ ابو جہینہ انصاری

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے“ \* میں ان کا ذکر کیا ہے، پھر بطریق سدی نقل کیا ہے کہ ان کے دو پیانے تھے ایک سے ناپ کر دیتے اور دوسرے سے لیتے تھے۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی ”خرابی ہے کمی کرنے والوں کے لیے“۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۶۹۲ ابوالجؤن

وہی قتادہ بن اعور ہیں قاف میں ذکر گزر چکا ہے۔ بغوی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

### ۹۶۹۳ ابوجیش بن ذی اللہ عامری کلابی

سیف نے فتوح میں ان کا ذکر کر کے لکھا ہے: عراق داخل ہوتے وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جن بہادر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہوازن پر مقرر کیا تھا ان میں یہ بھی تھے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

## قسم ثانی از حرف جیم

### ۹۶۹۴ ابوجعفر انصاری \*

کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں۔ ان سے جو روایت منقول ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عہد نبوی میں پیدا ہوئے۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ وہ اس قسم میں شامل ہیں۔ چنانچہ ابن ابی شیبہ ثابت بن عبید کے طریق سے بحوالہ ابوجعفر انصاری روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا ان کی داڑھی اور سر کے بال ایسے (سرخ) تھے جیسے جھاؤ کی چنگاری ہوتی ہے۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے، پھر اس کا قصہ ذکر کیا۔ ابواحمد نے ان میں اور ان ابوجعفر انصاری میں فرق کیا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، بظاہر یہی ہے۔

\* مسند احمد (۱۶۹/۴) مجمع الزوائد (۱۵۱/۷) کنز العمال (۳۰۸۲)

\* اسد الغابہ (۵۷۸۳) استیعاب (۲۹۴۲) \* سورة المطففين (۱) \* تجرید (۱۵۵/۲)

قسم ثالث از حرف جیم

۹۶۹۵ ابو جامع بن مخارق

بن عبد اللہ ابن شداد ہلالی، ان کا نسب ان کے بھائی قبصہ کے حالات، ناموں کے دوران گزر چکا ہے۔ انہوں نے زمانہ نبوت پایا ہے جب ان کی وفات ہوئی تو ابن ہمام سلولی نے ان کا مرثیہ کہا، یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۹۶۹۶ ابو جبر

فتوح عراق میں جسر ابی عبید ثقفی کے شہید ہیں۔ اس دن کے شہداء کے بارے میں ابو جحٰن ثقفی نے جو مرثیہ قصائد کہے ہیں ان میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ع  
”ابو جبر اپنے گھر کو خالی چھوڑ گئے جبکہ بیواؤں سے وہ گھر بھرا پڑا رہتا تھا“۔

۹۶۹۷ ابوالجعد غطفانی

سالم کے والد۔ امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ کا قول ہے: ان کا نام رافع ہے۔ بقول بغوی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔  
میں کہتا ہوں: صحیح مسلم، کتاب التوبہ کے آخر میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کی روایت کردہ حدیث موجود ہے، نیز انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت حاصل ہے۔ ان سے ان کا بیٹا سالم بن ابی الجعد اور شععی روایت کرتے ہیں۔  
حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کے حوالہ سے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔ سند یوں ہے: احمد بن حنبل، حارث بن نعمان، ابو ہریرہ حمصی، علی بن ابی طلحہ، سالم بن ابی الجعد ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے مروی ہے، فرمایا: ”نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا اور معصیت فنا نہیں ہوتی“۔

میں کہتا ہوں: حارث بن نعمان ضعیف راوی ہے اور ان کے شیخ کا مجھے تعارف نہیں۔ یہی متن ابو نعیم نے مکرم بن عبد الرحمن کے طریق سے بحوالہ محمد بن عبد الملک، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اس سے مکمل نقل کیا ہے۔ محمد بن عبد الملک کی محدثین نے تکذیب کی ہے۔

۹۶۹۸ ابوالجعد

دور نبوی نصیب ہوا ہے۔ جنگ یرموک میں ان کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ محمد بن عائد، ولید سے وہ بنی ابی الجعد کے ایک بزرگ سے وہ اپنے والد ابوالجعد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ رات کے وقت رومیوں پر حملہ کریں،

اسد الغابہ (۵۷۶۱) تجرید (۱۵۵/۲)

المصنف لعبد الرزاق (۲۲۶۲) کنز العمال (۴۳۶۷۲، ۴۳۷۲۴) جمع الجوامع (۲۰۲۹۰)

الاسماء والصفات للبيهقي (۷۹) اسد الغابہ (۴۰۳/۴)



چنانچہ انہوں نے قبول کر لیا اور رات کے وقت ان پر ہلہ بول دیا، اسی میں ہے کہ وادی میں آٹھ ہزار میں سے ایک کو دوسرے کا پتہ نہ چلا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔

#### ۹۶۹۹ ابوالجندی ازدی

انہیں بھی دور نبوت نصیب ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ایک اعرابی نے ان سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو، انہوں نے جواب دیا میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام سے سرفراز ہے۔ ان کے ساتھ مہلب کے والد ابوصفرہ بھی تھے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

#### ۹۷۰۰ ابوالجمہ بن خالد

بن عبید بن مسیر بن رباح بن سالم بن غاضرہ بن حبیثہ بن کعب خزاعی۔ دور نبوی پایا ہے۔ یہ گثیر بن عبدالرحمن خزاعی مشہور شاعر کے نانا ہیں۔ ان کا بھی ابن کلبی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

#### ۹۷۰۱ ابوجندل بن سہیل شامی

دور نبوی پایا ہے اور بلال رضی اللہ عنہ سے سماع ہے، ابواحمد حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے ان میں اور قسم اول میں سابقہ شخصیت حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو میں تفریق کی ہے۔ عبداللہ بن عبید کلاعی کے طریق سے بحوالہ مکحول، حارث بن معاویہ کندی اور ابوجندل بن سہیل روایت کی ہے دونوں حضرات فرماتے ہیں: ہم نے مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا.... پھر ان کی حدیث ذکر کی۔ حاکم فرماتے ہیں: اس میں بعض راویوں کا قول ہے: ”ابوجندل سہیل بن عمرو جو بنی عامر بن لوی سے ہیں ان سے مروی ہے۔“ تو یہ وہم ہے اس واسطے کہ ابوجندل عامر جنگ یمامہ میں شہید ہو چکے جن کا زمانہ مکحول تابعی نے نہیں پایا۔ اور نہ انہوں نے بلال سے روایت کی ہے۔ ابن عساکر نے ابواحمد حاکم جیسی بات ذکر کی ہے کہ زبیر بن بکار نے دونوں میں فرق کیا ہے۔ وہ روایت جو اس قصہ میں ہے اس میں ابوجندل بن سہیل بن عمرو، جسے ”تمام“ نے اپنے فوائد میں ذکر کیا ہے۔

#### ۹۷۰۲ ابوجندلہ

امامہ کے شوہر۔ انہیں بھی دور نبوت میسر ہے۔ حدیث عبداللہ بن قُرظ ثمالی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے گورنر میں ان کا ذکر آتا ہے کتاب النکاح میں ابوالشیخ نے مسکین بن میمون مؤذن کے طریق سے بحوالہ عروہ بن رویم روایت کی ہے کہ عبداللہ بن قُرظ ثمالی ایک رات حمص میں گشت کر رہے تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر تھے، ان کے پاس سے ایک برات گزری لوگ اس کے سامنے آگ جلا رہے تھے، آپ نے انہیں درہ مارا تو وہ دہن کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے۔ صبح ہوئی تو منبر پر تشریف لے جا کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ابوجندلہ نے امامہ سے نکاح کیا اور چند مٹھی کھانا بطور ولیمہ تیار کیا، اللہ تعالیٰ ابوجندلہ پر رحم فرمائے اور امامہ پر سلام بھیجے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دہن پر لعنت کرے گزشتہ رات لوگوں نے (مجوسی) کافروں کی مشابہت میں آگ جلائی اللہ ہی

ان کی روشنی ختم کرنے والا ہے۔ فرماتے ہیں: عبد اللہ بن قُرط صحابی ہیں۔

### ۹۷۰۳ ابو جہراء

مُخْضَرِی ہیں، مہمات میں ان کا ذکر آئے گا۔ مشہور یہ ہے کہ وہ ابن جہراء ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام عبد اللہ ہے۔

### ۹۷۰۴ ابو جہراء (دوسرے)

انہیں زمانہ نبوت میسر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے امین تھے۔ ابو جحش ثقفی کے حالات میں قسم اول میں ان کا ذکر ہوگا۔

## قسم رابع از حرف جیم

### ۹۷۰۵ ابو جُبَیر کندی

ابن الاثیر نے ان میں اور جبیر بن نفیر کے والد میں فرق کیا ہے۔ ذہبی \* نے بھی ان کا اتباع کیا ہے۔ فرماتے ہیں ابو جبیر کندی کی وضو کے متعلق ایک حدیث ہے۔ نیز فرماتے ہیں: ابو جبیر حضرمی کی ایک حدیث ہے، اسی میں ان کا آنا مذکور ہے۔ دونوں ایک ہیں، اس واسطے کہ حدیث مذکورہ ابواحمد حاکم نے ”کنی“ میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق معاویہ بن صالح عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابو جبیر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر ان کی حدیث ذکر کی، اسی میں آپ کے وضو کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے منہ (میں پانی ڈالنے) سے آغاز کیا جس پر نبی ﷺ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ”منہ کے ابتداء نہ کرو“۔ \* ناموں میں حرف نون کے دوران نفیر میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

### ۹۷۰۶ ابوالجَدْعَاء

طبری اور دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور دونوں نے خالد الحذاء، سے بحوالہ عبد اللہ بن شقیق، ابوالجد سے مرفوع روایت نقل کی ہے: ”میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کرنے کی وجہ سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے“۔ \* ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو حذف کی وجہ سے غلطی ہے۔ روایت ابن ابی الجَدْعَاء ہے لفظ ابن رہ گیا۔ ان کی درست حدیث سنن ترمذی میں ہے۔

### ۹۷۰۷ ابو جریر

حاء بے نقطى میں تذکرہ ہوگا۔

\* اسد الغابہ (۵۷۵۵) استیعاب (۲۹۳۱) تجرید (۱۵۴/۲) \* تجرید (۱۵۴/۲)

\* السنن الکبریٰ (۴۶/۱) \* اسد الغابہ (۵۷۵۳) تجرید (۱۵۴/۲)

\* ترمذی کتاب صفة القيامة باب (۱۲) حدیث (۲۸۳۸) ابن ماجہ کتاب الزهد (۴۳/۶) جامع المسانید (۴۹۸/۱۳)

\* اسد الغابہ (۵۷۵۴)

### ۹۷۰۸ ابو جسرہ \*

ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر کیا اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے اور بطریق ابوبکر بن ابی عاصم، پھر داؤد بن مساور کی روایت سے بحوالہ معقل بن ہمام روایت کی ہے کہ میں نے ابوجسرہ کو فرماتے سنا: ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے ہمیں کدو، مکے اور تارکول ملے لیے برتن میں مشروبات پینے سے منع فرمایا تھا۔“ \* یہ بھی غلطی لفظی خطا سے پیدا ہوئی۔ اصل میں ابو خیر (خائقے والی اور یاء ہے) یہ صباحی ہیں جن کا تعلق عبدالقیس سے ہے۔ درست نام آ رہا ہے۔

### ۹۷۰۹ ابو جمعه \*

ان سے عبداللہ بن عوف ربلی ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ دولابی نے کنی میں ان میں اور ابو جمعه بن سبع میں فرق کیا ہے جبکہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جو حدیث انہوں نے ذکر کی وہ پہلے نام کے حوالہ سے مشہور ہے۔

### ۹۷۱۰ ابو جمل \*

ابن عبدالبر نے کنیتوں میں حرف جیم کے آخر میں ان کا ذکر کیا ہے جس کا حوالہ عباس دوری نے بحوالہ یحییٰ بن معین دیا ہے، فرماتے ہیں: ابو جمل صحابی رسول ہیں۔ ان کا نام ہلال بن حارث ہے۔ حمص میں رہتے تھے مجھے ان کی اولاد کا ایک لڑکا وہاں نظر پڑا ہے۔ یہ یحییٰ کا قول ہے۔ ابن فتحون وغیرہ نے اس سلسلہ میں ان کا تعاقب کیا ہے۔ علماء فرماتے ہیں: اہل علم کے ہاں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ ہلال بن حارث کی کنیت ابو حمراء تھی۔ \* اور ابو جمل کنیت والا کوئی شخص صحابی نہیں۔ وہم ابو عمر کی طرف سے پیدا ہوا ہے نہ عباس کی طرف سے۔ تاریخ ابن معین میں عباس کی روایت موجود ہے، ایسا ہی ابو بشر دولابی، محمد بن مخلد، احمد بن شاہین، ابو حفص کے والد اور ابوسعید بن اعرابی وغیرہ نے روایت کی ہے سب عباس دوری سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عمر نے حاء بے نقط میں ان کا صحیح نام لکھا ہے۔ فرماتے ہیں: ابو حمراء کا نام ہلال ہے۔ اس سلسلہ میں ان کا ایک اور وہم ہے اس لیے کہ انہوں نے ناموں میں لکھا ہے، ہلال بن حمراء یوں کنیت کو ان کے والد کا نام قرار دے دیا۔

### ۹۷۱۱ ابو جہیمہ \*

ذہبی \* نے تجرید میں بحوالہ ابوموسیٰ ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے بطریق محمد بن حسن بن نقاش مقری، حسین بن ادریس، خالد بن ہياج کے سلسلہ سے نقل کیا ہے وہ اپنے والد سے بحوالہ سفیان ثوری، منصور سے بحوالہ فضیل بن عمرو، ابوالعالیہ سے بحوالہ ابو جہیمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مجلس کے آخر میں کہا کرتے تھے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ))۔ (حدیث) \*

\* اسد الغابہ (۵۷۵۸) الاحاد والمثنائی (۳۱۲/۳) \* اسد الغابہ (۵۷۶۴) استیعاب (۲۹۳۷) تجرید (۱۵۵/۲)

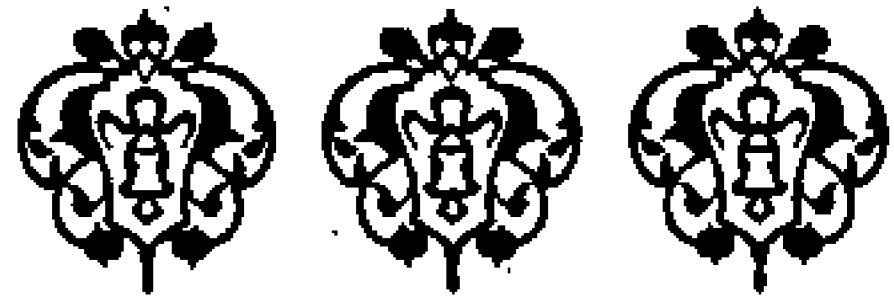
\* اسد الغابہ (۵۷۶۴) استیعاب (۲۹۳۷) تجرید (۱۵۵/۲) \* المعجم الكبير (۱۷۲۱/۲)

\* اسد الغابہ (۵۷۷۷) تجرید (۱۵۶/۲) \* تجرید (۱۵۶/۲)

\* جامع المسانید (۵۰۸/۱۳) اسد الغابہ (۴۰۸/۴) الجرح والتعديل (۵۲۹/۳)

ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اسے ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے بحوالہ ابی بن کعب نقل کیا ہے۔ اور جریر نے فضیل بن عمرو سے بحوالہ زیاد بن حصین، معاویہ سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں اسی طرح ہے، جبکہ وہ ابوالعالیہ سے مروی ہے نہ کہ معاویہ سے۔ چنانچہ ابن ابی حاتم نے ”علل“ میں بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے کہ زیاد بن حصین نے اسے ابوالعالیہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ زیاد بن حصین کی کنیت ابو جحیم تھی انہی نے ابوالعالیہ سے یہ حدیث روایت کی ہے، پہلی سند میں ان کا یہ کہنا کہ ”ابوالعالیہ بحوالہ ابی بن کعب“ یہ غلط ہے۔ درست عن ابی العالیہ عن رافع بن خدیج ہے جیسا کہ مستدرک میں حاکم نے اسے نقل کیا ہے۔ اس میں رافع بن خدیج کا ذکر غلط ہے، صحیح مرسل ہے۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد لکھا ہے اسی کو ابو نعیم فضل بن دکین نے بحوالہ ثوری پہلی سند سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں ابوالعالیہ سے آگے نہیں بڑھے۔ دوسروں کی نسبت ابو نعیم زیادہ مستند ہیں۔ وباللہ التوفیق



## حرف حاء بے نقطی

قسم اول

۹۷۱۲ ابو حابس جہنی

طبری نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۱۳ ابو حاتم مزنی حجازی

امام ترمذی، ابن حبان اور ابن السکن کا قول ہے: صحابی ہیں۔ ترمذی نے ان کی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کا اضافہ کیا ہے کہ کفو میں شادی کرانے کے بارے میں وہ روایت ہے، اس میں ان کا ذکر ہے ”جب تم سے وہ شخص رشتہ لینے آئے جس کی دینداری تمہیں پسند ہو....“۔ (حدیث) مجھے اس کے علاوہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابوداؤد نے ان کی حدیث مراسیل میں شامل کی ہے۔ یہ ان کے نزدیک تابعی ہیں۔ ابن ابی حاتم نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے، فرمایا: مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں اور صرف اسی روایت کا علم ہے۔ ابن قانع کا گمان ہے کہ ان کا نام عقیل بن مقرن ہے، اور عقیل مذکور کے حالات میں میں نے ان کے وہم کی وضاحت کر دی ہے۔ ان سے عبید کے دونوں بیٹے محمد اور سعید روایت کرتے ہیں۔

۹۷۱۴ ابو حجاب انصاری دولابی نے کتاب الکفی سے، صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔

۹۷۱۵ ابو حارث بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی، نوفل ہیں۔

۹۷۱۶ ابو حارث بن حارث کنڈی عَرَفَہ ہیں جو مصر فروکش ہوئے تھے۔

۹۷۱۷ ابو حارث بن حنظلیہ سعد انصاری، سہل کے بھائی ہیں۔

۹۷۱۸ ابو حارث وہی عبد اللہ بن سائب مخزومی ہیں۔

۹۷۱۹ ابو حارث عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی، ان سب حضرات کا ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۲۰ ابو حارث بن قیس بن خالد بن مخلد انصاری زرقی، موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ ابن شہاب شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

اسد الغابہ (۵۷۷۸) تجرید (۱۵۶/۲)

ترمذی کتاب النکاح (۱۰۸۵) المصنف لعبد الرزاق (۱۰۳۲۵) ابوداؤد فی المراسیل (۱۹۸)

التاریخ الكبير (۲۶/۹) السنن الكبير (۸۲/۷)

اسد الغابہ (۵۷۸۰) استیعاب (۲۹۴۴)



### ۹۷۲۱ ابو حارث ازدی \*

ابن ابی عاصم \* اور ان کی پیروی میں ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سلیمان بن عبید، بحوالہ قاسم بن یحییٰ، ان سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے: ”یقیناً انہوں نے اس فرشتہ کو دوسری بار اترتے دیکھا“۔ \* لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے سونے کا ایک بستر دیکھا جیسے بادل ہوتا ہے۔“

### ۹۷۲۲ ابو حازم احمسی \*

صحز بن عیلہ، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۷۲۳ ابو حازم بجلی \*

قیس کے والد۔ بقول بعض: ان کا نام عوف/عبدعوف ہے۔ امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں ان کی حدیث لکھی اور ابوداؤد نے ابن خزیمہ اور ابن حبان، حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔ سب اسمعیل بن ابی خالد کے طریق سے بحوالہ قیس بن ابی حازم وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ آئے تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے، آپ نے انہیں سائے میں چلے جانے کا حکم دیا۔ محمد بن سعد فرماتے ہیں: ابو حاتم صفین میں قتل ہوئے۔

### ۹۷۲۴ ابو حازم بجلی \* (دوسرے)

ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور قیس بن ربیع کے طریق سے بحوالہ ابان بن عبد اللہ بجلی، کریمہ بن ابی حازم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے ایک بچہ کے بارے میں مقدمہ پیش کیا، آپ نے ایک کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

### ۹۷۲۵ ابو حازم انصاری \* ازبنی بیاضہ

بغوی وغیرہ نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اور اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند اور حسن بن سفیان وغیرہ ان کے حوالہ سے نبی ﷺ سے ایک حدیث اعتکاف کے متعلق نقل کی ہے۔ ان سے محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔ بغوی اور ابوداؤد \* نے مراسل میں شمر بن عطیہ کے طریق سے بحوالہ ابو حازم نقل کیا ہے، فرمایا: آپ ﷺ کا چمڑے کا ایک نمندہ تھا جس کے ذریعہ دھوپ سے بچتے وہ نمندہ مال غنیمت سے حاصل ہوا تھا، پھر حدیث ذکر کی۔ نسائی نے ان کی پہلی حدیث کئی طرق سے روایت کی ہے، کسی طریق میں فرماتے ہیں: ابو حازم مولیٰ انصار سے مروی ہے اور کسی میں مولیٰ غفاریں اور بعض میں ابو حازم تمار سے

\* اسد الغابہ (۵۷۷۹) تجرید (۱۵۶/۲) \* الاحاد والمثنائی (۲۶۲/۵) \* سورة النجم (۱۳)

\* استیعاب (۲۹۴۵) \* اسد الغابہ (۵۷۸۳) تجرید اسماء الصحابة (۱۵۷/۲)

\* ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس (۲۸۲۲) مسند احمد (۴۲۶/۴)

\* اسد الغابہ (۵۷۸۱) تجرید (۱۵۶/۲) \* ابوداؤد المراسیل (۲۶۱)

بحوالہ بیاضی، جو شخص بنی بیاضہ سے ہیں۔ ان کا نام عبداللہ بن جابر ہے۔ بقول بعض: فروہ بن عمرو ہے۔ رہے تمار تو وہ تابعی ہیں جو مولیٰ ابورہم غفاری ہیں۔ علامہ آجری فرماتے ہیں: میں نے ابوداؤد سے پوچھا: کیا ابو حازم سے محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں؟ فرمایا: وہ بنی بیاضہ کے شخص ہیں۔ بقول بعض: وہ دو ہیں۔ تمار مولیٰ ابورہم غفاری اور بیاض مولیٰ انصاری ہیں۔ واللہ اعلم

#### ۹۷۲۶ ابو حاضری\* (بے نسبت)

بغوی، ابن جارود، باوردی اور ابن حبان نے ان کا ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ وہ صحابی ہیں یا نہیں؟ بغوی کا قول ہے: ان کا نسب بیان نہیں ہوا۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ وہ اور بغوی بطریق شعبہ، خالد حذاء سے ابوبہیدہ سے بحوالہ ابو حاضری روایت کرتے ہیں۔ کیا میں تمہیں نماز جنازہ نہ سکھاؤں کہ نبی ﷺ کیسے جنازہ پڑھتے تھے؟

اللهم نحن عبادك و انت خلقتنا و انت ربنا و اليك معادنا.\*

”اے اللہ! ہم تیرے بندے ہیں تو نے ہمیں پیدا کیا تو ہمارا رب ہے تیری طرف ہمارا لوٹنا ہے۔“

بغوی رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک جنازہ پڑھانے کے بعد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں، پھر فرمایا: اسی میں ہے: انت خلقتنا و نحن عبادك، باقی اسی طرح ہے۔

#### ۹۷۲۷ ابو حاطب بن عمرو\*

بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشی عامری۔ سہیل بن عمرو کے بھائی۔ اسلام کی طرف پہل کرنے والوں میں شامل ہیں۔ ابن اسحاق\* نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

#### ۹۷۲۸ ابو حامد\* ابو حماد میں تذکرہ ہوگا۔

#### ۹۷۲۹ ابو حبابہ بدری\*

صحیح میں ان کا ذکر آیا ہے جو بروایت زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بحوالہ ابو حبابہ بدری، زہری کی حدیث کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابو ذر رضی اللہ عنہ اسراء کے متعلق مروی ہے۔ نیز ان سے عمار بن ابی عمار روایت کرتے ہیں۔ ان سے مروی حدیث مسند ابی شیبہ، احمد میں ہے حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ اور آپ ﷺ سے ان کے سماع کی صراحت کی ہے۔ اس بنا پر یہ ان کے علاوہ ہوئے جن کے متعلق ابن اسحاق نے کہا ہے کہ وہ اُحد میں شہید ہوئے ان کی ایک اور حدیث طبرانی میں بروایت عبداللہ بن عمرو بن عثمان، ان سے مروی ہے جس کی سند تو قوی ہے البتہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے ان

\* اسد الغابہ (۵۷۸۵) تجرید (۱۵۷/۲) \* جامع المسانید (۵۱۹/۱۳) اسد الغابہ (۴۱۱/۴)

\* اسد الغابہ (۵۷۸۶) استیعاب (۲۹۴۶) تجرید (۱۵۷/۲) \* السیرۃ النبویہ (۲۰۸/۱)

\* اسد الغابہ (۵۷۹۴) \* اسد الغابہ (۵۷۸۸) تجرید (۱۵۷/۲)

کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا نام عامر بن عبد عمرو بن عمیر بن ثابت ہے۔ ابو عمر فرماتے ہیں: بقول بعض باء نون اور یاء سے ہے، بہر کیف درست باء سے ہے۔ بقول: ان کا نام عامر اور بقول بعض مالک ہے۔

موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی خیشمہ نے نون سے ان کا ذکر کیا ہے، واقدی نے اس کا انکار کیا ہے کہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابو حبیہ کنیت کا کوئی شخص ہو۔ جبکہ ابن اسحاق \* نے بدریین میں ابو حبیہ از بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ذکر کیا ہے وہ سعد بن خیشمہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ابو معشر نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: ہمیں انصار کے نسب میں، عمرو بن عمیر بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ کی اولاد میں، ابو حبیہ نامی کوئی شخص نہیں ملا۔

واقدی فرماتے ہیں: ابو حبیہ کہلانے والے انصار میں دو شخص ہیں۔ ایک ابو حبیہ بن غزیہ بن عمرو مازنی جو بنی مازن بن نجار سے تعلق رکھتے ہیں، جنہوں نے بدر میں شرکت نہیں کی۔ دوسرے ابو حبیہ بن عبد عمرو۔ جو صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے وہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے اس پر اعتماد کیا ہے کہ جو بدر میں شریک ہوئے ان کی کنیت: ابو حبیہ تھی باء کی جگہ نون ہے۔ فرماتے ہیں: ان کا نام ثابت بن نعمان بن امیہ تھا اور وہ ابو صباح کے ماں شریک بھائی تھے اور عسکری نے بحوالہ جیحمی نقل کیا ہے کہ ابو حبیہ انصاری دو ہیں: ایک عمرو بن غزیہ جو بڑے ہیں دوسرے یزید بن غزیہ جو چھوٹے ہیں۔ فرماتے ہیں: ابن کلبی اس لفظ کونون سے ادا کرتے تھے۔

### ۹۷۳۰ ابو حبیہ بن غزیہ \*

بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری مازنی، موسیٰ بن عقبہ، اور ابن اسحاق \* وغیرہ کا قول ہے کہ احد میں شریک اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ طبری نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کا نام زید ہے۔ کئی لوگوں نے انہیں سابقہ شخصیت سے رلا ملا دیا ہے اور کئی ایک نے اس کا فرق بھی رکھا ہے۔ ابو عمر فرماتے ہیں: یہ خزرجی ہیں اور وہ اوسی۔ یہ بدر میں شریک نہیں ہوئے جبکہ وہ بدر میں شریک تھے۔ واللہ اعلم!

### ۹۷۳۱ ابو حبیہ بن غزیری \*

ہرماس بن حبیب کے دادا۔ کئی میں دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے ان کا نام ثعلبہ بتایا ہے، جو ناموں میں گزر چکا ہے۔

### ۹۷۳۲ ابو حبیہ بن زید \*

بن حباب ابن انس بن زید بن عبید انصاری خزرجی، عبید میں جا کر ابی بن کعب کے ساتھ نسب مل جاتا ہے۔ ابن کلبی کا قول ہے: بدر میں شریک ہوئے۔ ابو عمر کا کہنا ہے: ان کا صحابہ میں ذکر ملتا ہے، لیکن مجھے ان کے متعلق معلومات نہیں۔

\* السیرۃ النبویۃ (۲۵۰/۲) \* اسد الغابہ (۵۷۸۹) تجرید (۱۵۷/۲) \* السیرۃ النبویۃ (۲۶۰/۲)

\* اسد الغابہ (۵۷۹۰) استیعاب (۲۹۴۹) \* اسد الغابہ (۵۷۹۰) استیعاب (۲۹۴۹) تجرید (۱۵۷/۲)

۹۴۳۳ ابو حبيب فہری

ناموں میں ان کے بیٹے حبیب کے حالات میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۴۳۲ ابو حبيب

ان سے ابن الشاعر روایت کرتے ہیں، ان کا نام و نسب معلوم نہیں، تجرید میں یوں ہی لکھا ہے۔

۹۴۳۵ ابو حبيبہ بن ازعر

بن زید ابن العطف بن ضبیعہ انصاری، یحییٰ بن عبد الوہاب ابن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پر استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: وہ شرکاء بدر میں سے تھے۔

۹۴۳۶ ابو حثمہ انصاری

سہل کے والد۔ نام عبد اللہ ہے، بقول بعض: عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی حارثی ہیں۔ ان کے بیٹے کے حالات میں ان کا نسب پہلے گزر چکا ہے۔ تاریخ میں امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مجھ سے ابراہیم بن منذر نے، محمد بن صدقہ، محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ، انہوں نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ابو حثمہ کو (پھلوں کا) اندازہ لگانے کے لیے بھیجا۔ اسی روایت کو دارقطنی نے دوسرے طریق سے بحوالہ محمد بن صدقہ نقل کیا تو اس میں اضافہ ہے کہ ایک شخص آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! ابو حثمہ نے مجھ پر زیادتی کی جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا چچیرا بھائی تمہاری شکایت کر رہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اس کے گھرانے کے لیے چنی ہوئی کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

واقدی نے محمد بن یحییٰ بن سہل سے بحوالہ ان کے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ اُحد کے روز نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایسا کوئی شخص ہے جو ہمیں دشمن سے لڑنے کے لیے قریبی راستہ دکھائے؟“ ابو حثمہ بولے: میں ہوں (یا رسول اللہ!) چنانچہ وہ آپ ﷺ کے راہ نمابن یہاں تک کہ ان کے مقابلہ میں جا پہنچا۔ واقدی فرماتے ہیں: حضرات شیخین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں پھلوں کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ ان کا انتقال امیر معاویہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہوا۔ ابن اسحاق نے سیرت میں یہ قصہ ذکر کیا ہے۔ لیکن جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ان کے متعلق کہا ہے: ابو حثمہ (حاء، یاء اور ثاء سے) یعمری کا بیان ہے ان سے وہم ہوا ہے۔ درست یہی ہے کہ وہ ابو حثمہ سہل کے والد ہیں جس پر یقینی دلیل صرف ابن عبد البر کا یہ قول پیش کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں جعفی اور سالمی کے علاوہ کوئی ابو حثمہ نہیں، اس حصر و قید میں تا مل ہے۔

اسد الغابہ (۵۷۹۲) تجرید (۱۵۸/۲) اسد الغابہ (۵۷۹۵) تجرید (۱۵۸/۲)

التاریخ الکبیر (۹۷/۴) کھجوروں کا اندازہ لگانے کو خرص کہتے ہیں۔

سنن دارقطنی (۱۳۵/۲)

۹۴۳۷ ابو حثمہ بن حذیفہ \*

بن غانم ابن عامر قرشی عدوی، ابو جہم کے بھائی۔ بقول ابن السکن: صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔

۹۴۳۸ ابوالحجاج ثمالی \*

نام عبد اللہ بن عبد بن عامر، بقول بعض: جعد بن عبد ہے، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۹۴۳۹ ابوالحجاج اسلمی

حجاج بن حجاج کے والد، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مدینہ رہتے تھے۔

۹۴۴۰ ابو حدرہ اسلمی \*

عبد اللہ کے والد۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے کے سوانح میں گزری ہے اور ناجیہ کے حالات جو نون میں ہیں وہاں بھی اس کا ذکر ہوا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی الادب المفرد میں ان کی ایک اور حدیث بھی ہے۔ بقول بعض: ان کا نام سلامہ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مسآب ہے، یہی نام ابو علی جیانی نے قلمبند کیا ہے۔ ایک قول ہے: ان کا نام بغیر تصغیر و اضافت کے ”عبد“ ہے یہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ بقول بعض: عبید (تصغیر کے ساتھ) ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ان سے ان کا بیٹا جو حمل بن بشر بن حدرہ کا چچا ہے وہ اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔ اس کا عسکری نے ذکر کیا ہے۔ مزی کی ”تہذیب“ میں لکھا ہے کہ ابن سعد نے ان کی تاریخ وفات ۱۷۷ھ لکھی ہے۔ مغلطی نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن سعد نے تو عبد اللہ بن ابی حدرہ کا عنوان قائم کیا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور تاریخ بھی انہی کی لکھی ہے جس میں یہ اضافہ کیا کہ وہ اکاسی (۸۱) سال کے تھے۔ یہی تاریخ خلیفہ اور یحییٰ بن بکیر وغیرہ نے بیان کی ہے۔

۹۴۴۱ ابو حدرہ (دوسرے) حکم بن حزن کلفی، ناموں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۴۴۲ ابو حدرہ (ایک اور) ان کا نام براء تھا۔ ابن عبد البر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کے بارے میں علم نہیں۔

۹۴۴۳ ابو حدرہ ابو حدرہ میں تذکرہ آئے گا۔

۹۴۴۴ ابو حذافہ سہمی عبد اللہ بن حذافہ بن قیس، پہلے ذکر ہوا ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۷۹۴) تجرید (۱۵۸/۲) \* اسد الغابہ (۵۷۹۶) استیعاب (۲۹۵۲) تجرید (۱۵۸/۲)

\* اسد الغابہ (۵۷۹۷) تجرید (۱۵۸/۲) \* مسند احمد (۵۴۳/۳) (۵۸۱/۳)



### ۹۷۴۵ ابو حذیفہ بن عتبہ \*

بن ربیعہ ابن عبد شمس بن عبد مناف قرشی عجمی، معاویہ فرماتے ہیں: ان کا نام مہشم ہے۔ بقول بعض: ہشیم، ہاشم، قیس ہے۔ سبقت الی الاسلام کرنے والوں میں سے ہیں۔ دو ہجرتیں کیں اور دونوں قبلوں کی جانب نمازیں پڑھیں۔ \* ابن اسحاق \* کا قول ہے: تینتالیس افراد کے بعد اسلام لائے۔ سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے حالات میں بھی ان کا ذکر ہوا ہے۔ سالم کے قصہ میں صحیحین میں بطریق زہری، عروہ سے بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا ذکر ثابت ہے کہ ابو حذیفہ شرکاء بدر میں سے تھے۔ اپنی کنیت سالم سے رکھتے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ دراز اور لانے قد والے خوبصورت چہرے بشرے والے انسان تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، اس وقت عمر چھپن (۵۶) سال کی تھی۔ \*

### ۹۷۴۶ ابو حذیفہ ثقفی \*

از اولاد غیاث بن مالک بیعت رضوان میں بقول مدائنی شریک ہوئے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۷۴۷ ابو حرب بن خویلد

بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری عقیلی۔ ابن کلبی فرماتے ہیں: وہ جاہلیت کے شہسوار تھے، پھر اسلام لائے۔ نبی ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے آپ سے پوچھا کہ ان کی قوم نہ دسواں حصہ لے گی اور نہ جمع ہوگی تو آپ نے ان کی یہ بات مان لی۔ قطب کی شرح سیرت میں ہے آپ نے انہیں اسلام کی پیشکش کی تو انہوں نے قبول نہ کیا، بعد میں اسلام لے آئے تھے۔

### ۹۷۴۸ ابو حریز \*

ان سے ابویلیٰ روایت کرتے ہیں۔ ناموں میں حریز نامی شخصیت میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

### ۹۷۴۹ ابو حریزہ \*

مستغفری کا قول ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صرف کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور ہشتم کے طریق سے بحوالہ ابواسحاق کوئی جوشیبانی ہیں ابو حریزہ سے ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے: ”یا رسول اللہ! ہمیں آپ کی یہ صفت کتابوں میں ملتی ہے کہ آپ قیامت کے روز عرش کے پاس غصہ سے بھرے، اپنے بعد اپنی امت کے کیے پر افسوس کرتے کھڑے ہوں گے۔“ \* ابواحمد حاکم نے یہ حدیث ان سے پہلے والے شخص

\* اسد الغابہ (۵۸۰۰) استیعاب (۲۹۵۵) تجرید (۱۵۸/۲) \* اسد الغابہ (۴۱۶/۴)

\* السیرۃ النبویۃ (۷/۴) (۲۶۹/۲) \* اسد الغابہ (۴۱۶/۴) مختصر تاریخ دمشق (۱۸۶/۲۷)

\* اسد الغابہ (۵۸۰۱) تجرید (۱۵۸/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۱۰) \* اسد الغابہ (۵۸۰۲) تجرید (۱۵۸/۲)

\* اسد الغابہ (۴۱۷/۴)

ابو حریز کے سوانح میں درج کی ہے، رائج یہی ہے کہ وہ اور ہیں۔

### ۹۷۵۰ ابو حریش

ما عزم بن مالک رضی اللہ عنہ کے رجم میں شریک ہوئے، ان کے بیٹے حریش کے حالات میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

### ۹۷۵۱ ابو حسان

صالح بن حسان کے دادا۔ بقول ابن مندہ: شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ ان کی حدیث مجالد نے بواسطہ صالح بن حسان، اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے خلاف چڑھائی کی۔

### ۹۷۵۲ ابو حسان

بقول بعض: ابو حسن، اور ابو حسین مولا بنی نوفل، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے وہ ابن المنکدر سے کہ مجھے ابو حسان مولا بنی نوفل نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کوئی فخر کی بات نہیں، میں قیامت کے دن پوری انسانیت کا سردار ہوں گا۔“

ابن مندہ نے بطریق عباس دوری بحوالہ یعقوب اسی سند سے روایت کی، فرمایا: مجھے ابو حسین مولا بنی نوفل نے بیان کیا۔ ابو نعیم نے دوسری سند سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی، فرمایا: ہمیں ابو حسن نے بیان کیا۔ زہری نے بواسطہ ابو حسن مولا بنی نوفل بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک حدیث روایت کی ہے۔ نوفل اپنے عہد ولاء کی جانب منسوب ہیں وہ ابن حارث بن عبدالمطلب ہیں، اس واسطے کہ وہ بنی عبد اللہ بن حارث بن نوفل کے مولا ہیں۔ اگر واقعہ یہی ہے تو وہ تابعی ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ نوفل بن عبد مناف کی جانب منسوب ہوں، انہی میں عثمان بن سعید بن ابی حسین کے دادا بھی ہیں۔

### ۹۷۵۳ ابوالحسن

علی بن ابی طالب ابن عبدالمطلب ہاشمی، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۷۵۴ ابو حسن انصاری

ثم المازنی، یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن کے دادا، کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ نام تمیم بن عمرو تھا، بقول بعض: ابن عبد عمرو، ابن عبد قیس بن مخرمہ بن حارثہ بن ثعلبہ بن مازن تھا۔ ابن السکن لکھتے ہیں: بدری صحابی ہیں۔ اور حسین بن عبد اللہ ہاشمی کے طریق سے

اسد الغابہ (۵۸۰۵) تجرید (۱۵۹/۲) اسد الغابہ (۵۸۰۷)

بخاری کتاب احادیث الانبیاء (۳۳۴۰) مسلم کتاب صفة القيامة باب ما جاء في الشفاعة (۵۸۹۹)

ترمذی کتاب صفة القيامة باب ما جاء في الشفاعة (۲۴۳۴) مسند احمد (۴۳۵/۲) (۴۳۶/۲)

الاسماء والصفات للبيهقي (۳۱۵) السنة لابن ابی عاصم (۸۱۱) جامع المسانيد (۵۳۱/۱۳) اسد الغابہ (۸۹/۷)

اسد الغابہ (۵۸۰۶) تجرید (۱۵۹/۲)

بواسطہ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا ابو حسن سے روایت کرتے ہیں جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے، ان میں سے ایک شخص اٹھا لیکن اپنے جوتے لینا بھول گیا، جنہیں دوسرے شخص نے اٹھا کر اپنے بیٹھنے کی جگہ رکھ لیا، وہ شخص آ کر کہنے لگا: میرے جوتے تھے، لوگوں نے کہا: ہم نے تو نہیں دیکھے (جس شخص نے جوتے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیے تھے) وہ کہنے لگا: میں نے بطور مزاح وہ جوتے اٹھائے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو خوفزدہ کرنے کا کیسا انجام ہوگا“۔ \* آپ نے تین بار یہ کلمات فرمائے۔ عبداللہ بن احمد نے زیادات مسند میں بطریق در اور دی، عمرو بن یحییٰ سے بواسطہ یحییٰ بن عمارہ بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے، فرمایا: میں بازار گیا اور دوسرخ سیاہ رنگ کے فاخہ کے بچے پکڑ لیے جن پر ان کی ماں سو رہی تھی، اتنے میں ابو حسن میرے پاس آ گئے، انہوں نے مجھے مار کر کہا: ”کیا تمہیں پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے“۔ \* اسی روایت کو طبرانی نے بطریق محمد بن فلیح، بواسطہ عمرو بن یحییٰ اس سے زیادہ مختصر انداز میں نقل کیا ہے اس میں فرماتے ہیں: اتنے میں صحابی رسول ابو حسن آ گئے، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ ذہبی \* فرماتے ہیں: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے۔

۹۷۵۵ ابوالحسن رافع بن عمرو طائی ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۷۵۶ ابوحسن \* مولا بنی نوفل ابوحسان میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۷۵۷ ابوحسین تصغیر، یہ بھی پہلے گزر چکا ہے۔

۹۷۵۸ ابوالحشر

صہیب کے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا پیش آمدہ ایک قصہ ذکر کیا جاتا ہے جسے ابن ابی شیبہ نے بطریق ابوالضحیٰ بحوالہ مسروق نقل کیا ہے، فرمایا کہ صہیب رضی اللہ عنہ کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا تو ان سے اعراض کر لیا، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ کو میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں، میں نے آپ کے متعلق ایک خواب دیکھا ہے جو مجھے پسند نہیں، پوچھا: آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک انصاری کے دروازے پر آپ کا یہ ہاتھ گردن سے بندھا ہے جن کا نام ابوالحشر ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھی بات دیکھی ہے، قیامت تک میرے لیے دین کو جمع کر دیا ہے۔

۹۷۵۹ ابوحصیرہ \*

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں خیبر کی کھجوریں دی تھیں، ان کا نام لکھنے میں اختلاف ہے بعض صاد کی زیر سے اور بعض طاء سے لکھتے ہیں۔

\* المعجم الكبير (۹۸۰/۲۲) مجمع الزوائد (۲۵۳/۶) جامع المسانید (۵۳۰/۱۳) اسد الغابہ (۴۱۸/۴)

\* زوائد المسند (۱۶۷/۱) \* تجرید (۱۵۹/۲) \* اسد الغابہ (۵۸/۴) \* اسد الغابہ (۵۸۰/۸) تجرید (۱۵۹/۲)

944.

ان کا نام لقمان تھا، ناموں میں گزرا ہے۔

9241

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کی حدیث نعيم بواسطہ اپنے چچا وہ بخوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں۔

9644

بنغوی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ واقدی نے بواسطہ عبداللہ بن یحییٰ، عمر بن حکم بحوالہ جابر روایت کی ہے کہ ابو حصین سلمیٰ کان سے سونا لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے، پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ ❀

9294

قاضی اسماعیل کی کتاب ”احکام القرآن“ میں ان کا ذکر آتا ہے، جو بطریق اسباط بن نصر بواسطہ سدی اپنی قوم کے کسی فرد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوالحصین کے دو بیٹے تھے، وہ بغرض تجارت شام سے مدینہ آئے۔ وہ دونوں نصرانی ہو کر شام میں جا بے تھے، ابوالحصین نے نبی ﷺ کے پاس آ کر یہ واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ”دین کے معاملہ میں کوئی زور بردستی نہیں۔“ اس وقت جنگ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ ابوالحصین کو دل میں بڑی بے اطمینانی ہوئی جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”تیرے رب کی قسم! جب تک یہ اپنے باہمی تنازعات میں آپ کو فیصلہ نہیں مان لیتے، ایمان والے نہیں ہو سکتے۔“ اسی طرح یہ روایت طبری نے بطریق اسباط بواسطہ سدی نقل کی ہے۔ ادھر الحمزی نے جعفر بن محمد کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ ابو داؤد نے ”کتاب النسخ والمسنوخ“ میں بواسطہ جعفر بن محمد، عمرو بن حماد سے بحوالہ اسباط بن نصر اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔ لیکن نزول آپ کے بارے کہا کہ حصین نامی ایک انصاری کے بارے میں نازل ہوئی۔ نیز طبری نے بطریق محمد بن اسحاق مغازی والے، بواسطہ محمد بن ابی محمد عکرمہ یا سعید بن جبیر سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ یہ آیت بنی سالم بن عوف کے حصین نامی ایک انصاری کے بارے میں نازل ہوئی۔ (حدیث)

میں کہتا ہوں: راویوں میں حصین بن محمد سالمی ہیں جن سے زہری نے سماع کیا ہے اور ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ انصار کے سرداروں میں سے تھے۔ ان سے ان کی حدیث صحیح میں اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابن ابی حاتم کا بیان ہے کہ ان سے ان کی روایت تو بواسطہ عتبان بن مالک ہے، ایسا ہی ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس تفصیل سے وہ صحابی نہیں ہو سکتے، اگرچہ اس میں دونوں مشترک ہیں کہ وہ انصار میں سے بنی سالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ”حصین“ نامی حضرات میں اس سے زیادہ تفصیل گزر چکی ہے۔

اسد الغابہ (۵۸۱۰) تجرید (۱۵۹/۲) ❀ اسد الغابہ (۵۸۱۱) تجرید (۱۵۹/۲) ❀ اسد الغابہ (۴/۴۱۸)

❖ اسد الغابہ (۵۸.۹) تجرید (۱۵۹/۲) ❖ اسد الغابہ (۴/۴۱۸) ❖ سورة النساء (۶۵)

۹۷۶۴ ابو حفص

عمر بن خطاب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۶۵ ابو حفص بن عمرو

بن مغیرہ مخزومی، فاطمہ بنت قیس کے خاوند، بقول بعض: ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ، عین میں تذکرہ ہونا ہے۔

۹۷۶۶ ابوالحکم

رافع بن سنان، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۶۷ ابوالحکم بن سفیان ثقفی

حکم بن سفیان میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۷۶۸ ابوالحکم بن حبیب

بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ مدائنی نے جسر کے روز ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی دن کو ”جسر الناطف کا دن“ کہا جاتا ہے۔ مدائنی فرماتے ہیں: اس روز ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ امیر لشکر کے ساتھ ثقیف کے تین سوا افراد شہید ہوئے، ان میں سے اسی افراد نے سفید بالوں پر خضاب لگا رکھا تھا۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۶۹ ابو حکیم قشیری

بہز بن حکیم کے دادا، یہ معاویہ بن حیدہ ہیں، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۰ ابو حکیم بن مقرن مرنی

ان کا نام عقیل تھا، بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۱ ابو حکیم کنانی

قعقاع بن حکیم کے دادا۔ بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور بحوالہ قعقاع بن حکیم ان کے دادا کے حوالہ سے روایت کی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے، فرماتے ہیں: میں نے آپ سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے کہ ان جوتوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے جن سے وہ راستوں میں چلتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مٹی ان دونوں کو پاک بنا دیتی ہے۔“ بغوی فرماتے ہیں: یہ روایت مجھے صرف ابن سمان کے ہاں ملی ہے جو حدیث میں کمزور راوی ہے۔

❖ اسد الغابہ (۵۸۱۳) تجرید (۱۵۹/۲)

❖ اسد الغابہ (۵۸۱۵) تجرید (۱۵۹/۲)



## ۹۷۷۲ ابو حکیم یزید

بقول بعض: حکیم ابو یزید، خیر خواہی کے بارے میں ان کی حدیث ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

## ۹۷۷۳ ابو حکیم مزنی

بقول باوردی، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اہل حمص سے ان کی حدیث منقول ہے۔ چنانچہ وہ حدیث انہوں نے ابن السکن اور طبرانی بحوالہ شریح بن عبید نقل کی ہے کہ ابو حکیم کا زعم ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”اگر میری امت پر صرف سورۃ الکہف ہی نازل ہوتی تو بھی ان کے لیے کافی تھی“۔ ایک اثر (حدیث یا قول صحابی) موقوف میں ان کا ذکر آتا ہے جسے عبدالرزاق نے بطریق عبداللہ بن مرداس نقل کیا ہے کہ مجھ سے ایک شخص مسئلہ پوچھنے آیا، میں نے اس سے کہا: عبداللہ بن مسعود یا ابو حکیم مزنی کے پاس جاؤ پھر جنبی شخص کے روزہ رکھنے کا قصہ ذکر کیا۔ اسی روایت کو طبرانی نے بھی ذکر کیا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ فتویٰ دینے میں شہرت رکھتے تھے۔

## ۹۷۷۴ ابو حکیم

بقول بعض: ابو حکیم، عمرو بن ثعلبہ، ناموں میں پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

## ۹۷۷۵ ابو حلوہ

مولا عباس بن عبدالمطلب۔ فاکہی نے کتاب مکہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن جریج مروی ہے: مولا عباس نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگے: میں ابومرہ مولا عباس ہوں، آپ نے فرمایا: نہیں! تم تو ابو حلوہ ہو۔

## ۹۷۷۶ ابو حلیمہ

نام معاذ ابن حارث انصاری قاری تھا، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

## ۹۷۷۷ ابو حماد انصاری

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کرنے کے بعد بحوالہ واہب بن عبداللہ وہ عقبہ بن عامر اور ابو حماد یا ابو حماد انصاری اصحاب رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھ کر اس پر پردہ ڈالا اس کے لیے زندہ درگور لڑکی کو بچانے کا ثواب ہے“۔

میں کہتا ہوں: ابو حماد عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے، اگر ان کا یہ قول نہ ہوتا کہ ”دونوں اصحاب رسول ﷺ“ تو امکان

اسد الغابہ (۵۸۱۸) تجرید (۱۶۰/۲) کنز العمال (۲۶۱۶)

تجرید (۱۶۰/۲) اسد الغابہ (۵۸۱۹) تجرید (۱۶۰/۲)

ابوداؤد کتاب الادب (۴۸۹۱) مسند احمد (۱۴۷/۳) المستدرک (۳۸۴/۴)

المعجم الكبير (۷۹۵/۱۷) (۸۶۴/۲۲) اسد الغابہ (۴۲۰/۴)

تھا واؤ گر گئی ہے۔

### ۹۷۷۸ ابو حماد

عقبہ بن عامر جہنی مشہور صحابی ہیں۔ تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۷۷۹ ابو حمامہ

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کسی مصنف کی کتاب میں ان کا نام دیکھا ہے۔ (اس کے علاوہ) نہ میں ان کے نام سے واقف ہوں اور نہ ان کی کسی حدیث کے بارے میں کچھ سنا ہے۔ ابوالجارود نے بھی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن اسحاق بواسطہ یعقوب بن عقبہ بحوالہ حارث بن ابی بکر وہ اپنے والد وہ حمامہ وہ اپنے والد کی سند سے ان کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

### ۹۷۸۰ ابو حمراء\* (مولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

نام ہلال بن حارث، بقول بعض: ابن ظفر۔ یہ قول ابن عیسیٰ نے تاریخ حمص میں نقل کیا ہے۔ ناموں میں پہلے ان کا ذکر ہوا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بقول بعض: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ لیکن ان کی حدیث صحیح نہیں۔

### ۹۷۸۱ ابو حمراء\* (دوسرے)

بدرواحد میں شریک ہوئے۔ بقول بعض: مولا عفراء ایک قول: ”مولا حارث بن رفاعہ“ کا ہے۔

### ۹۷۸۲ ابو حمزہ

انس بن مالک، خادم رسول۔ مشہور صحابی ہیں، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۷۸۳ ابو حمزہ انصاری

جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بیٹا حمزہ ہے۔ حاء کی قسم ثانی میں حمزہ میں ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

### ۹۷۸۴ ابو حمید ساعدی\*

مشہور صحابی ہیں۔ نام عبدالرحمن بن سعد، ایک قول: عبدالرحمن بن عمرو سعد اور ایک قول منذر بن سعد بن منذر کا ہے۔ دادا کا نام کسی نے مالک بتایا ہے، کسی نے یوں نسب لکھا ہے۔ عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو۔ بقول بعض: سہل بن سعد کے چچا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک احادیث نقل کی ہیں۔ صحیحین میں ان کا ان کے ساتھ ذکر ہے۔ ان سے ان کا پوتا سعید بن منذر بن ابی حمید، حضرت جابر صحابی، عباس بن سہل بن سعد، عبدالملک بن سعید بن سوید، عمرو بن سلیم عروہ، اور محمد بن عمرو بن عطاء

\* اسد الغابہ (۵۸۲۰) تجرید (۱۶۰/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۲۱) استیعاب (۲۹۶۰) تجرید (۱۶۰/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۲۲) تجرید (۱۶۰/۲)

وغیرہ حضرات روایت لیتے ہیں۔ خلیفہ اور ابن سعد وغیرہ کا قول ہے: اُحد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ امام واقدی فرماتے ہیں: خلافت معاویہ کے اخیر میں یا خلافت یزید کے آغاز میں فوت ہوئے۔

### ۹۷۸۵ ابو حمید (یا ابو حمیدہ شک ہے)

بلاذری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر کے ان کا نام لکھا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ان کی حدیث نقل کی ہے، جو ابو حمید ساعدی کی دو گنی احادیث میں شامل ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن بن موسیٰ اور ابو کامل دونوں زہیر سے وہ عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید سے وہ ابو حمید یا ابو حمیدہ سے (زہیر کو شک ہے) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیام دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حدیث)

ابن فحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ وہ ساعدی کے علاوہ ہیں، اس واسطے کہ اگر وہی ہوتے تو زہیر بن معاویہ کو ان کے بارے میں شک نہ گزرتا۔

### ۹۷۸۶ ابو حمیضہ انصاری

سالمی، نام معبد بن عباد۔ تذکرہ ہوا ہے۔

### ۹۷۸۷ ابو حمیضہ حرنی

ابن السکن اور عثمانی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان بھی لکھتے ہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن السکن اور طبرانی مسند اہل شام میں بحوالہ غصیف بن حارث روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو حمیضہ حرنی نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھے، آپ ایک شخص سے مرد تھا یا عورت تھی بات کرنے میں مشغول تھے ہم تھوڑا تھوڑا کر کے کھانے لگے پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کھانے میں شریک ہو گئے، اس کے بعد فرمایا: ایسے کھاؤ جیسے ایمان والے کھاتے ہیں۔ پھر بڑا لقمہ لے کر اشارہ کیا کہ ایسا اسی طرح کے پانچ یا چھ لقمے پھر اگر ان کے ساتھ کوئی چیز ہو تو فہا ورنہ پانی پی کر اٹھ جائے۔ ابن السکن لکھتے ہیں: مجھے ان کی صرف یہی روایت ملی ہے۔

### ۹۷۸۸ ابو حنش

ابن سعد نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا کہ کسی نے ان سے کہا آپ امارت (امیر بننے) کا سوال نہیں کرتے؟ ایسا ہی تجرید میں ہے۔

### ۹۷۸۹ ابو حنہ

پہلے بھی یہ نام گزرا ہے، واقدی نے یہی نام لیا ہے۔

\* مسند احمد (۴۲۶/۵) \* اسد الغابہ (۵۸۳۱) استیعاب (۲۹۶۳)

\* اسد الغابہ (۵۸۲۳) تجرید (۱۶۰/۲) \* اسد الغابہ (۴۲۱/۴)

### ۹۷۹۰ ابوحنہ انصاری

ابوحبہ بن غزیہ کے بھائی ابن ابی خیشمہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور میں نے مغلطائی کے قلم سے نقل کیا ہے۔

### ۹۷۹۱ ابوحنہ (دوسرے)

بقول بعض: ان کا نام مالک بن عامر یا ابن عمیر ہے، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

### ۹۷۹۲ ابوحوالہ ازدی

نام عبداللہ ابن حوالہ، تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۷۹۳ ابوحيان

حيان کے حالات میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ نسب بیان نہیں ہوا، جو ناموں میں سے حرف حاء میں گزرا ہے۔

### ۹۷۹۴ ابوحيوه كندی \* یا حضرمی

رجاء بن حیوہ کے دادا، ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور بسند طبرانی ان کی سند سے بحوالہ خارجہ بن مصعب بحوالہ رجاء بن حیوہ انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے۔ ایک باندی نبی ﷺ کے پاس سے گزری جو حج کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ کس کی ہے، لوگوں نے کہا: فلاں شخص کی۔ فرمایا: کیا وہ اس سے ہمبستر ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: وہ اس کے بچہ کا کیا کرے گا؟ اس کا دعویٰ کرے گا حالانکہ یہ اس کا بیٹا نہیں یا اسے غلام بنائے گا اور وہ اس کے کانوں اور آنکھوں میں غذا پہنچاتا ہے، میں نے تو اس پر ایسی لعنت بھیجنے کا ارادہ کر لیا تھا جو اس کے ساتھ قبر میں داخل ہو جائے۔ \*

### ۹۷۹۵ ابوحيه تمیمی

نام حابس تھا، پہلے ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### قسم ثانی از حرف حاء

قسم ثانی خالی ہے۔

### قسم ثالث از حرف حاء

### ۹۷۹۶ ابوحدیرہ الاجذمی

بقول بعض: جذامی دور نبوی پایا اور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے۔ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے ان کا

\* اسد الغابہ (۵۸۲۶) تجرید (۱۶۱/۲)

\* مجمع الزوائد (۳۰۰/۴) المعجم الكبير (۷۶۶/۲۲) اسد الغابہ (۴۲۲/۴)

ذکر کیا ہے اور ان کا قصہ نقل کیا ہے کہ عبدالعزیز بن نبھان نے کریب بن ابرہہ سے پوچھا: کیا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے سفیان بن وہب کے پاس آدمی بھیجا، انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، حمد و ثناء کے بعد فرمایا: جو مال اللہ تعالیٰ نے بطور غنیمت عطا کیا ہے، میں اسے لُحْم و جذام کے دو قبیلوں میں عدل و انصاف سے تقسیم کرتا ہوں۔ تو ابوحدیرہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے عمر! میں انصاف کے بارے میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں.... قصہ ہے۔ اسے مسدد نے اپنی ”مسند کبیر“ میں اور ابو عبید نے ”الاطول“ میں بروایت عبد الحمید بن جعفر بواسطہ یزید بنحوالہ سفیان بن وہب اسی مفہوم میں نقل کیا ہے۔

### ۹۷۹۷ ابوالحصین حنفی

اسلام پر ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے، جن کے متعلق ابن المطر حنفی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے: **ع**

”بنی حنیفہ میں سے ہم آپ کو دھوکا دینے والے نہیں، وہ اور منیٰ تک رقص کرنے والیاں کافر ہیں، ماسوائے میرے ابو حصین عامر اور ابن سفیان کے یہ نیک ہیں۔“  
وٹیمہ نے کتاب الردۃ میں اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۹۷۹۸ ابوحناء

ابن ابی ازہر دوسی۔ دور نبوی ﷺ پایا ہے۔ ابوازیہر کا قتل غزوہ بدر کے بعد نبی ﷺ کی حیات میں ہوا ہے۔ انہی ابوحناء کی ایک سمیہ نامی بیٹی تھی جس سے مجاشع بن مسعود نے نکاح کیا تھا، جس کا نصر بن حجاج کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا ہے۔

### قسم رابع از حرف حاء

### ۹۷۹۹ ابو حبیب عنبری

ذہبی رحمہ اللہ نے تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان میں اور ہر ماس کے دادا میں فرق ظاہر کیا ہے، جبکہ دونوں ایک ہیں۔ دونوں عنوانات میں ابو موسیٰ کی تخریج کا حوالہ دیا ہے جبکہ مجھے ”ذیل“ میں صرف ایک جگہ ملا ہے۔

### ۹۸۰۰ ابو حبیش غفاری

ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا بیان آ رہا ہے۔ یہ نام خاء اور نون سے ”حبیش“ ہے ابن مندہ نے درست لکھا ہے۔

اسد الغابہ (۵۷۹۱) تجرید (۱۵۸/۲)

تجرید (۱۵۸/۲)

اسد الغابہ (۵۸۹۳) تجرید (۱۵۸/۲)



### ۹۸۰۱ ابو حزامہ سعدی

ابن مندہ نے حاء میں ذکر کیا ہے، لیکن درست خاء ہے۔ جیسا کہ تذکرہ ہونا ہے۔

### ۹۸۰۲ ابوالحسن الراعی

ذہبی نے تجرید میں ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ کذاب (پر لے درجہ کا جھوٹا) ہے اس نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ اس کا وجود ہی نہیں۔ اس سے روایت کرنے میں علی بن عون ایک شیخ منفرد ہے، جن سے صدر الدین بن کثیریہ جو بنی اور مؤید محمد بن علی حلبی روایت کرتے ہیں، وہ کذاب ہے۔ میزان میں لکھتے ہیں: ابوالحسن بن نوفل راغنی نے کہا: شق قمر کی رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کیا۔ علی بن عون کہتے ہیں: چھ سو سال (یعنی چھٹی صدی کے بعد) ترکستان میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔

### ۹۸۰۳ ابو حسنہ خزاعی

کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے جو ایک لفظی غلطی کا نتیجہ ہے اور ابو ضمہ انس بن عیاض سے بواسطہ ہشام بن عروہ بحوالہ اپنے والد مسند روایت کی ہے کہ ابو حسنہ خزاعی اونٹوں والوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہدی کے جانوروں میں سے تھک کر لاچار ہو جانے والے جانوروں کے بارے میں پوچھا۔ حافظ صالح جزرہ فرماتے ہیں: اس میں ابو ضمہ نے عجیب لفظی غلطی کی ہے۔ وہ تو ناجیہ خزاعی تھے۔ انہوں نے شروع میں الف کا اضافہ کر کے جیم کو کھینچ کر حسنہ سے ابو حسنہ بنا دیا۔ حرف نون میں ناموں کے حصہ میں صحیح طور پر حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

### ۹۸۰۴ ابو حفصہ

مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو لفظی غلطی اور تبدیلی کا کرشمہ ہے۔ چنانچہ وہ بطریق شعبہ، مغیرہ بن عبد اللہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو حفصہ کی مجلس میں بیٹھا.... پھر حدیث رقبہ (جس شخص کی کوئی اولاد فوت نہ ہوئی ہو) ذکر کی۔ درست نام ابو حفصہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ خاء میں بیان ہوگا۔

### ۹۸۰۵ ابو حکیم بن ابی یزید الکرخی

بغوی نے ان کا ذکر کر کے کہا: مجھے جہاں تک علم ہے ان کی حدیث صرف عطاء بن السائب نے ذکر کی ہے، پھر بطریق حماد بن یزید انہوں نے بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اس صحابی کی کنیت ابو یزید ہے، حرف ی میں وضاحت ہوگی۔ اس لیے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے بیٹے کا نام حکیم ہو تو ان کی کنیت بھی ابو حکیم ہونی چاہیے۔ بغوی وغیرہ کی روایت میں ان کی کنیت ابو یزید ہی لکھی ہے، لہذا ان کا تذکرہ حرف

اسد الغابہ (۵۸۰۴) تجرید (۱۵۹/۲) میزان الاعتدال (۳۶۴/۶)

اسد الغابہ (۵۸۱۴) تجرید (۱۵۹/۲) مسند احمد (۳۶۷/۵) مجمع الزوائد (۱۱/۲)

اسد الغابہ (۵۸۱۷) تجرید (۱۵۹/۲)

حاء میں وہم پڑتی ہے۔

### ۹۸۰۶ ابوالحسیر

انس بن رافع، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

### ۹۸۰۷ ابو حنیوہ الصنابحی

بقول ابو موسیٰ: ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث بھی نقل کی ہے، لیکن نام اور نسبت میں لفظی غلطی کا ارتکاب کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ نام تو ابوخیثرہ ہے اور الصباحی ہے نہ کہ صنابحی۔ حاء میں درست نام ذکر ہوگا۔

### ۹۸۰۸ ابو حنیہ النمیری

ذہبی رحمہ اللہ نے تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا نام ہشتم بن الربیع ہے۔ ابن ناصر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ سلف میں مجھے ان کی موافقت کرنے والا کوئی نہیں ملا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ابوحنیہ نہ صحابی ہیں اور نہ انہیں روایت و ادراک حاصل ہے۔ معجم الشعراء میں مرزبانی لکھتے ہیں: ابوحنیہ میں بے وقوفی اور عقل کی خرابی تھی اور بصرہ فروش ہوتے وہ رجزیہ اور قصیدہ گو شاعر تھے۔ ابو عمرو بن العلاء انہیں برتری دیتا تھا۔ انہوں نے ہشام بن عبد الملک کا دور بھی پایا ہے۔ منصور اور پھر مہدی کے دور حکومت تک زندہ رہے۔ جب منصور کا انتقال ہوا تو انہوں نے اس کا مرثیہ کہا، وہی مندرجہ ذیل شعر کے قائل ہیں: ”خبردار! دوست کے گھر والوں میں سے ایک قبیلہ نے بوسیدہ چادر اوڑھ لی جب راتیں خلط ملط ہو گئیں۔ جب رات اور دن آدمی سے تقاضا کرنے لگیں تو اس سے ایسی چیز تقاضا کرنے لگ جاتی ہے جس کا تقاضا کرنا ملول اور بور نہیں کرتا۔“

محمد بن سلام الجمحی نے انہیں شعراء کے طبقہ میں سے بشار بن برد اور ان کے نیچے کے طبقہ کے شعراء میں شمار کیا ہے۔ ابوالفرج اصبہانی لکھتے ہیں: ابوحنیہ الہشتم بن ربیع بن زرارہ بن کثیر بن جناب بن کعب بن مالک بن عامر بن نمیر بن عامر بن صعصعہ النمیری دور بنی امیہ اور بنی عباس کے بزرگ پیشرو مخضرمی شاعر ہیں۔ وہ بصرہ کے رہائشی اور فصیح رجزیہ اور قصیدہ گو شاعر تھے، لیکن اس سب کے باوجود وہ بے وقوف، بزدل، بخیل، بے حد جھوٹے، بہر کیف ان تمام رزائل میں مشہور تھے۔

میں کہتا ہوں: شاید جن لوگوں نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے ان کی دلیل ان کا مخضرمی ہونا ہے، جو ایک باطل دلیل ہے کیونکہ جن بعض مخضرمین کو کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے دور جاہلیت اور اسلام دیکھا ہے، نیز اموی اور عباسی حکومتوں کا دور پانے والے کو مخضرمی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ابوحنیہ قسم ثانی میں شامل ہیں نہ کہ قسم اول میں۔ ابوبکر بن ابی خیشمہ بحوالہ محمد بن سلامہ جمعی نقل کرتے ہیں کہ ابوحنیہ کی ایک تلوار تھی جس کا نام ”لعاب المنیہ“ تھا۔ لیکن مزے کی بات کہ اس میں اور لکڑی میں کوئی فرق نہ تھا۔ وہ سب سے زیادہ بزدل تھے۔ مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ ایک رات ان کے گھر کتا گھس آیا انہوں نے سمجھا شاید چور ہے۔ میں نے جھانک کر دیکھا انہوں نے اپنی تلوار ”لعاب المنیہ“ سونت

لی اور کہنے لگے: ارے اوہمیں دھوکا دینے والے! ہم پر جرأت کرنے والے۔ اللہ کی قسم! تو نے اپنے لیے بہت بری چیز منتخب کی ہے، مال تھوڑا ہے اور تلوار تیز اور چمکدار تم خود ہی میری طرف سے ملنے والی سزا سے پہلے ہی معافی مانگ لو۔ وہ یہ ساری باتیں صحن کے درمیان میں کھڑے ہو کر کہہ رہے تھے۔ اسی اثناء میں وہ کتابا ہر نکلا تو انہوں نے بے ساختہ کہا:

”الحمد لله تعالى نے تمہیں کتے کی صورت میں بدل دیا اور ہمیں جنگ سے بچالیا۔“

ابو محمد بن قتیبہ لکھتے ہیں: ابو حنیہ نمیری سب سے جھوٹا انسان تھا۔ ایک دن اس نے کہا کہ وہ صحرا میں جا کر کوؤں کو بلائے گا تو وہ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے ان میں سے جتنے چاہے گا پکڑ لے گا۔ کسی نے اس سے کہا: ابو حنیہ! اگر ہم تمہیں صحرا میں لے جائیں اور تم کوؤں کو بلاؤ اور وہ نہ آئیں تو پھر ہم تمہیں کیا سزا دیں؟ اس نے کہا: تب تو اللہ انہیں دور ہی رکھے۔ لکھتے ہیں: ایک دن اس نے کہا: مجھے ایک ہرن نظر آیا جس پر میں نے تیر پھینکا لیکن تیر بچ کر نکل گیا، بھاگتے ہوئے تیر پھر اس کے آڑے ہوئے پھر وہ بچ نکلا پھر آڑے آیا اللہ کی قسم کئی بار تیر اس کے آڑے آتا اور وہ بچ نکلتا، بالآخر اسے پچھاڑ دیا۔ مبرد نے بحوالہ ابن ابی حنیہ روایت کی ہے کہ ابو حنیہ نمیری بڑا دروغ گو شخص تھا وہ فرزدق کے حوالہ سے کئی باتیں بیان کرتا، ایک دن میں نے اس کو سنا کہنے لگا: ایک دفعہ ہرن نظر آیا تو میں نے اس پر تیر چلایا پھر اسی طرح کا واقعہ ذکر کیا۔ رقاشی بحوالہ امام اصمعی لکھتے ہیں: ابو حنیہ نمیری ابو جعفر منصور کے دربار میں آیا، اس نے منصور کی مدح اور بنی حسن کی ہجو کر رکھی تھی۔ تو منصور نے اسے اس کی اُمید سے کم انعام دیا۔ تو وہ حیرہ چلا گیا جہاں خمارہ کے پاس شراب پینے لگا اور اس کا ایک مشکیزہ خرید لیا پھر اس کا اس کے ساتھ ایک براقصہ ذکر کیا۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں: ابن منذر کی ابو حنیہ نمیری سے ملاقات ہوئی تو کہا: مجھے اپنا کوئی شعر سناؤ! اس نے شعر سنایا۔ اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا: شعر ایسا ہوتا ہے؟ ابو حنیہ نے کہا: کیوں اس میں کیا عیب ہے؟ یہی عیب ہے کہ تم نے سن لیا ہے۔ ابو عبید بکری ”شرح امالی القالی“ میں لکھتے ہیں: ابو حنیہ نمیری اسلامی دور کا شاعر ہے اس نے بنی امیہ حکومت کا آخری زمانہ اور حکومت بنی عباس کا ابتدائی دور پایا ہے۔ اس کا انتقال منصور کی خلافت کے آخر میں ہوا۔

میں کہتا ہوں: پہلے جو حوالہ مرزبانی کا گزر چکا ہے کہ اس نے منصور کی وفات پر مرثیہ کہا تھا اس سے پتہ چلتا ہے اور مرزبانی ہی کا بیان ہے کہ سلمہ بن عیاش العامری شاعر نے ابو حنیہ نمیری سے کہا: جانتے ہو؟ لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: کیا کہتے ہیں؟ کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں تم سے زیادہ شاعر ہوں۔ اس نے کہا: اِنَّا لِلّٰہ (افسوس!) لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی واقعہ کو مرزبانی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کئی لوگوں سے بحوالہ سلمہ بن عیاش العامری (جو بصرہ کے شعراء میں سے تھا) محمد بن سلیمان بن علی نے کہا کہ میں نے ابو حنیہ سے کہا، پھر یہی الفاظ ذکر کیے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن سلیمان کی گورنری مہدی کی جانب سے اور اس کے بعد بھی رہی۔ جو تقریباً ۱۱۰ھ اور اس کے بعد کا دور ہے۔ تو یہ مؤرخین وغیرہ کے اتنے زیادہ اقوال اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ابو حنیہ نہ صحابی ہیں اور نہ اسے دور نبوت حاصل ہے اور یہی معتبر قول ہے۔ واللہ اعلم!

## حرفِ خاء

### قسم اول از حرفِ خاء

۹۸۰۹ **ابو خارجہ** \* عمرو بن قیس الخزرجی العبدی، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۱۰ **ابو خالد** حکیم بن حزام الاسدی۔

۹۸۱۱ **ابو خالد** یزید بن ابی سفیان الاموی، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۱۲ **ابو خالد** \* (بے نسبت)

ان کا ابو احمد الحاکم نے بحوالہ امام بخاری، اسی طرح المستغفری نے ذکر کیا ہے کہ صحابی ہیں جن کی حدیث اعمش سے بواسطہ مالک بن حارث بحوالہ ابو خالد مروی ہے۔ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، آپ نے اہل شام کو ہم سے زیادہ انعام دیا۔ ابن ابی شیبہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۸۱۳ **ابو خالد** \*

حارث بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم انصاری زرقی۔ ابن اسحاق وغیرہ نے شرکاء بدر اور بیعت عقبہ وغیرہ کے مواقع میں ان کا ذکر کیا ہے اور امام واقدی رحمہ اللہ نے بطریق ضمیرہ بن سعید نقل کیا ہے کہ ابو خالد زرقی کو جنگ یمامہ میں کئی گہرے زخم آئے جو خلافت فاروقی میں ہرے ہو کر بہہ پڑے جس سے ان کا انتقال ہو گیا۔

۹۸۱۴ **ابو خالد حارثی** \*

از بنی حارث بن سعد ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابراہیم بن بکیر بلوی بواسطہ بٹیر ابن ابی قسیمہ سلامی روایت نقل کی ہے کہ مجھے ابو خالد حارثی، جو بنی حارث بن سعد سے تعلق رکھتے تھے، بتایا کہ میں ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے دیکھا کہ آپ تبوک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہم لوگ آپ کے ساتھ نکل پڑے، چلتے چلتے ہمارا گزر شمود کی بستی حجر پر ہوا۔ آپ ﷺ نے ہمیں ان کے گھروں میں داخل ہونے سے منع فرمایا اور ہمیں ان کے پاس کے پانی کے چشموں

\* اسد الغابہ (۵۸۳۴) \* اسد الغابہ (۵۸۳۴) استیعاب (۲۹۶۶) تجرید (۱۶۱/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۲۸) تجرید (۱۶۱/۲) \* السیرۃ النبویہ (۱۶۱/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۲۹) تجرید (۱۶۱/۲)

اور کنوؤں سے بھی منع کر دیا.... پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ اسی میں ہے کہ آپ جلدی ظہر کی نماز پڑھ کر ایک قبیلہ کے پاس آئے، وہاں آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو فرمایا: تم لوگ ابھی تک اس کا پانی تیز کر رہے ہو۔ وہ چشمہ ایسا تھا کہ اس کا پانی کم تھا جس سے برتن بھی نہ بھرتا تھا۔ فرماتے ہیں: آپ نے اس جگہ کا نام تبوک رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ترکش سے ایک لمبا نیزہ نکال کر فرمایا: اتر کر یہ نیزہ اس میں گاڑ دو اور اللہ کا نام لینا۔ چنانچہ وہ اترے اور بسم اللہ پڑھ کر وہ نیزہ گاڑ دیا۔ تو پانی جوش سے فوارہ کی طرح نکلنے لگا۔ \* اسی قصہ میں ابراہیم فرماتے ہیں: ہمارے جذام کے ابو عقال نامی ایک صاحب آئے ان کے متعلق مشہور تھا کہ یہ ابدال ہیں۔ وہ کہنے لگے: مجھے وہ بابرکت جگہ دکھاؤ جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے اور وہ چھوٹا سا گڑھا (معمولی سا گڑھا) تھا، جس سے پیالہ بھی نہ بھرتا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اسے جاری کر دیا۔ چنانچہ ہم انہیں لے کر ادھر گئے۔ وہ جب اس کے پاس کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ہاں یہی ہے، اللہ کی قسم! یہ وہ پانی ہے جسے جبرائیل علیہ السلام نے بہایا اور محمد ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا کی۔ یہ تو بڑی برکت والا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ چشمہ بدستور اسی طرح رہا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابن عریض یہودی کو بھیجا جس نے اسے پاٹ دیا۔

میں کہتا ہوں: اس حدیث کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

#### ۹۸۱۵ ابو خالد السلمی \*

محمد بن خالد کے دادا بغوی نے کنیٰ میں ان کا ذکر بطریق ابوالسلیح، محمد بن خالد سلمیٰ سے انہوں نے اپنے دادا سے جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے روایت کی ہے، پھر ایک حدیث ذکر کی۔ \* بقول بعض: ان کا نام زید ہے جس کی تفصیل ناموں میں گزر چکی ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نام اللجلاج بتایا ہے، یہ بھی پہلے بیان ہو چکا، مجھے سوائے مذکورہ روایت کے کسی روایت میں ان کا نام نہیں ملا۔

#### ۹۸۱۶ ابو خالد الکندی \*

خالد بن معدان کے دادا۔ حسن سمرقندی نے اسی نام سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابو موسیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے ان کی کوئی روایت نقل نہیں کی۔

#### ۹۸۱۷ ابو خالد القرشی \*

الحزومی۔ خالد کے والد۔ ان سے ان کے بیٹے بحوالہ اپنے والد طاعون کے بارے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

\* جامع المسانید (۵۴۷/۱۳) اسد الغابہ (۴/۲۲۴)

\* اسد الغابہ (۵۸۳۰)

\* مسند احمد (۲۷۲/۵) المعجم الكبير (۸۰۱/۲۲) السنن الكبرى (۳۷۴/۳) مجمع الزوائد (۲۹۲/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۳۱) تجرید (۱۶۱/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۳۳) استیعاب (۲۹۶۵) تجرید (۱۶۱/۲)



تجرید \* میں ان کا ذکر کر کے لکھا ہے: ان کی کوئی شان ہے۔

### ۹۸۱۸ ابو خدش اللخمی \*

شرف صحابیت حاصل ہے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے عبد اللہ بن محیریز ان کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا اسی طرح مختصر ذکر کیا ہے اور ابن السکن نے بطریق ثور بن یزید بحوالہ عبد اللہ بن محیریز، ابو خدش صحابی رسول ﷺ ذکر کیا ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ کیا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تمام مسلمان تین چیزوں میں برابر کے شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ۔“ \* قسم اخیر میں ان الفاظ پر اعتراض کا ذکر ہوگا اور وہ الفاظ یہ ہیں: ”ایک صحابی رسول۔“

### ۹۸۱۹ ابو خراش \*

حدرد بن ابی حدرد اسلمی۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۸۲۰ ابو خراش السلمی \*

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن المقرئ نے حیوہ سے بواسطہ ولید بن ابی ولید روایت کی ہے کہ عمران بن ابی انس نے بحوالہ ابو خراش سلمیٰ ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے ایک سال تک اپنے (مسلمان) بھائی سے ناراضگی رکھی تو گویا اس نے اس کا خون بہا دیا۔“ \* ان کے ہاں سلمیٰ ہی لکھا ہوا ہے، حالانکہ وہ اسلمی ہیں۔ جیسا کہ ابن وہب نے بواسطہ حیوہ نقل کیا ہے۔ بقول بعض: یہی حدرد بن ابی حدرد ہیں جن کا تذکرہ ان سے پہلے ہوا ہے۔

### ۹۸۲۱ ابوالخریف بن ساعدہ \* صفی میں ذکر ہوا ہے۔

### ۹۸۲۲ ابو خزاعہ \*

حمص فروش ہوئے، ان کی حدیث کثیر بن مرہ سے مروی ہے، تجرید میں ان کا ذکر ہے۔ \*

### ۹۸۲۳ ابو خزامہ \*

بنی حارث ابن سعد ہذیم عذری کے فرد ہیں ان کی حدیث زہری بواسطہ ابن ابی خزامہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابو خزامہ کا نام یحمر تھا، امام مسلم وغیرہ نے ان کا یہی نام بتایا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے جو دم اور دوا ہم کرتے ہیں..... (حدیث) \* امام مسلم کی کتاب الکشی میں ابو خزامہ بن یحمر لکھا ہے، ایسا ہی یعقوب بن

\* تجرید (۱۶۱/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۳۶) تجرید (۱۶۱/۲)

\* ابوداؤد (۳۴۷۷) مسند احمد (۵/۳۶۴) جامع المسانید (۵۴۹/۱۳) اسد الغابہ (۴۲۵/۴)

\* تجرید (۱۰۱/۲) \* ابوداؤد کتاب الادب باب فیمن یہجر احاہ المسلم (۴۹۱۵)

\* اسد الغابہ (۵۸۴۷) \* تجرید (۱۶۲/۲) \* ایضاً

\* اسد الغابہ (۵۸۴۲) تجرید (۱۶۲/۲) \* مسند احمد (۴۲۱/۳)

سفیان نے کہا اور بیہقی نے اسے قوی قول کہا ہے اور ایک اور طریق سے ان کا نام زید بن حارث بتایا ہے۔ ابو عمر لکھتے ہیں: ایک حدیث میں زہری سے راوی کی غلطی کی وجہ سے کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔ جبکہ یہ تابعی ہیں، لگتا ہے ان کا میلان اس طرف ہے، جس نے یوں کہا: ابو خزامہ بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں۔ ابن فتحون لکھتے ہیں: ان کی حدیث باوردی اور طبرانی نے بطریق ابن قتیبہ نقل کی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا۔ اسی طرح یہ روایت طبرانی نے بطریق عبدالرحمن بن اسحاق بحوالہ زہری روایت کی ہے۔ بقول بعض: زہری بواسطہ ابو خزامہ وہ اپنے والد سے، اس کو ابن عبدالبر نے رائج کہا ہے مبہمات میں اس کی طرف اشارہ ہوگا۔ ”خزامہ“ ناموں اور حارث بن سعد اور سعد ہذیم میں اُن سب لوگوں کی غلطی کا بیان ہوا ہے، جنہوں نے ان کا ایسا ہی نام بتایا۔

### ۹۸۲۳ ابو خزامہ \*

رفاعہ بن عرابہ الجعفی۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کی یہ کنیت بتائی ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۸۲۵ ابو خزامہ بن اوس \*

بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم انصاری۔ ابن اسحاق \* نے شرکاء بدر میں اور ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن میں نے ایک نسخہ میں جو حافظ ابو علی العسکری کے قلم سے لکھا ہے، اس نام کو الف کے بدلہ یاء سے ”خزیمہ“ دیکھا ہے۔ فرماتے ہیں: ”ابو خزیمہ“ میرے خیال میں یہ اسی نسخہ کا فساد ہے جس سے نقل کیا گیا ہے۔

### ۹۸۲۶ ابو خزیمہ بن یربوع \*

بن عمرو انصاری عدوی کا بیان ہے کہ یہ اُحد میں شریک تھے \* بقول بعض: ان کا نام یربوع ہے۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۸۲۷ ابو خصفہ \*

علی بن مدینی اور عبیدہ بن عبداللہ الصفار وغیرہ نے وہب بن جریر سے بواسطہ شعبہ بحوالہ میسرہ بن عبداللہ جعفی روایت کی ہے، فرمایا: میں ابو خصفہ کی مجلس میں بیٹھا۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو فقیر کون ہے؟ ہم نے عرض کی: جس کے پاس مال نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: (حقیقی) فقیر وہ ہے جس کا مال تو ہو لیکن اس نے آگے کچھ نہ بھیجا ہو۔ \* آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ آپ سے رقبہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا، اس وقت آپ نے فرمایا تھا۔

\* اسد الغابہ (۵۸۴۸) استیعاب (۲۹۷۰) \* اسد الغابہ (۵۸۴۲) استیعاب (۲۹۷۰)

\* السیرۃ النبویۃ (۲/۲۶۱) \* اسد الغابہ (۵۸۴۴) تجرید (۲/۱۶۲)

\* اسد الغابہ (۴/۴۲۹) \* اسد الغابہ (۵۸۴۵) تجرید (۲/۱۶۲)

\* مسند احمد (۵/۳۶۷) مجمع الزوائد (۳/۱۱) جامع المسانید (۱۳/۵۵۴) اسد الغابہ (۴/۴۲۹)

## ۹۸۲۸ ابو خَصِيفَه \* (تصغير ہے)

طبرانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق یزید بن عبد الملک نوفلی، یزید بن خصیفہ وہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھے چہروں کے پاس بھلائی تلاش کرو“۔ \* اسی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے نکلے تو وہ ((لا حول ولا قوة الا باللہ)) پڑھ لیا کرے۔“ \*

میں کہتا ہوں: یزید ضعیف ہے ہمارے شیخ الشیوخ ”کتاب الوشی“ میں لکھتے ہیں: اگر یہ یزید بن خصیفہ ہی ہیں تو وہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ مشہور ثقہ ہیں جو سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ مجھے ان کے والد کا نام راویوں میں اور نہ ان کے دادا کا ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ملا ہے اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو پھر مجھے نہ ان کے بارے علم ہے نہ ان کے والد اور دادا کے بارے میں۔ میں کہتا ہوں: یہی مشہور ہے ادھر الحمزی نے التہذیب میں یزید بن عبد الملک کو ان سے روایت کرنے والوں میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ خصیفہ کے والد کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ بقول بعض: وہی خصیفہ بن یزید ہیں۔ اس بنا پر مذکورہ حدیث کے صحابی خصیفہ ہوئے الحمزی نے یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ کے سوانح میں لکھا ہے کہ خصیفہ کے والد کا نام یزید ہے ایک قول ہے: عبد اللہ بن یزید بن سعید بن ثمامہ الکندی ہے۔

## ۹۸۲۹ ابوالخطاب \*

بقول ابو عمر: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ لیکن ان کا نام معلوم نہیں۔ ان سے وتر کے بارے میں بروایت ابو ثور بن ابی فاخثہ ایک حدیث مروی ہے۔ ادھر ابن فتحون نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے درست یہ ہے کہ ان سے ثور نے روایت کی ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: کوفہ کے رہائشی تھے۔ ابواحمد الحاکم لکھتے ہیں: ابراہیم بن عبد اللہ الخزاعی ان صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے جن کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے۔ ابن السکن، ابن ابی خيثمة، بغوی، عبد اللہ بن احمد نے اپنی کتاب ”السنن“ میں اور طبرانی نے بطریق اسرائیل، بواسطہ ثور بن ابی فاخثہ روایت کی ہے کہ میں نے ایک صحابی رسول ﷺ جنہیں ابوالخطاب کہا جاتا تھا، کو فرماتے سنا جب ان سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا کہ میرا دل تو چاہتا ہے کہ جب میں آدھی رات کے وقت اٹھ کر نماز پڑھوں اس وقت ہی وتر ادا کروں، بے شک اللہ تعالیٰ ساتویں گھڑی میں آسمان دنیا کی طرف (رحمت کا) نزول فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا کرنے والا۔ (حدیث) اس کے آخر میں ہے: ”جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو بلند ہو جاتا ہے۔“ \*

\* اسد الغابہ (۵۸۴۶) تجرید (۱۶۲/۲)

\* المعجم الكبير (۹۸۳/۲۲) مجمع الزوائد (۱۹۵/۸) کنز العمال (۱۶۷۹۶) جامع المسانید (۵۵۵/۱۳)

\* المعجم الكبير (۹۸۳/۲۲) مجمع الزوائد (۱۲۸/۱۰، ۱۲۹۹) جامع المسانید (۵۵۵/۱۳)

\* اسد الغابہ (۵۸۴۷) تجرید (۱۶۲/۲)

\* المعجم الكبير (۹۲۷۹/۲۲) مجمع الزوائد (۲۴۵/۲) (۱۲۸/۱۰) (۱۲۹/۱۰) جامع المسانید (۵۵۵/۱۳)

ابو احمد زبیری کی روایت میں بحوالہ طبرانی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وتر کے بارے میں پوچھا: آپ کے علاوہ کسی نے یہ روایت مرفوع نقل نہیں کی۔

### ۹۸۳۰ ابوخلاد

وہی سائب بن خلاد ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۸۳۱ ابوخلاد الرعینی

وہی عبدالرحمن بن زہیر، ان کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۸۳۲ ابوخلاد (بے نسبت)

نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسا شخص دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی نصیب ہوئی ہے تو اس کے قریب رہو“۔ (حدیث) ان سے ابو فروہ الجزری روایت کرتے ہیں۔ بقول بعض: ان میں واسطہ ابو مریم ہیں پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی بہتر ہے۔ یہ روایت بزار نے بطریق ابو فروہ، بواسطہ ابوخلاد جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ ہم نے انہیں مسند میں اس لیے شامل کیا کہ ان کا کہنا ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ باوجودیکہ انہوں نے خود نہیں کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا یا آپ ﷺ کا ارشاد سنا ہے۔ ابن ابی عاصم نے یہی روایت اسی سند سے نقل کی ہے، جس کے سیاق میں وہ لکھتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، لیکن ان کے ہاں بواسطہ ابوخلاد مروی ہے جبکہ درست ابوخلاد ہے۔ ادھر ابن مندہ کا خیال ہے کہ یہ سابقہ والی شخصیت ہیں۔ ابن ماجہ نے ان کا ذکر کیا تو فرمایا: بقول بعض ان کا نام عبدالرحمن بن زہیر ہے۔

### ۹۸۳۳ ابوخلف (خادم النبی ﷺ)

زنجیری نے ”ربیع الابرار“ میں ان کی ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ ”جب منافق کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش تھر تھرانے لگتا ہے اور رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے“۔ انہوں نے یہ روایت بغیر اسناد کے نقل کی، میرے خیال میں اس میں سے انس رضی اللہ عنہ کا ذکر رہ گیا ہے۔

### ۹۸۳۴ ابوخلید الفہری

بقول بعض ابوخلیدہ یا ابوحنیدہ، جیم میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

اسد الغابہ (۵۸۵۵) \* اسد الغابہ (۵۸۴۸) تجرید (۱۶۲/۲)

التاریخ الکبیر (۹۸/۹) \* التاریخ الکبیر (۲۷/۸) اسد الغابہ (۵۸۴۹) تجرید (۱۶۲/۲)

اسد الغابہ (۵۸۵۷) استیعاب (۲۹۷۴)

## ۹۸۳۵ ابوخميصہ \*

یہ معبد بن عباد ابن قشیر انصاری، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

## ۹۸۳۶ ابوخناس \*

خالد بن عبد العزیز الخزاعی، ناموں میں ذکر ہوا۔

## ۹۸۳۷ ابوحنیس الغفاری \*

ان کا نام مشہور نہیں، ابن السکن لکھتے ہیں: ان کی حدیث ان کے گھرانے سے مروی ہے۔ ابوبکر بن عمرو بن عبد الرحمن کی کتاب میں ان کی حدیث ہے۔ انہوں نے ایسا ہی ”عمرو“ لکھا ہے، جبکہ درست نام عمر ہے۔ وہ ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر امام مالک کے شیوخ و اساتذہ میں شامل ہیں۔ ابوبکر اور ابوحنیس کے درمیان ایک اور راوی ہے۔ الحاکم ابوالاحمد کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے اور ان کی حدیث بحوالہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابی ربیعہ نقل کی کہ میں نے ابوحنیس غفاری کو فرماتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تہامہ میں نکلا، یہاں تک کہ جب ہم لوگ عسفان میں پہنچے تو اس کے صحابہ آپ کے پاس آ کر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! بھوک نے ہمیں بے حال کر دیا، ہمیں کسی جانور کے ذبح کرنے کی اجازت دیجیے جسے ہم کھائیں..... (حدیث)

اسی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہے کہ آپ نے تو شوں کو جمع کرنے کا کہا جس سے برکت ہوئی پھر یہ لوگ چل پڑے۔ راستہ میں بارش ہوئی اور یہ لوگ سواریوں سے اترے اور منہ لگا کر بارش کا پانی پیا، آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ میں فرمایا: جس میں تین آدمی آئے جن میں سے دو بیٹھ گئے اور ایک اعراض کر کے چلا گیا: کیا میں تمہیں تین آدمیوں کی بات نہ سناؤ؟\* (حدیث) ذہلی فرماتے ہیں: یہ ابوبکر، ابن عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر ہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کے شیخ ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی عاصم اور دولابی نے اپنے دوسرے شیوخ سے اپنی روایتوں میں ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، جو عبد اللہ بن رجاء سے منقول ہے۔ حدیث کی سند حسن ہے، جو ہم بروایت اصہبانین امالی الحاکمی کے جزء ثانی میں عالی سند سے سنی ہے۔ صحیحین میں اس کا شاہد موجود ہے۔ اس کا ایک اور شاہد بحوالہ ان کے حاکم کی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## ۹۸۳۸ ابوخیثمہ الجعفی

عبد الرحمن بن ابی سبرہ، تذکرہ ہو چکا ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۸۵۷) استیعاب (۲۹۷۴) \* تجرید (۱۸۲/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۵۱) استیعاب (۲۹۷۵) تجرید (۱۶۲/۲)

\* بخاری کتاب العلم باب من قعد ینتہی بہ المجلس (۶۶)

کتاب الصلاة باب الحلق والجلوس فی المسجد (۴۷۴) دلائل النبوة (۱۲۲/۶) جامع المسانید (۵۲۲/۱۳)



### ۹۸۳۹ ابوخیثمہ الانصاری السالمی \*

حدیث کعب بن مالک میں ان کی توبہ کے قصہ کی طویل حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔ اس میں ہے غزوہ تبوک میں ایک شخص کے گھوڑے کی دھول اڑتی دکھائی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کرے ابوخیثمہ ہی ہو! \* تو اللہ کی قدر وہ ابوخیثمہ ہی تھے۔ امام واقدی رحمہ اللہ نے فرمایا: ان ابوخیثمہ کا نام عبداللہ بن خیثمہ ہے وہ اُحد میں شریک ہوئے اور خلافت یزید بن معاویہ تک زندہ رہے۔

### ۹۸۴۰ ابوخیثمہ انصاری (دوسرے ہیں)

ان کا نام مالک بن قیس، بقول بعض: یہ وہی ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجوروں کا صدقہ پیش کیا جس پر منافقین نے انہیں ملامت کی تھی۔ ابن کلبی رحمہ اللہ کا بیان ہے: یہ وہی پہلے والے سالمی ہیں اور ان کا نام مالک بن قیس ہے۔ عبداللہ بن خیثمہ نہیں۔ واللہ اعلم!

### ۹۸۴۱ ابوخیثمہ الحارثی

حاء میں ان کے متعلق تنبیہ گزر چکی ہے، اور جو اس کا قائل ہے کہ یہ نام ابوخیثمہ ہے تو اس بارے میں احتمال ہے۔ واللہ اعلم

### ۹۸۴۲ ابوالخیر الکندی

یہ جفیش ہیں، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

### ۹۸۴۳ ابوخیثمہ العبدی \*

ثم الصّباحی۔ صّباح ابن لکیز بن افسی کی طرف نسبت ہے جو عبدالقیس کا بطن ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں مختصراً، خلیفہ، دولابی، طبرانی اور ابوالاحمد الحاکم نے روایت نقل کی ہے کہ ابوخیثمہ الصباحی نے فرمایا کہ عبدالقیس کا جو وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں اس میں تھا، تو آپ نے ہمیں پیلو \* کی شاخ مسواک کرنے کے لیے دی۔ ہم نے عرض کی، اللہ کے رسول! اگرچہ ہمارے پاس شاخیں ہیں پھر بھی ہم آپ کا ہدیہ اور آپ کی کرامت قبول کرتے ہیں۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما! اپنی مرضی سے بلا کسی دباؤ کے مسلمان ہوئے ہیں جبکہ ایک قوم سوائے جنگ اور گھبراہٹ کے ایمان لانے سے رکی رہی۔ \* یہ طبرانی کے الفاظ ہیں۔ دولابی کی روایت میں ہے ہم چالیس مرد تھے۔ خطیب نے ”المؤتلف“ میں ان کا ذکر کیا

\* اسد الغابہ (۵۸۵۲) تجرید (۱۶۳/۲)

\* مسلم کتاب التوبہ (۶۹۴۷) دلائل النبوة (۲۲۳/۵) جامع المسانید (۵۲۳/۱۳)

\* اسد الغابہ (۵۸۵۳) تجرید (۱۶۳/۲) \* مسواک کرنے کا درخت

\* مسند احمد (۲۰۵/۴) المعجم الكبير (۹۲۴، ۹۲۳/۲۲) مجمع الزوائد (۶۲/۵) جامع المسانید (۵۶۰/۱۳)

اسد الغابہ (۴۳۲/۴) دولابی فی الکئی (۲۷/۱)

ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا نام لیا ہو۔

۹۸۴۴ ابو خیرہ\* (دوسرے ہیں)

اثیری نے انہیں صبحی سے علیحدہ ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث نقل کی ہے اس کو طبرانی\* نے نقل کیا ہے، لیکن وہ صبحی کے حالات میں درج کی ہے، میرے نزدیک یہ اور ہیں۔ عبد اللہ بن ہشام بن حسان بن یزید بن ابی خیرہ بحوالہ ابو خیرہ روایت کرتے ہیں: میرے اونٹ تھے جن پر میں بوجھ لادتا تھا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور خیبر میں شرکت کی، فرمایا یا حنین فرمایا۔ تو ہم لوگ ان کے لیے اپنے اونٹوں پر پانی لاتے تھے۔ (حدیث) اسی میں ہے: تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے برکت کی دعا کی اور میرے بیٹے کو بھی دعا دی۔

قسم ثانی از حرف خاء

قسم ثانی میں کسی کا ذکر نہیں۔

قسم ثالث از حرف خاء

۹۸۴۵ ابو خراش الہذلی\*

خوید بن مرہ ہیں، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۸۴۶ ابو خرفاء العامری

انہیں دور نبوت نصیب ہوا ہے۔ ابوالفرج اصہبانی\* نے ذوالرمہ شاعر کے حالات میں ان کا تذکرہ بطریق محمد بن حجاج تمیمی کیا ہے کہ میں حج کر کے جب ”مران“ پہنچا تو خرقاء ذوالرمہ کی اہلیہ کے ہاں آیا، انہیں سلام کر کے اپنا تعارف کرایا تو وہ فرمانے لگیں: کیا تم حجاج بن عمرو بن زید کے بیٹے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ کہنے لگیں: اللہ تعالیٰ تمہارے والد پر رحم کرے وہ جلد ہی موت کے ہاتھ لگ گئے! تم کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا: حج کر کے۔ کہنے لگیں: تمہارا حج ناقص ہے، کیا تم نے اپنے چچا ذوالرمہ کا یہ شعر نہیں سنا؟

”حج کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ سواریاں خرقاء کے سامنے کھڑی ہوں در آنحالیکہ اس نے نقاب اتارا ہوا ہو۔“

راوی کا بیان ہے کہ وہ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے بھی کھڑی لگ رہی تھیں، کیونکہ وہ دراز قد، سفید رنگ، ضعیف العمر، نحیم شحیم تھیں۔ میں نے ان سے ان کی عمر پوچھی تو وہ بتانے لگیں: مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ اب میں کتنے سالوں کی ہوں البتہ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت میں کم سن بچی تھی، میں نے شمر بن ذی الجوشن کا دور پایا ہے، میرے والد نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور اس میں کئی حملے کیے۔

\* اسد الغابہ (۵۸۵۴) تجرید (۹۲۲/۲) المعجم الكبير (۹۲۲/۲۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۴۶) استیعاب (۲۹۶۹) الاغانی (۱۲۳/۱۶)

جاہلیت کا دور پایا ہے۔ ان سے محرز مولا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ واقعہ نقل کرتے ہیں جو ان کا ان کے ساتھیوں کے ساتھ حاتم طائی کی قبر پر پیش آیا۔ جو ہم نے خرائطی کی ”مکارم الاخلاق“ میں بطریق ہشام بن کلبی بحوالہ محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔ عبدالقیس کا ایک گروہ حاتم طائی کی قبر کے پاس سے گزرا اور اسی کے پاس ان لوگوں نے پڑاؤ کر لیا۔ ان میں سے ایک شخص اٹھا اور حاتم طائی کی قبر پر لات مار کر کہنے لگا: ”ہماری ضیافت کرو“۔ پھر یہ لوگ سو گئے، وہی شخص گھبرایا ہوا جاگا اور اس کی زبان پر یہ شعر جاری تھے:

”ابوالخیری! تم خاندان کے بڑے ظالم اور منہ پھٹ آدمی ہو۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک ایسے گڑھے کے پاس مہمان نوازی طلب کرنے آئے ہو جس کی (میت کی) کھوپڑی زمین میں گھل مل گئی ہے۔ کیا تم میرے بستر کے پاس میرے لیے گناہ بے ضیافتی تلاش کرنا چاہتے ہو جبکہ تمہارے پاس ہی قبیلہ طی اور اس کے جانور بندھے ہیں۔ ہماری تو عادت ہے کہ ہم جانوروں کے پاس آ کر ان میں سے عمدہ کا انتخاب کر کے اپنے مہمان کو خوب سیر کر کے کھلاتے ہیں۔“

کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی کی کوچیں کٹی پڑی ہیں، وہ (نحر) ذبح کر چکے ہیں۔ صبح جب چلنے لگے تو اپنے اس ساتھی کو کسی نے اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ اسی اثناء میں انہیں دور سے پکارتا ہوا ایک شخص نظر آیا جو ایک اونٹ پر سوار تھا اور دوسرا اس کے ساتھ بندھا ہوا تھا، ان کے قریب آ کر کہنے لگا: تم لوگوں میں سے ابوالخیری کون ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں۔ آنے والے نے کہا: میں نے خواب میں حاتم کو دیکھا ہے، انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہاری اونٹنی سے انہوں نے تمہارے ساتھیوں کی ضیافت و مہمان نوازی کی ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سواری کا جانور دوں تو یہ اونٹ ہے اس پر سوار ہو جاؤ۔

اسی قصہ کو ابوالفرج اصہبانی \* نے مذکورہ سند سے حاتم طائی کے حالات میں نقل کیا ہے کہ محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ولید مولا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ابوالخیری نامی ایک شخص تھا جس کا گزر اپنے ساتھیوں سمیت حاتم طائی کی قبر پر سے ہوا۔ اس رات ابوالخیری پکار کر کہنے لگا: اپنے مہمانوں کی ضیافت کرو پھر وہ واقعہ ذکر کیا۔ اسی میں ہے: پھر وہ جتنی اللہ کی رضا تھی چلے اس کے بعد انہیں ایک سوار نظر آیا۔ وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ تھے، کہنے لگے: حاتم کو میں نے خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے تمہاری اونٹنی سے ضیافت کی ہے اور اس بارے میں اشعار کہے ہیں جنہیں اتنا دہرایا کہ مجھے یاد ہو گئے۔ پھر ان کا ذکر کیا، اسی میں ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس اونٹ کو سواری کے لیے دوں چنانچہ اس پر سوار ہو کر چلے گئے۔

## القسم الرابع از حرف خاء

### ۹۸۴۸ ابو خالد الکندی \*

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا اور بطریق ابوفروہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابومریم کو فرماتے سنا کہ میں نے ابو خالد کندی سے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب تم ایسا شخص

دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی جیسی صفت عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب رہو....“ (حدیث) \*  
یہ حدیث ابوخلاد الرعینی کی ہے، ان کی کنیت اور نسبت میں وہم ہو گیا ہے۔

### ۹۸۴۹ ابو خدش \*

انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان سے ابو عثمان روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں تھے لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، رستہ مار لیا اور اونچائی پر رستے لگا لیے، جب آپ نے یہ صورتحال دیکھی تو فرمایا: سبحان اللہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: گھاس، پانی اور آگ۔“ \* ابن مندہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں: ابو خدش الشرمعی کا نام حبان بن زید شامی ہے۔ ان کا صحابی ہونا صحیح ثابت نہیں۔ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے اور مذکورہ حدیث کی طرف اشارہ کیا اور پھر اسے بیان کیا۔ فرماتے ہیں: اسے یزید بن ہارون وغیرہ نے حریر بن عثمان سے بحوالہ ابو خدش نقل کیا ہے۔ بعض نے ان کا نام حبان بن زید شرمعی بتایا ہے، اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: ایک صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ انہی ابو خدش نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ادھر ابوالیمان نے حریر بن عثمان سے بحوالہ حبان روایت کی ہے جن کی کنیت ابو خدش ہے کہ شرع کے ایک بزرگ روم کی سرزمین پر فروش ہوئے۔ پھر وہ حدیث نقل کی۔ اس سے ابن عبد البر کی بات کی موافقت ہوتی ہے۔ ابن مندہ کے انہیں دو شخص قرار دینے پر ابن الاثیر نے ان کا عیب شمار کیا ہے۔ ایک سلمیٰ جن کا ذکر قسم اول میں گزر چکا ہے، دوسرے شرمعی۔ فرماتے ہیں: ابو عمر نے انہیں جن سے ابو عثمان روایت لیتے ہیں اور انہیں جن سے ابن میرز روایت کرتے ہیں، ایک شخص کہا ہے یہی درست ہے۔ جبکہ ابن مندہ اور ان کے تابعین نے ان میں فرق کیا ہے۔ انہوں نے پہلے شخص کو شرع کا بزرگ اور دوسرے کو لخمی قرار دیا ہے۔ اگر انہیں اس بات کا علم ہوتا کہ شرع لخم کا بطن ہے تو ویسا ہی کرتے جیسا ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے شرع اور لخم کی وجہ سے فرق نہیں کیا۔ بلکہ وجہ یہ بنی کہ دوسری روایات سے یہ ظاہر ہوا کہ شرمعی ہی حبان بن زید شام کے مشہور تابعی ہیں صحابی نہیں۔ وہ تو کسی صحابی سے روایت لیتے ہیں۔ اور کبھی کوئی مرسل روایت کرتے ہیں یہ ابو خالد سلمیٰ صحابی کے علاوہ ہیں۔ اگرچہ وہ حدیث جو ان دونوں نے روایت کی ہے ایک ہے۔ اسے عمرو بن علی فلاس نے یحییٰ قطان سے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے حریر سے انہوں نے ابو خدش سے انہوں نے کسی صحابی رسول ﷺ سے نقل کیا ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، یا فرمایا: تین میں شرکت کی۔ عمرو بن علی کہتے ہیں: میں نے معاذ بن معاذ سے پوچھا تو انہوں نے حریر بن عثمان سے بواسطہ حبان بن زید شرمعی انہوں نے بحوالہ ایک صحابی رسول ﷺ روایت کی ہے، عمرو فرماتے ہیں: پھر ہمارے پاس یزید بن ہارون آئے، انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔

یہی روایت ابو احمد الحاکم نے ”کنی“ میں لکھی ہے جس کی سند یوں ہے بطریق فلاس، پھر بطریق اسمعیل بن رجاء الزبیدی، حریر بحوالہ ابو خدش وہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں۔ ابو داؤد نے سنن میں عالی سند نقل کی، علی بن جعد سے وہ حریر سے وہ حبان

\* ابن ماجہ الزہد باب الزہد فی الدنیا (۴۱۰۱) المعجم الکبیر (۹۷۵/۲۲) اسد الغابہ (۴/۲۲۴)

\* اسد الغابہ (۵۸۳۵) تجرید (۱/۱۶۱) \* مسند احمد (۵/۳۶۴) جامع المسانید (۱۳/۵۴۹) اسد الغابہ (۴/۲۲۵)

سے وہ قرن کے ایک شخص سے وہ مسدد، وہ عیسیٰ بن یونس وہ حریر سے وہ خدش سے وہ ایک مہاجر صحابی سے، اس سے پتہ چلا کہ ابو خدش کا نام حبان بن زید شرعی ہے اور یہ تابعی ہیں صحابی نہیں۔ اور انہوں نے کسی نام والے صحابی سے روایت کی ہے جن کی نسبت میں اختلاف ہے، کوئی شرعی اور کوئی قرنی تو کوئی کچھ اور کہتا ہے۔

### ۹۸۵۰ ابو خدش الشرعی

حبان بن زید۔ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ شام کے رہنے والے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ یہ ابن عبد البر کا قول ہے، اور بات بھی یہی ہے۔

### ۹۸۵۱ ابو خراش الرعینی

بقول ذہبی: بقی بن مخلد نے ان کی ایک حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے جو غلطی ہے۔ چنانچہ وہ بطریق ابو نعیم بحوالہ ابو خراش الرعینی روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں جب مسلمان ہوا تو میری دونوں بیویاں آپس میں سگی بہنیں تھیں، میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں میں سے جس کو چاہو طلاق دے دو“۔

میں کہتا ہوں: سند میں نقص اور تحریف واقع ہوئی ہے۔ اسی روایت کو ابن ابی شیبہ نے بحوالہ ابو خراش، وہ الدیلمی سے جو فیروز ہیں نقل کی ہے۔ یہ حدیث انہی سے مشہور ہے اور ان کا قصہ مشہور ہے۔ ابن ماجہ نے یہ روایت سنن میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اسی سند سے نقل کی ہے اور ابواحمد الحاکم نے الکافی میں بطریق حسین بن سنان حرانی، عبدالسلام بن حرب سے نقل کی ہے یوں ابن مندہ کی سند سے ابودوب کا نام رہ گیا۔ اور حیثانی کی جگہ ابوالخیر کو برقرار رکھا، نیز اس سے الصحابی بھی رہ گیا۔

ابن مندہ نے رعینی کے حالات میں عمران بن عبداللہ کی روایت، ابو خراش سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے نقل کی ہے جو وہم پر مبنی ہے۔ ادھر امام بخاری رحمہ اللہ اور ابواحمد الحاکم نے فضالہ سے روایت کرنے والے شخص میں (ان دونوں نے یہ نہیں کہا: وہ رعینی ہیں) اور رعینی میں فرق کیا ہے۔ جس کی تائید ابن یونس کے ”تاریخ مصر“ میں لکھے قول سے بھی ہوتی ہے کہ ابو خراش اور ان سے روایت کرنے والے عمران کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔

### ۹۸۵۲ ابو خلف (خادم النبی ﷺ)

زنجری نے ”ربیع الا برار“ میں بحوالہ ابو خلف خادم النبی ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش تھر تھرانے لگتا ہے اور رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے“۔ ان کے ہاں اسی طرح بغیر سند کے لکھا ہے جبکہ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نام رہ گیا ہے، مذکورہ حدیث ابویعلیٰ کی کتاب میں ایک کمزور ترین سند سے بواسطہ ابو خلف اعمیٰ (ناہینا) بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم النبی ﷺ مروی ہے۔ ابن ماجہ نے ابو خلف کی بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک اور حدیث بھی روایت کی ہے۔

استیعاب (۲۹۶۷) تجرید (۱۶۱/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۳۸) تجرید (۱۶۱/۲) \* تجرید (۱۶۱/۲)

ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی من اسلم و عنده نساء (۲۲۴۳) ترمذی کتاب النکاح (۱۱۲۹، ۱۱۳۰)

ابن ماجہ کتاب النکاح (۱۹۵۰) مسند احمد (۲۳۲/۴) جامع المسانید (۵۵۲/۱۳) اسد الغابہ (۴۲۶/۴)



## حرف دال

## قسم اول از حرف دال

## ۹۸۵۳ ابوداؤد انصاری مازنی

بقول بعض: ان کا نام عمرو یا عمیر ہے، دولابی کا قول ہے: میں نے ابن البرقی کو فرماتے سنا: ان کا نام عمیر بن عامر بن مالک بن خضاء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار ہے۔ ”التصحیف“ میں عسکری رقمطراز ہیں کہ جھنی فرمایا کرتے تھے کہ یہ لفظ ابوداؤد (الف سے پہلے ہمزہ کے ساتھ) ہے، ابن الدباغ نے اسے صحیح کہا ہے ایسا ہی ابوعلی الغسانی نے ابن عبدالبر کے ”اوہام“ میں لکھا ہے جبکہ ابن فتحون نے اس کی تردید کرتے لکھا ہے کہ مسلم، نسائی، ابواحمد، طبری، ابن جارود اور ابن السکن سب نے ان کی کنیت ابوداؤد (واؤ سے پہلے الف کے ساتھ) لکھی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہی مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور خلیفہ نے اسی پر بھروسہ کیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ان سے مروی روایت میں آیا ہے۔ ابن اسحاق وغیرہ کا بیان ہے کہ وہ بدر اور بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ امام احمد نے بطریق ابن اسحاق بحوالہ ان کے والد انہوں نے ایک مازنی سے انہوں نے ابوداؤد کے حوالہ سے بدر میں ان کی شرکت کا قصہ ذکر کیا ہے۔ دولابی کی بطریق جعفر بن حمزہ بن ابی داؤد مازنی بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا جو بدری صحابی ہیں روایت ہے، فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے یہاں تک کہ مسجد ذوالخلیفہ کے پاس پہنچے آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور پھر حج کا احرام باندھا۔ (حدیث) ابن سعد نے بواسطہ واقدی انہوں نے اپنی مسند سے بحوالہ ام عمارہ نقل کیا ہے کہ ابوداؤد مازنی اور سلیط بن عمرو بیعت عقبہ میں حاضر ہونا چاہتے تھے، پہنچے تو لوگ بیعت کر چکے تھے بعد میں انہوں نے اسعد بن زرارہ کے ہاتھ پر بیعت کی جو عقبہ کی رات نقباء کے سردار تھے۔

## ۹۸۵۴ ابودجانہ انصاری

ان کا نام سماک بن خرشہ یا ابن اوس بن خرشہ بتایا جاتا ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ وہ بدر میں شریک اور یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے بطریق یزید بن السکن مسند روایت کی ہے کہ جنگ بدر میں گھسان کا رن پڑا تو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابودجانہ سماک بن خرشہ آپ علیہ السلام کا دفاع کرنے لگے، مصعب تو شہید ہو گئے اور ابودجانہ کو بہت زخم آئے۔ بقول بعض

اسد الغابہ (۵۸۵۵) تجرید (۱۶۳/۲) السیرۃ النبویۃ (۲۰۷/۲)

مسند احمد (۴۵۰/۵) جامع المسانید (۵۶۵/۱۳) السیرۃ النبویۃ (۲۰۷/۲)

اسد الغابہ (۵۸۵۶) تجرید (۱۶۳/۲) السیرۃ النبویۃ (۵۴/۳)

وہ میلہ کذاب کے مارنے میں شریک تھے۔ صحیح مسلم میں بطریق حماد بن سلمہ بواسطہ ثابت بحوالہ انس رضی اللہ عنہ ان کا ذکر ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے اُحد کے روز ہاتھ میں تلوار لے کر فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق سمیت کون پکڑے گا؟ تو ابودجانہ نے وہ تلوار سنبھالی اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں چیرتے چلے گئے۔ ”الکئی“ میں دولابی نے بطریق عبید اللہ بن وازع بواسطہ ہشام بن عروہ وہ بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار پیش کر کے فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق سمیت کون پکڑے گا؟ تو ابودجانہ سماک بن حرب کھڑے ہوئے۔ عرض کی: میں، لیکن اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا اور اسے ہاتھ میں لے کر کسی کافر سے نہ بھاگنا۔“ ❀

### ۹۸۵۵ ابوالدحداح انصاری ❀

”انصاری“ حلیف ہونے کی وجہ سے کہلاتے ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں: مجھے نہ ان کا نام معلوم ہے اور نہ نسب۔ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ انصار میں سے ہیں اور ان کے حلیف ہیں۔ بغوی لکھتے ہیں: ابودحداح انصاری، اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ امام احمد، بغوی اور حاکم نے بطریق حماد بن سلمہ بواسطہ ثابت بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! فلاں کے پاس کھجور کا درخت ہے جس سے میں اپنی چار دیواری بنانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے کہا: ”اسے وہ کھجور کا درخت جنت کے ایک کھجور کے درخت کے بدلہ میں دے دو۔“ ❀ اس شخص نے انکار کر دیا۔ حضرت ابودحداح اس کے پاس آئے اور اس سے فرمایا میرے گھر کے بدلہ میں یہ کھجور کا درخت مجھے فروخت کر دو، تو اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اپنے گھر کے بدلہ میں وہ کھجور کا درخت خرید لیا ہے، اب اس سائل کو دے دیں میں نے وہ آپ کو دے دی ہے۔ جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجور کے پھلے ہوئے درخت ہیں۔“ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ پھر وہ اپنے گھر آئے، اپنی اہلیہ سے کہا: ام دحداح اس گھر سے نکلو کیونکہ میں نے اسے ایک جنتی کھجور کے درخت کے بدلہ میں بیچ دیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا ہی وارے کا سودا ہے یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ کہا۔ یہی روایت ہمیں مسند عبد بن حمید میں عالی سند سے لکھی ملی ہے۔ جو حدیث جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ابودحداح کا جنازہ پڑھایا پھر ایک شاخ لے کر فرمایا..... (حدیث) اس کے آخر میں ہے: ”ابودحداح کے لیے کتنے ہی کھجور کے درخت ہیں۔“ اسی طرح یہ روایت انہوں نے حجاج بن محمد سے بواسطہ شعبہ، سماک سے بحوالہ ان کے روایت کی ہے۔ نیز محمد بن جعفر سے بواسطہ شعبہ بحوالہ ابودحداح نقل کی ہے۔ مسلم نے بندار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہ ابودحداح سے مروی ہے ابن مندہ نے بطریق عبداللہ بن حارث بحوالہ ابن مسعود روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر دے گا۔“ ❀ تو ابودحداح نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ ہم سے قرض لینا چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابی دجانة (۶۳۰۳) مسند احمد (۱۲۲/۳) دلائل النبوة (۲۳۴/۳)

❀ اسد الغابہ (۵۸۵۷) تجرید (۱۶۳/۲)

❀ مجمع الزوائد (۳۲۴/۹) موارد الظمان (۲۲۷۱) ❀ البقرة (۲۴۵)

ہاں۔ (حدیث) اس میں ان کے صدقہ کا ذکر ہے۔ بطریق عقیل، ابن شہاب سے مرسل اس کا مفہوم منقول ہے۔ ثابت بن دحاح کے حالات میں گزر چکا ہے کہ ان کی کنیت ابودحاح تھی، وہ نبی ﷺ کی حیات میں فوت ہوئے جس کی بنیاد پر ابو عمر نے کہا: وہ یہی ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ وہ اور ہیں۔

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ ابودحاح کا انتقال ہوا جو انصار میں باہر سے آ کر آباد ہوئے۔ تو نبی ﷺ نے عاصم بن عدی کو بلا بھیجا اور فرمایا: کیا اس کا تم لوگوں سے کوئی نسبی رشتہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کی میراث ان کے بھتیجے ابولبابہ بن عبدالمند رکودی۔ \* یہ واقعہ مناسب ہے کہ ثابت کے لیے ہو کیونکہ پہلے ان کے حالات میں گزر چکا ہے کہ وہ احد میں زخمی ہوئے، بقول بعض: اسی میں شہید ہوئے۔ ایک قول ہے کہ زندہ رہے بعد میں زخم مندمل ہوا تو وفات پا گئے۔ یہی راجح ہے۔ رہے یہ صحابی جن کا عنوان ہے تو یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ چنانچہ ابو نعیم کی روایت ہے کہ ابودحاح نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس کی پریشانی دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے لیے میرا پڑوس حرام کر دے گا۔ کیونکہ میں دنیا کی بربادی کے لیے مبعوث ہوا ہوں نہ کہ دنیا کو آباد کرنے کے لیے۔“ \* تشریح (یعنی دنیا کی وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل اور اس میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں)۔

میں کہتا ہوں: فضیل تک اس کی سند صحیح نہیں۔ اسی روایت کو طبرانی نے اس سے مکمل نقل کیا ہے جو جبرون بن عیسیٰ سے بواسطہ یحییٰ بن سلیمان بحوالہ فضیل مروی ہے۔ اور جبرون کی روایت کردہ حدیثیں بے بنیاد ہوتی ہیں۔

#### ۹۸۵۶ ابوالدحاح \*

بقول بعض: ابوالدحاح ان کا نام ثابت ہے۔ ناموں میں ذکر ہو چکا ہے، مقاتل بن سلیمان کا زعم ہے کہ ان کا نام عمر ہے۔

#### ۹۸۵۷ ابوالدرداء انصاری \*

نام عویمر، تذکرہ ہو چکا ہے۔ بقول بعض: عامر اور لقب عویمر ہے۔

#### ۹۸۵۸ ابودرہ البلوی \*

ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فتح مصر میں شریک تھے اور ان کی کوئی روایت مشہور نہیں۔ علی بن قتید فرماتے ہیں: میں نے ان کے گھر کے دروازہ پر لکھا دیکھا: ”یہ گھر ابودرہ بلوی صحابی رسول اللہ ﷺ کا ہے۔“ \*

#### ۹۸۵۹ ابوالدنیا \* (بے نسبت)

مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا اور محمد بن اسمعیل، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عمر بن قیس، عطاء ان کے

\* ذکرہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ (۲۶۵/۱۱)

\* المعجم الکبیر (۷۶۴/۲۲) کنز العمال (۶۲۷۹) مجمع الزوائد (۳۲۵/۹) اسد الغابہ (۴۳۴/۴)

\* اسد الغابہ (۵۸۶۴) استیعاب (۲۹۸۰) \* اسد الغابہ (۵۸۶۵) \* اسد الغابہ (۵۸۵۹) تجرید (۱۶۳/۲)

\* اسد الغابہ (۴۳۵/۴) \* اسد الغابہ (۵۸۶۰) تجرید (۱۶۳/۲)

سلسلہ سند میں ابوالدینیا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کر لیا کرے۔“ ہشام بن عمار فرماتے ہیں: یہ ابوالدینیا مشہور صحابی ہیں۔ اسی طرح بغوی نے بحوالہ ہشام نقل کیا ہے اور ابن مندہ بطریق ولید بن مسلم، عمر بن قیس سے نقل کرتے ہیں، لیکن متن میں یہ الفاظ ہیں: ”جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔“ \* ابو نعیم لکھتے ہیں: یہی درست ہے پہلے الفاظ غلط ہیں: ”العلل“ میں الدار قطنی لکھتے ہیں: یہ روایت محمد بن بکر برسانی نے عمر بن عطاء سے بحوالہ ابودرداء نقل کی ہے۔ صدقہ بن خالد فرماتے ہیں: عمر کی عطاء سے بحوالہ ابوالدینیا سند لفظاً غلط ہے۔

ابو بشر دولابی ”الکنی“ میں لکھتے ہیں: اس میں غلطی ہشام بن عمار سے ہوئی۔ خطیب نے ”الکفایۃ“ میں بطریق احمد بن علی الابار روایت کی ہے کہ میں نے ہشام بن عمار سے پوچھا: کیا آپ سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا.... پھر وہ حدیث نقل کی۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ الا بار فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث اہل حمص کے ہاں عمر بن قیس سے بواسطہ عطاء بحوالہ ابودرداء لکھی نظر آتی ہے۔ مجھے لگتا ہے ان کی کتاب میں اندماج ہو کر ”عن ابی الدینیا ہو گیا“ یعنی راء دال میں مل گئی۔ ولید بن مسلم کا مذکورہ طریق ان سب کی تردید کرتا ہے اور یہی بات باقی رہ جاتی ہے کہ اس میں لفظی غلطی ہوئی ہے۔

## القسم الثانی از حرف دال

اس میں کسی مرد کا ذکر نہیں۔

## القسم الثالث از حرف دال

### ۹۸۶۰ ابوالدھماء البنانی

دور نبوت پایا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، اور آپ سے استدعا کی بنی بنانہ کو واپس قریش میں لوٹایا جائے۔ وہ لوگ ان سے جدا ہو کر بنی شیبان کے پاس چلے گئے تھے، ابودھماء ان کے سردار تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے تو اس بات کا علم نہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ ان کی بات صحیح ہے تو آپ نے ان سے فرمایا: آئندہ سال تم لوگ میرے پاس آ جانا۔ اسی اثناء میں ان کے سردار ابودھماء قتل ہو گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہوا تو یہ لوگ آ گئے آپ نے انہیں قریش میں شامل کر دیا۔ اور جب حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو انہیں بھی واپس لوٹا دیا گیا۔ جس کے بارے میں عبدالرحمن بن حسان کہتے ہیں: ص

”سدھائے ہوئے تجھی نے ایسی ضرب لگائی کہ اس نے بنانہ کو بنی شیبان میں واپس پہنچا دیا۔“

یعنی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی یہ سارا واقعہ بلاذری کا ذکر کردہ ہے۔ زبیر بن بکار نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے وہ اپنی روایت میں لکھتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد انہیں سلام بھیجا کرتے تھے اور میرے پوچھنے پر فرمانے لگے: یہ ہماری بنی لوی بن غالب سے ہی بچھڑی قوم ہے۔

\* بخاری کتاب الجمعة باب غسل الجمعة (۸۷۹، ۸۹۵) مسلم کتاب الجمعة باب وجوب غسل الجمعة (۱۹۵۴)

ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب الغسل يوم الجمعة (۳۴۱) اسد الغابہ (۴/۴۳۵)

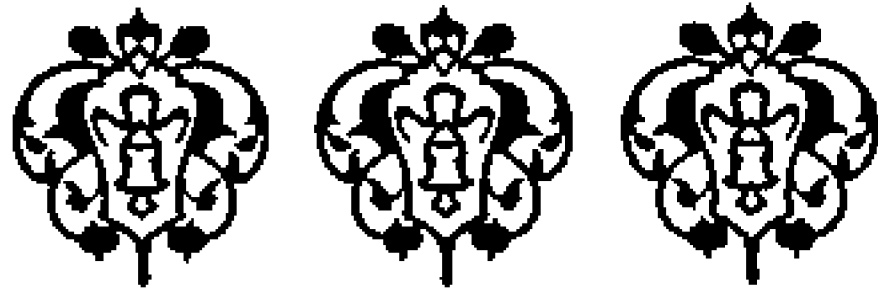
## القسم الرابع از حرف دال

### ۹۸۶۱ ابوالدرداء (بے نسبت)

ایک مرسل حدیث روایت کرنے کی بنا پر کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے جو وہم پر مبنی ہے۔ چنانچہ ابن ابی الدنیا اور الشعب میں بیہقی ان کے طریق اور ابودرداء الرهاوی تک ان کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے احتیاط کرو کیونکہ یہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگرنی ہے۔“ (حدیث) \* بیہقی فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے ابودرداء رهاوی سے وہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں۔ ذہبی \* لکھتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں یہ ابودرداء کون ہیں اور وہ حدیث منکر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔

### ۹۸۶۲ ابوالدیلی

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، میرے خیال میں درست ابن الدیلی ہے جو فیروز ہیں، فاء میں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: یہ شام کے رہنے والے ہیں، ان کے نسب کا پتہ نہیں۔ پھر بطریق عروہ بن رویم، بواسطہ ابوادریس الخولانی بحوالہ ابودیلی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل عبادت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھا ہے۔“ \* فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔



\* کنز العمال (۶۰۶۵) اتحاف السادة المتقين (۶۸/۸) كشف الخفاء (۵۸/۱)

\* میزان الاعتدال (۵۲۲/۴)

\* کنز العمال (۵۸۴۳) جمع الجوامع (۶۲۴۶)



## حرفِ ذال

### القسم الاول از حرف ذال

#### ۹۸۶۳ ابو ذباب المذحجی \*

از سعد العشیرہ۔ بقول ابو عمر: ان کے اسلام لانے کی بڑی دلچسپ حدیث ہے، وہ شاعر بھی تھے۔ یہی عبداللہ بن ابی ذباب کے والد ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ حسن بن احمد سمرقندی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے: ”ابو ذباب سعدی“ اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے بطریق عمارہ بن زید بحوالہ عبداللہ بن ابی ذباب انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرمایا: میں شکار کا شوقین تھا.... پھر ایک واقعہ ذکر کیا، پھر فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا وہ جمعہ کا دن تھا میں آپ کے منبر کے روبرو بیٹھا تھا، آپ خطبہ دینے منبر پر چڑھے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ”میں واضح معجزات و دلائل کے ساتھ تمہاری طرف اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں، اور میرے منبر کے آگے سعد العشیرہ کا ایک شخص بیٹھا ہے جو اسلام لانے آیا ہے، اس نے مجھے اور نہ میں نے اسے اس سے پہلے کبھی دیکھا ہے، نماز کے بعد یہ تم لوگوں سے ایک عجیب واقعہ ذکر کرے گا۔“ فرماتے ہیں: آپ نے نماز پڑھائی مجھے آپ سے بڑی مسرت ہوئی، نماز کے بعد فرمانے لگے: سعد العشیرہ کے بھائی قریب ہو جاؤ، ہمیں اپنا، صافی اور قراط یعنی اپنے کتے اور اپنے بت کا واقعہ سناؤ۔ فرماتے ہیں: میں کھڑے ہو کر اپنا واقعہ سنانے لگا۔ یہاں تک کہ جب وہ قصہ ختم ہونے لگا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ خوشی کی وجہ سے سونے کی طرح چمک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میرے سامنے قرآن مجید پڑھا تو میں مسلمان ہو گیا.... (حدیث) ایسا ہی ”شرف المصطفیٰ“ میں ابوسعید نیشاپوری نے طویل نقل کیا ہے، اس کے آخر میں ہے پھر میں نے آپ سے اپنی قوم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے جا کر انہیں اسلام کی رغبت دلائی تو وہ مسلمان ہو گئے۔ میں انہیں لے کر نبی ﷺ کے پاس آ گیا۔ اسی کے متعلق میں کہتا ہوں: ع

”جب رسول اللہ ﷺ ہدایت لے کر آئے تو میں نے ان کا اتباع کیا اور قراط کو ذلت کے گھر میں پھینک دیا۔ سعد العشیرہ کو میری طرف سے یہ پیام کون دے گا کہ میں نے فنا ہونے والی چیز کے بدلہ باقی رہنے والی چیز (آخرت) خرید لی ہے۔“

#### ۹۸۶۴ ابو ذباب (دوسرے)

فاکھی نے بطریق محمد بن یعقوب بن عتبہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن ابی ذباب سے وہ اپنے والد

عباس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قصی بن کلاب کے اشعار پڑھے: ع  
 ”میں لوئی کی اولاد سے محتاط لوگوں کا بیٹا ہوں، مکہ میں میری ولادت ہوئی اور میں یہیں پلا بڑھا۔ میرے لیے  
 بطحاء ہے جس کا معد کو پتہ ہے اور اس کا ظاہری علاقہ جو چاہے میں بھی وہی چاہتا ہوں۔ اگر اس میں قیدار اور  
 نبیت کی اولاد امید نہ کرے تو میں غالب نہیں۔“

### ۹۸۶۵ ابوذر الغفاری \*

مشہور زاہد (تارک الدنیا)۔ سچی بات کرنے والے۔ ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ مشہور یہ ہے کہ  
 وہ جناب بن جنادہ بن السکن ہیں، ایک قول ہے: ابن عبد اللہ۔ ایک قول ہے: ان کا نام بریر، بقول بریر تصغیر ہے۔ یہی اختلاف ان  
 کے والد کے بارے میں ہے۔ صرف السکن جو ان کے دادا ہیں ان کے بارے میں نہیں۔ بقول بعض: یزید اور عرفہ ایک قول ہے: ان  
 کا نام یہی السکن بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن ملیل (تصغیر ہے) ابن صغیر (یہ بھی تصغیر ہے) ابن حرام، ابن غفار، ایک قول ہے: ان  
 کے دادا کا نام سفیان بن عبید بن حرام بن غفار ہے اور ان کی والدہ کا نام رملہ بنت وقیعہ غفار یہ ہے، ایک قول ہے: یہ عمرو بن عبسہ  
 کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ابن ماجہ کی روایت میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جنید! تصغیر کے ساتھ،  
 یہ اختلاف جو ان کے والد کے نام میں ہے سارے کا سارا ابن عسا کرنے بحوالہ ان کے قائلین نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے  
 ہیں: بریر بریق کی لفظی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ ایسا زید اور یزید ہے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔ ان کے اسلام  
 لانے کا واقعہ دو طرح سے صحیحین میں ہے، جن میں اختلاف ظاہر ہے۔ بخاری کی کتاب میں بطریق ابو حمزہ بحوالہ ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: تم اس وادی میں جانا اور  
 مجھے اس شخص کی اطلاع دو جس کا کہنا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے اس کی بات غور سے سننا پھر  
 مجھے آکر بتانا۔

چنانچہ وہ بھائی روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر آپ ﷺ کی گفتگو سنی پھر ابوذر کے پاس واپس آیا اور ان سے کہا: میں نے دیکھا  
 ہے وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ایسا کلام سناتا ہے جو شعر و شاعری سے بالاتر ہے۔ تو ابوذر بولے: میں جو چاہتا تھا اس کی تم  
 نے مجھے تشفی نہ کرائی پھر خود سامان سفر اور ایک پانی کا مشکیزہ لیا اور چلتے چلتے مکہ پہنچ گئے مسجد میں آئے، نبی ﷺ کو جانتے نہ تھے  
 تلاش کیا اور کسی سے پوچھنا مناسب نہ سمجھا یہاں تک کہ شام پڑ گئی۔ وہیں ٹیک لگا کر لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک  
 مسافر شخص ہے چنانچہ یہ ان کے پیچھے ہو لیے۔ اور کسی نے ایک دوسرے سے نہیں پوچھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر اپنی مشک اور زاد  
 سفر لے کر مسجد میں آ گئے۔ یہ دن بھی گزر گیا اور نبی ﷺ سے ملاقات نہیں ہوئی شام ہوئی تو اسی جگہ لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 گزرے اور دل میں کہنے لگے: اس مسافر کا ابھی تک گھر نہیں آیا پھر انہیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ اور کسی نے دوسرے سے  
 نہیں پوچھا یہاں تک کہ تیسرا دن گزر گیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی پوچھا: تم مجھے بتاتے نہیں کہ کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ

اگر تم مجھ سے عہد کرتے ہو کہ میری رہنمائی کرو گے تو میں بتاتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا تو انہوں نے بتا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ برحق ہیں۔ اور واقعی اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ صبح تم میرے پیچھے پیچھے چلنا اگر مجھے تمہارے بھائی کی کوئی تشویشناک بات محسوس ہوئی تو میں پیشاب کے بہانے ٹھہر جاؤں گا۔ اور اگر میں چلتا ہا تو میرے پیچھے چلتے رہنا، یہاں تک کہ تم میرے ساتھ اس گھر میں داخل ہو جانا جہاں میں داخل ہوں گا۔ چنانچہ وہ ان کے پیچھے روانہ ہوئے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس جا پہنچے، یہ بھی وہیں چلے گئے۔ آپ ﷺ کی بات سنی اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں بتاؤ یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا حکم پہنچے۔“ عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں ان لوگوں کے درمیان ضرور اس کا اعلان کروں گا چنانچہ وہاں سے باہر نکلے مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے بے دم کر دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر انہیں اپنے پہلو میں دبوچ لیا اور فرمانے لگے: رکو! تم جانتے نہیں یہ غفاری آدمی ہے جو شام تک تمہاری تجارتی گزرگاہ ہے، یوں انہیں وہاں سے چھڑایا، دوسرے دن پھر یہی شوق و جذبہ لے کر اعلان کیا، انہوں نے پھر زد و کوب کیا، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ ملا کر چھڑالیا۔

مسلم میں بطریق عبد اللہ بن الصامت بحوالہ ابو ذر ان کے اسلام لانے کا قصہ مشہور ہے۔ ابتداء میں ہے نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے میں جس رخ اللہ مجھے متوجہ کر دیتا اس طرف نماز پڑھ لیتا، ہم اپنی والدہ کے ساتھ اپنے ماموں کے ہاں آئے ہوئے تھے، ان کے پاس ایک آدمی آیا کہ انیس آپ کے گھر رہے گا۔ میرے بھائی کو پتہ چلا وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں ٹھہراؤں گا چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے۔ میرا بھائی بھی چل پڑا وہ مکہ آیا۔ بعد میں اس نے مجھ سے کہا: میں مکہ گیا تھا وہاں میں نے ایک صاحب دیکھے ہیں جنہیں لوگ صابی (عربوں کے دین سے بے دین) کہتے ہیں۔ وہ تمہارے زیادہ مشابہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں مکہ آیا، میں نے ایک شخص سے پوچھا: وہ صابی کہاں ہے؟ تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ صابی! صابی! لوگوں نے مجھ پر تیر برسائے گویا میں سرح ہدف بن گیا ہوں۔ کعبہ کے پردوں میں چھپ کر جان بچائی، وہاں میں پندرہ رات دن رہا جہاں میرا کھانا پینا صرف آب زم زم تھا۔

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم سے ملے وہ دونوں حضرات مسجد حرام میں آئے۔ اللہ کی قسم! میں سب سے پہلا انسان ہوں جس نے انہیں اسلام والا سلام کیا۔ میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمة اللہ! تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ایک غفاری ہوں۔ تو آپ کے ساتھی نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے آج رات اس کی مہمان نوازی کی اجازت دیجئے تو وہ مجھے اپنے اس گھر میں لے گئے جو مکہ کی نچلی جانب تھا۔ مجھے کشمش کی مٹھی دی۔ فرماتے ہیں: میں اپنے بھائی کے پاس آیا اور اسے بتایا کہ میں تو مسلمان ہو چکا ہوں۔ وہ کہنے لگا: میں بھی تمہارے دین پر ہوں ہم اپنی والدہ کے پاس آئے۔ انہیں بتایا وہ بھی کہنے لگیں: میں تمہارے دین پر ہوں۔ فرماتے ہیں: پھر میں اپنی قوم کے پاس آیا انہیں اسلام کی

بخاری کتاب مناقب الانصار باب اسلام ابی ذر الغفاری (۳۸۶۱)

مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی ذر الغفاری (۲۴۷۴)

دعوت دی تو چند لوگوں نے میرا اتباع کر لیا۔

ہم نے ان کے اسلام لانے کے بارے میں تیسری حدیث بھی روایت کی ہے جس کی طرف اشارہ ان کے بھائی انیس کے حالات میں ہو چکا ہے کہ یہ چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔ پھر اپنی قوم کے علاقوں میں چلے گئے۔ جہاں نبی ﷺ کی مدینہ آمد تک مقیم رہے، اسی دوران معرکہ بدر و احد گزر گیا۔ انہیں اس کے بعد ہی ہجرت کا حکم ملا۔ وہ قد کے لائے گندی رنگ اور دبلے پتلے جسم کے مالک انسان تھے۔ ابو قلابہ بنی عامر کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں: میں منیٰ کی مسجد میں آیا وہاں ایک گندم گوں دبلے جسم والا آدمی دیکھا جس نے معمولی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے ہیئت سے اندازہ لگا لیا کہ یہ ابو ذر ہی ہیں۔ مسند یعقوب بن شیبہ میں بروایت سلمہ بن اکوع مروی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ دراز قد تھے۔ طبرانی نے حدیث ابو ذر داء سے نقل کیا ہے کہ جب ابو ذر آتے تو ان سے ابتداء کرتے اور جب نہ ہوتے تو انہیں تلاش کرتے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے بطریق عراق بن مالک روایت کی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”قیامت کے دن اس شخص کی مجلس و نشست گاہ میرے زیادہ نزدیک ہوگی جسے میں جس حال پر چھوڑے جا رہا ہوں وہ اسی طرح میرے بعد رخصت ہوا ہوگا۔ اللہ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ دنیا چھٹ گئی ہے۔“ اس کے رجال تو ثقہ ہیں البتہ عراق بن مالک سے ابو ذر رضی اللہ عنہ تک سلسلہ منقطع ہے۔ ابویعلیٰ نے دوسری سند سے اس کا مفہوم بحوالہ ابو ذر رضی اللہ عنہ متصل نقل کیا ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے، کتاب الزہد میں امام احمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو محمد بن عمرو سے بحوالہ عراق بن مالک روایت کرتے سنا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”قیامت کے روز میری نشست گاہ تم لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوگی۔“ کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے روز میرے نزدیک اس کی مجلس زیادہ قریب ہوگی جو دنیا سے اسی حالت سے رخصت ہوا جس پر میں اسے چھوڑ جا رہا ہوں۔ اللہ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ دن لگ گئی ہے۔ انہوں نے مسند میں ایسا ہی لکھا ہے۔ لیکن میرے خیال میں یہ سند منقطع ہے کیونکہ عراق کا سماع ابو ذر سے نہیں ہے۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اور ان سے انس، ابن عباس، ابوذر یس خولانی، زید بن وہب، اخف بن قیس، جبیر بن نفیر، عبدالرحمن بن تمیم، سعید بن المسیب، خالد بن وہبان جو ابو ذر کے خالہ زاد ہیں بقول بعض: ابن ابان ایک قول ہے وہ ان کے بھتیجے ہیں۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی اہلی، عبداللہ بن الصامت، ابواسماء الرحبی، خرشہ بن حر، زید بن ظبیان معرور بن سوید، یزید بن شریک، ابو عثمان نہدی، ابوالاسود دؤلی۔ ابو مراوح غفاری، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عبدالرحمن بن حجر، عبدالرحمن بن شماسہ اور عطاء بن یسار وغیرہ حضرت روایت کرتے ہیں۔ ابواسحاق سبعی بواسطہ ہانی بن ہانی بحوالہ حضرت علی روایت کرتے ہیں۔ ابو ذر علم کا بھرا تھیلا ہے جس پر گرہ لگا دی گئی ابوداؤد نے یہ روایت جید سند سے نقل کی ہے۔ ابوداؤد ہی اور امام احمد عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اس دھرتی پر اور اس آسمان کے نیچے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے لہجہ والا کوئی نہیں۔“ اس باب میں حضرت

مسند احمد (۱۶۵/۵)

ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی ذر (۳۸۰۱، ۳۸۰۲)

ابن ماجہ المقدمة باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ (۱۵۶) مسند احمد (۲۲۳/۲)

علی، ابودرداء، ابو ہریرہ، جابر، اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے مروی روایات ہیں جن کے طرق ابن عساکر نے ان کے حالات میں ذکر کیے ہیں۔ آجری بحوالہ ابوداؤد نقل کرتے ہیں کہ ابوذر بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ لیکن ابو عمر نے انہیں بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل کیا ہے، وہ علم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ تھے۔ سیرۃ نبویہ میں ابن اسحاق نے ضعیف سند سے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (قط کا زمانہ تھا) لوگ غزوہ تبوک میں پھٹنے لگے، لوگ کہنے لگے: اللہ کے رسول! فلاں شخص پیچھے رہ گیا ہے، آپ نے فرمایا: ”اگر اس کے برعکس ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے راحت بخشی ہے“۔ ادھر ابوذر نے اپنے اونٹ پر کافی دیر لگا دی۔ جب وہ نہ اٹھا تو اپنا سامان اپنی پیٹھ پر رکھے چل نکلے، کسی مسلمان کی نظر پڑ گئی، کہنے لگا: یہ شخص تو راستہ پر آ رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کرے ابوذر ہی ہوں۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہ تو واقعی ابوذر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے، اکیلا رہے گا، اکیلا فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا“۔ پھر ان کی وفات کا ذکر کیا.....

ربذہ میں ان کی وفات ہوئی، تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ ۳۱ھ بقول بعض اس کے بعد ہوئی اسی پر اکثریت کی رائے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ جو ایک سند سے مروی ہے جس پر قدح کی بات نہیں۔ مدائنی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر مدینہ آئے اور کچھ مدت بعد وفات پا گئے۔

#### ۹۸۶۶ ابوذر (دوسرے)

تجرید میں ذہبی نے ذکر کیا ہے کہ قتی بن مخلد کی سند میں ان کی ایک حدیث ہے، ہو سکتا ہے یہ بعد والے ہوں۔

#### ۹۸۶۷ ابوذرہ بن معاذ

بن زرارہ انصاری ظفیری۔ بقول بعض: ان کا نام حارث ہے۔ طبری فرماتے ہیں: یہ ان کے والد اور بھائی ابونملہ احد میں شریک ہوئے۔

میں کہتا ہوں: یہ ابونملہ کے سگے بھائی ہیں، ابواحمد الحاکم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونملہ کے حالات میں ان کا نسب بیان ہوگا۔

#### ۹۸۶۸ ابوذرہ الحرمازی

دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے ان کا نام نعلہ بن طریف بن نہصل ہے، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

القسم الثانی از حرف ذال، خالی ہے۔

المستدرک (۵۰/۳) دلائل النبوة (۲۲۲/۵) کنز العمال (۳۳۲۳۲) البدایة والنهاية (۸/۵)

تین لفظوں کی مقدار جگہ خالی ہے۔ تجرید (۱۶۰/۲) اسد الغابہ (۵۸۶۳) استیعاب (۲۹۸۶) تجرید (۱۶۴/۲)



القسم الثالث از حرف ذال

ابوذویب الہذلی ۹۸۶۹

مشہور شاعر۔ نام: خویلد بن خالد بن محرث ابن ربیعہ ابن مخزوم بن صاہلہ۔ بقول بعض: ان کا نام خالد بن خویلد ہے، باقی نسب اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخزوم میں یکجا ہو جاتا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حالات میں ان کا بقیہ سلسلہ نسب ہے۔ محمد بن سلام جمحی نے ”طبقات الشعراء“ میں عمرو بن العلاء کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے عمر بن معاذ سے پوچھا: سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ تو انہوں نے ایک قصہ ذکر کیا۔ ابو ذویب خویلد بن خالد مغرب کی جانب اپنے ایک گھر میں فوت ہوئے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبر میں اتارا۔ ابو عمر کی روایت ہے کہ کسی نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی یا قبیلہ؟ لوگوں نے کہا: قبیلہ؟ فرمایا: ہذیل۔ ابن سلام فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: ہذیل میں سب سے بڑا شاعر ابو ذویب ہے۔ عمر بن شبہ کا قول ہے: وہ اپنے اس قصیدہ کی وجہ سے ہذیل کے تمام شعراء پر فوقیت رکھتے ہیں:   
”نفس کو اگر تم رغبت دلاؤ گے تو یہ رغبت کرنے والا ہے، اور جب اسے تھوڑے کا عادی بنا دو گے تو یہ قناعت و صبر کرنے لگے گا۔“

مرزبانی لکھتے ہیں: وہ فصیح، زیادہ غریب (عام استعمال سے ہٹ کر کرنے والے) شعر گوئی پر قدرت رکھتے تھے، جاہلیت میں ایک عرصہ گزرا۔ اسلام کا دور پایا تو مسلمان ہو گئے۔ ان کے عمومی اشعار اسلام کے کہے ہوئے ہیں۔ ان کی اولاد میں سے پانچ افراد طاعون میں مبتلا ہوئے اور ایک ہی سال فوت ہو گئے۔ وہ سب کے سب مرد تھے جو جنگجو اور بہادر تھے۔ وہ اپنے ایک قصیدہ میں فرماتے ہیں، جس کا مطلع یہ ہے:   
”کیا تو موت اور اس کی آفت سے غمزدہ ہے، سودیکھ! زمانہ کسی جزع فزع کرنے والے کا درد دور نہیں کرتا۔“

اسی میں وہ کہتے ہیں:   
”برا بھلا کہنے والوں کے لیے میرا صبر و استقلال نہیں یہ دکھانے کے لیے ہے کہ میں زمانہ کے حادثات سے نہیں ڈمگتا ہوں، اور جب موت اپنے پنجے گاڑ لیتی ہے تو دیکھے گا کہ کوئی تعویذ سود مند نہیں ہوتا، دل کو اگر تم رغبت دلاؤ گے تو وہ رغبت ہی کرنے والا ہے اور اگر اسے تھوڑی چیز کا عادی بنا دو گے تو یہ اس پر صبر کرنے لگے گا۔“

ابن مندہ نے بطریق البلوی ابو ذویب شاعر کی روایت نقل کی ہے کہ میں مدینہ آیا تو یہاں کے لوگ پھوٹ پھوٹ کر ایسے رورہے تھے جیسے کوئی زخمی روتا ہے۔ جب سب نے احرام باندھا تو میں نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔

ابن عبد البر کا بیان ہے کہ ابن اسحاق یہ روایت ابوالآ کام سے نقل کی ہے۔ جس کی ابتداء میں یہ الفاظ ہیں: ہمیں معلوم ہوا

کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ مجھے لگا جیسے کوئی جنگ چھڑی ہے میں نے یہ رات سب سے زیادہ لمبی پائی جس کی تاریکی چھٹی ہی نہ تھی کہ روشنی نمودار ہو یہاں تک کہ جب سحری کا وقت ہوا تو میری آنکھ لگی میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے: ﴿

”نخلستان اور معقل کے ٹیلوں کے درمیان اسلام پر ایک بہت بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی۔ نبی محمد (ﷺ) وفات پا چکے ہیں۔ اور ہماری آنکھیں ان پر مسلسل آنسو بہا رہی ہیں۔“﴾

فرماتے ہیں: میں گھبرا کر جاگا، آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے سعد ذانح ستارہ نظر آیا، جس کی تاویل میں نے یہ سمجھی کہ عرب میں ایک مصیبت آئی ہے، پھر مجھے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ انتقال کر گئے ہیں۔ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑا۔ پھر اپنا قصہ ذکر کیا۔ اسی میں ہے: انہوں نے نبی ﷺ کی نعیت دیکھی ابھی تک آپ ﷺ کو غسل نہیں دیا گیا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس صرف آپ کے اہل خانہ تھے، پھر سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنی موجودگی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سننے کا ذکر کیا اور اپنا وہ قصیدہ بیان کیا جس میں نبی ﷺ کا مرثیہ کہا تھا: ﴿

”ان کی وفات کی وجہ سے ستارے بے نور اور چودھویں کا چاند ماند پڑ گیا اور بطحاء کی وادی کے ٹیلے ریزہ ریزہ ہو گئے۔“

فرماتے ہیں: پھر ابو ذؤیب اپنے دیہات واپس ہو گئے، جہاں اپنی وفات تک مقیم رہے۔ خلافت عثمانی میں مکہ کے راستہ میں فوت ہوئے۔ ان کے علاوہ کا قول ہے: زمانہ عثمانی میں افریقا کے راستہ میں ایک مقام پر فوت ہوئے۔ وہ غزوہ افریقا میں شریک تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ بقول بعض: وہ رومی زمین میں جنگ کے دوران فوت ہوئے۔ مرزبانی کا قول ہے: خلافت عثمانی میں افریقا میں فوت ہوئے۔ ایک قول ہے: وہ مصر کی راہ میں فوت ہوئے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی تجہیز و تکفین کی۔ ابن البرقی کا قول ہے: معروف بن خربوذ بحوالہ ابوالطفیل روایت کرتے ہیں کہ صحابی رسول عمرو بن الحمق کا گمان ہے کہ کسی کتاب میں ہے کہ سب سے بڑی زمین ام صبار بنی سلیم کا حرہ ہے اور سب سے کمینہ قبیلہ محارب نصفہ ہے اور سب سے بڑا شاعر ابو ذؤیب ہے، فرماتے ہیں: ابوالحارث عبداللہ بن عبدالرحمن بن سفیان الہذلی بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ ابو ذؤیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کے پاس آئے۔ کہنے لگے: امیر المؤمنین! سب سے افضل کونسا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ کہا: میں نے تو یہ کام کر لیا ہے، اس کے بعد کونسا عمل ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔ کہا: اچھا یہ تو مجھ پر لازم ہے۔ مجھے نہ جنت کی امید ہے اور نہ جہنم کا خدشہ ہے۔ پھر وہیں سے وہ، ان کا بیٹا اور بھتیجا ابو عبیدہ چل نکلے یہاں تک کہ وہ روم کی زمین میں فوت ہو گئے۔ لشکر عافہ کی زمین میں کشاں کشاں جا رہا تھا اس وقت انہوں نے اپنے بیٹے اور بھتیجے سے کہا: ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں میرے پاس رہو اس لیے قرعہ اندازی کر لو، قرعہ ابو عبیدہ کے حق میں نکلا تو وہ تدفین تک ان کے پاس رہے۔

قسم رابع از حرف ذال - خالی ہے۔

## حرفِ راء

### القسم الاول از حرف راء

۹۸۴۰ **ابوراشد الازدی** \* عبدالرحمن بن عبید ہیں، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۴۱ **ابوراشد** (دوسرے) ابو ملیکہ میں تذکرہ ہوتا ہے۔

۹۸۴۲ **ابورافع القبطی** \* (مولاء رسول اللہ ﷺ)

ان کا نام: ابراہیم، اسلم، سنان، یسار، صالح، عبدالرحمن، قزمان، یزید، ثابت اور ہرمز بتایا جاتا ہے۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: ان کا نام اسلم زیادہ مشہور ہے۔ یحییٰ بن معین کا قول ہے: ان کا نام ابراہیم ہے۔ یہی قول مصعب الزبیری کا ہے۔ ان کا لقب بڑیہ ہے جو ابراہیم کی تصغیر ہے۔ ابن شاہین نے بحوالہ ابوداؤد نقل کیا ہے کہ ان کا نام قزمان تھا، بعد میں ابراہیم رکھا گیا۔ ایک قول ہے: اسلم ہے۔ ابن حبان نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ یسار اور ہرمز بھی بتایا جاتا ہے۔ ایک قول ہے: یہ عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے، انہوں نے نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا، آپ نے انہیں اس وقت آزاد کر دیا تھا جب انہوں نے آپ کو عباس بن عبدالمطلب کے اسلام لانے کی خوشخبری سنائی۔ محفوظ تو یہ ہے کہ وہ اسلم ہیں جب انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری دی کہ نبی ﷺ کو خیبر والوں پر فتح ہوئی ہے۔ جس کا ایک واقعہ ہے وہ بدر سے پہلے اسلام لے آئے تھے، لیکن اس میں شرکت نہ کر سکے۔ البتہ اُحد اور بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔

نبی ﷺ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ان کی اولاد میں سے رافع، حسن، عبید اللہ اور مغیرہ روایت کرتے ہیں اور پوتوں میں سے حسن، صالح، عبید اللہ جو علی بن ابی رافع کی اولاد ہے۔ فضل بن عبید اللہ بن ابی رافع، ابوسعید المقبری، سلیمان بن یسار، عطاء بن یسار، عمرو بن شریذ، ابو عطفان بن ظریف، سعید بن ابی سعید مولا حزم، حصین داؤد کے والد اور شربیل بن سعد وغیرہ۔ امام واقدی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ابورافع مدینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کچھ مدت پہلے یا بعد میں فوت ہوئے۔ ابن حبان کا قول ہے: خلافت علی بن ابی طالب میں فوت ہوئے۔

۹۸۴۳ **ابورافع انصاری**

ابوداؤد میں مخبرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے، جو بطریق مجاہد بواسطہ ابن رافع بن خدیج بحوالہ ان کے والد مروی

ہے۔ فرمایا: ہمارے پاس ابورافع آئے.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ احتمال ہے کہ یہ بعد والے ہوں۔

۹۸۷۴ **ابورافع** ظہیر بن رافع بن خدیج، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۷۵ **ابورافع** الحکم بن عمرو الغفاری، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۷۶ **ابورافع الغفاری** قتی ابن مخلد نے ان کی ایک حدیث نقل کی ہے، احتمال ہے کہ پہلے والے ہوں۔

۹۸۷۷ **ابورافع**

مولا نبی ﷺ دوسرے ہیں۔ قطبی نہیں۔ مصعب الزبیری نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ابورافع، ابواحجہ سعید بن عاص بن امیہ کے غلام تھے، تو ان کی اولاد میں سے سوائے خالد بن سعید کے سب نے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ انہوں نے اپنا حصہ نبی ﷺ کو سونپ لیا، آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ وہ کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کا مولا (آزاد کردہ غلام) ہوں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں جب عمرو بن سعید بن عاص بن امیہ مدینہ کا حاکم بنا، اس نے ابورافع رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو بلایا پوچھا تم کس کے مولا ہو؟ کہا: رسول اللہ ﷺ کا، تو عمرو بن سعید نے اسے سو کوڑے مارے اور پھر پوچھا: تم کس کے مولا ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا۔ پھر سو کوڑے لگائے۔ یہاں تک کہ پانچ سو کوڑے لگائے۔ مبرد نے ”الکامل“ میں ذکر کیا ہے، اس کا تقاضا ہے کہ یہ وہ ابورافع ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن عبدالبر نے اسی کو اختیار کیا ہے اور مذکورہ قصہ ابورافع قطبی کے حالات میں لکھا ہے۔ جو عبد اللہ کا تب علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ جبکہ یہ بالکل غلط ہے، اس واسطے کہ وہ ابورافع جو عبید اللہ کے والد ہیں وہ تو عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، انہیں آپ ﷺ نے آزاد کر دیا تھا۔

ابو عمر فرماتے ہیں: نقل یہ قصہ ثابت نہیں کیونکہ اس میں اضطراب بہت زیادہ ہے۔ عمرو بن دینار، جریر بن ابی حازم اور یوب کی روایت ہے کہ جس نے ابورافع میں سے اپنا حصہ روک لیا تھا وہ صرف خالد ہی ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ماسوائے ایک حصہ کے وہ ابواحجہ کے تھے، تو ان کی اولاد نے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ آپ ﷺ نے وہ ایک حصہ خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔

میں کہتا ہوں: ابوسعید بن الاعرابی نے یہ قصہ اپنی معجم میں بطریق جریر بن حازم بواسطہ حماد بن موسیٰ جن کا تعلق مدینہ سے ہے نقل کیا ہے کہ عثمان بن ابی رافع نے ان سے بیان کیا کہ میرے دادا ابواحجہ نے میراث چھوڑی بدر کے روز اپنی اولاد کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ان میں سے تین سعید، عبید اللہ اور عاص نے تو اپنا حصہ آزاد کر دیا یہ تینوں بدر کے روز کفر پر مرے۔ تو سعید کی اولاد میں سے سوائے خالد بن سعید کے سب نے انہیں آزاد کر دیا۔ کیونکہ خالد کو ابواحجہ کی لونڈی کی وجہ سے ابورافع پر غصہ تھا وہ اس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ خالد نے انہیں روکا لیکن انہوں نے بات نہ مانی، اور ان پر حملہ کر دیا۔ جب ابورافع مسلمان ہو گئے، ہجرت کر لی تو رسول اللہ ﷺ سے خالد کے بارے میں بات کی، انہوں نے آزاد کرنے، ہبہ کرنے یا فروخت کرنے سے انکار کیا۔ بعد میں انہیں ندامت ہوئی۔ اور نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے اپنا حصہ آزاد کر دیا، ابورافع کہا کرتے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کا مولا ہوں۔ جب عمرو بن سعید بن عاص مدینہ کا والی بنا تو بھی بن ابی رافع کو بلا بھیجا، پوچھا تم کس کے مولا ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا۔ تو اس نے سو کوڑے لگائے، پھر پوچھا: تم کس کے مولا ہو؟ تو یہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ پانچ سو

دڑے لگائے جب جان کا خوف ہوا تو کہہ دیا، میں تمہارا مولا ہوں۔ جب عبدالملک بن مروان نے عمرو بن سعید کو قتل کر دیا تو بھائی نے اس کی مدح کی اور عمرو بن سعید کی ہجو کی۔ اس سے معلوم ہوا اس واقعہ والے ابورافع عبداللہ کے والد کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے۔

۹۸۷۸ **ابورائطہ** \* ابوریطہ میں تذکرہ ہوتا ہے۔

۹۸۷۹ **ابوالرباب** کتاب النساء الرباب میں ذکر ہوگا۔

۹۸۸۰ **ابوالربداء** بقول بعض میم اور دال سے تذکرہ ہوتا ہے۔

۹۸۸۱ **ابوربعی** عمرو بن الہتم التیمی، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۸۲ **ابوالربیع عبداللہ** بن ثابت انصاری، حدیث جابر بن عتیک میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۸۳ **ابوریعہ** \* (بے نسبت)

ابوموسیٰ کا قول ہے: ابو زکریا بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب کے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

۹۸۸۴ **ابورحیمہ** \* (بے نسبت)

حاء سے یا خاء سے۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا اور بطریق روح بن جناح، عطاء بن نافع بواسطہ حسن بحوالہ ابورحیمہ روا ہے۔ نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینگ لگائی تو آپ نے مجھے ایک درہم دیا۔ \* اس کی سند میں ضعف ہے۔

۹۸۸۵ **ابورداد اللیثی** \*

بقول ابواحمد الحاکم اور ابن حبان، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے ان کی حدیث زہری نے بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بحوالہ ان کے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔ اسی سند کی حدیث ابوداؤد \* نے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ رداد نے بحوالہ عبدالرحمن بن عوف انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں رحمن ہوں میں نے رحم (رحم داری) کو پیدا کیا۔“ ایسا ہی ابن حبان نے ثقات التابعین میں ”رداد اللیثی“ لکھا ہے۔ پھر بطریق معمر بواسطہ زہری، ابوسلمہ سے رداد سے بحوالہ عبدالرحمن بن عوف بیان کی، فرماتے ہیں: میرا گمان نہیں کہ معمر نے اسے یاد رکھا ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن عیینہ نے زہری سے ترمذی میں ان کی متابعت کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث معمر

\* اسد الغابہ (۵۸۶۸) تجرید (۱۶۵/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۷۱) تجرید (۱۶۵/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۷۳) تجرید (۱۶۵/۲) \* جامع المسانید والسنن (۴۰/۱۱۴) اسد الغابہ (۴۴۲/۴)

\* اسد الغابہ (۵۸۷۴) تجرید (۱۶۵/۲) \* ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب صلوٰۃ الرحم (۱۶۹۵، ۱۶۹۶)



غلطی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ”الادب المفرد“ میں بطریق ابن ابی عتیق، زہری، ابوسلمہ محمد بن عبدالرحمن، بواسطہ ابورزاد اللیشی بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے۔ شعیب نے بحوالہ زہری اس کی متابعت کی ہے۔ ابو حاتم رازی لکھتے ہیں: اس سلسلہ میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عبدالرحمن کی روایت مشہور ہے۔ اس میں ابورزاد کا قصہ ہے وہ یہ کہ ابورزاد بیمار ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف ان کی عیادت کرنے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے بہترین اور صلہ رحمی کرنے والا ابو محمد ہے۔ تو انہوں نے کہا: عبدالرحمن.... پھر حدیث ذکر کی۔

### ۹۸۸۶ ابوالردین\* (بے نسبت)

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ ابن مندہ کا قول ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ لیکن ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کی حدیث حارث بن ابی اسامہ اور طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق عبدالحمید بن عبدالرحمن بحوالہ ابوالرؤین نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو قوم بھی اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتی اور ایک دوسرے کو سکھاتی ہے تو وہ اللہ کے مہمان ہیں اور فراغت تک فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔“\*

### ۹۸۸۷ ابورزین\* (بے نسبت)

بقول ابو عمر: ان سے صرف ان کا بیٹا عبداللہ روایت کرتا ہے یہ دونوں نامعلوم شخص ہیں۔ شکار کے چھپ جانے کے بارے میں ان کی حدیث آتی ہے۔

### ۹۸۸۸ ابورزین\* (دوسرے ہیں)

بقول بعض: اہل صفہ میں شامل ہیں، خلعیات میں ہم نے بطریق عمرو بن بکر سسکسی، محمد بن زید، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، وہ بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اہل صفہ میں سے ایک شخص سے کہا: جن کی کنیت ابورزین تھی۔ ابورزین! جب تم خلوت میں ہوا کرو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت دینا کیونکہ جب تک تم اپنے رب کا ذکر کرتے رہے تو نماز میں شامل لکھے جاؤ گے۔ ابورزین! جب لوگ جہاد کے لیے جانے لگیں اور تم چاہو کہ تمہیں بھی انہی جیسا اجر ملے تو مسجد سے جدا نہ ہونا۔ وہاں بغیر اجرت اذان دیتے رہنا۔“\* اس کی سند ضعیف ہے۔

ان کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آتا ہے جو عقیلی نے ”الضعفاء“\* میں محمد بن اشعث جو ایک مجہول راوی ہے کے حالات میں نقل کی ہے جو اس کے طریق سے بواسطہ ابوسلمہ بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ابورزین نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے راستہ میں قبرستان آتا ہے تو کیا کوئی ایسی بات ہے جو میں وہاں سے گزرتے ہوئے ان سے کہوں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو!

\* اسد الغابہ (۵۸۷۵) تجرید (۱۶۵/۲)

\* المعجم الكبير (۸۴۴/۲۲) مجمع الزوائد (۱۲۲/۱) جامع المسانید (۴۲/۱۴) اسد الغابہ (۴۴۳/۴)

\* اسد الغابہ (۵۸۷۷) تجرید (۱۶۵/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۷۹) تجرید (۱۶۵/۲)

\* حلیۃ الاولیاء (۳۶۶/۱) اسد الغابہ (۴۴۴/۴) \* الضعفاء (۱۹/۴)

السلام عليكم يا اهل القبور من المسلمين انتم لنا سلف و نحن لكم تبع و انا ان شاء الله بكم لاحقون۔ تو ابو زر نے کہا: اللہ کے رسول! کیا وہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”سنتے تو ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے“۔ ابو زرین! کیا تم خوش نہیں کہ اللہ کی تعداد میں فرشتے تمہیں جواب دیں؟ عقلی فرماتے ہیں: یہ روایت اسی سند سے مشہور ہے جو کتابوں میں (اور حفاظ کے سینوں میں) محفوظ نہیں۔ مردوں کو سلام کی اصل روایت اس کے علاوہ صحیح سند سے نقل کی جاتی ہے۔

۹۸۸۹ **ابورزین العقیلی** \* لقیط بن عامر ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۹۸۹۰ **ابورعلہ القشیری** خواتین کے حصہ میں ام رعلہ میں تذکرہ ہوگا۔

۹۸۹۱ **ابورفاعہ العدوی** \*

تمیم بن اُسد۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہی نام لیا ہے کسی نے ابن اُسید کسی نے اُسید (تصغیر) کسی نے کہا: ان کا نام عبد بن حارث ہے، یہی خلیفہ وغیرہ کا قول ہے۔

یہ نبی ﷺ سے اور ان سے حمید بن ہلال، وصلہ بن اشیم جو دونوں عدوی اور بصری ہیں روایت کرتے ہیں۔ صحیح مسلم حدیث حمید سے ان کی حدیث آتی ہے، فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پھر قصہ ذکر کیا کہ آپ ان کی خاطر منبر سے اترے اور گفتگو کی، آپ کی عادت تھی جب کوئی مسافر شخص دین کی کوئی بات پوچھتا تو آپ منبر سے اتر آتے، چنانچہ آپ بوہے کے پایوں والی ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مجھے وہ چیزیں سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں۔ (حدیث) \* الحاکم مصعب زبیری کے طریق سے روایت ہے کہ ابورفاعہ عدوی صحابی ہیں ان کا نام عبد اللہ بن حارث بن اسید بن عدی بن مالک بن بن الدؤل بن حسل بن عدی بن عبد مناة ہے عبد الرحمن بن سمرہ کی معیت میں بستان کی جنگ میں شرکت کی رات کی آخری گھڑی کھڑے ہوئے گرنے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

ابن عبد البر نے لکھا ہے کہ بصرہ کے فضلاء (فضیلت والے) صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ کابل میں ۴۴ھ میں شہید ہوئے خلیفہ کا قول ہے کہ ابن عامر نے ۴۴ھ میں کابل فتح کیا جس میں ابوققادہ عدوی بقول بعض: اس میں شہید ہونے والے ابورفاعہ عدوی تھے۔ عدی بن غنام کا قول ہے: ابورفاعہ صحابی رسول ﷺ اور اسود بن کلثوم کی قبر بیہق میں ہے۔ یہی قول مسلم کا ہے کہ ابورفاعہ کی قبر بیہق میں ہے۔

۹۸۹۲ **ابورقاد**

نبی ﷺ نے اس سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا تھا۔ زید رضی اللہ عنہ کے حالات میں بطریق واقدی یہ بات بیان ہو چکی ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۸۷۸) استیعاب (۲۹۹۳) تجرید (۱۶۵/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۸۰) تجرید (۱۶۵/۲)

\* مسلم کتاب الجمعة باب حدیث التعلیم فی الخطبة (۲۰۲۲)

نسائی کتاب الزینة باب الجلوس علی الكرسي (۵۳۹۲) مسند احمد (۴۴/۱۴)

### ۹۸۹۳ ابورقیہ (تفسیر ہے)

تیم بن اوس داری، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

### ۹۸۹۴ ابورمۃ البلوی

بقول ترمذی: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ مصر کے رہائشی تھے اور افریقا میں فوت ہوئے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ میری قبر زمین سے برابر کر دی جائے۔ اہل مصر سے ان کی حدیث منقول ہے۔ اسی طرح ابو عمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے، ان میں اور بعد والے ابورمۃ تیمی میں فرق کیا ہے، جبکہ الحمزی نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعد والے تیمی، بقول بعض بلوی ہیں۔

### ۹۸۹۵ ابورمۃ التیمی

از تیم الرباب بقول بعض: التیمی، کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔ ایک قول ہے: یثربی بن عوف، کسی نے یثربی بن رفاعہ کہا ہے اسی پر طبرانی کا اعتماد ہے ایک قول ہے: ان کا نام حیان ہے جس پر کئی لوگوں کا اعتماد ہے۔ بقول بعض: حبیب بن حیان، بقول بعض: حساس۔ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں ان سے ایاد بن لقیط، ثابت بن منقذ روایت لیتے ہیں۔ تین اصحاب السنن نے ان کی روایت لی ہے۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور الحاکم نے ان کی حدیث کو صحیح لکھا ہے۔

### ۹۸۹۶ ابورمۃاء البلوی

ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے کہ ان کا نام یا سر ہے۔

### ۹۸۹۷ ابورہم الغفاری

نام: کلثوم بن حصین بن خالد بن المعیر بن زید بن العیس بن حمس بن غفار ہے، بقول بعض: ابن حصین بن عبید بن خلف بن حماس بن غفار غفاری۔ کنیت اور ناموں دونوں میں شہرت رکھتے ہیں۔ بیعت رضوان \* میں شریک تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ نے انہیں مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ یہی بات ابن اسحاق سے مغازی میں مروی ہے۔ انہوں نے غزوہ تبوک کی طویل حدیث نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ اسے بعض نے مختصراً نقل کیا ہے۔ ان سے ان کا بھتیجا اور مولا، ابو حازم تمار روایت کرتے ہیں۔ امام احمد اور بغوی وغیرہ نے بطریق معمر بحوالہ زہری روایت کی ہے کہ مجھے ابورہم کے بھتیجے نے بتایا کہ انہوں نے ابورہم کو فرماتے سنا: میں نے غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ پھر وہ \* حدیث نقل کی۔ ابن سعد \* لکھتے ہیں:

\* اسد الغابہ (۵۸۸۱) تجرید (۱۶۶/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۸۲) استیعاب (۲۹۹۶) تجرید (۱۶۶/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۸۳) استیعاب (۲۹۹۷) تجرید (۱۶۶/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۹۳) استیعاب (۳۰۰۱) تجرید (۱۶۶/۲)

\* جامع المسانید (۴۴۸/۴) \* مسند احمد (۳۴۹/۴) \* الطبقات (۱۷۹/۴)

نبی ﷺ نے انہیں \* اپنی قوم کو غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے بھیجا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی الادب المفرد، صحیح ابن حبان، معجم طبرانی میں ان کی حدیث ہے۔ ابو عروبہ کا بیان ہے کہ اُحد میں ان کے سینہ کی ہڈی اور گردن میں تیر پیوست ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اس میں اپنا لعاب لگایا تو تندرست ہو گئے۔

### ۹۸۹۸ ابورہم بن قیس اشعری \*

برادر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما ان کے بھائی ابوبردہ بن قیس کے سوانح میں ان کی حدیث گزر چکی ہے جو طاعون کے متعلق ہے اس کی سند صحیح ہے۔ میں نے تاریخ مظفری میں ابن قتیبہ کے حوالہ سے دیکھا ہے کہ ابورہم فتنوں میں جلدی کرتے تھے اور ان کے بھائی ابوموسیٰ ان سے روکتے تھے پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔ ابن قتیبہ فرماتے ہیں: بقول بعض: یہ ابورہم مشہور نہیں۔

میں کہتا ہوں: شاید یہ وہی ہیں پھر مجھے مسند احمد میں بطریق قتادہ ابوموسیٰ کی سند کے دوران حسن کی روایت مل گئی کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا ابورہم نامی ایک بھائی تھے جو فتنوں میں جلدی کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان سے ایک حدیث بیان کی۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لیے روبرو ہو جاتے ہیں اور ان سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔ \*

### ۹۸۹۹ ابورہم (دوسرے)

نام: مجدی بن قیس، تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۹۹۰۰ ابورہم الارحبی

ناموں میں مطعم میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے، بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو عبیدہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے: ابورہم شاعر نے نبی ﷺ کی طرف ایک سو پانچ سال کی عمر میں ہجرت کی ان کا تعلق بنی اُرحب سے تھا، جو ہمدان کے ہیں۔

### ۹۹۰۱ ابورہم

بقول بعض: السمعی۔ میرے نزدیک یہ احزاب کے علاوہ ہیں۔ ابن سعد \* کا قول ہے: کوفہ کے رہنے والے تھے۔ شام جا بسے، یہ صحابی ہیں۔ نہ ان کا نسب لکھا ہے اور نہ نام۔ ابن ابی خيثمه کی روایت ہے کہ ابورہم صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے امام (خليفة) کی بات نہ مانی اس کا اجر ضائع ہو گیا۔“ \* اسحاق بن راہویہ نے یہ روایت اپنی مسند میں بحوالہ بقیہ اور حسن بن سفیان نے بحوالہ اسحاق جبکہ ”دولابی“ نے بطریق ثور بن یزید یزید بن مرثد سے بحوالہ ابورہم نقل کی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس آئے تو اپنے گھر والوں کے لیے ہدیہ

\* الطبقات (۳۴۹/۴) مجمع الزوائد (۳۴۲/۵) \* اسد الغابہ (۵۸۹۳) استیعاب (۲۹۹۸) تجرید (۱۶۷/۲)

\* نسائی کتاب التحريم باب تحريم القتل (۴۱۲۹) (۴۱۳۰) ابن ماجہ کتاب الفتن باب اذا التقى المسلمان

بيفيهما (۳۹۶۴) مسند احمد (۴۱۲/۴)

\* اسد الغابہ (۵۸۹۴) تجرید (۱۶۷/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۹۰) تجرید (۱۶۷/۲)

\* الطبقات (۱۷۹/۵) السنن الكبرى (۸۷/۹) جامع المسانيد (۵۸/۱۴) اسد الغابہ (۴۴۸/۴)

لے کر جائے۔ اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لے۔ یا ایندھن کا گٹھالے جائے اس سے انہیں خوشی ہوگی۔ ان تینوں احادیث سے ابورہم کے صحابی ہونے کا پتہ چلتا ہے، ان میں سے پہلی حدیث ابن ماجہ نے دوسری سند سے بواسطہ یزید بن ابی حبیب انہوں نے ابوالخیر سے بحوالہ ابورہم نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل سفارش یہ ہے کہ تم نکاح کرانے میں سفارش کرو تا کہ دو افراد مل جائیں۔ اسی طرح طبرانی نے نقل کیا ہے البتہ متن میں یہ الفاظ زائد روایت کیے ہیں ”اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر ہتھیا لے۔“ (حدیث)

اگر کسی راوی سے ”السمعی“ کہنے میں غلطی نہ ہوئی ہو تو یہ صحابی ہیں انہیں سمعی کہا جاتا ہے یہ ”احزاب بن اسید“ نہیں ہیں کیونکہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اور یہ ناممکن نہیں کہ ایک ہی کنیت اور نسبت دو آدمیوں کی واقع ہو جائے۔

### ۹۹۰۲ ابورہیمہ (تصغیر ہے) السمعی

مستغفری اور بردی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے ابوخیلہ اللہبی کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے جس کی تفصیل حرف نون میں آ رہی ہے۔ کیونکہ ابو موسیٰ نے بطریق ابن مندہ ان کا تذکرہ کیا ہے اور اس کا جواز پیش کیا ہے کہ وہ اس سے پہلے والی شخصیت ہے۔ اس کا احتمال ہے۔

### ۹۹۰۳ ابوالروم

بن عمیر بن ہاشم بن عبدالدار بن عبدمناف بن قصی العبدری، مصعب کے بھائی ہیں۔ بقول البلاذری: ان کا نام عبدمناف ہے، جب مسلمان ہوئے تو یہ نام چھوڑ دیا۔ سابقین اولین میں سے ہیں۔ حبشہ ہجرت کی، پھر وہاں سے واپس آ کر اُحد میں شریک ہوئے۔ ابن کلبی کا قول ہے: خیبر سے پہلے آ کر اس میں شریک ہوئے۔ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی ہجرت الی الحبشہ پر اتفاق نہیں۔ ہشام بن عدی وغیرہ نے اس کی نفی کی ہے۔

### ۹۹۰۴ ابورومی

یعقوب بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ ابورومی سب سے برے (شریر) شخص تھے، آپ ﷺ نے فرمادیا: اگر مجھے ابورومی نظر آ گیا تو میں اس کی گردن اتار دوں گا۔ صبح وہ خود ہی نبی ﷺ کی طرف آنے لگے، وہ آپ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ تھے، ان سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے جب دور سے انہیں دیکھا تو فرمایا: ابورومی خوش آمدید! اور انہیں جگہ دینے لگے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ”ابورومی! گزشتہ رات تم نے کیا عمل کیا ہے؟“ وہ عرض کرنے لگے: ”اللہ کے رسول! میں ایسا کیا عمل کر سکتا ہوں حالانکہ میں تو سب سے شریر آدمی ہوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خوش ہو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے عمل کو جنت تک کا ذریعہ بنا دیا ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔“

اسد الغابہ (۵۸۹۶) تجرید (۱۶۷/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۸۵) تجرید (۱۶۶/۲)

اسد الغابہ (۵۸۸۶) تجرید (۱۶۶/۲) \* الدر المنثور (۶۷/۴)



## ۹۹۰۵ ابوریحہ الثمالی

ان کا نام ربیعہ بن السکن ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: ابوریحہ فزعی خثعم سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ لوگوں میں بھائی چارہ قائم فرما رہے تھے یہی قول مستغفری کا ہے۔

## ۹۹۰۶ ابوریحہ الخثعمی

نبی ﷺ نے ان میں اور بلال مؤذن کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ بقول بعض: ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن خثعمی ہے۔ ابوریحہ نے نبی ﷺ سے کوئی بھی مسند حدیث نہیں نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے بطریق محمد بن اسحاق یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ قائم کیا۔ تو بلال مولا ابوبکر مؤذن رسول اللہ ﷺ اور ابوریحہ عبداللہ بن عبدالرحمن خثعمی دونوں بھائی بنے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں رجسٹریشن کی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کی رجسٹریشن کس کے ساتھ کروں؟ انہوں نے کہا: ابوریحہ کے ساتھ میں ان سے مذکورہ بھائی چارہ نہیں توڑ سکتا۔ چنانچہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کی وجہ سے انہیں ان کے ساتھ ملا دیا اور حبشہ کا دیوان (رجسٹر) خثعم کے ساتھ شامل کر دیا۔ آج تک وہ شام میں خثعم کے ساتھ ہیں۔ ابواحمد الحاکم کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ مجھے ان کے نام کا پتہ نہیں۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: ابوعبداللہ بن مندہ نے ”الکنی“ میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ہمارے پاس ان کی کتاب میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر نہیں۔ پھر بطریق ابواحمد الحاکم بحوالہ ابوالدرداء روایت کی ہے کہ جب عمر بیت المقدس کی فتح سے واپس آئے اور جابیہ جانے لگے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے درخواست کی مجھے شام ٹھہرا دیں، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اور حضرت بلال بولے: ابوریحہ میرا بھائی ہے۔ نبی ﷺ نے ہم میں بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ پھر وہ دونوں بنی خولان کے ایک گھر والے کے پاس فروکش ہوئے۔ پھر وہ اور ان کا بھائی بنی خولان کے قبیلہ کے ہاں گئے ان سے کہا: ہم تم سے رشتہ لینے آئے ہیں۔ ہم دونوں کافر تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ ہدایت نصیب فرمائی۔ غلام تھے، اللہ تعالیٰ نے آزادی عطا فرمائی۔ نادار و فقیر تھے، اللہ تعالیٰ نے بے نیاز کر دیا۔ اب اگر تم لوگ ہماری شادیاں کر دو تو اللہ کا شکر ہے اور اگر ہمیں واپس بھیج دو تو اللہ کے سوانہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت۔ چنانچہ ان لوگوں نے ان دونوں کو رشتے دے دیئے۔ ابوعمر لکھتے ہیں: ابوریحہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے پرچم بنا کر دیا اور فرمایا: ”جاؤ لوگوں میں اعلان کرو! جو ابوریحہ کے جھنڈے تلے آجائے گا اسے امن ہے۔“

میں کہتا ہوں: یہ بات ربیعہ بن السکن کے حالات میں ہو چکی ہے۔ ابوموسیٰ نے فزعی اور خثعمی میں فرق کیا ہے۔ ادھر ابن الاثیر ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فزعی خثعم کا بطن ہے۔ جو فزعی بن شہران بن عفرس بن حلف بن افل۔ یہی خثعم ہیں ان سے یہ بات رہ گئی کہ پہلے شخص کا نام ربیعہ بن السکن ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن ہے۔ میں ان کے حالات میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ ان کے علاوہ ہیں جن کے ساتھ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بھائی چارہ قائم فرمایا

اسد الغابہ (۵۸۸۸) تجرید (۱۶۶/۲) \* اسد الغابہ (۵۸۸۷) تجرید (۱۶۶/۲)

الاسماء والکنی للدولابی (۱۹۲/۱) اسد الغابہ (۴۴۷/۴) \* اسد الغابہ (۴۴۷/۴)

تھا۔ ابن عساکر نے فزعی کی حدیث خثعمی کے سوانح میں نقل کی ہے، شاید وہ دونوں ان کے نزدیک ایک شخصیت ہیں۔ واللہ اعلم!

#### ۹۹۰۷ ابورئاب

ذال میں ذکر ہوا ہے، بقول بعض ابوزناب ہی ابورئاب ہیں۔

#### ۹۹۰۸ ابوریحانہ الازدی

بقول بعض: انصاری ان کا نام شمعون تھا، ناموں میں حرف شین میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

#### ۹۹۰۹ ابوریحانہ القرشی

ناموں میں عقبہ بن مالک الجھنی کے حالات میں ان کی حدیث گزر چکی ہے۔

#### ۹۹۱۰ ابوریطہ المذحجی

دولابی، طبرانی اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبد اللہ بن احمد لیجھی بواسطہ علی بن ابی علی، شععی سے بحوالہ ابوریطہ بن کرامہ مذحجی روایت نقل کی ہے، فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے۔ آپ نے ایک سفر کرنے والی جماعت سے فرمایا: ہرگز تمہارے ساتھ شوئی بیمار جانور نہ ہو اور کسی سائل کو ہرگز نہ ہٹانا اور ہرگز کوئی گمشدہ جانور اپنے ساتھ شامل نہ کرنا، اگر تمہارا (اس سفر سے) نفع (کمانے) اور سلامتی (سے واپسی) کا ارادہ ہے.... (حدیث)۔ طبرانی کی روایت میں لکھا ہے، ابوریطہ عبد اللہ بن کرامہ سے مروی ہے، مستغفری نے بطریق عمر بن صبیح، ابو حریز قاضی بستان، بواسطہ شععی بحوالہ ابوریطہ مذحجی نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ آپ مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں بیٹھے تھے کہ ایک جماعت گزری جو آہستہ آہستہ جارہی تھی.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ بخوی نے ان کا ذکر کیا تو لکھا، ابوریطہ، ان کی کوئی روایت نہیں نقل کی۔

#### ۹۹۱۱ ابوریطہ (دوسرے، بے نسبت)

ابونعیم نے ان کا تذکرہ کیا اور بطریق حسن بن سفیان بحوالہ ریطہ روایت کی ہے ان کے والد صحابی رسول ﷺ تھے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں رکابی چاٹ لوں یہ مجھے اسے کھانے سے بھر کر صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

❖ استیعاب (۳۰۰۴) تجرید (۱۶۷/۲) ❖ اسد الغابہ (۵۸۹۸) تجرید (۱۶۷/۲)

❖ اسد الغابہ (۵۵۹۰۰) تجرید (۱۶۷/۲)

❖ مجمع الزوائد (۲۱۲/۳) المعجم الكبير (۳۷۶/۲۲) کنز العمال (۱۷۶/۷) (۴۴۰۲۲)

❖ المعجم الكبير (۹۴۱/۲۲) مجمع الزوائد (۲۱۲/۳) الکنی للدولابی (۳۱/۱)

❖ اسد الغابہ (۵۸۹۹) تجرید (۱۶۷/۲) ❖ جامع المسانید (۶۴/۱۴) اسد الغابہ (۴۵۰/۴)

ابوریمہ ۹۹۱۲

ابن حبان نے بغیر نام کے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ان کے حالات کا کچھ بیان نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم بطریق منہال بن خلیفہ بحوالہ ازرق بن قیس روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابوریمہ نامی ایک شخص نماز پڑھاتے تھے وہ دائیں بائیں ایسے سلام پھیرتے تھے کہ ان کے رخساروں کی سپیدی نظر آتی تھی۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں ایسے ہی نماز پڑھائی ہے جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ \* ابن مندہ کا بیان ہے شعبہ نے یہ روایت بواسطہ ازرق بن قیس بن عبد اللہ بن رباح بحوالہ ایک صحابی جن کا نام نہیں ذکر کیا نقل کی ہے۔ ”اطراف“ میں المزنی نے لکھا ہے: ابوداؤد نے اسی سند سے نقل کی ہے۔ لیکن مجھے سنن کے کسی نسخہ میں یہ حدیث نہیں ملی جن میں سے ایک نسخہ ابوالفضل بن طاہر کا ایک نسخہ جو خطیب کے قلم سے منقول ہے۔ حفاظ (حدیث) کی ایک جماعت نے دونوں کا مقابلہ کیا وہ انتہائی محفوظ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ صحابی ابورمہ یعنی ثناء سے پہلے میم ہے ایسا ہی طبرانی یہ حدیث ابورمہ کی مسند کے حوالہ سے اپنی معجم میں روایت کی ہے اور اسی طرح میں نے مستدرک حاکم میں دیکھی ہے۔ واللہ اعلم!

القسم الثانی از حرف راء - خالی ہے۔

القسم الثالث از حرف راء

ابورافع الصانع ۹۹۱۳

ان کا نام نفع ہے مدنی ہیں بصرہ فروکش ہوئے۔ یہ بنت نجار کے مولا ہیں۔ بقول بعض: ان کے چچا زاد ہیں۔ ابن سعد نے اہل بصرہ کے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر کیا۔ لکھتے ہیں: یہ بہت پہلے مدینہ سے چلے گئے تھے۔ ثقہ ہیں۔ الحاکم ابواحمد نے الکافی میں بطریق مرحوم العطار بواسطہ ثابت البنانی بحوالہ ابورافع روایت کی ہے کہ جاہلیت میں انہوں نے درندے کا گوشت کھالیا تھا۔ \* میں کہتا ہوں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکثرت اسی طرح خلفاء اربعہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابوموسیٰ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کا بیٹا عبدالرحمن، ثابت البنانی، بکر مازنی، قتادہ اور سلیمان تیمی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

عجلی کا قول ہے: اکابر تابعین میں سے معتبر ہیں۔ طبرانی نے اس بات کو وزنی قرار دیا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان کی توثیق کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: تابعین علماء میں سے مشہور ہیں۔ دور جاہلیت پایا ہے۔ ابراہیم حربی نے ”غریب الحدیث“

\* اسد الغابہ (۵۹۰/۱) تجرید (۱۶۷/۲)

\* ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی بہ المکتوبۃ (۱۰۰۷) مسند احمد (۳۱۸۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۶۸) استیعاب (۲۹۸۸) تجرید (۱۶۴/۲)

\* اسد الغابہ (۴۴۱/۴)

میں عمدہ سند سے بحوالہ ابورافع روایت کی ہے۔ فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے مزاح کر کے کہتے: سب سے جھوٹا صالح ہے۔ جو آج کوکل کہتا ہے۔

### ۹۹۱۴ ابورجاء العطار دی \*

بقول بعض: نام عمران بن ملحان، یا ابن تیم، ابن عبد اللہ۔ ایک قول ہے: ان کا نام عطار د ہے۔ ابن قتیبہ لکھتے ہیں: ہجرت سے گیارہ (۱۱) سال پہلے پیدا ہوئے۔ اور ہشام بن عبد الملک کی خلافت تک زندہ رہے۔ تاریخ مظفری میں میں نے ایسا ہی لکھا دیکھا ہے۔ اشعث بن سوار کا قول ہے: ان کی عمر ایک سو ستائیس (۱۲۷) سال تھی۔ صحیح بخاری میں ایک طریق سے مروی ہے جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو ہم لوگ آگ کی طرف یعنی مسیلہ کذاب کی طرف بھاگے۔ بقول ابو حاتم: دور جاہلیت کے ہیں۔ فتح کے بعد اسلام لائے اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت حسن سے پہلے فوت ہوئے۔ ان کی وفات دس (۱۰) میں ہوئی۔ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر، علی، عمران بن حصین، سمرہ بن جندب، ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والے مندرجہ ذیل افراد ہیں: ایوب، جریر بن حازم، عوف الاعرابی، مہدی بن میمون، عمران القصیر، ابوالاشہب اور الجعد ابو عثمان۔ ابن سعد کا قول ہے: انہیں علم، قرآن اور روایت حاصل تھی وہ معتبر ہیں۔ اپنی قوم کی چالیس سال امامت کی اور عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں فوت ہوئے۔ واقدی کا قول ہے: ۷۷ھ میں فوت ہوئے۔ جو وہم ہے۔ ذہلی فرماتے ہیں: حسن سے پہلے فوت ہوئے، میرے خیال میں ۷۰ھ کا سال ہے۔ یحییٰ بن معین، ابو زرہ اور ابن عبد البر نے انہیں ثقہ لکھا ہے اور یہ اضافہ نقل کیا ہے، البتہ ان سے کبھی غفلت ہو جاتی تھی۔

### ۹۹۱۵ ابورزین الاسدی

مسعود بن مالک، تابعی ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ آیا انہوں نے دور نبوت پایا ہے یا نہیں۔ قسم چہارم میں ان کا تذکرہ ہوگا۔

### ۹۹۱۶ ابوالرقاد ان کا نام شولیس ہے۔

### ۹۹۱۷ ابورمح الخزاعی

دعبل بن علی نے طبقات الشعراء میں ان کا تذکرہ کیا ہے کہ اہل حجاز کے مخضرمی ہیں۔ انہوں نے ہی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل اشعار میں مرثیہ کہا۔ میں آل محمد کے گھرانوں سے گزرا تو وہ مجھے ایسے نظر نہ آئے جیسے آباد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان گھروں اور مکینوں کو دور نہ کرے اگرچہ وہ اپنے مکینوں سے خالی ہو گئے۔

### ۹۹۱۸ ابورہم السمعی

بقول بعض الظہری۔ نام احزاب بن اسید تھا۔ ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

## القسم الرابع از حرف راء

۹۹۱۹ ابورزین \*

مسعود بن مالک اسدی، ان کے مولا ہیں۔ بقول بعض: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مولا ہیں۔ نام عبید ہے، کوفہ فروش ہوئے ابن ام مکتوم، علی بن ابی طالب، ابو موسیٰ اشعری، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے ان کا بیٹا عبداللہ، اسماعیل بن ابی خالد، عطاء بن السائب، اعمش، منصور، موسیٰ بن ابی عائشہ اور مغیرہ بن مقسم روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم فرماتے ہیں: بقول بعض: صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے باب الطہارۃ میں ان کا فعل تعلیقاً ذکر کیا ہے اور ”الادب المفرد“ میں ان کی سند سے روایت کی ہے۔ اور امام مسلم اور چاروں نے ان کی روایت سے بحوالہ صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث نقل کی ہے۔ ابن شاہین کا بیان ہے صحابی ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے: یہ صحابی نہیں اور نہ انہوں نے دور نبوی پایا ہے۔ پھر بطریق عاصم بن ابی وائل روایت کی ہے، انہیں ابورزین پر تعجب نہیں ہوتا جو بوڑھے ہو گئے۔ وہ عہد فاروقی میں لڑکے تھے اور میں مرد تھا۔ بقول بعض: وہ ابو وائل سے بڑے تھے۔ عالم سمجھدار تھے۔ ایسا ہی تہذیب میں المزنی کے قلم سے لکھا ہے مغلطائی ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”فہما“ فاء سے غلط ہے ”بہما“ ہے۔ ایسا ہی امام بخاری رحمہ اللہ نے یحییٰ قطان سے بحوالہ ابوبکر نقل کیا ہے: ابورزین مجھ سے بڑے ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں: وہ دونوں کا علم رکھتے تھے، ابوزرعہ اور عجل وغیرہ انہیں ثقہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مرسل ہے، ابوالحسن بن قطان نے انکار کیا ہے کہ انہوں نے ابن ام مکتوم کا دور پایا ہو شعبہ کا قول ہے جو ابن ابی حاتم نے بحوالہ ان کے مراسل میں نقل کیا ہے، انہوں نے ابن مسعود سے سماع حدیث نہیں کیا ہے۔ بقول بعض: عبید اللہ بن زیاد نے ۶۰ھ کے بعد انہیں قتل کر دیا تھا۔ ایک قول ہے جما جم تک ۸۰ھ کے بعد زندہ رہے جس کی تاریخ ابن قانع نے پچانوے (۹۵) لکھی ہے۔

۹۹۲۰ ابورہم الانماری \*

ابوبکر بن علی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ ابورہم انماری نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹنے لگتے تو فرماتے: بسم اللہ اللہم اغفر لی ذنبی واخسئ شیطانی وفکّ دہانی۔ (حدیث) ابو موسیٰ نے اسے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے اور تحریف و تصحیف کا نتیجہ ہے، یہ نام تو زہیر انماری تھا ایسا ہی ابن ابی عاصم نے لکھا ہے ان کی کتاب الدعاء میں ہے اور طبرانی نے یہ دعا نقل کی ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۸۷۶) استیعاب (۳۰۰۰) تجرید (۱۶۵/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۸۹) تجرید (۱۶۶/۲)

\* الاحاد والمثنائی (۲۸۷۸)

\* ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقال عند النوم (۵۰۵۴) کنز العمال (۱۸۲۳۶) مرقاة (۲۴۰۹)



### ۹۹۲۱ ابورہم الظہری

ابوبکر بن علی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے یہ السمعی ہیں اور ان کا نام احزاب ہے۔ صحابی نہیں ہیں۔ ابن ابی عاصم \* نے بحوالہ یحییٰ بن سعید العطار ان کا ذکر کیا ہے کہ حمص میں دو سو میں انہیں وظیفہ ملتا تھا، بہت بوڑھے تھے، پیلا خضاب لگاتے تھے، ان کا عمارہ نامی بیٹا یزید بن المہلب کے ساتھ شہید ہوا۔

### ۹۹۲۲ ابورہیمہ الشجاعی

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور حوالہ جعفر مستغفری کا دیا ہے جو غلط ہے شجاعی سماعی کی بگڑی ہوئی صورت ہے اور جو حدیث مستغفری نے ذکر کی ہے وہ وہی حدیث ہے جو قسم اول میں بطریق سلیمان بن داؤد کی ان کے اتباع میں گزری ہے۔

### ۹۹۲۳ ابوریحانہ

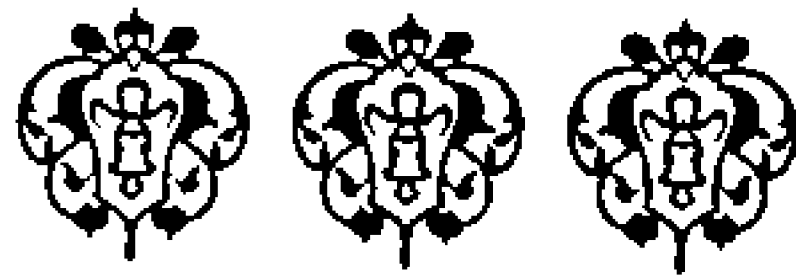
عبداللہ بن مطر۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے۔ کیونکہ ابوریحان صحابی کا نام شمعون ہے، رہے عبداللہ بن مطر تو یہ تابعی ہیں، خادم نبی ﷺ حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہیں۔

### ۹۹۲۴ ابوریطہ مذحجی

ابوموسیٰ نے ان میں اور ابورائطہ میں فرق کیا ہے جبکہ دونوں ایک ہیں اور حدیث بھی ایک ہے۔ بقول بعض: ابورائطہ سے اور بقول بعض: ابوریطہ سے مروی ہے جس کی وضاحت قسم اول میں کر چکا ہوں۔

### ۹۹۲۵ ابوریثمہ

قسم اول میں ان کے متعلق کلام ہو چکا ہے۔



\* اسد الغابہ (۵۸۹۱) تجرید (۱۶۶/۲) \* الاحاد والمثنائی (۳۲۳/۵) \* اسد الغابہ (۵۸۹۵) تجرید (۱۶۷/۲)

\* اسد الغابہ (۵۸۹۷) تجرید (۱۶۷/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۰۲) تجرید (۱۶۷/۲)

## حرف زاء

### القسم الاول از حرف زاء

#### ۹۹۲۶ ابو زراره انصاری

ابن ابی خيثمه نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر لکھتے ہیں: اس میں تا مل ہے۔ بغوی کا قول ہے: ان کا نام معلوم نہیں، اور نہ میں یہ جانتا ہوں آیا صحابی ہیں یا نہیں؟ پھر انہوں نے اور ابن ابی خيثمه نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تین بار منادی (مؤذن) کی آواز سنی اور جواب نہیں دیا اسے منافقوں میں شمار کیا جائے گا۔“ \* یہی روایت دوسرے شیخ سے بحوالہ ابان مرسل نقل کی ہے۔ بعض نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ ابو زراره، عبدالرحمن بن سعد بن زراره ہی ہیں۔ قسم ثانی حرف عین میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

#### ۹۹۲۷ ابو زراره نخعی \*

انہیں آنے کی سعادت حاصل ہے۔ ابن کلبی کا قول ہے: یہ بات ابن الاثیر نے بحوالہ ابن دباغ نقل کی ہے، جبکہ جمہور میں زراره نام ہے نہ کہ کنیت۔

میں کہتا ہوں: بات یہی ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے، میں نے صرف احتمال کی وجہ سے ذکر کر دیا ہے۔

#### ۹۹۲۸ ابو زعراء \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں، پھر ان کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا رسول اللہ ﷺ ہم سواریوں پہ تھے۔ میں نے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دجال سے زیادہ بڑے فتنے کا اپنی امت کے بارے میں خوف ہے..... (حدیث) \* اس میں ہے گمراہ حکمرانوں کا خوف ہے۔ محمد بن ربیع حیز نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے کہ اہل مصر کی ان سے ایک حدیث مروی ہے پھر مذکورہ سند سے اسے بیان کیا۔

#### ۹۹۲۹ ابو زعنه \*

شاعر۔ نام میں اختلاف ہے۔ عامر بن کعب بن عمرو بن خدیج / عبداللہ بن عمرو / کعب بن عمرو، طبری فرماتے ہیں: بدر میں

\* جامع المسانید (۶۹/۱۴) اسد الغابہ (۵۹۰۳) تجرید (۱۶۷/۲) \* ایضاً

\* اسد الغابہ (۵۹۰۳) تجرید (۱۶۷/۲) \* السلسلۃ الصحیحۃ (۱۵۸۲/۱۹۸۹) جامع المسانید (۷۱/۱۴) کنز العمال (۲۹۰۴۳)

\* اسد الغابہ (۵۹۰۷) استیعاب (۳۰۰۸) تجرید (۱۶۷/۲)

ریک ہوئے، یہی ابو عمر کا بیان ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق \* کا بیان ہے: اُحد میں شریک ہوئے، پھر فرماتے ہیں بنی جشم بن خزرج کے ایک شخص وزعہ بن عبد اللہ بن عمرو بن عتبہ نے اُحد کے روز کہا، میں ابو زعہ ہوں، بڑھاپا مجھے باز رکھتا ہے۔ باعث رسوائی و شرمندگی کے کام سے صرف درد کی وجہ سے بچا جاسکتا ہے۔ خزرجی جو جشم سے ہے اپنے علاقوں کی حفاظت کرتا ہے۔

### ۹۹۳۰ ابو زمعہ بلوی \*

عسکری نے ان کا نام عبید ابن ارقم بتایا ہے، ابو موسیٰ کی کتاب میں یہ نام بغیر تصغیر عبید اور والد کے نام کے بغیر لکھا ہے۔ بخاری اور ابن اسکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن لہیعہ بحوالہ ابوقیس مولا بنی جحج روایت کی ہے کہ میں نے ابو زمعہ بلوی کو فرماتے سنا (اور وہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے تھے) ایک دن فسطاط تشریف لائے میدان میں کھڑے ہوئے انہیں عبد اللہ بن عمرو کی بعض سختیوں کا علم ہوا تھا، فرمانے لگے: لوگوں پر سختی نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے (۹۹) قتل کیے تھے۔ \* حدیث طویل ہے۔ یہ حدیث میں نے معجم بغوی میں حرف قاف کے آخر میں دیکھی ہے، مجھے اس کا سبب معلوم نہ ہو سکا پھر میں نے دوسرا نسخہ دیکھا۔ بقول بعض: ان کا نام عبید بن آدم ہے۔

### ۹۹۳۱ ابو زہراء بلوی \*

صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ابن مندہ نے بحوالہ ابن یونس ان کا ذکر کیا ہے، مجھے یہ لفظی غلطی لگتی ہے۔ یہ نام تو ابو زہراء ہے، کیونکہ تاریخ ابن یونس میں ابو زہراء کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ ایسا ہی ابن ربیع حیزی کی کتاب ”مصر میں داخل ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم“ میں ہے۔

### ۹۹۳۲ ابو زہراء قشیری

قسم ثالث میں ان کا ذکر ہوگا، ممکن ہے اس قسم میں سے ہوں، کیونکہ ان کے حالات میں آتا ہے کہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے شام کی بعض فتوحات میں امیر مقرر کیا تھا، اور بارہا گزر چکا ہے کہ فتوحات میں صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی امیر بنائے جاتے تھے۔ اور اس واقعہ میں وحیہ بن خلیفہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

### ۹۹۳۳ ابو زہیر بن اسید

بن جعونہ۔ قرہ بن دعوصل کے حالات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

### ۹۹۳۴ ابو زہیر الانماری ابو الزہیر نامی حضرات میں ذکر ہوا ہے۔

\* السيرة النبوية (۱۳۱/۳) \* اسد الغابہ (۵۹۰۸) استيعاب (۳۰۰۹) تجريد (۱۶۸/۲)

\* المعجم الكبير (۷۸۸/۲۲) مجمع الزوائد (۲۱۳/۱۰) جامع المسانيد (۷۳/۱۴)

\* اسد الغابہ (۵۹۱۰) تجريد (۱۶۸/۲)

### ۹۹۳۵ ابو زہیر ثقفی

ابن حبان "الصحابہ" میں لکھتے ہیں: وفد میں شامل تھے۔ بقول بغوی: طائف کے رہائشی تھے۔ بقول ابن ماکولا: نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ابواحمد نے "الکئی" میں ابو زہیر بن معاذ اور ابو زہیر ثقفی میں فرق کیا ہے۔ ثقفی کے متعلق لکھتے ہیں: ان کا نام ابن حمید تھا اور یہ ابوبکر بن ابی زہیر کے والد ہیں اور حدیث ابو زہیر مسند احمد ابن ماجہ اور الدارقطنی نے الافراد میں حسن غریب سند بطریق نافع بن عمر جمعی بحوالہ ابو زہیر نبی ﷺ سے نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے طائف کے علاقے نبادہ میں ہم سے خطاب کیا، فرمایا "عنقریب تمہیں جہنمیوں سے جنتی علیحدہ نظر آئیں گے"۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اچھی اور بری تعریف سے، تمہی ایک دوسرے کے گواہ ہو"۔ \* الدارقطنی کا قول ہے: امیہ بن صفوان اس میں منفرد ہے اور حاکم نے یہ روایت بطریق سفیان بن عیینہ نقل کی ہے جو سنداً صحیح ہے۔ حدیث معاذ ناموں میں گزر چکی ہے۔ المزنی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ انہیں عمارہ بن رویہ بھی کہا جاتا ہے۔

### ۹۹۳۶ ابو زہیر

بن معاذ بن رباح ثقفی۔ بقول حسین بن محمد قبانی: صحابی ہیں۔ ایک قول ہے: معاذ ان کا نام ہے، حاکم ابواحمد کا قول ہے۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے: ابو زہیر بن معاذ ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہیں جن کے ناموں سے زیادہ ان کی کنیت مشہور ہے۔ اور پھر ان کی حدیث نقل کی: "جب تم نام رکھو تو عبد اللہ اور عبد الرحمن جیسے نام رکھو"۔ \* یہی حدیث طبرانی نے معاذ ثقفی کے حالات میں نقل کی ہے میں نے وہیں اس کی علت بیان کی ہے اور المزنی نے ابو زہیر ثقفی کے حالات میں درج کی ہے، فرماتے ہیں: بقول بعض ابو زہیر بن معاذ۔

### ۹۹۳۷ ابو زہیر النمیری

بقول بعض: ابو زہیر الانماری جنہیں ابو زہر بھی کہا جاتا ہے، رائج یہی ہے کہ وہ اور ہیں۔ ابن مندہ صبیح بن مخرمہ کے طریق سے بحوالہ ابو مضر مقبری روایت کرتے ہیں، فرمایا: ہم ابو زہیر نمیری کے پاس بیٹھا کرتے تھے جو صحابی تھے۔ وہ بہت اچھی گفتگو کرتے اور جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا تو فرماتے: آمین کہہ کر ختم کرنا، کیونکہ دعا میں آمین ایسے ہی ہے جیسے خط پر مہر۔ پھر ابو زہیر نمیری کہنے لگے: میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں ایک رات ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے باہر نکلے، ایک خیمہ میں ایک شخص کے پاس ٹھہر گئے جس نے دعا کرنے میں اصرار کیا اور رسول اللہ ﷺ اس کی بات سنتے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے

\* اسد الغابہ (۵۹۱۳) تجرید (۱۶۸/۲)

\* ابن ماجہ کتاب الزہد باب الثناء الحسن (۴۲۲۱) مسند احمد (۴۱۶/۲)

\* اسد الغابہ (۵۹۱۴) تجرید (۱۶۸/۲)

\* مجمع الزوائد (۵۰/۸) المعجم الكبير (۳۸۳/۲۰) کنز العمال (۴۵/۹۶) اتحاف السادة المتقين (۳۸۷/۵)

\* اسد الغابہ (۱۹۱۵) تجرید (۱۶۸/۲)

یا: ”اگر اس نے مہر لگا دی تو اس کی دعا قبول ہے۔“ لوگوں میں سے ایک شخص عرض کرنے لگا: کس چیز سے مہر لگائے؟ آپ ﷺ فرمایا: ”آمین سے، اگر اس نے آمین سے دعا ختم کی تو قبول ہوئی۔“ چنانچہ جس شخص نے آپ ﷺ سے یہ بات سنی وہ اس کا کرنے والے کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: ”مبارک ہو، بھائی ہر دعا آمین پر ختم کیا کرو۔“ پھر فرماتے ہیں: یہ غریب حدیث ہے، جس میں فریابی صحیح سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔ بغوی اور طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق مضمض بن زرعہ بواسطہ شریح بن حضرتی بحوالہ ابو زہیر نمیری (جو صحابی ہیں) روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹڈیوں (جو سبزہ کھاتی ہیں، گھریلو نجاست کرنے والی ٹڈیاں مراد نہیں) کو قتل نہ کرو، کیونکہ یہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک بڑی فوج ہے۔ \* بقول بغوی: شام کے رہائشی یحییٰ بن نفیر کے حالات میں اس کا کچھ تذکرہ ہوا ہے۔ احتمال ہے یہ ابو زہیر بن جعونہ ہوں جن کا ذکر ہو چکا ہے کیونکہ وہ بھی مدنی ہیں۔

### ۹۹۳۸ ابو زوائد یمانی \*

مطین اور اکنی میں دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فاکہی اور جعفر فریابی نے کتاب النکاح میں ابراہیم بن رہ سے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ہم طواف کر رہے تھے تو طاؤس مجھ سے کہنے لگے: یا تمہیں نکاح کرنا ہی پڑے گا یا میں میں وہ بات کہوں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو زوائد سے کہی تھی: ”کیا تم عاجزی یا زنا کی وجہ سے نکاح نہیں کر رہے؟“ اور طبرانی بطریق زیاد بن نصر بواسطہ سلیم بن مطین بحوالہ اپنے والد وہ ابو زوائد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: حجۃ اع \* کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، پھر لمبی حدیث ذکر کی جس کا کچھ حصہ ابوداؤد نے اسی سند سے نقل کیا ہے کی طرف حرف ذال میں اشارہ ہو چکا ہے۔ ان میں سے کسی کا کہنا ہے: ابو زوائد وہی ذوالزوائد ہیں جن کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نوں میں ذکر کیا ہے اور اسی سند سے اس حدیث کا ایک گوشہ نقل کیا ہے۔

### ۹۹۳۹ ابو زیاد \*

مولا بنی جح۔ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور ان سے خالد بن معدان روایت کرتے ہیں۔ ایسا ہی تجرید \* میں ہے شاید ان نزدیک یہ مخضرمی ہیں مجھے ان کی ایک اور مرفوع حدیث مل گئی ہے جو طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق سفیان بن حبیب، ثور زید سے بواسطہ خالد بن معدان بحوالہ ابو زیاد نقل کی ہے۔ فرمایا: ”میں اس بات کو نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھتے تھے۔“

۱ ابوداؤد کتاب الصلاة باب التامین وراء الامام (۹۳۸) کنز العمال (۳۲۴۳) مرقاة المصابیح (۸۴۶۵)

۲ المعجم الكبير (۷۵۷/۲۲) مجمع الزوائد (۳۹/۴) جامع المسانید (۷۵/۱۴)

۳ اسد الغابہ (۵۹۰۹) تجرید (۱۶۹/۱)

۴ ابوداؤد کتاب الخراج والمارة باب فی کراهية الافتراض فی آخر الزمان (۲۹۵۹) التاريخ الكبير (۲۶۵/۳)

۵ الاحاد والمثنائی (۱۱۸/۵) المعجم الكبير (۸۹۴/۲۲) جامع المسانید (۷۸/۱۴)

۶ تجرید (۱۶۹/۲) \* تجرید (۱۶۱)



## ۹۹۲۰ ابو زیاد انصاری

ناموں میں زرارہ میں تذکرہ ہوا ہے۔

## ۹۹۲۱ ابو زید

جنہوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ صحیح بخاری میں حدیث انس میں بغیر نام کے ان کا ذکر آتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے چچاؤں میں سے ایک ہیں۔ ان کے نام کے بارے اختلاف ہے۔ اوس/ثابت بن زید/معاذ/سعد بن عبید/قیس/السنن یہی رائج ہے، جیسا کہ میں نے حرف قاف میں بیان کیا ہے۔

## ۹۹۲۲ ابو زید

بن اخطب۔ نام عمرو بن اخطب بن رفاعہ بن محمود بن بشر بن عبد اللہ بن الضیف بن احمر بن عدی بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر انصاری خزرجی۔ ابو زید کنیت سے مشہور ہیں۔ عزہ بن ثابت کے نانا ہوتے ہیں۔ ترمذی نے ان کی روایت نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ امام احمد رحمہ اللہ کی صرف اس حدیث میں اس سے میرا حسن و جمال بڑھ گیا۔ فرماتے ہیں: مجھے کئی لوگوں نے بتایا کہ ان کی عمر سو (۱۰۰) سے زائد کی ہو گئی پھر بھی ان کے سر داڑھی کے بال سیاہ تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں دوسری سند سے ہے جو ابو نہیک سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو زید نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا تو میں ایک برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا، اس میں کہیں سے ایک بال پڑ گیا، میں نے بال نکال پھینکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما“۔ فرماتے ہیں: میں نے انہیں چورانوے (۹۹) برس کی عمر میں دیکھا، ان کی داڑھی میں ایک بھی سفید بال نہ تھا۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسلم میں اسی سند ہے: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور خطاب کرنے منبر پر تشریف لے گئے، اور ظہر تک خطاب کیا۔۔۔۔۔ (حدیث شائل ترمذی میں مذکورہ طریق سے بحوالہ ابو زید مروی ہے مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو زید میرے قریب آ کر میری پشت پر ہاتھ پھیرنا“۔ میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا اور مہر نبوت پر انگلی رکھی۔۔۔۔۔ (حدیث) ابن حبان اور حاکم نے اسے بھی صحیح لکھا ہے۔

## ۹۹۲۳ ابو زید بن الضحاک نام ثابت ہے۔

اسد الغابہ (۵۹۱۷) تجرید (۱۶۹/۲) اسد الغابہ (۴۵۶/۴)

اسد الغابہ (۵۹۲۲) استیعاب (۳۰۱۶) تجرید (۱۶۹/۲) جامع المسانید (۸۱/۴)

مسند احمد (۳۴/۵) جامع المسانید (۸۳/۱۴)

مسند احمد (۳۴۱/۵) المستدرک (۱۳۹/۴) المصنف لعبد الرزاق (۱۹۴۶۲)

مجمع الزوائد (۳۷۸/۹) المعجم الكبير (۲۸/۱۷)

مسند احمد (۳۴۱/۵) جامع المسانید (۸۳/۱۴)

۹۹۴۴ ابوزید بن عبید نام سعد ہے۔

۹۹۴۵ ابوزید بن عمرو بن جدیدہ نام قطبہ ہے۔

۹۹۴۶ ابوزید بن غرزہ

نام عمرو ہے۔ ناموں میں ان حضرات کا تذکرہ ہو چکا ہے سب کا تعلق انصار سے ہے۔

۹۹۴۷ ابوزید انصاری \* خزرجی

ابوزید نخوی بصری کے دادا، بقول حاکم ابواحمد صحابی ہیں اور نخوی کا نام سعید بن اوس بن ثابت بن بشیر بن ابی زید ہے۔  
واقعی کا قول ہے: یہ قرآن جمع کرنے والے کے علاوہ ہیں، پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ان کی اولاد نہ تھی۔

۹۹۴۸ ابوزید بن عمرو الجذامی \*

ابن اسحاق نے جذامی میں وفد میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۹۴۹ ابوزید الارحبی

نام عمرو بن مالک ہے۔ ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۹۵۰ ابوزید انصاری (دوسرے)

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یعنی خوارج، اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے تابع نہیں، جو ان سے جنگ کرے گا وہ ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے والا ہوگا۔ \*

۹۹۵۱ ابوزید انصاری (دوسرے)

ابن کلبی کا بیان ہے اُحد میں شہید ہوئے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۹۵۲ ابوزید (بے نسبت)

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ غنم بن حویص روایت کی ہے فرمایا: میں نے ابوزید کو فرماتے سنا: میں نے نبی ﷺ کی معیت میں تیرہ غزوے کیے۔ \* امام احمد نے یہ روایت مسند ابوزید بن اخطب انصاری میں نقل کی ہے لیکن ان کی روایت میں لکھا ہے شعبہ بواسطہ تمیم نقل کرتے ہیں میں نے ابوزید کو فرماتے سنا، پھر ان کا ذکر کیا اور نسب نہیں بیان کیا۔

\* اسد الغابہ (۵۹۱۷) استیعاب (۳۰۱۹)

\* تجرید (۱۶۹/۲)

\* المستدرک (۱۴۷/۲) المعجم الكبير (۲۹/۱۷) کنز العمال (۳۱۲۵۱) (۳۱۶۰۰)

\* مسند احمد (۳۴۰/۵)

۹۹۵۳ ابوزید

فاطمہ بنت قیس اپنی طویل حدیث میں فرماتی ہیں جو مطلقہ (طلاق یافتہ) کے خرچ اور رہائش کے متعلق ہے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوزید یعنی اسامہ بن زید (جوان کی کنیت ہے) کی بیوی ہونے کا شرف بخشا، اسے مسلم نے بطریق ابو بکر بن ابی جہم بحوالہ فاطمہ نقل کیا ہے۔

۹۹۵۴ ابوزید الجریمی

بقول ابواحمد: صحابی ہیں۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: مجھے ان کا صحابی ہونا، نہ ہونا معلوم نہیں۔ میں کہتا ہوں: ان کی حدیث بغوی اور طبرانی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔ عبید بن اسحاق عطار بے حد ضعیف راوی ہے۔ دارقطنی کا قول ہے، العلل میں لکھتے ہیں: اسے یزید بن ابی زیاد نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ ابوسعید خدری سے مروی ہے اور عبدالکریم کا قول ہے: مجاہد سے بحوالہ عبداللہ بن عمرو منقول ہے۔

۹۹۵۵ ابوزید الغافقی

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر بطریق عمرو بن شراحیل معافری بحوالہ ابوزید غافقی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواکیں تین قسم کی ہیں۔ پیلو، اگر پیلو نہ ہو تو زیتون یہ بھی نہ ہو تو بن۔ ابو وہب کا قول ہے جو اس روایت کے راوی ہیں: عثم سے مراد زیتون ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۹۵۶ ابوزید

نبی ﷺ سے سماع کیا ہے ان سے حسن بصری نے سنا ہے۔ ابن مندہ نے اس بات کا جواز پیش کیا ہے یہ عمرو بن اخطب ہیں۔

۹۹۵۷ ابوزید (بے نسبت)

طبرانی نے الاوسط میں بطریق حسن بن دینار بواسطہ یزید الرشح روایت کی کہ میں نے ابوزید جو صحابی ہیں۔ کو فرماتے سنا: میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے ایک شخص کو تہجد میں سورۃ فاتحہ پڑھتے سنا تو کھڑے ہو کر غور سے سننے لگے یہاں تک کہ اس نے سورۃ ختم کر لی پھر فرمایا: پورے قرآن میں اس جیسی سورت نہیں۔ بقول بعض ممکن ہے یہ عمرو بن اخطب ہوں۔

اسد الغابۃ (۵۹۲۰) تجرید (۱۶۹/۲) المعجم الكبير (۹۳۱/۲۲)

اسد الغابۃ (۵۹۲۳) تجرید بطم سبز کلونجی کھانسی وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

جامع المسانید (۸۹/۱۴) اسد الغابۃ (۴۵۸/۴)

۹۹۵۸ ابو زید (بے نسبت)

ابو مسلم کجی نے اپنی کتاب السنن میں ان کی حدیث نقل کی ہے ابو زید صحابی رسول ﷺ نے فرمایا: نبی ﷺ کا ارشاد ہے ”مسافر اپنے موزوں پر تین دن تین راتیں مسح کرے اور مقیم رات دن مسح کرے۔“

۹۹۵۹ ابو زینب بن عوف انصاری \*

بقول ابو موسیٰ: ابو العباس بن عقدہ نے کتاب الموالاتہ میں بطریق علی بن حسن العبدی، سعد سے جو اس کاف ہیں بحوالہ اصبح بن نباتہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے کھلے میدان میں لوگوں سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ سے غدیر کے روز جس نے سنا وہ اٹھ کھڑا ہو چنانچہ دس بارہ آدمی کھڑے ہوئے ان میں ابو ایوب اور ابو زینب بن عوف بھی تھے، ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کر کے فرمایا: کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے کہ میں نے حق پہنچا دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم ضرور گواہی دیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: جس کا میں دوست اس کا علی دوست \* اس کی سند میں کئی ایک ایسے راوی ہیں جو رفض کی جانب منسوب ہیں۔

القسم الثانی از حرف زاء

۹۹۶۰ ابو زرعہ بن زباع وہی روح الجذامی ہیں ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

القسم الثالث از حرف زاء

۹۹۶۱ ابو زبید الطائی

مشہور شاعر ہیں دور نبوی پایا ہے۔ ان کے اسلام لانے میں اختلاف ہے نام حرمہ بن منذر ہے بقول بعض: منذر بن حرمہ بن معدیکرب... طائی بقول طبری ابو زبید جاہلیت میں بنی تغلب میں اپنے ماموؤں کے پاس جزیرہ میں مقیم تھا اور دور اسلام میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی جزیرہ اور کوفہ پر ولایت کے دور میں اس کے پاس چلا گیا تھا۔ ولید اس کے ساتھ دوستی یاری رکھتا رہا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اسلام میں اس کی حالت اچھی ہو گئی۔ ابو موزع اور اس کے ساتھی ولید پر جاسوس مقرر کرتے، کسی نے ان سے کہہ دیا کہ ولید ابھی ابو زبید کے ساتھ شراب پی رہا ہے یہ لوگ جھٹ سے پہنچے، ولید نے اپنے سامنے رکھی کوئی چیز چارپائی تلے چھپا دی، انہوں نے چارپائی پر چھٹا مارا اور اس کے نیچے سے ایک صراحی نکال لی جس میں انگور کا رس تھا جسے دیکھ کر یہ لوگ شرمندہ ہو گئے۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں: ابو زبید مسلمان نہیں ہوا تھا بلکہ اپنے مذہب نصرانیت پر ہی مرا تھا۔ مرزبانی کا قول ہے: نصرانی تھا، لمبی عمر پائی تھی بقول بعض ڈیڑھ سو (۱۵۰) سال زندہ رہا، اسلام کا زمانہ پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔ حضرت عمر نے اسے اس کی قوم کے

\* اسد الغابۃ (۵۹۲۶) تجرید (۱۷۰/۲)

\* مسند احمد (۴۱۹/۵) المعجم الکبیر (۴۰۵۲) مجمع الزوائد (۱۰۴/۹) جامع المسانید (۹۰/۱۴)

صدقات زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا تھا آپ نے اس کے علاوہ کسی غیر مسلم کو یہ ڈیوٹی نہیں سونپی تھی۔ امیر معاویہ کے دور تک زندہ رہا۔ کوفہ میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا ہم نشین تھا۔ جب ولید پر یہ تہمت لگائی گئی کہ اس نے شراب پی ہے اور کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا گیا، تو ابوزبید نے کہا: ع

معبود (برحق) کی قسم! اگر تلوار کی دھار اور زبان کی گفتگو ہوتی تو نہ میرے صاف گھر کی تلاشی ہوتی اور نہ وہ وہاں آتے اور نہ تیرے درمیان شور و شغب حائل ہوتا۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر مرثیہ کہا: ع

”معزز لوگ جن اخلاق و اوصاف کے مالک ہوتے ہیں وہ ایسے شخص کا خاندان ہے جو دین کا جامع اور پسندیدہ ہے مردوں کی قسموں میں کیا ہی خوب صاحب بصیرت انسان تھا رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ کے برابر اچھے لوگ نہیں ہو سکتے۔“

یہ اشعار ابوالفرج اصبہانی نے بحوالہ مبرد نقل کیے ہیں مرزبانی نے ان میں سے کچھ بھی نقل نہیں کیا۔ اصبہانی فرماتے ہیں۔ ابوزبید کا قط تیرہ (۱۳) بالشت لمبا تھا اس کا بھائی اعور عجمی بادشاہوں کا خاص بندہ تھا جب اس کی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا: جب اشجع سلمیٰ کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے یہ اشعار کہے: ع

”میں ابوزبید کی ہڈیوں کے پاس سے گزرا، جو کھلے میدان میں سرد پڑی تھیں۔ ولید اس کا سچا دوست تھا، اب اس کی قبر ولید کی قبر کی ہم نشین ہے۔“

ابوزبید اپنے اشعار میں شیر کی تعریف کرنے میں بڑی دلچسپی لیتا تھا۔ جس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک واقعہ بھی ہے بقول بعض: اس کی قوم اسے کہنے لگی: ہمیں خدشہ ہے کہ تمہاری شیر کی تعریف کی وجہ سے عرب ہمیں گالیاں دیں گے۔ چنانچہ اس نے شیر کی تعریف میں اشعار کہنے چھوڑ دیے۔ مرزبانی لکھتے ہیں: ولید کی وفات اس سے پہلے ہو گئی تو یہ اس کی قبر پر سے گزرا تو کہا: ع

”اے قبر والے سلام ہو جس کی ملاقات کے درمیان قبر حائل ہو گئی ہے اے مجھے چھوڑنے والے! جب میں تیری ملاقات کے لئے آتا تھا تو تیری عادت بے رخی کی تو نہ تھی۔“

۹۹۶۲ ابوزبیر (بیت المقدس کے مؤذن)

دور نبوی ﷺ پایا ہے، دور فاروقی میں اذان دیتے تھے ابواحمد الحاکم نے الکفی میں روایت کی ہے کہ ابوزبیر کا قول ہے: ہمارے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے، مجھ سے فرمانے لگے: جب اذان دیا کرو تو تسلسل سے دیا کرو اور جب اقامت کہا کرو تو جلدی سے کہا کرو۔

۹۹۶۳ ابوزہراء قشیری \*

ابن عساکر نے الکفی میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دور نبوی ﷺ پایا ہے اور فتح دمشق میں



شریک ہوئے۔ اور اہل ثنیہ اور حوران کی صلح کے لئے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی جانب سے دور فاروقی میں مامور ہوئے پھر بطریق سیف بن عمر ”فتوح“ میں یہ روایت نقل کی ہے کہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فتح دمشق کے بعد ایک لشکر میں وحیہ بن خلیفہ کلبی اور ابوزہراء کو ثنیہ اور حوران کی طرف دمشق کی صلح کے لئے تذر بھیجا۔ اور اس مہم کی فتح کا بندوبست بھی انہی کے سپرد ہوا۔ ابوزہراء کے بھائی کا پاؤں فتح دمشق کے معرکہ میں کٹ چکا تھا۔ جب بنو قشیر نے بنی جعدہ کی ہجو کی تو اس پر فخر کیا۔ جس کا جواب انہیں نابغہ جعدی نے دیا پھر وہ اشعار نقل کیے۔ پھر سیف نے دمشق میں شراب پینے والوں کا واقعہ نقل کیا کہ حضرت عمر نے انہیں حد لگائی۔ جس کے بارے میں ابوزہراء نے کہا: ص

”میں نے صبر سے کام لیا بے صبری نہیں کی اگرچہ میرے بھائی مر گئے حالانکہ میں تو ایک دن بھی شراب سے باز نہ رہ سکتا تھا امیر المومنین نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، اب اس کے یار انگور کا رس نکالنے والوں کے پاس بیٹھ کے روتے ہیں۔“

### ۹۹۶۴ ابو زیاد

مولا آل دراج الجمحیین۔ دور نبوی پایا ہے مسدّد نے اپنی مسند کبیر میں صحیح سند سے بواسطہ خالد بن معدان بحوالہ ابو زیاد مولا آل دراج روایت کی ہے فرمایا: مجھے یہ بات نہیں بھولتی کہ صدیق اکبر جب نماز پڑھنے لگتے، تو اپنی دہنی ہتھیلی سے بائیں کلائی کو ہاتھ کے جوڑ (گٹے) کے ساتھ ملا کر پکڑتے۔ ابن عساکر نے یہ جواز پیش کیا ہے کہ یہ ربیعہ بن دراج کے مولا ہو سکتے ہیں۔ پھر اس ربیعہ کا نسب بیان نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: میں نے ربیعہ بن دراج کا تذکرہ اور ان کا نسب حرفِ راء کی قسم اول میں بیان کیا ہے۔

### ۹۹۶۵ ابوزید قیس بن عمرو ہمدانی، ناموں ذکر ہوا ہے۔

### القسم الرابع از حرف زاء

### ۹۹۶۶ ابوزرعہ قرعی

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن طرخان نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں جھنڈا باندھ کر دیا تھا۔ (حدیث) یہ غلطی لفظی تبدیلی سے پیدا ہوئی درست ابوزرعہ ہے۔ حرفِ راء میں ان کا نسب بھی قلمبند ہوا ہے، ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن ہے۔

### ۹۹۶۷ ابوزرعہ

مولا مقداد بن اسود، بقول ابو عمر: ان کا نام عبدالرحمن ہے، جو تابعی ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ

تجريد (۱۶۹/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۰۴) تجريد (۱۶۸/۲) \* جامع المسانيد (۷۰/۱۴) اسد الغابہ (۴۵۲/۴)

اسد الغابہ (۵۹۰۵) تجريد (۱۶۹/۲) \* التاريخ الكبير (۳۵۶/۵)

فرماتے ہیں: ان کی حدیث منقطع ہے۔

میں کہتا ہوں: ابو عمر سے پہلے مجھے کسی کا حوالہ نہیں ملا کہ اس نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہو۔ ان سے ابو ہلال راسبی نے روایت لی ہے جو قنادہ اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔

### ۹۹۶۸ ابو زید عامر (عمر) بن حدیدہ

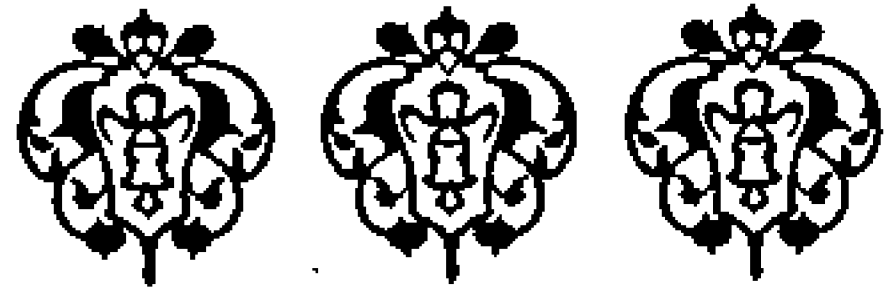
ابو عمر نے انصار میں سے ابو زید کنیتوں والوں میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ یہ وہ ابو زید ہیں جن کا نام قطبہ بن عامر بن حدیدہ ہے۔

### ۹۹۶۹ ابو زید انصاری

بغوی نے ان میں اور ابو زید عمرو بن اخطب میں فرق کیا ہے جو عروہ (عزہ) بن ثابت کے دادا ہیں، پھر ان کے حالات میں حدیث تمیم بن حویص روایت کی ہے کہ میں نے ابو زید کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تیرہ (۱۳) غزووں میں شرکت کی۔ اور عروہ (عزہ) کے دادا کے حالات میں یہ حدیث نقل کی ہے: ”ہمیں نبی ﷺ نے نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ظہر تک خطبہ دیا“۔ (حدیث) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دونوں حدیثیں مسند ابی زید عمرو بن اخطب میں نقل کی ہیں۔

### ۹۹۷۰ ابو زید بن الصلت

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مراد زبید کے والد کو لیا ہے، اس وقت عنوان صلت بن معد یکرب کندی کا ہوگا۔ مناسب تھا جب انہوں نے انہیں حرف کنیت سے تعبیر کیا ہے تو ابو زید بن الصلت کہتے ہیں لیکن ابن مندہ کا یہ اکثر استعمال ہے جسے میں کئی بار بیان کر چکا ہوں۔



## حرف سین

### القسم الاول از حرف سین

#### ۹۹۴۱ ابوسالم حنفی ثم سُخَيْمٍ

ابن السکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور پھر ام سالم سے بحوالہ ان کے خاوند ابوسالم سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار فرماتے سنا: فلاں کی اولاد کے لیے ہلاکت ہے۔

#### ۹۹۴۲ ابوسائب

عثمان بن مظعون جحی، نام سے مشہور ہیں، سابقین اولین سے ہیں۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

#### ۹۹۴۳ ابوسائب

یزید عمر کے بھانجے، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

#### ۹۹۴۴ ابوسائب انصاری

بقول بعض: ثقفی کزدَم کے والد، ان کے بیٹے کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

#### ۹۹۴۵ ابوسائب ثقفی

نام مالک ہے، بقول بعض: زید یا یزید ہے، میم میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

#### ۹۹۴۶ ابوسائب

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ملتا ہے، لیکن میں انہیں نہیں جانتا یہ ابو عمر کا قول ہے۔ مسند جحی بن مخلد میں ابوسائب بے نسبت کی دو حدیثیں ہیں، لگتا ہے انہی میں سے ایک ہیں۔

#### ۹۹۴۷ ابوسائب

مولا غیلان بن سلمہ ثقفی۔ ابوعلی جیانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ عروہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ابوسائب مولا غیلان نے انہیں حدیث سنائی۔

❖ اسد الغابہ (۵۹۲۹) تجرید (۱۷۰/۲) ❖ اسد الغابہ (۵۹۳۲) استیعاب (۳۰۲۴)

❖ اسد الغابہ (۵۹۳۰)

### ۹۹۷۸ ابوسائب \*

ایک صحابی رسول ﷺ ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، پھر بطریق عیاش سنداً بحوالہ ابوسائب ایک صحابی کی روایت نقل کی ہے، فرمایا: ایک شخص نے آ کر نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے جب وہ نماز مکمل کر چکا آپ نے تین بار فرمایا: ”جاؤ نماز پڑھو“۔ (حدیث) \* ابونعیم ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: محفوظ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کی روایت ہے۔ داؤد بن قیس اور محمد بن غیلان سب علی بن یحییٰ سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے چچا رفاعہ بن رافع کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس حدیث میں علی بن یحییٰ کے دو شیخ (استاد) ہوں۔

### ۹۹۷۹ ابوسبرہ الجعفی \*

وہی یزید بن مالک۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے ان کا نام نقل کیا ہے اور ان کی حدیث ان کے بیٹے عبد الرحمن بن سبرہ کے حالات میں بیان ہو چکی ہے۔

### ۹۹۸۰ ابوسبرہ بن حارث \*

بقول بعض: ابوسبرہ سین کے بجائے ہاء۔ الف میں ان کا ذکر ہو چکا ہے اور بعض کا انہیں ابواسیرہ کا کہنا بھی بیان ہوا ہے۔

### ۹۹۸۱ ابوسبرہ بن ابی رهم \*

بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبدود... قرشی عامری۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ دوسری مرتبہ کی ہجرت میں حبشہ گئے ان کے ساتھ ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بھی تھیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ بدر میں شریک ہوئے والدہ کا نام برہ بنت عبد المطلب ہے جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ اور ابوسلمہ بن عبد الاسد کے ماں شریک بھائی ہیں۔ زبیر بن بکار کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مکہ مقیم ہو گئے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ زبیر لکھتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی بدری صحابی مکہ آ کر بس گیا ہو۔

### ۹۹۸۲ ابوسبرہ (بے نسب) \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق یوسف بن سفر روایت کی ہے کہ ادزاعی نے فرمایا مجھ سے قزعہ نے بیان کیا ہمارے پاس صحابی رسول ﷺ ابوسبرہ تشریف لائے۔ میں نے ان سے عرض کی: اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے نبی ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کی

\* اسد الغابہ (۵۹۳۱) \* ابوداؤد کتاب الصلاة (۸۵۷، ۸۵۸) ترمذی کتاب الصلاة (۳۰۲)

نسائی کتاب السہو (۱۳۱۲) ابن ماجہ کتاب الطہارۃ (۴۹۰) مسند احمد (۳۴۰/۴) جامع المسانید (۹۶/۱۴)

\* اسد الغابہ (۵۹۳۳) تجرید (۱۷۰/۱) \* تجرید (۱۷۱/۱) \* اسد الغابہ (۵۹۳۵) استیعاب (۳۰۲۵)

\* اسد الغابہ (۵۹۳۷) تجرید (۱۷۱/۱)

ذمہ داری میں ہے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ تم سے اپنی ذمہ داری کا مطالبہ کرے۔\*

۹۹۸۳ ابوسبرہ الجہنی معبد بن عوسجہ، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۹۸۴ ابوسبرہ

عیسیٰ بن سبرہ کے دادا۔ حبان میں ذکر ہوا ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: میرے خیال میں مدینہ کے رہائشی ہیں، پھر ان کی حدیث بطریق ابن انیس، بواسطہ عیسیٰ بن سبرہ انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا نقل کی۔

۹۹۸۵ ابوالسبع بن عبد قیس انصاری

بدر میں شریک تھے، ان کا نام ذکوان ہے، پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۹۹۸۶ ابوسرّوۃ نوفلی\*

عقبہ ابن عامر ہیں، یہ اکثریت کا قول ہے ناموں میں ان کا ذکر ہوا ہے۔ بقول بعض: ان کے بھائی ہیں، ان کا نام حارث ہے یہ عدوی کا قول ہے ان کا بیان ہے: فتح مکہ میں مسلمان ہوئے، ایسا ہی زبیر وغیرہ کا کہنا ہے۔ سروۃ کے سین میں اختلاف ہے، اکثریت فتح (زبر) کی قائل ہے ایک قول زیر کا ہے راسا کن ہے ادھر حمیدی کا گمان ہے کہ انہوں نے الدار قطنی کے قلم سے عین پر پیش لکھا دیکھا ہے۔ شاید عدم نقطہ (نقطہ نہ ہونے) کی علامت تھی جسے وہ پیش سمجھ بیٹھے۔

۹۹۸۷ ابوسریحہ\*

بروزن عظیمہ، حذیفہ بن اسید، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۹۹۸۸ ابوسعاد جہنی\*

بقول بعض: ان کا نام جابر بن اسامہ ہے، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے کہ ابن ماکولا\* نے ان کا نام بتایا ہے۔ ایک قول ہے: یہ بعد والے ہیں۔

۹۹۸۹ ابوسعاد الحمصی\*

ابوزرہ نے کتاب الزہد میں روایت نقل کی ہے کہ ابن ابی عوف کا قول ہے: حضرت ابودرداء ابوسعاد کے پاس سے گزرے، جو صحابی رسول ﷺ تھے۔ ابوسعاد فرمانے لگے: سبحان اللہ! نہ کچھ بیچتے ہیں اور نہ خریدتے ہیں۔ ابودرداء بولے: ”جس نے اپنی دنیا کی چیزیں جمع کیں اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا“۔ ابو عمر نے ان میں اور جہنی میں فرق کیا ہے کہ یہ حمص فروکش

\* جامع المسانید (۱۰۰/۱۴) اسد الغابہ (۴/۴۶۲) \* اسد الغابہ (۵۹۳۹) استیعاب (۲۰۲۸) تجرید (۱۷۱/۲)

\* اسد الغابہ (۵۹۴۰) استیعاب (۳۰۲۹) تجرید (۱۷۱/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۴۲) استیعاب (۳۰۳۰) تجرید (۱۷۱/۲)

\* الاکمال (۳۰۶/۴) \* اسد الغابہ (۵۹۴۲) تجرید (۱۷۱)



ہوئے اور ان کی حدیث نقل کی۔

۹۹۹۰ ابو سعاد \*

یہ جہینہ کے ہیں۔ روح بن قاسم بواسطہ اسمعیل بن امیہ اسی سند سے بحوالہ عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں۔  
میں کہتا ہوں: عقبہ بن عامر مشہور صحابی ہیں جن کا تذکرہ ناموں میں ہوا۔ اس کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے، ابو حماد اکثریت کا قول ہے۔ ابو عمر/ ابو عامر/ ابو سعاد وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ واللہ اعلم

۹۹۹۱ ابوسعدان \* (شامی، بے نام و نسب)

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا کہ مکحول نے ان سے ہجرت کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ ذہبی \* کا قول ہے: اس کی سند کمزور ہے۔

۹۹۹۲ ابوسعاد انصاری ثم حارثی محیصہ بن مسعود۔

۹۹۹۳ ابوسعاد عیاض بن زہیر القہری۔

۹۹۹۴ ابوسعاد سلمہ بن اسلم بن حریش، ان سب کا ذکر ناموں میں ہوا ہے۔

۹۹۹۵ ابوسعاد الخیر \*

بقول بعض: ابوسعید الخیر۔ ابن السکن: صحابی ہیں۔ بقول بعض: نام عمرو ہے۔ ابواحمد الحاکم: مجھے ان کا نام و نسب معلوم نہیں۔ پھر بیان کرتے ہیں: یہ ابوسعید الانماری ہیں، حالانکہ ایسا نہیں۔ کیونکہ ان کی دو حدیثیں اس حدیث کے علاوہ ہیں جس میں انماری کے حالات میں اختلاف ہے۔ بلکہ یہ ابوسعید یا ابوسعید ہیں چنانچہ ترمذی "العلل المفردة" ابن ابی داؤد الصحابہ میں اور ابواحمد الحاکم ان سے ایک اور طریق سے پھر یہ سب بطریق ابوفروہ زہاوی، معقل کندی، عبادہ بن نسی بحوالہ ابوسعید روایت کرتے ہیں۔ فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے رات میں روزہ رکھنا فرض نہیں کیا ہے جس نے رکھا اس نے مشقت کی اس کا کوئی اجر نہیں ہے۔" \*

یہی روایت دولابی نے الکنی میں ایک اور سند سے بحوالہ ابوفروہ نقل کی ہے کہ ابوسعید الخیری سے مروی ہے، حاکم کی روایت میں ہے ابوسعید الخیری سے منقول ہے ابن مندہ نے یہ روایت نقل کر کے کہا: غریب ہے، ہمیں اسی سند سے معلوم ہے۔ ترمذی کا قول ہے: میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اس عبادہ بن نسی سے ناواقف ہوں جس نے ابوسعید الخیر سے یہ حدیث سنی ہے اور دولابی الکنی میں بطریق ابوفروہ اس شعبانی روایت کرتے ہیں کہ یہ لوگ امیر معاویہ کے دور میں غزوہ قسطنطنیہ

\* اسد الغابہ (۵۹۴۱) تجرید (۱۷۱/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۴۹) استیعاب (۳۰۳۵) تجرید (۱۷۲/۱)

\* اسد الغابہ (۱۶۲) \* اسد الغابہ (۵۹۴۴) جمع الجوامع (۴۹۶۹) تجرید (۱۷۲/۲)

\* کنز العمال (۲۳۹۲۵) جمع الجوامع (۴۹۶۹)

میں تھے اور یزید بن شجرہ ہمارے امیر تھے۔ ہمارے پاس سے ابوسعید الخیر صحابی رسول ﷺ گزرے پھر ایک واقعہ نقل کیا۔ ابوسعید الخیر نے فرمایا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جن چیزوں کو آگ پر پکایا گیا ہو ان کے کھانے سے وضو کر لیا کرو“..... (حدیث) \* اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے اسی سند سے نقل کیا ہے، اس کے سیاق میں فرماتے ہیں: میں ابوسعید الخیر کے پاس تھا، اور پھر فرماتے ہیں: ابوسعید الخیر۔ اکثریت ابوسعید بلا شک کہتی ہے۔

#### ۹۹۹۶ ابوسعید انصاری زرقی \*

سعید بن عبد العزیز اور حاکم کا قول ہے: صحابی ہیں، ابن ماجہ بطریق یونس بن میسرہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابوسعید زرقی صحابی رسول کے ساتھ قربانی کے جانور خریدنے گئے۔ پھر وہ حدیث ذکر کی۔ \* ابن ابی حاتم بحوالہ اپنے والد ان کے صحابی ہونے میں متردد ہے۔ طبرانی کی روایت میں یونس کے مذکورہ طریق سے مروی ہے میں ابوسعید الخیر کے ساتھ نکلا، اگر یہ روایت محفوظ ہے تو یہ سابقہ شخصیت ہیں، ابوسعید اسماء بنت یزید کے خاوند کے حالات میں ان کا ذکر ہوگا۔

#### ۹۹۹۷ ابوسعید الانصاری

بقول بعض: ابوسعید، تذکرہ ہونا ہے۔

#### ۹۹۹۸ ابوسعید ساعدی \*

ابن ابی داؤد نے اور ان کے اتباع میں ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان سے بطریق ابو عمرو اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، قرہ بن ابی قرہ روایت کی ہے کہ سعد ساعدی نے ایک شخص کو عصر کے بعد نفل پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اس وقت (نماز نفل) نہ پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز نہ پڑھا کرو“۔ \* الدارقطنی نے العلل میں ان کا نام درست لکھا ہے ابواسید ساعدی، ابن ابی داؤد کو ان کے بارے وہم ہوا ہے۔

#### ۹۹۹۹ ابوسعید بن فضالہ انصاری \*

بقول بعض: ابن ابی فضالہ۔ ایک قول ہے: ابوسعید بن فضالہ بن ابی فضالہ۔ ابن سعد نے اہل خندق کے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: غیر معروف ہیں۔ ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بطریق عبد الحمید بن جعفر، انہوں نے اپنے والد سے بواسطہ زیاد بن مینا بحوالہ ابوفضالہ جو صحابی ہیں روایت کی ہے علی بن مدینی کا قول ہے: اس کی سند بہتر ہے، اکثریت کے ہاں یہ نام عین کے سکون سے لکھا ہے، جس پر ابواحمد الحاکم کا بھروسہ ہے، فرماتے ہیں: یہ صحابی ہیں لیکن مجھے ان کا نام و نسب یاد نہیں۔ ابن ماجہ میں دونوں طرح ہے۔ ترمذی میں یاء کی زیادتی سے لکھا ہے تجرید میں ذہبی لکھتے ہیں: ابوسعید بن

\* المعجم الكبير (۷۷۶/۲۲) مجمع الزوائد (۲۴۹/۱۰) الحکمی للدولابی (۳۵/۱) جامع المسانید (۱۱۹/۱۴)

\* اسد الغابہ (۵۹۴۳) تجرید (۱۷۲/۲) \* اسد الغابہ (۴۶۵/۴) \* اسد الغابہ (۵۹۴۶) تجرید (۱۷۲/۲)

\* جامع المسانید (۱۲۰/۱۴) اسد الغابہ (۴۶۵/۴) \* اسد الغابہ (۵۹۴۷) تجرید (۱۷۳/۲)

ابی فضالہ کی، ابواحمد کی کتاب الکنی میں ایک متصل حدیث ہے، پھر فرماتے ہیں: ابوسعید بن فضالہ۔ بقول بعض: ابوسعید، ترمذی نے ریاء میں ان کی اسی طرح ایک حدیث نقل کی ہے اور انہیں دو شخص قرار دیا ہے، باوجودیکہ جو حدیث حاکم نے روایت کی وہی ترمذی نے نقل کی ہے۔ اسی طرح حاکم کی کتاب الکنی میں عین کے سکون سے ہے، بغوی الکنی میں لکھتے ہیں: ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری، مدینہ کے رہائشی تھے پھر ان کی حدیث بیان کی۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین کو قیامت کے روز جس میں کوئی شک نہیں جمع فرمائے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا جس نے کسی کو کسی عمل میں شریک کیا ہے وہ اسی سے اس عمل کا ثواب مانگے اللہ تعالیٰ شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے۔“ ابن ابی خيثمة نے ایسا ہی نقل کیا ہے، فوائد صولی میں لکھا ہے: یحییٰ بن معین اس سند سے بحوالہ ابوسعید بن فضالہ بن ابی فضالہ روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن عساکر کا قول ہے: یہ وہم ہے، درست پہلی سند ہے۔ ایسا ہی امام احمد نے محمد بن ابی بکر سے نقل کیا ہے۔ ان کی سہیل بن عمرو سے روایت ہے، اسے بھی ابن سعد نے نقل کیا ہے۔

#### ۱۰۰۰۰ ابوسعید بن وهب نضری

از بنی نضیر، جو قریظہ کے بھائی ہیں۔ مغازی میں ابن اسحاق کا قول ہے: بنی نضیر میں سے سوائے دو آدمیوں کے کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ یامین بن عمرو بن کعب اور ابوسعید بن وهب، ان دونوں نے اپنے مال محفوظ کر لیے۔ پھر ابن سعد نے بسند واقدی ان کی حدیث نقل کی ہے، فرمایا: میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ ﷺ نے مہروز کے پانی کی تقسیم کی تھی کہ اوپر والا ٹخنوں تک پہنچنے پر پانی کو روکے، پھر چھوڑ دے۔ ابو عمر کے کلام میں ہے وہ معرکہ قریظہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس اتر آئے تھے۔ یہ غلط ہے جس کا تعاقب رشاطی نے کیا ہے کیونکہ بنی نضیر کا واقعہ بنی قریظہ کے واقعہ سے بہت مدت پہلے کا ہے۔

#### ۱۰۰۰۱ ابوسعید انصاری

ابن ابی فدیہ نے ان کی حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی خالد بحوالہ ابوسعید نقل کی ہے۔ ایسا ہی ابو عمر کا مختصر قول ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: اسے محمد بن اسماعیل بن فدیہ نے یحییٰ بن ابی خالد سے بواسطہ ابن ابی سعد انصاری بحوالہ اپنے والد نبی ﷺ سے نقل کیا ہے: ”ندامت و پشیمانی بھی توبہ ہے۔“

میں کہتا ہوں: یہ روایت حکیم ترمذی حنفی نے ”نوادر الاصول“ میں بطریق ابن ابی فدیہ اسی سند سے ان الفاظ میں نقل

ترمدی کتاب التفسیر باب من سورة الكهف (۳۱۵۴)

ابن ماجہ کتاب الزهد باب الرياء والسمعة (۴۲۰۳) مسند احمد (۴۶۶/۳)

اسد الغابہ (۵۹۴۸) تجرید (۱۷۳/۲)

ابوداؤد کتاب الاقضية باب ابواب من القضاء (۳۶۳۸) ابن ماجہ کتاب الرهون باب الشرب فی الادوية (۲۴۸۱)

جامع المسانید (۱۱۶/۱۴) اسد الغابہ (۴۶۶/۴)

اسد الغابہ (۵۹۴۳) تجرید (۱۷۲/۲)

مجمع الزوائد (۱۹۹/۱۰) المعجم الكبير (۱۷۷۵/۲۲) حلیۃ الاولیاء (۳۹۸/۱۰)

کی ہے: ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا بے گناہ اور ندامت خود توبہ ہے“۔ ابو نعیم اعتماد سے لکھتے ہیں: ”یہ پہلے والے نظریٰ ہی ہیں“۔ جو بہتر نہیں، اور ابوبکر نے یقین سے لکھا ہے کہ انہوں نے ہی یہ حدیث نقل کی ہے: ”قربانی کا بہترین جانور کالی ناک والا دنبہ ہے“۔ یہ بھی صحیح نہیں۔

### ۱۰۰۰۲ ابوسعید بن اوس

بن معلیٰ ابن لوزان بن حارث بن عدی انصاری اوسی۔ طبری نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ۹۴ھ میں فوت ہوئے، ان کا نام حارث ہے۔

## ابوسعید کنیت والے

۱۰۰۰۳ ابوسعید خدری سعد بن مالک بن سنان۔

۱۰۰۰۴ ابوسعید عبشمی عبدالرحمن بن سمرہ۔

۱۰۰۰۵ ابوسعید سعیدی خالد بن احمہ سعد بن عاص۔

۱۰۰۰۶ ابوسعید انصاری یزید بن ثابت بن ودیعہ۔

۱۰۰۰۷ ابوسعید مخزومی المسیب ابن حزن بن ابی وہب۔

۱۰۰۰۸ ابوسعید مخزومی عمرو بن حریث۔

۱۰۰۰۹ ابوسعید کاتب وحی زید بن ثابت انصاری خزرجی۔

۱۰۰۱۰ ابوسعید رافع بن المعلی بدری

ان سب حضرات کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔ بقول بعض: ابوسعید بن معلیٰ کا نام حارث بن اوس بن معلیٰ ہے۔ ایک قول ہے: حارث بن نفیع، بقول بعض: یہ سابقہ شخصیت کا نام ہے۔

۱۰۰۱۱ ابوسعید بن معلیٰ انصاری

دوسرے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے جو بروایت حفص بن عاصم ان سے مروی ہے، ان سے عبید بن حنین بھی روایت کرتے ہیں۔ بقول ابو عمر: جس نے انہیں رافع بن معلیٰ کہا اسے وہم ہوا ہے کیونکہ وہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ یہ بات حارث بن نفیع بن معلیٰ کے بارے میں سب سے صحیح ہے۔ مؤرخین نے ان کی تاریخ وفات ۷۴ھ یا ۷۳ھ لکھی ہے۔ ان کا کہنا

ہے: وہ چونسٹھ (۶۳) سال زندہ رہے۔

میں کہتا ہوں: یہ غلط ہے، کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے ان کا یہ واقعہ نبی ﷺ کے ساتھ بچپن میں پیش آیا تھا جبکہ حدیث کا سیاق اس کے خلاف ہے۔ اس واسطے کہ صحیح میں ان کی حدیث میں ہے میں نماز پڑھ رہا تھا نبی ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا، میں آپ کے پاس اس وقت تو حاضر نہ ہو سکا نماز پڑھنے کے بعد آ گیا۔ (حدیث) ان کی ایک اور حدیث بھی ہے جس کا آغاز اس طرح ہے: ”ہم لوگ بازار جاتے“۔ ابو عمر کا قول ہے: ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت قزط بن خضاء ہے۔ بنی سلمہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

### ۱۰۰۱۲ ابو سعید انصاری

اسماء بنت یزید بن السکن کے شوہر۔ ان کا نام سعید بن عمارہ/ عمارہ بن سعید اور عامر بن مسعود بتایا جاتا ہے۔ حاکم نے آخری قول کو فضول لکھا ہے اور کہا ہے عامر بن مسعود دوسرے ہیں جو تابعی ہیں، ان کی کنیت ابو سعید ہے، ابن مندہ کی روایت ہے کہ ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ محضرے کے دن مروان بن الحکم کے پاس سے گزرے تو وہ پچھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ابن الزرقا! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم ہی وہ (فتنہ پرداز) ہو تو میں تمہارے خلاف چڑھ دوڑتا۔ تو عبد الملک بن مروان نے اس بات کی وجہ سے ان سے بغض رکھنا شروع کر دیا، جب وہ خلیفہ بنا تو انہیں بلا بھیجا، آپ نے فرمایا: ”مجھے اس بارے میں نبی ﷺ کی وصیت یاد ہے“۔ اس نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے محسنوں کی بات قبول کرو اور ان کے بروں سے درگزر کرو“۔ چنانچہ اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بقول بعض: یہ وہی ابو سعید زرقی ہیں جن کا تذکرہ ہونا ہے۔ جس پر المزی کا اعتماد ہے، جبکہ ابن مندہ نے دونوں میں فرق کو یقینی کہا ہے، شاید یہی زیادہ درست ہے۔

### ۱۰۰۱۳ ابو سعید سعد بن عامر

بن مسعود زرقی۔ ابن السکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے ابو سعید، سعد بن عامر زرقی کی طرف پیام بھیجا۔ بقول بعض: ان کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی اور آپ سے ہدی (قربانی حج) کے بارے میں پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ نسائی بطریق شعبہ بحوالہ ابو سعید زرقی عزل کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن مرہ، یونس بن میسرہ اور مکحول شامی روایت کرتے ہیں۔ بقول سعید بن عبد العزیز، صحابی ہیں۔ ایک قول ہے: انہی کو سعید الخیر کہا

بخاری کتاب تفسیر القرآن باب ما جاء فی فاتحة الكتاب (۴۴۷۴) کتاب فضائل القرآن باب (۵۰۰۶)

ابوداؤد کتاب الصلاة باب ما جاء فی فاتحة الكتاب (۱۴۵۸) نسائی کتاب الافتتاح (۹۱۲)

ابن ماجہ کتاب الادب باب ثواب القرآن (۳۸۷۵) مسند احمد (۴۵۰/۳) (۲۱۱/۴)

نسائی کتاب المساجد (۳۹) باب صلاة الذی یمر علی المسجد (۷۲۸)

اسد الغابہ (۵۹۵۲) استیعاب (۳۰۴۰) تجرید (۱۷۲/۲)

المعجم الكبير (۷۷۷/۲۲) مجمع الزوائد (۳۶/۱۰) جامع المسانید (۱۲۸/۱۴) اسد الغابہ (۴۶۷/۴)

۹۹۹۱ میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔



### ۱۰۰۱۴ ابو سعید الانماری \*

بقول بعض: ابو سعید۔ خلیفہ کا قول ہے: یہ انمار مذبح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابو احمد فرماتے ہیں: مجھے ان کا نام و نسب یاد نہیں، بل شام کے محدثین ان کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ پھر ان کی یہ حدیث نقل کی کہ عبد الملک بن مروان نے کہا: مجھ سے ابو سعید انماری نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد غیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر ان میں سے ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا اور میرے لیے تین مٹھیاں (جیسا اس کے شایان شان ہے) بھرے گا۔“ \* قیس کا قول ہے: میں نے ابو سعید کے کپڑے پکڑ کر پوچھا: کیا واقعی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔ آپ نے تین بار ایسا کیا۔ ابو سعید کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے بیٹھے اس کا حساب لگایا تھا۔ فرمایا: اللہ اکبر یہ تو ہمارے مہاجرین کو شامل ہے اور تھوڑی سی ہم اپنے اعرابیوں سے مدد طلب کر لیں گے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند صحیح ہے اور سارے صحیح کے رجال میں سوائے قیس بن حجر شامی کے جو ثقہ راوی ہیں۔ قیس بن حجر لکندی نے ولید بن عبد الملک سے بیان کیا کہ ابو سعید الخیر نے ان سے بیان کیا اور طبرانی نے بطریق ابو توبہ بحوالہ معاویہ نقل کی ہے، فرمایا: ابو سعید انماری۔ بقول بعض: قیس بن حارث۔ دوسری سند سے زبیدی سے بواسطہ عبد اللہ بن عامر فرمایا: قیس بن حارث سے مروی ہے کہ ابو سعید الخیری انصاری ان سے بیان کرتے ہیں پھر اس کا ایک گوشہ نقل کیا۔ اس اختلاف کی وجہ سے اس سند کا صحیح ہونا غیر یقینی ہے۔ ابن ماکولا \* نے ان کا اتباع کیا ہے۔ یہ ابو سعید الخیر ہیں ان کا نام نجیر ہے۔ خطیب سے پہلے یہ قول ابو الحسن بن سمیع نے طبقات الحمصیین میں لکھا ہے۔ اسی طرح انہوں نے شام کے رہائشی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح ابن جوصاء نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔

### ۱۰۰۱۵ ابو سعید \* (بے نسب)

حاکم نے انہیں سابقہ شخصیت سے الگ ذکر کیا ہے، پھر حارث بن محمد اشعر سے بحوالہ ابو سعید کنیت والے شخص روایت کی ہے، فرمایا: میں بالائی حصے سے مدینہ آیا، میں ابھی پہنچا بھی نہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے بے حد تھک گیا۔ اسی دوران جب میں مدینہ کے کسی بازار میں چل رہا تھا میں نے سنا ایک شخص اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: کیا تمہیں معلوم ہے آج رات نبی ﷺ کی مہمان نوازی ہوئی ہے۔ میں نے جب مہمان نوازی کا سنا اور بھوک سے میری حالت غیر ہوئی جا رہی تھی تو میں آپ کے پاس آ گیا میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آج رات آپ کی ضیافت تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا چیز تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک برتن کھانا تھا۔ میں نے عرض کی: اس کا باقی ماندہ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: اٹھالیا گیا۔ میں نے عرض کی: آپ کی ابتدائی

\* اسد الغابہ (۵۹۵۴) تجرید (۱۷۲/۲) \* الاحاد والمثنائی (۲۲۵/۴) (۲۹۷/۵)

\* الاکمال (۴۲/۱) \* اسد الغابہ (۵۹۵۷) استیعاب (۳۰۳۷) تجرید (۱۷۳/۲)

امت میں ہوگایا آخری میں؟ آپ نے فرمایا: اول میں اور تم گروہ درگروہ میرا اتباع کرو گے۔ یعنی بعض بعض سے مل جائیں گے یہی روایت ابن مندہ نے دوسری سند کے ذریعہ بحوالہ ابن جابر نقل اور اس کے الفاظ نہیں بیان کیے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

### ۱۰۰۱۶ ابو سعید بن زید

مسند میں ایسا ہی لکھا ہے۔ شععی سے مروی ہے کہ میں ابو سعید بن زید کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ طبرانی کی روایت میں ہے ابو سعید خدری کے بارے میں گواہی دیتا ہے۔ ابن الاثیر کا قول ہے: لگتا ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: ایسا نہیں، بلکہ جو وہ سمجھے ہیں ان کا وہم ہے۔ بغوی نے عبد اللہ بن احمد سے نقل کیا ہے جیسا کہ قطعی کے ہاں مرقوم ہے پھر مجھے مسند سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں) میں اور مسند بزار میں ایک حدیث مل گئی۔

### ۱۰۰۱۷ ابو سعید

بقول بعض: ابو سعید، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”نیکی اور صلہ رحمی، پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور عمر میں اضافہ کا باعث ہے۔“ بقول ابو عمر: ان سے ابو ملیکہ نے روایت کی ہے، جس میں تامل ہے۔

### ۱۰۰۱۸ ابو سعید عبسی

واقدی کی نصر بن سعید عبسی سے وہ بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں، فرمایا: نبی ﷺ نے بنی عبس شعار عشرہ قرار دیا ہے۔

### ۱۰۰۱۹ ابوسفیان بن حارث

بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور رضاعی بھائی۔ دونوں کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ ہیں بقول ابن المبارک اور ابراہیم بن المنذر ان کا نام مغیرہ تھا۔ بقول بعض: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ مغیرہ ان کے بھائی ہیں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے، عبد اللہ بن امیہ کے ساتھ ان کا ذکر ہوا ہے۔ حاکم کی روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابوسفیان بن حارث جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔“ فرماتے ہیں: ان کے سر میں رسولی تھی جسے حجام نے ان کا سرمونڈ کاٹ دیا تو خون بہنے سے فوت ہو گئے۔ لوگ کہتے ہیں ان کی شہادت کی موت ہوئی ہے۔ یہ مرسل روایت ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔ ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی ایزاء رسانی اور آپ کی برائی بیان کرنے والوں میں سے تھے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے تھے جس کی طرف حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور قصیدے میں اشارہ کیا ہے:

کنز العمال (۳۱۳۷۹) اسد الغابہ (۴/۶۶۹) \* اسد الغابہ (۵۹۵۳) تجرید (۲/۱۷۳)

اسد الغابہ (۴/۶۶۹) \* اسد الغابہ (۵۹۵۸) تجرید (۲/۱۷۳) \* اسد الغابہ (۴/۶۶۹)

اسد الغابہ (۵۹۵۹) تجرید (۲/۱۷۳) \* المستدرک (۳/۲۵۵) الطبقات (۴/۳۶۱)

”تم نے (میرے محبوب) محمد کی برائی کی اور میں تمہیں اس کا جواب دیتا ہوں، جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں جزاء ہے۔“

بقول بعض: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھایا کہ رسول اللہ ﷺ کے روبرو جا کر کہو: ”اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر بڑی فضیلت بخشی۔“ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، آپ نے ان کا عذر قبول کیا اور فرمایا: ”آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔“ جس پر ابوسفیان بے ساختہ بول اٹھے: ع

”آپ کی زندگی کی قسم! جس دن میں محمد کے لشکر کی مغلوبیت کے لیے اور لات کے لشکر کے غالب ہونے کے لیے جھنڈا اٹھائے ہوئے تھا، تو میری مثال اس رات کے مسافر کی طرح تھی جس کی رات تاریک ہو۔ اب یہ وہ اوقات ہیں جن میں میری رہنمائی کی جا رہی ہے تاکہ میں ہدایت یافتہ ہو جائیں۔“

ابوسفیان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے آپ ﷺ مکہ کی جانب روانہ تھے، انہوں نے ملاقات کی اور اسلام لے آئے۔ حنین میں شریک ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ مسلم کی روایت ہے، حضرت عباس فرماتے ہیں: نبی ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑ لگا رہے تھے، میں اس کی لگام پکڑے اسے روک رہا تھا اور ابوسفیان نے اس کا رکاب پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چچا عباس! بیعت رضوان والوں کو آواز دیجئے..... (حدیث)

دولابی حدیث ابوسفیان بن حارث سے منقطع سند کے ذریعہ روایت کرتے ہیں، بقول بعض: انہوں نے مارے شرم کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر نہیں اٹھایا۔ محمد بن اسحاق نے ان کا وہ قصیدہ بھی نقل کیا ہے جس میں نبی ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کا مرثیہ کہا تھا: ع

لقد عظمت مصیبتنا وجلت  
عشیة قبل قدمات الرسول

”جس شام ہمیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں اس وقت ہماری مصیبت دو بالا ہو گئی۔“

ان کی مسند اوہ حدیث بھی نقل کی ہے جسے الدارقطنی نے کتاب الاخوة میں اور ابن قانع نے بطریق سماک بن حرب روایت کیا ہے کہ میں نے بھتان میں مدرک بن مہلب کے لشکر میں ایک بزرگ سے سنا جو ابوسفیان بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا جس کا کمزور طاقتور سے اپنا حق وصول نہیں کر سکتا۔“ اس کی سند صحیح ہوتی اگر یہ بے نام شیخ نہ ہوتا۔ ابوالحسن نے حنین کے موقع پر ان کے اشعار میں سے چند یہ نقل کیے ہیں: ع

”آدمی کا چچا زاد اس کے چچاؤں میں سے ہے جو اس کے والد کے بیٹے اور اس کے آگے کی قوت ہے، آج یہ اس کے ایام میں سے ایک دن ہے جس میں رشتہ دار اپنی رشتہ داری کے اور مسلمان اپنے اسلام کے دفاع کے لیے جنگ کر رہا ہے۔“

عمر بن شبہ اخبار مدینہ میں عبدالعزیز بن عمران سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا عقیل بن ابی طالب نے ابوسفیان کو قبرستان میں گھومتے دیکھ کر پوچھا: عم زاد (کزن)! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: میں اپنی قبر کی جگہ دیکھ رہا ہوں تاکہ اسے اپنے گھر میں شامل کر لوں، اور اس کی کشادہ جگہ میں ایک قبر کھدوانے کا حکم دیا۔ قبر کھد گئی تو ابوسفیان اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھ کر

لوٹ گئے۔ دو دن بھی نہ گزرے تھے ان کا انتقال ہو گیا اور اسی میں انہیں دفن کیا گیا۔ بقول بعض: خلافت فاروقی میں ۱۵ھ میں فوت ہوئے۔ آپ نے ہی ان کا جنازہ پڑھایا۔ ایک قول ہے: ۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ یہ بات الدارقطنی نے کتاب الاخوة میں نقل کی ہے۔ بغوی کی کتاب میں ان کے حالات میں لکھا ہے، عاصم الاغور کا قول ہے: درخت تلے سب سے پہلے ابوسفیان بن حارث نے بیعت کی، جو درست نہیں۔ کیونکہ اوروں نے اسی سند سے لکھا ہے۔ ابوسنان بن وہب یہی درست ہے اور تمام اہل مغازی کے ہاں یہی مشہور ہے ابوسنان کا نام عبداللہ ہے، عبادلہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے، عنقریب ابوسنان میں ان کا واقعہ بیان ہوگا۔

### ۱۰۰۲۰ ابوسفیان

صحز بن حرب بن امیہ بن عبد شمس، اپنے نام و کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی کنیت ابو حظلہ بھی ہے ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۰۲۱ ابوسفیان

سراقہ بن مالک نام سے شہرت رکھتے ہیں۔

### ۱۰۰۲۲ ابوسفیان

مدلوک دونوں کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

### ۱۰۰۲۳ ابوسفیان بن حارث

ان کا نام و نسب نہیں لیا گیا۔ بریدہ کے دوست ہیں۔ ابن اسحاق نے فرمایا: اُحد میں شہید ہوئے۔ مستغفری نے انہی کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، شاید یہ بعد والے ہیں۔

### ۱۰۰۲۴ ابوسفیان بن حارث بن قیس

بن زید بن ضبیحہ بن زید بن مالک بن عوف انصاری اوسی۔ عدوی کا بیان ہے: اُحد میں شہید ہوئے ابن کلبی شرکاء بدر میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ بلاذری کا قول ہے: انہیں ابوالبنات کہا جاتا ہے۔ جب اُحد کا معرکہ ہوا تو فرمانے لگے: میں جنگ کر کے اپنی بیٹیوں کے ہاں واپس جاؤں گا۔ جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے تو کہنے لگے: اے اللہ! میں اپنی بیٹیوں کے پاس نہیں جانا چاہتا بلکہ تیری راہ میں قتل ہونا چاہتا ہوں، چنانچہ شہید ہو گئے تو اس کی وجہ سے نبی ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی۔

### ۱۰۰۲۵ ابوسفیان (بے نسبت)

نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ ان سے ان کا بیٹا عبداللہ روایت کرتا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا کہ اس کی سند مدنی ہے۔

اسد الغابہ (۵۹۶۰) استیعاب (۳۰۴۴) اسد الغابہ (۵۹۶۲) تجرید (۱۷۴/۲)

بخاری کتاب العمرة باب عمرة فی رمضان (۱۷۸۲) مسلم کتاب الحج باب فضل العمرة فی رمضان (۲۰۲۸)

نسائی کتاب الصیام (۲۱۰۹) مسند احمد (۲۲۹/۱) الصحيح لابن حبان (۳۷۰۰) اسد الغابہ (۴۷۳/۴)

### ۱۰۰۲۶ ابوسفیان \*

بن حویطب بن عبدالعزیٰ قرشی عامری۔ بقول ابو عمر: فتح مکہ کے روز اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

### ۱۰۰۲۷ ابوسفیان بن ابی وداعہ سہمی

نام عبداللہ ہے، تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۰۲۸ ابوسفیان سدوسی

بقول ابن مندہ: ابوموسیٰ محمد بن الحثلی، عمرو بن سفیان سے وہ اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ مشرک تھا پھر مسلمان ہو گیا۔

### ۱۰۰۲۹ ابوسفیان بن محسن الاسدی \*

احمد بن خازم کے نسخہ میں نقطوں سے لکھا ہے۔ ان کی روایت ہے نحر کے روز ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمی جمرات کی پھر میں نے قمیص پہن لی تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”آج کے دن سے عرفات سے نکلنے تک قمیض (سلا ہوا کوئی بھی کپڑا) نہ پہننا۔“ \* ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے اس وجہ سے رائج قرار دیا ہے کہ یہ ابوسنان بن وہب بن محسن ہیں جس میں تردد ہے اس لیے کہ ابوسنان کے بارے میں کہا جاتا ہے وہ قرظہ کے محاصرے میں شہید ہو گئے جو حجۃ الوداع سے مدت پہلے کا واقعہ ہے۔ بظاہر اول قول صحیح ہے لگتا ہے یہ ان کے چچا ہیں، اس میں کیا ممانعت ہے کہ دونوں ایک واقعہ نقل کریں۔

### ۱۰۰۳۰ ابوسفیان قرشی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر اوس بن خالد بن یزید طائی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے کہ عہد فاروقی میں قتل ہو گئے تھے اور یہ پہلے بھی معلوم ہے کہ حجۃ الوداع میں جو قریشی بچا تھا وہ مسلمان بن کر حاضر ہوا تھا۔

### ۱۰۰۳۱ ابوسفیان بن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب

بن مالک... اسدی۔ ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے مستغفری نے ان کی پیروی کی ہے۔ احتمال ہے یہ ابوسنان بن وہب بن محسن ہوں ان کے نام میں لفظی غلطی اور نسب میں تبدیلی واقع ہوئی ہے ورنہ یہ ان کے رشتہ داروں میں سے دوسرے ہیں۔

### ۱۰۰۳۲ ابوسکینہ \*

تصغیر ہے۔ بعض کا قول ہے: اس کے شروع میں فتح ہے، عبدالصمد بن سعید نے ان کا ذکر حمص میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

\* استیعاب (۳۰۴۵) تجرید (۱۷۴/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۶۳)

\* جامع المسانید (۱۳۱/۱۴) \* اسد الغابہ (۵۹۶۶) تجرید (۱۷۴/۲)



میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کا نام محکم بن سوار ہے۔ بغوی کا قول ہے: شام میں سکونت اختیار کی، ابن مندہ کا قول ہے: یہ ثابت نہیں، پھر ان کی حدیث یزید بن ربیعہ کے طریق سے بحوالہ بلال بن سعد نقل کی ہے، میں نے ابوسکینہ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے.... پھر عتق کی فضیلت کے بارے میں حدیث ذکر کی۔ اور اس طریق سے، اسے ابن جارود، باوردی اور ابن سکین نے نقل کیا ہے، یزید ضعیف راوی ہے۔ ان سے کئی طرق سے بحوالہ یزید مروی ہے، اس میں یہ نہیں کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، اس میں سے ایک بغوی کے ہاں بحوالہ ابوتوبہ مروی ہے۔ اسے ابو عمر نے طریقہ کے وزن پر ذکر کیا ہے، اس کے شروع میں الف لام کا اضافہ کیا، فرماتے ہیں: ابوسکینہ، ابن فتحون کا قول ہے، اس میں ابواحمد حاکم نے پیروی کی ہے۔

۱۰۰۳۳ ابوسلافہ یہ بعد والے ہیں۔

۱۰۰۳۲ ابوسلالہ

اسلمی۔ بعض کا قول ہے ابوسلالہ، بعض نے کہا: ابوسلامہ، ابو عمر نے ابو حاتم کی اتباع میں فرمایا: ان کی حدیث حکام بن سلمہ کے ہاں بحوالہ عبداللہ بن عبداللہ، ان سے مروی ہے، یہ مفردہ کنیتوں میں بخاری کے کلام سے ماخوذ ہے۔ فرماتے ہیں: حکام نے بحوالہ ابوسلالہ اسلمی فرمایا، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب تم پر ایسے حکمران مقرر ہوں گے جو تمہارے سامنے حدیث بیان کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔“ اسے ابواحمد حاکم نے بخاری کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے بطریق ابو حاتم الرازی، بواسطہ یوسف بن موسیٰ بحوالہ حکام نقل کیا ہے اسی طرح اسے ابن جارود نے بحوالہ ابو حاتم رازی روایت کیا لیکن ان کا نسب اسلمی بیان کیا ہے، ابوموسیٰ کا قول ہے: ابن مندہ نے ایک اور مرتبہ فرمایا: ابوسلامہ طبرانی کا قول ہے: ابوسلام اور ابوموسیٰ کی طرف اس کی نسبت کی ہے، انہوں نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: بغوی، ابوعلی بن سکین نے یقین کیا ہے کہ وہ ابوسلامہ ہیں۔ ابن سکین کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، پھر ابن سکین نے عبدالرحمن بن شریک کے طریق سے بحوالہ عاصم بن عبید اللہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمارے ہاں ابوسلامہ سلمیٰ آئے، ہم نے دو ماہ ان کی مہمانداری کی، انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب تم پر ایسے امیر ہوں گے کہ تمہارے رزق ان کے ذریعے ہوں گے، وہ تم پر اس میں سے روک لیں گے یہاں تک کہ تم ان کے جھوٹ کی تصدیق کرو گے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرو گے، تو انہیں وہ حق دو جو وہ تم سے قبول کر لیں، اگر وہ حق کی خلاف ورزی کریں تو ان سے جنگ کرو، جو اس حالت میں مر گیا وہ شہید ہے۔“

اسے بغوی نے بحوالہ ابوسلامہ سلامی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ہر شخص کو اس کی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔“

اسد الغابہ (۵۹۶۷) تجرید (۱۷۴/۲)

المعجم الكبير (۹۳۴/۲۲) ابن ابوعاصم (۱۰۴/۲۲) مجمع الزوائد (۲۲۸/۵)

جامع المسانيد والسنن (۱۴۸/۱۴) الجرح والتعديل (۳۸۷/۹)

ابن ماجہ (۳۶۵۷) احمد ...

میں نے کتاب ابن سکن کے قابل اعتماد مجموعے میں اسے میم کے بدلے فاسے یعنی اُسلمی کے بدلے سلمیٰ میں دیکھا ہے، اور بغوی کے نسخے میں سلامی ہے۔ جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ابوسلامہ دولام کے ساتھ ہیں۔ وہ ابو عبید اللہ مرزبانی ہیں۔ انہوں نے کتاب السیرۃ العادلہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور جنہوں نے کہا ہے وہ سلمیٰ ہیں وہ باوردی ہیں۔

۱۰۰۳۵ ابوسلامہ سلامی پہلے والے میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۳۶ ابوسلام\*

رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں، ابواحمد حاکم نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے موالیٰ میں ان کا شمار ہے۔ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ خلیفہ بن خیاط نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جو بنو ہاشم کے موالیٰ ہیں۔ حاکم نے مسعر کے طریق سے بحوالہ ابوسلام خادم رسول اللہ ﷺ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ”جو مسلمان صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے ((رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا...)). (الحديث) اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔ اسے ابن ابوشیبہ نے بحوالہ مسعر اسی طرح روایت کیا ہے۔ بغوی نے بحوالہ ابوبکر نقل کیا ہے، اسے ابوداؤد اور نسائی نے شعبہ کے طریق سے بحوالہ ابوسلام نقل کیا ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے، ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا، لوگوں نے کہا: یہ نبی کریم ﷺ کے خادم ہیں، وہ ان کی طرف بڑھے اور کہا: مجھ سے حدیث بیان کیجئے، پھر یہ حدیث اسی طرح بیان کی۔

اسے نسائی اور بغوی نے اسی طرح ہشیم کے طریق سے بحوالہ ابو عقیل ہاشم بن بلال نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے سابق بن ناجیہ نے بحوالہ ابوسلام نقل کیا ہے، ہمارے پاس سے ایک شخص اشعث گزرا، لوگوں نے کہا: انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے، میں نے ان سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس سے کہا: مجھے آپ ﷺ کی ایسی حدیث سناؤ جو میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے درمیان بیان نہ کی گئی ہو، انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے صبح کے وقت کہا...“۔ (الحديث)

اسی طرح ابوسلام نے اس حدیث کو خادم سے روایت کیا ہے اور خادم مبہم ہیں۔ اسے ابوداؤد نے کتاب العلم میں شعبہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: شعبہ سے اس سند سے بحوالہ ایک شخص جو نبی کریم ﷺ کا خادم ہے مروی ہے، اس سند میں ایک اور غلطی ہوئی کہ یہ حرف سین کی آخری قسم میں سابقہ حالات میں بیان ہوئی، اور شعبہ کی اس بارے میں حدیث محفوظ ہے، اور مذکورہ ابوسلام مطور حبشی ہیں اور وہ تابعی ہیں۔ میں نے ان کے حالات کو آخری قسم میں ذکر نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے موالیٰ میں ابوسلام کا شمار ہے۔ شاید یہ آخری ہیں جنہوں نے صاحب ترجمہ کے خلاف کچھ بھی روایت نہیں کیا۔

۱۰۰۳۷ ابوسلامہ ثقفی\*

صحابہ میں ان کا ذکر ہے۔ بعض نے کہا: ان کا نام عروہ ہے، اسی طرح ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۹۶۸) تجرید (۱۷۴/۲) \* ابوداؤد (۵۰۷۲) ابن ماجہ (۳۸۷۰) مسند احمد (۳۳۷/۴)

\* اسد الغابہ (۵۹۶۹) الاستیعاب (۳۰۵۲) تجرید (۱۷۵/۲)

### ۱۰۰۳۸ ابوسلامہ سلمیٰ

بعض نے کہا: جیبی، ان کا نام خدش ہے۔ وہ اس حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ میں ایک شخص کو اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ (الحدیث) \* یہ ابو عمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: احمد، ابن ماجہ وغیرہ نے منصور کے طریق سے بحوالہ ابوسلامہ حدیث کو روایت کیا ہے، میں نے حرف خاء میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے، اسے دولابی نے شبان کے طریق سے بحوالہ منصور روایت کیا ہے۔ اور عبید اور ابوسلامہ کے درمیان عرفہ سلمیٰ کا اضافہ کیا ہے۔

### ۱۰۰۳۹ ابوسلمہ بن سفیان

بن عبد اسد جو ان کے بعد صحابی ہیں، ان کے بھتیجے ہیں۔ بدر سے پہلے ان کے والد وفات پا گئے۔ جیسا کہ ان کے بھائی اسود کے سوانح میں گزر چکا ہے، اور ان کی والدہ ام جمیل بنت مغیرہ بن ابو عاص بن امیہ ہیں۔ ان کی اولاد ہے۔

ان میں سے محمد بن عبد الرحمن بن ابوسلمہ بن سفیان ہیں جو اقص کے نام سے معروف ہیں، موسیٰ ہادی کے زمانے میں مدینہ کے قاضی تھے، پھر رشید کے بعد بغداد کے قاضی بنے۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۰۴۰ ابوسلمہ بن عبد اسد

بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی۔ جو اسلام میں سبقت حاصل کرنے والے ہیں۔ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۰۴۱ ابوسلمہ (بے نسبت)

ابو احمد حاکم نے فرمایا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، اور اپنی خلافت میں ان کی تعریف کی، جب ان کی بیوی نے ان کی شکایت کی، ابو بکر بن ابو عاصم اور ابو احمد حاکم نے اسے دو طریق سے بحوالہ معاویہ بن قرۃ مزنی روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں پنیر اور گھی کے زمانے میں مدینہ آیا، اور دیہاتی گندم لا رہے تھے، تو ایک شخص بھر پور نظروں سے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ غریب ہے، میں اس کے قریب گیا اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب لوٹایا، اس نے مجھ سے کہا: تم اس ملک کے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اور اس کے پاس بیٹھ گیا، میں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: بنو ہلال سے ہوں۔ میرا نام خمس ہے، پھر مجھ سے کہنے لگا: کیا تم سے وہ حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے اس وقت سنا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: اسی اثناء میں کہ ہم ان کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور بیٹھ گئی، اس نے کہا: امیر المومنین! میرے شوہر کا شر بڑھ گیا ہے۔ اور اس کی خیر کم ہو گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا: تمہارا شوہر کون ہے؟ کہنے لگی: ابوسلمہ،

\* اسد الغابہ (۵۹۷۰) تجرید (۱۷۵/۲)

\* ابن ماجہ (۳۶۵۷) مسند احمد (۳۱۱/۴) طبرانی (۴۱۸/۴) حاکم (۱۵۰/۴) ابن کثیر (۱۵۱/۴)

\* اسد الغابہ (۵۹۷۱) تجرید (۱۷۵/۲)

\* اسد الغابہ (۵۹۷۲) تجرید (۱۷۵/۲)

انہوں نے کہا: اس شخص کو شرف صحابیت حاصل ہے اور وہ شخص مسیحا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا: کیا ایسا نہیں ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! جو آپ نے فرمایا، ایسا ہی ہے۔ پھر حدیث بیان کی، اس میں سے بعض کھمس کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۰۴۲ ابوسلمہ (بے نسبت)

یہ دوسرے ہیں، حاکم ابواحمد نے پہلے والے سے جدا ان کا ذکر کیا ہے اور احمد بن عبد اللہ بن حکیم کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابراہیم خزاعی فرماتے ہیں: ابوسلمہ نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی، فرماتے ہیں: ”شیطان کہتا ہے، مجھ سے صاحب مال بچ نہیں سکتا...“۔ (الحدیث)

#### ۱۰۰۴۳ ابوسلمہ \*

عبد حمید بن سلمہ کے دادا ہیں، بغوی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اور ابن ماجہ نے عثمان لیثی کے طریق سے بحوالہ عبد الحمید بن سلمہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ان کے ماں باپ اپنا جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس گئے، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا کافر تھا، آپ نے اسے اختیار دیا وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہوا۔ حرف سین میں سلمہ کے حالات میں وضاحت سے یہ گزر چکا ہے، بغوی کے ہاں یہ دوسرے طریق سے ہے۔ بحوالہ عبد الحمید بن ابوسلمہ، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ابوسلمہ کے والد کا عنوان قائم کیا ہے، جو صحیح نہیں، محفوظ روایت یہ ہے کہ اس میں عبد الحمید بن سلمہ ہیں، اور جس نے عبد الحمید بن ابوسلمہ کہا یعنی ابوکی زیادتی کی تو یہ محض غلط ہے۔

#### ۱۰۰۴۴ ابوسلمی داعی \*

رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں، بعض کا قول ہے کہ ان کا نام حریث ہے۔ ابن مندہ وغیرہ کے نزدیک ان کا نام ہے جو اسماء میں گزر چکا ہے۔ بغوی کے ہاں عالی سند سے ان کی حدیث ہے جس میں نہ ان کا نام ہے نہ کنیت ہے۔ پھر اسے ابوسلام اسود کے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم سے ابوسلمی نے روایت کیا۔

#### ۱۰۰۴۵ ابوسلمی (بے نسبت) \*

ابن ابوحاتم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: سری بن یحییٰ نے روایت کیا، فرماتے ہیں: ابوسلمی نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو صبح کی نماز میں پڑھتے ہوئے سنا: ﴿جب سورج لپیٹ دیا جائے گا﴾۔ انہوں نے کہا:

\* الجرح والتعديل (۱۵۱/۱) \* اسد الغابہ (۵۹۷۲) تجرید (۱۷۵/۲)

\* اسد الغابہ (۵۹۷۴) تجرید (۱۷۵/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۷۵) تجرید (۱۷۵/۲)

\* سورة الشمس (۱)

میں نے حسان بن عبداللہ سے پوچھا: کیا سری اس شیخ سے ملے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اسی طرح ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے جو کہ کتاب ابن ابوحاتم میں ہے، ابواحمد حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوسلیمان یا ابوسلمی، پھر فرمایا: ابوسلیمان یا ابوسلمی کا اس حدیث میں ذکر وہم ہے، مجھے معلوم نہیں کس سے مروی ہے، مجھے سری بن یحییٰ کی سماعت معلوم نہیں، نہ کسی صحابی کے حوالے سے روایت کرنا معلوم ہے۔

اس حدیث کو ابولید طلیسی نے روایت کیا ہے کہ ہم سے سری بن یحییٰ نے بحوالہ عنبرہ کے ایک شخص کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا: مجھے ابراہیم بن محمد فرائضی نے ابولید کے حوالے سے خبر دی، پھر اسے ذکر کیا وہی صحیح ہے۔ بعض کا قول ہے: یہ مضموم ہیں، بخلاف پہلے کے جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۰۴۶ ابوسلیط انصاری بدری

بعض نے کہا: ان کا نام اسید ہے، بعض نے کہا: ان کا نام انس ہے، بعض کا قول ہے: سبرہ جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں، بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، ان کی روایت کو احمد اور بغوی رحمہما نے ابن اسحاق کے طریق سے بحوالہ والد عبداللہ بن ابوسلیط نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کی طرف سے منع کرنے والا آیا اور ہمیں پالتو گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور جوش مارتی ہوئی ہانڈی سے تو ہم نے انہیں انڈیل دیا۔

### ۱۰۰۴۷ ابوسلیمان

خالد بن ولید مخزومی، سیف اللہ۔

### ۱۰۰۴۸ ابوسلیمان

مالک بن حورث لیشی، اسماء میں ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۰۴۹ ابوسمح

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام ابو ذر ہے۔ بغوی کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے خادم ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، ان سے محل بن خلیفہ نے روایت کیا، ابو ذر عہ کا قول ہے: مجھے ان کا نام معلوم نہیں، مجھے ان کی ایک حدیث کے علاوہ معلوم نہیں۔

ابن خزیمہ، ابوداؤد اور نسائی، ابن ماجہ، بغوی نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ بطریق یحییٰ بن ولید، بحوالہ ابوسمح، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا، جب آپ ﷺ غسل کرنا چاہتے تو فرماتے: ”میری طرف پیٹھ کرلو“۔ بزار کا قول ہے: اس طریق کے علاوہ ہمیں حدیث ابوسمح کا علم نہیں۔ ابو عمر کا قول ہے: انہیں قتل کر دیا گیا، وہ نہیں جانتے انہوں نے کہاں وفات پائی۔



۱۰۰۵۰ ابوالسمح

شرحیل بن سمط کنڈی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۵۱ ابوسنابل بن بعکک \*

جعفر بن حارث بن عمیلہ کے وزن پر ہے ابن سباق بن عبددار قرشی عبدری، ان کا نام صہ ہے۔  
بعض کا قول ہے: نون کے ساتھ ہے۔ بعض نے کہا: عمر، ایک قول ہے: عامر، ایک قول ہے: اصرم، ایک قول ہے: لبید  
ربہ۔ اضافت کے ساتھ ہے۔ بغوی کا قول ہے: کوفہ میں رہے۔ بخاری کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد  
زندہ رہے۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور ان سے اسود بن یزید نخعی، زفر بن اوس بن حدثان نصری نے روایت کی۔  
ابن سعد \* وغیرہ کا قول ہے: مکہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔  
ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث بروایت منصور بجوالہ اسود نقل کی ہے۔ یہ حدیث سبیعہ کے قصے کے بارے  
میں ہے۔

ترمذی کا قول ہے: ہمیں اسود کا ابوسنابل سے سماعت کرنا معلوم نہیں، صحیحین میں بھی ان کا ذکر سبیعہ اسلمیہ کے قصے میں  
ثابت ہے، جب ان کے شوہر وفات پا گئے، پھر ان کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی۔ پیغامات نکاح وصول کرنے کے لیے تیار ہو  
گئیں۔ انہوں نے انہیں ڈانٹا، فرماتے ہیں: یہاں تک کہ چار ماہ دس دن کی عدت گزارو، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا،  
انہوں نے انہیں بتایا کہ وہ عدت سے نکل چکی ہیں۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوسنابل فقیہ تھے، ورنہ ان پر بغیر علم فتویٰ دینے  
کا الزام عائد ہوتا کہ انہوں نے نکیر کی تھی، لیکن ان کا عذر یہ ہے کہ انہوں نے عموم کو دلیل بنایا، جبکہ اس عموم سے حمل والی عورت  
جب بچہ جن لے، مخصوص ہے۔

بغوی کے ہاں مغیرہ کے طریق سے بجوالہ ابوسنابل مروی ہے کہ سبیعہ کے ہاں اپنے شوہر کی وفات کے انتیس راتوں کے  
بعد بچے کی ولادت ہوئی، انہوں نے زیب وزینت اختیار کی اور نکاح کرنا چاہا، ان سے ابوسنابل نے کہا: تم ایسا نہیں کر سکتی، وہ نبی  
ﷺ کے پاس آئیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! اگرچہ ابوسنابل کی ناک خاک آلود ہو۔ \* ابن سعد نے نقل کیا ہے کہ وہ ان  
لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سبیعہ کو نکاح کا پیغام دیا تھا۔ ابن برقی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ان سے بعد میں نکاح کر لیا اور  
ان سے سنابل بن ابوسنابل پیدا ہوئے۔

۱۰۰۵۲ ابوسنان بن وہب \*

ان کا نام عبداللہ ہے، بعض کا قول ہے: وہب بن عبید اللہ اسدی، موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے: بدر میں شریک ہونے والوں

\* اسد الغابہ (۵۹۷۹) الاستیعاب (۳۰۶۰) تجرید (۱۷۵/۲) \* طبقات الکبریٰ (۳۳۲/۵)

\* مسند احمد (۳۰۵/۴) \* اسد الغابہ (۵۹۸۰) تجرید (۱۷۵/۲)

میں سے تھے، ابوسنان بن وہب اسدی۔ ان کا نام نہیں لیا۔ شععی کا قول ہے: درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے پہلے ابوسنان بن وہب ہیں، اور ان کا نام نہیں لیا، اسے عمر بن شہب نے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ ابوسنان بن محسن کے علاوہ ہیں، جو عکاشہ اور ام قیس کے بھائی ہیں، کیونکہ ابن محسن وفات پا گئے جبکہ نبی کریم ﷺ بنو قریظہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ یہ بیعت رضوان جو درخت کے نیچے ہوئی تھی، اس سے پہلے کا واقعہ ہے۔

حاکم ابواحمد نے عاصم احول کے طریق سے بحوالہ شععی روایت کیا، فرماتے ہیں: میرے پاس ایک عامر اور ایک اسدی آیا، وہ دونوں اپنے اپنے قبیلوں پر فخر کر رہے تھے۔ میں نے کہا: بنو اسد کی چھ خصلتیں ہیں جو عرب کے کسی قبیلے کو حاصل نہیں، بیعت رضوان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے ابوسنان عبداللہ بن وہب اسدی ہیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس چیز پر؟“ اس نے کہا: جو کچھ آپ کے دل میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دل میں کیا ہے؟ کہا فتح یا شہادت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر ان سے بیعت لی، فرماتے ہیں: پھر لوگ ابوسنان کی بیعت پر آ کر بیعت کرنے لگے۔

اسے حسن بن علی حلوانی اور محمد بن اسحاق سراج نے اسماعیل بن ابو خالد کے کئی طرق سے بحوالہ شععی اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کرنے والے ابوسنان بن وہب ہیں.... پھر قصہ ذکر کیا۔ اسے ابن مندہ نے عاصم کے طریق سے بحوالہ زر بن حبیش نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: درخت کے نیچے سب سے پہلے ابوسنان بن وہب نے بیعت کی۔ بغوی نے اس میں لفظی غلطی کی ہے جو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے سوانح میں گزر چکی ہے، اور ابو نعیم فضل بن دکین کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوسنان اسدی ان کا نام وہب بن عبداللہ ہے، واقدی کا دعویٰ ہے کہ جن کا یہ قصہ پیش آیا وہ عکاشہ کے بھتیجے ہیں، فرماتے ہیں: رہے ابوسنان تو وہ بنو قریظہ کے حصار کے وقت فوت ہوئے۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۰۵۳ ابوسنان بن محسن

عکاشہ کے بھائی ہیں، ابن اسحاق نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میرے خیال میں وہ ابوسفیان بن محسن کے علاوہ ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اور ابوسنان بنو قریظہ کے محاصرے کے وقت فوت ہوئے۔ اور ابوسفیان حجة الوداع میں شریک تھے، میں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان صحابی کے علاوہ کوئی اور ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔ واقدی رحمہ اللہ کا کلام اس کے خلاف ہے۔

### ۱۰۰۵۴ ابوسنان انصاری

ام سنان کے شوہر ہیں، صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ بطریق عطاء بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کی ایک خاتون سے جنہیں ام سنان کہا جاتا تھا، فرمایا: ”تمہیں کس نے روکا ہے کہ ہمارے ساتھ حج کرو؟“ فرماتی ہیں: ابو فلاں

❖ دلائل النبوة (۱۳۷/۴) ❖ السيرة النبوية (۲۴۲/۲)

❖ بخاری (۱۷۸۲) مسلم (۱۲۵۶) مسند احمد (۲۲۹/۱)

یعنی ان کے شوہر کے ذواوت تھے، انہوں نے اور ان کے بیٹے نے ایک پرچ کیا اور دوسرا کھیتی کو سیراب کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جب رمضان کا مہینہ آئے تو عمرہ کرو“۔ مسلم میں ہے: ”رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔“

#### ۱۰۰۵۵ ابوسنان اشجعی

جراح اشجعی کے سوانح میں ذکر ہے، بعض کا قول ہے: وہ معقل بن سنان ہیں، راجح یہ ہے کہ وہ اس کے علاوہ ہیں۔

#### ۱۰۰۵۶ ابوسنان بن صیفی

بن صحر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی، ابن اسحاق \* نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، خندق میں شہید ہوئے۔

#### ۱۰۰۵۷ ابوسنان عبدی

پھر صباحی، ابو عبیدہ معمر بن ثنی کا قول ہے: وفد میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان کی عمر طویل تھی، حتیٰ کہ نوے سال تک جا پہنچے، وہ مسجد بنو صباح کے مؤذن تھے۔ ان کا چہرہ نبی ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے چمکتا تھا، شریف اور با آبرو تھے۔

#### ۱۰۰۵۸ ابوسنان بن حرث مخزومی

زبیر بن بکار نے شماس بن عثمان مخزومی کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب عثمان بن شماس کی وفات ہوئی تو بنت حرث مخزومیہ نے یہ اشعار کہے گویا وہ ان کی زوجہ تھیں: ع

”اے میری آنکھ نہ رکنے والے آنسو بہا دے اور عثمان بن شماس کے صدمے پر رو، جو سخت حملے والا اور مبارک تھا کثرت سے جھنڈے اٹھاتا اور گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا جب کوئی مصیبت ٹوٹتی تو وہ بے وطن ہو کر دشمن کو ڈرا دیتا ایسا تیر چلاتا کہ کھوپڑی قلم کر دیتا۔ میں نے یہ اشعار اس غم کی گھڑی میں کہے جب لوگ اس کی موت کی خبر دینے لگے، بہادر نے دیت دے دی اور کھانے والے اور پہننے والے کو مصیبت میں مبتلا کر دیا۔“

فرماتے ہیں: غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ پھر ان کے بھائی ابوسنان بن حرث نے انہیں جواب دیا:

”اپنی شرم و حیا کو پردے میں اور پوشیدہ رکھو، عثمان بھی انسان تھا اگر اس کی وفات کا وقت ہو گیا تھا تو اپنی جان کو مت کوسو، خوف و پریشانی کا دن بھی اللہ کی رضا میں گزارنا چاہیے۔ اللہ کا شیر حمزہ بھی فوت ہو گیا، لہذا صبر سے کام لو انہوں نے وہی جام چکھا ہے جو عثمان بن شماس نے چکھا تھا۔“

۱۰۰۵۹ ابوسهل

بریدہ بن حصیب اسلمی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۶۰ ابوسهل (بے نسبت)

ابوعمر کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، میں انہیں نہیں جانتا۔  
میں کہتا ہوں: تجرید \* میں ذکر ہے کہ مسند قتی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۱۰۰۶۱ ابوسهلہ \*

سائب بن خلاد، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۶۲ ابوسود \*

بعض کا قول ہے: وہ وکیع بن ابوسود کے دادا ہیں جنہوں نے خراسان پر حملہ کیا، بعض کا قول ہے: ان کا نام حسان بن قیس ہے، یہ ابن قانع کا قول ہے۔ اس میں تردد ہے۔ ابن کلبی نے بنو تمیم کے نسب میں فرمایا ہے: بنو غدانہ بن یربوع بن حنظلہ وکیع بن ابوسود، وہ وکیع بن حسان بن قیس بن ابوسود بن کلب بن عوف بن نائل بن عوف بن غدانہ، یہ وہی ہے جس نے خراسان کے امیر قتیبہ بن مسلم کو قتل کیا، یہ سلیمان بن عبد الملک کی خلافت کی بات ہے۔

اس سے ظاہر ہوا کہ حسان وکیع کا والد ہے اور ابوسود حسان کے دادا ہیں، یہی قابل اعتماد ہیں۔

اسے احمد نے ابن مبارک کے طریق سے بحوالہ ابوسود نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہیں: یمن فاجرہ سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کے مال کو ہتھیا لے اور رشتہ داری ختم کر لے۔ \*

اسے حسن بن سفیان، بغوی، ابن مندہ، ابن مبارک کے طریق سے، اسے ابوعلی بن سکن نے بطریق عبدالرزاق، انہوں نے معمر سے روایت کیا، ابن درید کا قول ہے۔ ابوسود وکیع کا دادا مجوسی ہے۔ اسی طرح ابن کلبی نے کتاب المناقب میں فرمایا: ابوعمر کا قول ہے: یہ بعید نہیں، کیونکہ بنو تمیم کے گھروں کے گھروں کے قریب ہیں۔

میں کہتا ہوں: حاجب کے قصہ میں جو عطار د کے والد ہیں، اس کی تائید ہوتی ہے کہ ان ابوسود کے نسب میں ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے۔ بابک عجمی نام ہے، شاید وہ مجوسی ہو گئے تھے۔ اس کے بیٹوں نے اس کی پیروی کی، ابوسود کی نبی کریم ﷺ سے سماعت کی تصریح اور آپ سے روایت اس کے بعد ہے۔ تابعین کا ان کی حدیث روایت کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ وہ مسلمان ہوئے اور شرف صحابیت سے سرفراز ہوئے تھے۔ ابواحمد حاکم نے بحوالہ بخاری بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ مرسل حدیث ہے۔

\* اسد الغابہ (۵۹۸۵) الاستیعاب (۳۰۶۴) تجرید (۱۷۶/۲) \* التجرید (۱۷۶/۲)

\* اسد الغابہ (۵۹۸۶) تجرید (۱۷۶/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۸۳) تجرید (۱۷۶/۲)

\* مسند احمد (۷۶/۵) مجمع الزوائد (۱۷۹/۴)

اس کا احتمال ہے کہ ان کے مرسل ہونے سے مراد وہ شخص ہو کہ سند میں ان کا نام نہیں لیا گیا، اور وہ اکثر محدثین کے نزدیک مرسل ہے کیونکہ یہ ان کے حکم میں ہے۔ احتمال ہے کہ وہ عنعنہ ہو اور ان کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہ ہوا ہو۔  
 بغوی کا قول ہے: مجھے ابوسود کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث معلوم نہیں، اور میں نہیں جانتا کہ معمر کے علاوہ کسی نے اس کو روایت کیا ہو۔

### ۱۰۰۶۳ ابوسوید انصاری

بعض کا قول ہے جھنی، اسماء میں سوید جھنی کے سوانح میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۰۶۴ ابوسوید \*

بغوی نے اور ابوعلی بن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوبشر دولابی نے کنیتوں میں ان کے علاوہ دوسرے راویوں نے ہشام بن سعد کے طریق سے طوالہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک شخص ابوسوید سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سحری کھانے والوں کے لیے دعا مانگی۔ \* اسی طرح جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھیں، انہوں نے سوید دال کے ساتھ لکھا ہے۔

### ۱۰۰۶۵ ابوسیارہ متعی \*

بغوی کا قول ہے: شام میں رہے، بعض نے کہا: ان کا نام عمر ہے، کسی نے کہا: عمیر بن اعلم، ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام حارث بن مسلم ہے۔ بقول بعض: عامر بن ہلال۔  
 ابن سکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ احمد، بغوی، ابن ماجہ وغیرہ نے سلیمان بن موسیٰ کے طریق سے بحوالہ ابوسیارہ متعی روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور کی زکوٰۃ لے کر آیا۔  
 سلیمان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا زمانہ نہیں پایا، اس وجہ سے یہ سند منقطع ہے۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ ابوسیارہ ان لوگوں میں سے تھے جو لوگوں کے ساتھ جاہلیت میں عرفات سے لوٹتے تھے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ فاکہی نے ذکر کیا ہے کہ ابوسیارہ مکہ پر قصبی کے غالب ہونے سے پہلے تھے، یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ نبوت سے پہلے ان کا زمانہ گزر چکا تھا، ان دونوں کے درمیان اس تفریق سے اس کو تقویت ملتی ہے کہ یہ متعی ہیں اور وہ عدوانی ہیں۔ بعض کا قول ہے: عامری، بنو عامر بن لوی سے ہیں۔  
 ان کا نام عمرو یا عمیر یا عامر ہے۔ اور ان کا نام عمیلہ بنت اعزل.... عدوانی ہے، بعض نے کہا: بنو عبد بن بغیض بن عامر بن لوی سے ہیں۔ وہ عرفہ سے قیس کے پاس ہوتے ہوئے گزرتے کیونکہ وہ ان کے ماموں تھے۔ اسے زبیر بن بکار نے نقل کیا ہے، اور محمد بن حسن مخزومی سے بھی نقل کیا ہے کہ ابوسیارہ گدھے پر سوار ہو کر عرفات سے لوٹتے تھے، ان کے گدھے نے بیمار ہوئے بغیر چالیس

\* اسد الغابہ (۵۹۸۴) تجرید (۱۷۶/۲)

\* المعجم الكبير (۸۴۵/۲۲) مجمع الزوائد (۱۵۱/۳) جامع المسانید والسنن (۱۴۷/۱۴) کشف (۹۷۴)

\* اسد الغابہ (۵۹۸۷) تجرید (۱۷۶/۲)



سال کی عمر پائی، یہاں تک کہ ضرب المثل بن گئی۔ لوگ کہنے لگے: ابوسیارہ کی سواری سے زیادہ صحت مند، وہ شخص جو عرفات سے واپس آتا تھا وہ بعثت سے قبل فوت ہو گیا وہ شخص کے علاوہ کوئی اور ہے، جنہوں نے کعبور کے عشر و زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ واللہ اعلم

### ۱۰۰۶۶ ابوسیف القین \*

وہ لوہار ہیں، انصار میں سے ہیں، ام سیف کے شوہر ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں۔ صحیحین میں ثابت کے طریق سے بحوالہ انس ان کا ذکر ثابت ہے۔ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آج رات میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں نے اس کا نام اپنے والد ابراہیم کے نام پر رکھا اور اسے ام سیف جو مدینہ میں ایک لوہار جسے ابوسیف کہا جاتا تھا، اس کی بیوی کے حوالہ کیا ہے۔“ \* فرماتے ہیں: ہم ابوسیف کے پاس پہنچے وہ اپنی بھٹی میں پھونک رہا تھا۔ گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا۔ میں جلدی سے ابوسیف کے پاس گیا، میں نے کہا: ابوسیف رک جاؤ! رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، پھر حدیث ذکر کی۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں، بخاری کی روایت میں ہے ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس آئے، وہ نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رضاعی باپ تھے، آپ ﷺ نے اسے اٹھایا اور بوسہ دیا۔۔۔۔۔ (الحديث)

براء بن اوس کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو ام بردہ بنت منذر کے سپرد کیا جو براء بن اوس کی زوجہ تھیں، وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، نبی کریم ﷺ ان کے پاس آتے، ان سے ملاقات کرتے، اور یہاں قیلولہ فرماتے۔

اسے واقدی نے نقل کیا ہے، اگر یہ ثابت ہے تو اس کا احتمال ہے کہ ام بردہ نے انہیں دودھ پلایا، پھر ام سیف کے حوالے کر دیا، اگر ایسا نہیں تو جو صحیح میں ہے وہی قابل اعتماد ہے۔

### ۱۰۰۶۷ ابوسیلان

ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں، کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جو حرف سین میں ہے۔ فرماتے ہیں: بعض نے کہا کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یہ عبادلہ عبداللہ بن سیلان میں گزر چکا ہے۔ احتمال ہے کہ یہ ان کی کنیت ہے۔

### القسم الثانی از حرف سین

### ۱۰۰۶۸ ابوسعید

مالک بن اوس بن حدثان نصری، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۰۶۹ ابوسعید

یا ابوسعید بن حارث.... مخزومی، ابوفر ج اصہبانی نے ذکر کیا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام نے ان کی بیٹی فاطمہ سے نکاح

\* اسد الغابہ (۵۹۸۸) تجرید (۱۷۶/۲) \* بخاری (۱۳۰۳) مسلم (۵۹۷۹) مسند احمد (۱۹۴/۳)

کیا، ان سے حارث بن خالد پیدا ہوئے، جنہیں مکہ کا امیر بنایا گیا۔ عاص بن ہشام بدر میں قتل ہوا، اس کے بیٹے کو شرف صحابیت حاصل ہے، حارث بن ہشام مشہور صحابی ہیں۔ خلافت عمر میں شہید ہوئے۔ ابوسعید بنی کریم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کم عمر تھے۔ زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے کہ صخرہ بنت ابو جہل بن ہشام ان ابوسعید کی زوجہ تھیں، ان سے اولاد ہوئی۔

### القسم الثالث از حرف سین

#### ۱۰۰۴۰ ابوساسان

بن منذر، رقاشی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے حاکم نے عشرہ مبشرہ سے سماعت کرنے والوں میں انہیں شمار کیا ہے۔

#### ۱۰۰۴۱ ابوسحیف

بن قیس بن حارث بن عباس، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور خلافت ابوبکر میں یرموک میں شامل ہوئے۔ مصر کی فتح میں شریک تھے پھر وہاں سکونت اختیار کی، مروان بن حکم مصر میں خلافت کے سپرد کئے جانے کے بعد آئے وہاں کے لوگوں نے ان سے جنگ کی کیونکہ اس سے پہلے وہ ابن زبیر سے بیعت کر چکے تھے۔ وہ ان کے روکنے والے چند افراد میں سے تھے۔ خراسان سے تھے، جب مروان غالب ہو گیا تو یہ ابوسحیف طرابلس کی طرف بھاگ گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے۔

#### ۱۰۰۴۲ ابوسعید مقبری ان کا نام کیسان ہے جیسا کہ اسماء میں گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۰۴۳ ابوسعید

ابواسید ساعدی کے مولیٰ ہیں، ابن مندہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کوئی ایسی بات ذکر نہیں کی جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہو۔ لیکن ثابت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا، تو یہ اس قسم میں سے ہیں۔

ابن مندہ کا قول ہے ابونضرہ عبدی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا طویل قصہ روایت کیا ہے۔ وہ ان کی روایت کی طرح ہے۔ ہم نے اسے اس طریق سے روایت کر دیا ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

#### ۱۰۰۴۴ ابوسلمہ تمیم بن حذیم، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۰۴۵ ابوسمال أسدی سمعان بن ہبیرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۰۴۶ ابوسؤید عبدی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، بخاری نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم ابواحمد نے ان کی پیروی کی ہے، اور وکیع کے طریق سے بحوالہ ابوسؤید عبدی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر تھے..... پھر قصہ ذکر کیا۔

اسے ابو عقیل نے بحوالہ ابوسوید عبدی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم ابن عمر کے پاس آئے اور ان کے دروازے پر بیٹھ گئے..... پھر قصہ ذکر کیا، حدیث کو احمد نے نقل کیا ہے، وکیع، ابو عقیل سے زیادہ حافظہ والے ہیں۔ واللہ اعلم

## القسم الرابع از حرف سین

### ۱۰۰۷۷ ابوسبرہ نخعی

صحیح یہ ہے کہ یہ جعفی ہیں جن کا ذکر قسم اول میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے لفظی غلطی کی ہے۔

### ۱۰۰۷۸ ابوسعدا اعمی

تابعی ہیں، ان کی حدیث مرسل ہے۔ بعض نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حمیدی کا قول ہے: ہم سے سفیان نے بحوالہ ابوسعدا اعمی نقل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آزاد شخص کو قرض کی وجہ سے بیچ دیا۔ ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں، فرماتے ہیں: وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ (یعنی اس آزاد شخص پر اتنا قرض ہو گیا کہ خود اس کی اپنی قیمت لگ گئی)۔

### ۱۰۰۷۹ ابوسعید بن وہب قرظی

ابن اثیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ \* انہیں کنیت میں وہم ہے۔ وہ ابوسعید ہیں۔ جیسا کہ گزر چکا ہے، وہ نظری ہیں۔ بنو قریظہ سے ہیں۔

### ۱۰۰۸۰ ابوسعید

بے نسبت، ان سے مکحول نے روایت کی ہے، اسے ابن عبد البر نے مختصر نقل کیا ہے۔ اسی طرح ابن اثیر \* نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جو استیعاب میں ہے۔ ابوسعید ان ہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

### ۱۰۰۸۱ ابوسفینہ

حارث بن عمرو السہمی: اسی طرح عبد غنی کے کمال میں واقع ہے، مزی نے اس کا اقرار کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ ابوسفینہ ہیں۔ مہم میں ان کا ذکر آئے گا۔

### ۱۰۰۸۲ ابوسلام أسلمی

ابوموسیٰ نے علیحدہ ان کا ذکر کیا ہے، انہیں وہم ہوا ہے جیسا کہ میں نے خبردار کیا ہے۔

\* اسد الغابۃ (۵۹۴۸)، تجرید (۱۷۳/۲) \* اسد الغابۃ (۴۶۶/۴)

\* اس نمبر میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں (۹۹۸۶) \* اسد الغابۃ (۴۶۶/۴)

### ۱۰۰۸۳ ابوسلمہ انصاری \*

عبدالحمید بن سلمہ کے دادا ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں ان کے ماں باپ کے پاس جانے کا اختیار دیا، ان کا نام رافع ہے۔ اسی طرح ابو موسیٰ کا قول ہے، صحیح یہ ہے کہ عبدالحمید کے دادا کا نام سلمہ ہے، اور وہ اپنے دادا کی روایت میں عبدالحمید بن زید بن سلمہ ہیں۔ رہے رافع عبدالحمید کے دادا تو وہ اس کے علاوہ ہیں وہ عبدالحمید بن جعفر ہیں۔

### ۱۰۰۸۴ ابوسلمہ خدری

بعض نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ خطا ہے جو ساقط کرنے سے پیدا ہوئی، صحیح یہ ہے بحوالہ ابوسلمہ اور وہ ابن عبدالرحمن ہیں بحوالہ خدری اور وہ ابوسعید ہیں، سند سے عن ساقط کر دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم

### ۱۰۰۸۵ ابوسلیمان

جبیر بن مطعم کی اولاد میں سے ہیں۔ بغوی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مدینہ میں سکونت اختیار کی، ان کے گمان میں یہ غلط ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے زہیر بن محمد کی روایت سے بحوالہ عثمان بن ابوسلیمان، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھی۔

ابن سکین کا قول ہے: صحیح یہ ہے جو سعید بن سلمہ بن ابوحسام نے بحوالہ والد نافع بن جبیر بن مطعم روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اسے ابن جریج نے بحوالہ جبیر روایت کیا ہے، دارقطنی کا قول ہے: اگر زہیر نے عن ابیہ سے مراد اپنے قریب کا جد لیا ہے تو وہ وہم ہے، کیونکہ ابوسلیمان وہ ابن جبیر بن مطعم ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، اگر ان سے مراد دور کے جد ہیں تو وہ ابن جریج کی روایت کی طرح ہے، صحیح یہ ہے: سعید بن سلمہ کی روایت۔ واللہ اعلم

### ۱۰۰۸۶ ابوسہلہ

مولیٰ عثمان، بعض کا قول ہے: ابوشہلہ۔

بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان سے خنیس بن ابوحازم نے روایت کی، اسی طرح تجرید میں ہے، ان کے تابعی ہونے پر کسی نے تنبیہ نہیں کی، انہوں نے اپنے مولیٰ عثمان سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں حدیث روایت کی، بعض نے اسے مرسل کہا ہے: جیسا کہ ابواحمد حاکم نے ان کے سوانح میں نقل کیا ہے، ترمذی، ابن ماجہ نے مذکور، حدیث کو اسماعیل بن ابوخالد کے طریق سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا ہے۔

بخاری، ابن حبان، عجل وغیرہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ دارقطنی نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن بشر نے اسے اپنی روایت میں بحوالہ اسماعیل بن ابوخالد نقل کیا ہے۔ ث

## حرف شین معجم

### القسم الاول از حرف شین

#### ۱۰۰۸۷ ابو شاہ یمانی \*

بعض نے کہا: وہ کلبی ہیں، بعض نے کہا: وہ فارسی ہیں، ان لوگوں میں سے ہیں جو یمن سے سیف بن ذی یزن کی نصرت کے لئے آئے، اسی طرح جس نے سلفی کی تحریر میں دیکھا ہے، بعض نے کہا: فارسی میں اس کا مطلب بادشاہ ہے، فرماتے ہیں: جس نے گمان کیا کہ وہ شاہوں میں سے کسی کا نام ہے، اس نے وہم کیا۔

صحیحین میں ان کا ذکر حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ثابت ہے، جب نبی کریم ﷺ نے فتح کے دن خطبہ میں فرمایا: ایک شخص جسے ابو شاہ کہا جاتا تھا اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو لکھ دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو شاہ کو لکھ کر دو“۔ \* یعنی مذکورہ خطبہ۔

#### ۱۰۰۸۸ ابوشبات

ان کا نام خدیج بن سلامہ ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۰۸۹ ابوشیب

بے نسبت۔ بے نام، تجرید میں اور مسند بقی بن مخلد میں ان کا ذکر ہے۔

#### ۱۰۰۹۰ ابوشجرہ سلمی \*

عمرو بن عبد العزی میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض نے کہا: ان کا نام سلیم بن عبد العزی نے، ان کی والدہ خنساء شاعرہ ہیں وہ دیہات میں رہتے تھے۔ زبیر بن بکار نے خالد بن ولید کے سوانح میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوشجرہ بن عبد العزی سلمی نے خالد کے مرتدین سے قتال کے بارے میں فرمایا: ص

”اگر سلمیٰ جنگ کی صبح پوچھے، جیسے اگر میں اس سے دور ہو جاؤں تو اس سے پوچھوں، لوی بن غالب کے خاندان میں جنگ کی صبح نیزہ بازی میری ایک ضرورت تھی جو میں نے پوری کر دی، اسی طرح کہتے ہیں میں نے خالد کے لشکر سے اپنے نیزے کو سیراب کر دیا، اور اس کے بعد مجھے امید ہے کہ میں لمبی عمر جیوں گا۔“

میں کہتا ہوں: اس شعر تک اس کا قصہ عمر کے ساتھ ہے، مبرد \* نے کامل میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوشجرہ عمر کے پاس سواری کا اونٹ مانگنے آئے، انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں ابوشجرہ سلمی ہوں، آپ نے فرمایا: اے اپنی جان

\* اسد الغابہ (۵۹۸۹)، الاستیعاب (۳۰۶۹) تجرید (۱۷۶/۲) \* مسند احمد (۲۳۸/۸)

\* تجرید (۱۷۷/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۹۱)، تجرید (۱۷۷/۲) \* الکامل (۳۸۸/۱)



دشمن! کیا تم نے یہ شعر نہیں کہے پھر شعر کا ذکر کیا، پھر دڑے کو اٹھانے کے لئے جھکے تو وہ بھاگ نکلے، اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے وہ کہہ رہے تھے: ع

”ابو حفص نے ہمیں حد یہ دینے میں بخل کیا، ہر زور سے مارنے والے کا ایک دن پتہ ہوتا ہے۔“

میں نے ان کا اس قسم میں ذکر کیا ہے کیونکہ خنساء اور ان کی اولاد اسلام لائی، جیسا کہ میں عنقریب ان کے سوانح میں ذکر کروں گا۔

مرزبانی نے فرمایا: بعض نے کہا: ان کا نام عمرو ہے بعض نے کہا عبد اللہ بن عبد العزیٰ... بن سلیم، بعض نے کہا: عمرو بن حارث بن... مخضرم، بہت زیادہ شعر کہنے والے تھے، ان کا حضرت عمر کے ساتھ قصہ مشہور ہے یعنی ماضی کی خبر، ان کے عباس بن مرداس کے بارے میں اشعار ہیں وہ ان میں کہتے ہیں: ع

”عباس میرے لئے آرزوئیں چلاتا ہے اور میں نے صخر کے علاوہ کوئی گناہ نہیں کیا۔“

باقی خبر عمرو بن عبد العزیٰ کے سوانح میں واقدی کی کتاب الردۃ میں ہے۔

**۱۰۰۹۱ ابو شجرہ کندی** ان کا نام معاویہ بن مھسن ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

**۱۰۰۹۲ ابو شجرہ رھاوی** یزید بن شجرہ، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

**۱۰۰۹۳ ابو شراک فہری**

بنو ضہ بن حارث بن فہر سے ہیں، واقدی اور ابو معشر نے اہل بدر میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کا نام عمرو بن ابو عمرو ہے، محمد بن سعد نے یہ جائز قرار دیا ہے کہ وہ عمرو بن حارث ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، کہ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر کیا، واقدی کا قول ہے، ابو شراک ۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

**۱۰۰۹۴ ابو شریح خزاعی**

پھر کعبی، خویلد بن عمرو، بعض کا قول ہے، عمرو بن خویلد، بعض نے کہا: ہانی، کسی نے کہا: کعب بن عمرو، ایک قول ہے عبد الرحمن۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے، ابو عمیر اور ابو خیشمہ نے کعب کا یقین کیا ہے۔ ہارون الحمال نے خویلد اور کعب میں تردد کیا ہے۔ طبری کا قول ہے: وہ خویلد بن عمرو بن صخر بن عبد عزیٰ بن معاویہ بن بنو عدی بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں، فتح سے پہلے اسلام لائے، ان کے پاس فتح کے دن خزاعہ کا جھنڈا تھا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم، ابو سعید مقبری، ان کے بیٹے سعید بن ابو سعید، فضیل والد حارث، سفیان بن ابو عوجاء نے روایت کی۔

اسد الغابۃ (۵۹۹۵)، تجرید (۱۷۷/۲) طبقات الکبریٰ (۳۰۴/۳)

اسد الغابۃ (۵۹۹۷)، الاستیعاب (۳۰۷۲)، تجرید (۱۷۷/۲) تاریخہ (۳۳۹/۵)

ابن سعد \* کا قول ہے: مدینہ میں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ طبقات نے خندقیں میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: فتح سے پہلے اسلام لائے، اسی طرح کئی ایک نے ان کی وفات کی تاریخ کے بارے میں کہا۔

ان کا عمرو بن سعید اشدق کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا جب وہ یزید بن معاویہ کی طرف سے مدینہ کے امیر تھے، صحیحین میں ہے کہ ابوشریح نے عمرو سے کہا: وہ مکہ کی طرف لشکر کشی کرنے والے تھے، مجھے اجازت دیجئے اے امیر المؤمنین! کہ آپ سے ایک حدیث بیان کروں..... پھر حدیث کا ذکر کیا ”کسی کے لئے جائز نہیں کہ مکہ میں خون بہائے..... اس میں عمرو بن سعید کا قول ہے: حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، طبری \* کا قول ہے، ۶۸ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

### ۱۰۰۹۵ ابوشریح حارثی

ان کا نام حارثی بن یزید ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، آپ ﷺ نے ان کے سب سے بڑے بیٹے پر ان کی کنیت رکھی۔

### ۱۰۰۹۶ ابوشریح انصاری \*

ابو عمر کا قول ہے۔ میں ان کی کنیت کے بغیر انہیں نہیں جانتا، اور اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: مستغفری کی کتاب میں ہے: ابوشریح، بے نسبت ہیں۔ اور ان کی انصار کی طرف نسبت نہیں کی، مجھے معلوم نہیں، وہ ایک ہیں یا دو ہیں، پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ جن کا مستغفری نے ذکر کیا ہے وہ ابوشریح خزاعی ہے۔ انہوں نے ان کا ذکر کیا کہ وہ کہتے ہیں: وہ خزاعی ہیں، انہوں نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے سرکش شخص وہ ہے جو اپنے (مقتول) کے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دے۔ \*

یہ ابوشریح خزاعی کی حدیث ہے، اسے عبد اللہ بن احمد نے مسند کی زیادات میں عبد الرحمن بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ ابوشریح، مسند ابوشریح خزاعی میں نقل کیا ہے۔

### ۱۰۰۹۷ ابو شعیب لحام \*

انصار سے ہیں، صحیح میں حدیث ابو مسعود بدری میں ان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں: انصار کا ایک شخص جس کی کنیت ابو شعیب تھی، آیا، اس نے اپنے غلام لحام سے کہا: میرے لئے کھانا بناؤ جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے، پھر نبی کریم ﷺ کو بلایا۔ امالی الحامی کے جزء نو میں ہمیں یہ روایت ملی اور بغوی کی کتاب میں، ابن سکین، ابن مندہ کے ہاں عبد اللہ بن نمیر کے طریق سے بحوالہ انصار کے ایک شخص جسے ابو شعیب کہا جاتا ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات دیکھے..... پھر حدیث ذکر کی۔

\* طبقات الکبریٰ (۳۲/۴) تاریخہ (۳۳۶/۵)

\* اسد الغابہ (۶۰۰۳)، الاستیعاب (۳۰۷۳)، تجرید (۱۷۷/۲)

\* مسند احمد (۳۲/۴)، مجمع الزوائد (۱۷/۷) \* اسد الغابہ (۶۰۰۱)، تجرید (۱۷۷/۲)

ابن مندہ کا قول ہے: اسے ثوری اور شعبہ اور عباس نے روایت کیا ہے، اور بحوالہ ابوشعیب نہیں لکھا، فرماتے ہیں: ابوشعیب نامی ایک شخص سے روایت ہے، پھر زہیر بن معاویہ اور عمار بن زریق کے طریق سے بحوالہ جابر کہ ایک شخص جسے ابوشعیب کہا جاتا ہے..... پھر حدیث ذکر کی۔

#### ۱۰۰۹۸ ابوشقرہ تمیمی \*

ان سے مخلد بن عقبہ نے روایت کی، ابو عمر نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں، یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث بیان کی ہے، ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے مگر یہ کہ ان کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔ اسے ابو نعیم نے حسن بن سفیان کے طریق سے پھر حماد بن یزید منقری کی روایت سے بحوالہ ابوشقرہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سائے کو اس طرح دیکھو کہ ان کے سروں پر اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہے تو انہیں بتاؤ کہ ان کی نماز قبول نہیں۔“ \* بعض راویوں نے کہا: الفی سے مراد فرع (شاخ) ہے۔

#### ۱۰۰۹۹ ابوشماس بن عمر جذامی \*

ابن اسحاق نے جذام کے وفد میں ان کا ذکر کیا ہے، جو لوگ نبی ﷺ کے پاس اپنی قوم کے اسلام کے لئے آئے اور اپنے قیدیوں کو واپس مانگا جنہیں زید بن حارثہ نے قیدی بنایا تھا۔

#### ۱۰۱۰۰ ابوشمر ضبابی وہ ذوالجوشن ہیں، جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۱۰۱ ابوشمر بن ابرہہ

بن شریل بن ابرہہ بن صباح حمیری پھر ابرھی، رشاطی نے بحوالہ ہمدانی حمیر کے انساب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شہید ہوئے۔ رشاطی کا قول ہے: ابن عبدالبر نے اور ابن فتحون نے اس کا ذکر نہیں کیا، ابن مندہ کا قول ہے: ابوشمر بن ابرہہ بن صباح اصحی، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اخبار میں ان کا ذکر ہے۔

میں کہتا ہوں: ان دونوں کے علاوہ راویوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفد کے ساتھ آئے تو ان سے بنت ابو موسیٰ اشعری نے نکاح کیا یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے یہ وفد آیا ہو پھر اپنے ملک کی طرف لوٹ گیا ہو، پھر دوبارہ وفد آیا ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا، پھر میں نے اسے تاریخ دمشق میں پایا، فرماتے ہیں: ابوشمر بن ابرہہ بن صباح بن لہیعہ بن شیبہ بن مرہ، پھر فرماتے ہیں: کریب بن ابرہہ کے بھائی، پھر فرماتے ہیں وہ مصری ہیں۔ پھر فرمایا: بعض کا قول ہے: وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد آیا پھر کئی طرق سے حدیث روایت کی: بحوالہ ابن وہب، انہوں نے حارث بن یزید سے روایت کی کہ

\* اسد الغابۃ (۶۰۰/۲)، تجرید (۷۷/۲) \* المعجم الكبير (۳۷۰/۲۲)، مجمع الزوائد (۱۳۷/۵)

جامع المسانید والسنن (۱۷۳/۱۴) \* تجرید (۱۷۸/۲)

حضرت عبداللہ بن سعد نے اسود میں ۳۱ھ میں جہاد کیا، معاویہ بن خدیج کی آنکھ شہید ہو گئی، ابوشر بن ابرہہ، جندل بن شریح شہید ہو گئے، ان کا نام غزوہ خندق کے تیر اندازوں میں لیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن بکیر کے طریق سے بحوالہ لیث مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ تھے جو ابن ابوحذیفہ کے ساتھ معاویہ کے پاس رہن رکھے گئے، پھر انہوں نے قید خانے کو توڑا اور نکلے، ابوشر رک گئے، انہوں نے کہا، میں اس میں قیدی بن کر داخل نہیں ہوں گا، وہ وہاں سے فرار ہوئے اور اقامت پذیر ہوئے۔

پھر میں نے مقدمہ کتاب انساب میں جو سمعانی کی کتاب ہے۔ اس میں ان کا ذکر بطریق ابن لہیعہ، بحوالہ ربیعہ بن قیس پایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، تین قبائل کہتے ہیں کہ وہ عرب ہیں۔ وہ عرب سے بھی قدیم ہیں، جرہم وہ عاد کے بقیہ لوگ ہیں، ثقیف وہ ثمود کے بقیہ لوگ ہیں، ابوشر بن ابرہہ آگے پڑھے اور فرمایا: اور یہ قوم وہ تبع کے باقی لوگ ہیں۔

### ۱۰۱۰۲ ابو شمس بلوی \*

ابن سکن کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت اور روایت حاصل ہے۔ ان کا نام معلوم نہیں، بغوی کا قول ہے: شام میں رہے، ابن حبان کا قول ہے۔ بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: بخاری رحمہ اللہ نے ان کی تعلیقاً حدیث ذکر کی ہے اور کتاب الکئی المفردہ میں اسے موصولاً نقل کیا ہے۔ ہمیں طبرانی کی معجم کبیر میں یہ عالی سند سے ملی ہے لیکن اس سند میں ضعف ہے۔ وہ سلیمان بن مطیر کے طریق سے بحوالہ ابو شمس بلوی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بدر حجر سے روکا ہے..... الحدیث بغوی کا قول ہے: ابو شمس کی اس حدیث کے علاوہ کوئی روایت مروی ہے۔ اس کی سند میں ضعف ہے۔

### ۱۰۱۰۳ ابو شمیلہ شنی \*

ابو سعید بن اعرابی اور مستغفری وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ ابن عباس نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابو شمیلہ، شنوءہ کے ایک شخص تھے، ان پر شراب کا نشہ غالب تھا، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابو شمیلہ کو نشہ کی حالت میں لایا گیا، وہ کئی بار پی چکے تھے، آپ ﷺ نے مٹی کی ایک مٹھی لی، اور ان کے چہرے پر مارا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے مارو“ لوگوں نے اسے کپڑوں، جوتوں، ہاتھوں اور مٹی یعنی ہلکی لٹھی سے یا تر ٹہنی سے مارا، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۱۰۴ ابو شہم

قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

\* اسد الغابۃ (۶۰۰۳)، تجرید (۱۷۷/۲)

\* اسد الغابۃ (۶۰۰۴)، الاستیعاب (۳۰۷۸) تجرید (۱۷۸/۲)

\* السنن الکبریٰ (۳۲۰/۸) (۳۲۱)، اسد الغابۃ (۹/۵)

## ۱۰۱۰۵ ابو شہم

صاحب جَبِذہ، ان کا نام اور نسب معلوم نہیں۔

بغوی کا قول ہے: کوفہ میں رہے، ابن سکین نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام زید یا یزید بن ابوشیبہ ہے، نسائی، بغوی نے یزید بن عطا کے طریق سے بحوالہ ابو شہم ان کی حدیث روایت کی ہے وہ بہت بہادر شخص تھے۔ ان کے پاس سے ایک لونڈی گزری انہوں نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس اگلے دن گیا آپ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے، آپ ﷺ نے ہاتھ پیچھے کر لیا، فرمایا: ”کیا جبِذہ والے سے ہاتھ ملاؤں“۔ میں نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہ کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اب“ پھر اس سے بیعت لے لی، اس کی اسناد قوی ہے۔

بعض کا قول ہے: ابو شہم کا نام عبید بن کعب ہے، تابعین میں ابو شہم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان سے اسماعیل بن ابوالخالد نے روایت کی، ابوالاحمد نے صحابہ کے بعد کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

## ۱۰۱۰۶ ابوشیبہ أنصاری خدری

ابو زرعہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان کا نام معلوم نہیں، ابن سکین کا قول ہے، ان کی ایک حدیث ہے، ان کا نام معلوم نہیں، بغوی کا قول ہے: رومی تھے۔

ابن سعد نے انصار کے تیسرے طبقے میں فرمایا: ابوشیبہ خدری، ہمیں ان کا نام نہیں بتایا، ہمیں ان کا نام، اور نسب انصار کی کتاب میں نہیں ملا، ابن مندہ کا قول ہے، اہل حجاز میں ان کا شمار ہے، طبرانی کا قول ہے: ابوسعید کا بھائی ہے، ابن سکین، طبرانی، بغوی، دولابی اور ابن مندہ نے یونس بن حارث کے طریق سے ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں مجھ سے شرس نے بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، میں قسطنطنیہ کے غزوے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا، جب ہم پہنچے ہم نے پڑاؤ کیا تو ہم نے غیبی آواز سنی، ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے، وہ کہنے لگے: میں ابوشیبہ خدری ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا“۔

اسی طرح فرمایا: صحیح یہ ہے یزید بن معاویہ ہیں، طبرانی نے قصہ ذکر نہیں کیا، اور سند میں یہ نہیں کہا بحوالہ ان کے والد، ابوالاحمد حاکم نے دو طریق سے اسے نقل کیا ہے، ابو عمر نے اس کی پیروی کی ہے، ابن عائد، دولابی، ابن مندہ نے سلیمان بن موسیٰ کوئی کے طریق سے بحوالہ یونس بن حارث نقل کیا ہے، میں نے شرس کو بحوالہ ان کے والد حدیث روایت کرتے ہوئے سنا: فرماتے ہیں: ابوشیبہ خدری وفات پا گئے اور ہم قسطنطنیہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ جب ابوشیبہ کی غیبی آواز آئی، کہنے لگے: اے لوگو! بہت سے لوگوں کے ساتھ میں بھی ان کی طرف متوجہ ہو گیا، تو اس نے سر جھکایا ہوا تھا، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھی ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں

اسد الغابۃ (۸۰۲۴) تجرید (۱۷۸/۲) اسد الغابۃ (۶۰۰۶) تجرید (۱۷۸/۲)

المعجم الكبير (۳۱۳/۱۲) مجمع الزوائد (۱۸/۱)



داخل ہوگا۔“

عمل کرتے رہو اور امید پر نہ بیٹھے رہو، اور فوت ہو گئے ہم نے انہیں اسی جگہ دفن کر دیا۔  
ابو حاتم رازی نے کہا: شرس اور ان کے والد دونوں مجہول ہیں۔

## ابوشیبہ

۱۰۱۰۷

دوسرے ہیں، بے نسبت، دارقطنی نے علل میں ذکر کیا ہے کہ حماد بن مسلمہ نے بحوالہ ابوشیبہ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس تمہاری قوم میں سے کوئی آئے تو اس کا مسلمان بھائی اس کے لئے جگہ کشادہ کرے تاکہ وہ بیٹھ جائے.... الحدیث۔ اس میں تین چیزیں ہیں جو تمہارے بھائی کی محبت کو خالص کر دیں گی۔ فرماتے ہیں: اسے ابو مطرف بن ابووزیہ نے بحوالہ شیبہ بن عثمان، انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا اگر انہوں نے اسے یاد رکھا ہے تو بہت اچھا کیا۔

## ابو شیخ بن ابوثابت

۱۰۱۰۸

انصاری، خزرجی، حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں، ابن اسحاق \* نے اُحد و بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بر معونہ پر شہید ہوئے، ان کے والد ابی جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ واقدی اور ابن کلبی کا قول ہے: وہ ابی بن ثابت حسان کے بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو شیخ ہے۔ ابن اسحاق نے موسیٰ بن عقبہ کی موافقت کی ہے، فرماتے ہیں اہل بدر میں سے ہیں: ابو شیخ بن ابی بن ثابت، ابن کلبی اس میں موافق نہیں کہ وہ ابو حسان یحییٰ بن سعید اموی کے بھائی ہیں، بحوالہ ابن اسحاق \*۔

## از حرف شین

## القسم الثانی

## ابوشحمہ

۱۰۱۰۹

بن عمر بن خطاب، ایک انتہائی ضعیف روایت میں ہے کہ ان کے والد نے انہیں زنا کی وجہ سے کوڑے مارے جس سے وہ فوت ہو گئے، جو ذقانی نے ان کا ذکر کیا ہے، اگر یہ ثابت ہے تو وہ اس قسم میں سے ہیں۔

## از حرف شین

## القسم الثالث

## ابوشجرہ

۱۰۱۱۰

کثیر بن مرہ، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

## ابوشداد العمانی

۱۰۱۱۱

انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، اور ان کے سامنے آپ ﷺ کا خط پڑھا گیا، ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے۔

\* اسد الغابہ (۶۰۰۷) الاستیعاب (۳۰۸۱) تجرید (۱۷۸/۲) \* السیرۃ النبویہ (۲۶۲/۲)

\* السیرۃ النبویہ (۲۶۲/۲) \* اسد الغابہ (۵۹۹۳) ، الاستیعاب (۳۰۷۰) تجرید (۱۷۷/۲)

بخاری، ابن ابوشیثمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکین وغیرہ نے ابو حمزہ، عبدالعزیز بن زیاد حظلی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوشداد نے جو اہل زمار میں سے ایک شخص ہیں: عمان کی بستیوں میں سے ایک بستی میں روایت کیا، فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کا ایک خط چمڑے کے ٹکڑے میں آیا: ”محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اہل عمان کی طرف، سلامتی ہو! اما بعد اس گواہی کا اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، زکوٰۃ دو، مساجد کی طرف قدم اٹھاؤ، اور فلاں فلاں کام کرو، ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔“ \*

ابوشداد کا قول ہے: ہمیں کوئی ایسا شخص نہ ملا جو ہمیں یہ خط پڑھ کر سنائے۔ حتیٰ کہ ہمیں ایک لڑکا ملا، جس نے ہمیں پڑھ کر سنایا۔ میں کہتا ہوں: عمان کا ان دنوں حاکم کون تھا؟ فرماتے ہیں: کسریٰ کے گورنروں میں سے ایک گورنر تھا۔ مطین نے ان ابو حمزہ حظلی کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عمان میں ایک شخص کو دیکھا جس کی کنیت ابوشداد تھی اس کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ ابو عمر کا قول ہے: ابوشداد عمانی زمار، انہوں نے تعاقب کیا ہے کہ زمار صنعاء میں ہے، عمان میں نہیں، اور عمان بحرین کا ضلع ہے، اور زمار اس کی ایک بستی ہے، بعض کا قول ہے: میم بے نقط، یہ رشاطی کا قول ہے، احتمال ہے کہ ابو عمر نے اسے یاد کیا ہے کہ اس کی اصل زمار میں ہے، عمان میں سکونت اختیار کی، اس طرح ابن فتحون نے استیعاب کے اوہام میں قول ابو عمر زمار کی تعاقب کیا ہے، اور ان سے روایت کرنے والے عبدالعزیز بن شداد ہیں، وہ ابن زیاد ہیں۔

### ۱۰۱۱۲ ابوشداد \*

دوسرے ہیں، شامی ہیں، دولابی کا قول ہے: ان کا نام سالم ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے: سالم بن سالم عیسیٰ حمصی ہیں، ابو احمد حاکم نے کنتیوں میں معن بن عیسیٰ کے طریق سے بحوالہ ابوشداد نقل کیا ہے، وہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت سمجھدار تھے، آپ ﷺ سے روایت نہیں کی، اور آپ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، فرماتے ہیں: میں ابو امامہ کے پاس آیا تو وہ مشروب پی رہے تھے، اس کا دو تہائی پی چکے تھے اور ایک تہائی باقی تھا۔

اسے دولابی نے اور ابن مندہ نے اس طریق سے بحوالہ ایک شخص جسے ابوشداد کہا جاتا ہے، انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی، ان سے معاویہ بن صالح نے روایت کی۔

### ۱۰۱۱۳ ابوشراحیل \*

یا ابوشرحیل وہ ذوالکلاع حمیری ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۱۱۴ ابوشریک \*

مستغفری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں زمین عطا کی تھی۔

\* اسد الغابۃ (۶/۵)، جامع المسانید والسنن (۱۶۰/۱۴)، جمع الجوامع (۴۳۴۵)

\* اسد الغابۃ (۵۹۹۴)، تجرید (۱۷۷/۲) \* اسد الغابۃ (۶۰۰۰)، تجرید (۱۷۷/۲)

## ۱۰۱۵ ابو شعيب

بے نسبت، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اور بیت المقدس کی فتح میں حاضر ہوئے، احمد نے حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ عبید بن آدم، ابو مریم اور ابو شعيب نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ میں تھے، پھر بیت المقدس کی فتح کا ذکر کیا۔

ابوسفیان بحوالہ عبید فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر کو حضرت کعب سے فرماتے ہوئے سنا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نماز کہاں پڑھوں..... الحدیث، عمر کا قول ہے: جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی، میں وہاں نماز پڑھوں گا، یعقوب بن شیبہ نے اس طریق سے اسے نقل کیا ہے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔ فرماتے ہیں، عمر جابیہ میں تھے، حضرت خالد بن ولید بیت المقدس آئے، پھر قصہ ذکر کیا، انہوں نے کہا: اسے عمر نے قیساریہ کی فتح کے بعد فتح کیا ہے، یہاں تک کہ کہنے لگے: عمر نے لوگوں کو مشورے میں شریک کیا۔ اور کہا: وہ اہل کتاب ہیں، ان کے پاس علم ہے، وہ قیساریہ کی طرف گئے اور اسے فتح کر لیا، پھر بیت المقدس کی طرف آئے اور ان سے صلح کی، اور مریم علیہا السلام کے عبادت خانے کے پاس نماز پڑھی، پھر انہوں نے اپنی قمیص کی دونوں آستینوں میں سے ایک میں تھوکا، ان سے کہا گیا اس میں تھوکیے، کیونکہ یہاں اللہ کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے، انہوں نے فرمایا: اگر اس میں اللہ کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے تو اس میں اللہ کا بہت زیادہ ذکر بھی کیا جاتا ہے، پھر فرمایا: عمر کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ جہنم کی وادی کے پاس نماز پڑھے۔

نماز کے قصے میں فرماتے ہیں، میں وہاں نماز پڑھوں گا جہاں رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات نماز پڑھی، پھر وہ قبلہ کی طرف بڑھے اور نماز پڑھی۔

ابن عساکر نے ان سوانح کو ابو شعيب حضرمی کے سوانح سے ملا دیا ہے، جنہوں نے استنجاء کے بارے میں ابو ایوب سے روایت کی، ان سے عثمان بن ابوشوکہ نے روایت کی، مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس کے علاوہ ہیں، حاکم ابواحمد نے حضرمی کے بارے میں بیان کیا ہے کہ انہیں ابواشعث کہا جاتا تھا۔

## ۱۰۱۶ ابوشمر بن قیس

بن فہر بن عمرو بن وھب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ابن کلبی کا قول ہے۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں شریف شاعر تھے۔

## ۱۰۱۷ ابوشہاب ہذلی

ابوذویب کے والد ہیں، خلافت عمر میں اپنے والد کے ساتھ جہاد کیا، ابن مرزوق نے ہذلیین کے اشعار میں ان کا ذکر کیا ہے

## ۱۰۱۸ ابوشہم تیمی

تیم الرباب سے ہیں۔ دور جاہلیت کے ہیں، اسلام کا زمانہ پایا، ابو عبیدہ معمر بن شعیب نے کلاب اولی حدیث میں

ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو شہم نے اسلام سے قبل اور خلافت عثمان بن عفان تک زندہ رہے۔

### ۱۰۱۱۹ ابو شیبان

انہوں نے آپ ﷺ کا زمانہ پایا۔ ابن ابوشیبہ نے معن بن عبدالرحمن کے طریق سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے شام کی طرف جہاد کیا، اسے شیبان کہا جاتا تھا، اس کا والد بہت بوڑھا تھا، اس نے اس کے بارے میں یہ اشعار کہے: ع  
”شیبان تجھے کیا معلوم کتنی راتیں ایسی گزری ہیں جن میں میں نے تجھے شام کا دودھ پلایا جبکہ شام کا دودھ ہمیں بھی لذیذ تھا۔ تو نے مجھ سے لاپرواہی کی یہاں تک کہ مجھے چھوڑ دیا اور میری یہ حالت ہو گئی کہ قریب کا آدمی مجھے دودھائی دیتے ہیں، شیبان جب تم لشکروں کے پاس آؤ گے تو انہیں دیکھو گے کہ وہ ایسے دن گزار رہے ہیں جو مصیبت زدہ ہیں۔“

فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اشعار پہنچے تو انہوں نے انہیں لوٹا دیا۔

### ۱۰۱۲۰ ابوشیم مرنی

واقفی \* نے ان کا ذکر بحوالہ ان کے شیخ کیا ہے۔ کہتے ہیں: ابوشیم مرنی اسلام لائے، ان کا اسلام سنور نے کے بارے میں احادیث مروی ہیں۔ فرماتے ہیں: جب ہم غزوہ احزاب میں عیینہ بن حصن کے ساتھ نکلے، وہ ہمیں واپس لایا، جب خیبر کے نزدیک آیا تو اس نے خواب دیکھا، وہ آیا، اس نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خیبر فتح کر چکے ہیں، اس نے کہا: اے محمد! میرے حلیفوں سے آپ نے جو غنیمتیں لی ہیں، مجھے بھی اس میں سے دیجئے، میں آپ سے اور آپ سے قتال کرنے سے ہٹ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ دیا، تو وہ واپس لوٹ گیا۔ اس سے حارث بن عوف ملا۔ اس نے اس سے کہا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا، اللہ کی قسم! محمد مشرق اور مغرب پر غالب آئیں گے۔

### القسم الرابع از حرف شین

### ۱۰۱۲۱ ابوشبل (بے نسبت)

دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے۔ واصل بن مرزوق کے ہاں حدیث بحوالہ بنو مخزوم کے ایک شخص مروی ہے جس کی کنیت ابوشبل ہے، بحوالہ ان کے دادا مروی ہے۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، مہمات میں اس کا بیان آئے گا۔

### ۱۰۱۲۲ ابوشجرہ \*

ابوزاہریہ کے شیخ ہیں، دولابی اور مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس سے متنبہ کیا ہے کہ انہیں وہم ہوا ہے۔ بعض نے جائز کہا ہے کہ وہ یزید بن شجرہ ہیں، ان کی کنیت ابوشجرہ ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، لیکن ابواحمد حاکم نے ابوشجرہ یزید بن شجرہ اور ابوشجرہ شیخ ابوزاہریہ میں اختلاف کیا ہے، میری رائے

\* مغازی (۶۵۰) \* ۱۰۰۸۵ میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں۔

کثیر بن مرہ میں گزر چکا ہے کہ بغوی رحمہ اللہ نے ان کے سوانح میں ابو زاہرہ کے طریق سے بحوالہ ابو شجرہ ایک حدیث نقل کی ہے، وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صفوں کو سیدھا رکھو...“۔ (الحدیث) اس میں ہے: ”جس نے صف کو جوڑا، اللہ اسے جوڑے گا“۔ لگتا ہے کہ وہ کثیر بن مرہ کے علاوہ کوئی اور ہیں۔ واللہ اعلم

### ۱۰۱۲۳ ابو شریح (بے نسبت)

مسند قحی بن مخلد میں ان کی حدیث ہے، تجرید میں فرمایا: ہو سکتا ہے وہ ہانی بن یزید ہوں۔ میں کہتا ہوں: بلکہ وہ ابو شریح خزاعی ہیں، یہ حدیث ان کی روایت ہے۔

### ۱۰۱۲۴ ابو شریح مصری

ان کی حدیث مرسل روایت کی ہے۔ ان میں سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ساعدی نے لیث کے طریق سے بحوالہ ابو شریح مصری، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، فرماتے ہیں: ”مومن کے ہتھیار سے جب اللہ کے رستے میں دفاع کیا جاتا ہے تو ہر روز اس کے صالح اعمال کے ساتھ اس کا وزن کیا جاتا ہے“۔

### ۱۰۱۲۵ ابو شمیر

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: انہیں وہم ہوا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے محمد بن علی نے بحوالہ شمیر روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: میرے والد بہت بوڑھے ہیں، اور میرے بھائی ہیں، میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ شاید وہ اسلام قبول کر لیں۔ تو میں انہیں آپ کے پاس لے آؤں آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے لیے بہتر ہے، اگر انکار کریں تو اسلام وسیع ہے“ یا فرمایا کشادہ ہے۔

بغوی کا قول ہے: میرے خیال میں محمد بن علی کو اس بارے میں وہم ہوا، ہم سے ابو خیمہ نے بحوالہ والد مجمع بن عتاب بن شمیر نقل کیا، یعنی عتاب بن شمیر کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

### ۱۰۱۲۶ ابو شہلہ

حرف شین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

✽ مسند احمد (۹۷/۲) اسد الغابہ (۵/۵) ✽ اسد الغابہ (۵۹۹۸) تجرید (۱۷۷/۲)

✽ التجرید (۱۶۴)



## حرف صاد مہمل

القسم الاول از حرف صاد

۱۰۱۲۷ ابوصالح

حزہ بن عمرو اسلمی ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۲۸ ابوصبرہ

تجرید میں مذکور ہے کہ مسند قبی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۱۰۱۲۹ ابوصخر عقیلی

بخاری، مسلم، ابن حبان وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عبداللہ بن قدامہ ہے، اسے ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے، اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں سالم بن نوح کے طریق سے بحوالہ ابوصخر جو بنو عقیل کے ایک شخص ہیں اور بعض روایتوں میں فرمایا: عبداللہ بن قدامہ، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ آیا، تاکہ تجارت کا مال فروخت کروں۔ میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں، میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور آپ سے مدینہ کے راستے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان میری ملاقات ہوئی، میں ان کے پیچھے چل پڑا، ایک یہودی کے پاس گئے جو تورات کو کھولے ہوئے اسے پڑھ رہا تھا، اس کا بیٹا موت کی سختی میں تھا، آپ اس کی عیادت کرنے گئے۔

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس کی طرف جھکے اور میں بھی آپ کے ساتھ جھکا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے یہودی! میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری اور تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو پھاڑا، یہودی پر یہ بات بڑی گراں گزری، کیا تم میری صفت اور میرا ظاہر ہونا اپنی کتاب میں پاتے ہو؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں۔ فرماتے ہیں، اس کے بیٹے نے کہا: وہ موت کی حالت میں تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو اتارا، انہیں آپ کی صفت، مبعوث ہونا اور آپ کا ظاہر ہونا اپنی کتاب میں ملا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کے پاس سے اس یہودی کو اٹھا دو، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے غسل دے کر، کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔“

اسد الغابہ (۶۰۱۱) تجرید (۱۷۸/۲)

مسند احمد (۴۱۱/۵) دلائل النبوة (۲۸۴/۶) جامع المسانید والسنن (۱۸۴/۱۴) اسد الغابہ (۱۲/۵)

ابن سعد کا قول ہے: ہم سے علی بن محمد مدائنی نے بحوالہ عبد اللہ بن شقیق اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے عبد الوہاب بن عطاء نے بحوالہ جریری روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ عبد اللہ بن قدامہ انہوں نے ایک اعرابی سے روایت کیا ہے، اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: بحوالہ ابو صخر، انہوں نے اعراب کے ایک شخص سے نقل کیا، اسے احمد نے بحوالہ ابن علیہ نقل کیا ہے۔

### ۱۰۱۳۰ ابو صرمہ بن ابوقیس

انصاری مازنی، بعض کا قول ہے: ان کا نام قیس بن مالک ہے۔ ایک قول ہے: ابن ابوقیس، بقول بعض: ابن سعد، ابن برقی نے فرمایا: وہ قیس بن صرمہ بن ابوصرمہ بن مالک بن عدی بن نجار ہیں، ابن قانع اور دمیاطی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ عزل کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کی، انہوں نے بحوالہ ابویوب وغیرہ روایت کیا ہے۔ ان سے عبد اللہ بن محیریز اور لؤلؤہ جو انصار کی مولا ہیں اور محمد بن قیس اور زیاد بن نعیم نے روایت کی۔ عسکری نے ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن یحییٰ بن حبان کا ذکر کیا ہے، محفوظ یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے۔ بغوی نے ان کی حدیث بطریق یحییٰ بن سعید ان سے روایت کی ہے۔ لؤلؤہ کا واسطہ اس میں ثابت ہے، دوسرے طریق سے ان سے حذف کے ساتھ روایت ہے۔ ابو عمر کا قول ہے: ان کے بدر میں شریک ہونے میں اختلاف ہے، ان کا تعاقب کیا گیا ہے کہ ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدی نے ان کا ان میں ذکر نہیں کیا، نسائی، ترمذی کے ہاں ان کی حدیث ہے۔ محمد بن ربیع چیز نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو مصر آئے۔ فرماتے ہیں: یحییٰ بن عثمان نے ذکر کیا ہے کہ وہ مصر کی فتح میں شریک تھے، احمد بن یحییٰ بن وزیر نے ذکر کیا ہے کہ وہ عقبہ بن عامر کے پاس آئے۔

زیاد بن ابویوب کے طریق سے منقول ہے، فرماتے ہیں: ہم ابویوب کے ساتھ سمندر میں تھے، ہمارے پاس ابوصرمہ انصاری تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں..... بعض کا قول ہے: ابوصرمہ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ”کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے جدا ہو جائے....“ (الآیۃ)

### ۱۰۱۳۱ ابوصغیر عذری

اس کے بارے میں ثعلبہ بن حصیر میں اختلاف گزر چکا ہے۔ بغوی رحمہ اللہ کا قول ہے: مدینہ میں رہے۔

### ۱۰۱۳۲ ابوصفرہ

عسس بن سلامہ، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۱۳۳ ابوصفرہ ازدی

مہلب کے والد جو مشہور امیر ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اور ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام ظالم بن سارق ہے، بعض نے کہا: ابوسراق، ایک قول ہے: قاطع بن سارق بن ظالم، بعض نے کہا: غالب بن سراق۔

ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: ظالم بن سارق بن صبح بن کنڈی بن عمرو بن عدی بن وائل بن .... ازد، بعض نے کہا کہ ان کی اصل عجم ہے۔ اور ازد کی طرف منسوب ہے۔

ابن سکین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن عبد بن حمید کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ابوصفرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اس شرط پر آپ سے بیعت کرنے لگے کہ وہ زرد جوڑا پہنیں گے، جس کے پیچھے ایک جُہ ہوگا، جسے وہ گھسیٹ رہے ہوں گے، وہ دراز قد، ڈیل ڈول والے، خوبصورت اور فصیح اللسان تھے، آپ ﷺ نے جب ان کا حسن و جمال دیکھا تو فرمایا: ”تم کون ہو؟“ انہوں نے کہا: میں قاطع بن سارق بن ظالم بن عمر بن شہاب بن حلقام بن جلد بن سلم ہوں جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا، میں شہزادہ ہوں، جس کا باپ بھی بادشاہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ابوصفرہ ہو اپنے نام سے سارق اور ظالم ختم کر دو“۔ انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پکار اور عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور برحق اور سچے رسول ہیں۔ اللہ کے رسول! میری اٹھارہ زینہ اولاد ہے، اور مجھے ایک بیٹی نصیب ہوئی ہے، جس کا نام میں نے صفرہ رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو واقعی ابوصفرہ ہو“۔ واقدی کتاب الردۃ میں فرماتے ہیں: قبیلہ ازد دبا سے اسلام کا اقرار کرتے ہوئے نبی علیہ السلام کے پاس آئے، حذیفہ بن یمان ازدی کو آپ ﷺ نے ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، اور ان کے لیے زکوٰۃ کے فرائض لکھوائے، پھر ارتداد اور حضرت عکرمہ کی ان سے جنگ والی حدیث ذکر کی، جس میں ان کے ان پر غالب آنے اور ان کے قیدیوں کو حذیفہ کے ساتھ صدیقہ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ کرنے کا ذکر ہے۔ جب اہل دبا کے قیدی آئے ان میں ابوصفرہ بھی تھے جو ابھی نابالغ لڑکے تھے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو رملہ بنت حارث کے گھر ٹھہرایا۔ آپ کی خواہش تھی کہ ان میں سے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ! مومن قوم تھی جنہوں نے اپنے مال پر بخل کیا، صدیق اکبر نے فرمایا: جس شہر میں جانا چاہتے ہو جاؤ، تم لوگ آزاد ہو چنانچہ یہ لوگ نکلے اور بصرہ فروکش ہو گئے تو ابوصفرہ بصرہ آنے والوں میں سے مہلب کے والد ہیں۔

ابو عمر فرماتے ہیں: ابوصفرہ عہد نبوی میں مسلمان تھے لیکن آپ کے پاس نہ آ سکے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے دس لڑکوں سمیت آئے، دس لڑکوں میں سے مہلب سب سے کم سن تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے، یہ تمہارے بیٹوں کا سردار ہے جو اس وقت کم سن تھے۔

اخبار بصرہ میں عمر بن شہبہ لکھتے ہیں: عثمان بن ابی العاص جو ان دنوں بصرہ کے گورنر تھے، انہوں نے ابوصفرہ کو ازد کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، آپ نے ان لوگوں کے نام پوچھے، ابوصفرہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میں ظالم بن سارق ہوں، ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، جب آئے تو خضاب لگا کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ابوصفرہ ہو، یوں یہ کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی۔

میں کہتا ہوں: یہ واقدی کی روایت کے خلاف ہے کہ جب وہ آئے تو اس وقت نابالغ لڑکے تھے۔

اصمعی دیوان زیاد اعجم میں فرماتے ہیں ابوصفرہ نے عثمان بن ابی عاص سے زمین کا ٹکڑا مانگا تو انہوں نے مہالبہ میں انہیں جائیداد دے دی، کسی نے ان سے کہہ دیا کہ انہوں نے ابھی تک ختنہ نہیں کرایا تو انہوں نے انہیں بلا بھیجا، کہا: تمہارا ناس ہو تم نے

ابھی تک پاکی حاصل نہیں کی، وہ کہنے لگے، امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں تو دن میں پانچ بار پاکی حاصل کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں تم سے ختنے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ امیر المؤمنین کو عزت بخشے، اس کا پتہ نہیں۔ چنانچہ پھر انہوں نے ان کے ختنے کرانے کا حکم دیا۔ جس پر زیاد بن عجم نے یہ شعر کہا: ع

”کچھ لوگوں نے بڑی عمر میں جا کے ختنہ کرایا، حالانکہ وہ عجمی تھے۔ اس کے بعد عرب بن گئے۔“

ابو فرج نے اغانی میں ابو عیینہ مہلبی کے سوانح میں لکھا ہے۔ ابوصفرہ کا نام سارق ہے۔ بقول بعض غالب، ابن قتیبہ کا قول ہے مہلب، عمان کے دبانا می گاؤں کے تھے۔ نبی ﷺ کے عہد میں مسلمان ہوئے، پھر (نعوذ باللہ) مرتد ہو گئے۔ حضرت حذیفہ کے حکم کے مطابق اترے آپ نے انہیں ابوبکر کی طرف بھیج دیا، جنہوں نے انہیں آزاد کر دیا۔

ہمیں ابوصفرہ کی سند حدیث ملی ہے جسے طبرانی نے اوسط میں زیاد بن عبد اللہ قرشی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ میں ہند بنت مہلب بن ابی صفرہ کے ہاں آیا جو حجاج کی بیوی تھی، اس کے ہاتھ میں سلائی تھی جس سے سوت کات رہی تھی، میں نے کہا: گورنر کی بیوی ہو کر آپ سوت کات رہی ہیں، وہ کہنے لگیں: میرے والد میرے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم عورتوں میں سے زیادہ اجر والی وہ عورت ہے، جس کا طاق (بغیر گریبان کے کپڑا) زیادہ لمبا ہوگا۔“

طبرانی کا قول ہے: ابوصفرہ نے اس کے علاوہ کوئی مسند حدیث بیان نہیں کی، ان سے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ جس میں یزید بن مروان بن زیادہ منفرد ہیں۔

میں کہتا ہوں: یزید متروک ہے، اور وہ حدیث جسے ابن سکین نے نقل کیا ہے اس پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

۱۰۱۳۴ ابوصفوان عبد اللہ بن بشر مازنی۔

۱۰۱۳۵ ابوصفوان مالک بن عمیرہ۔

۱۰۱۳۶ ابوصفوان مخرمہ بن نوفل، مسور کے والد ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۳۷ ابوصفوان \* یا ابن صفوان مہمات میں ذکر ہے۔

۱۰۱۳۸ ابوصفیہ

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں، بخاری کا قول ہے: مہاجرین میں ان کا شمار ہے۔ اسے معلیٰ بن عبد الرحمن کے طریق سے نقل کیا ہے، میں نے یونس بن عبید سے سنا وہ اپنی والدہ سے کہہ رہے تھے آپ نے ابوصفیہ کو کیا کرتے دیکھا؟ وہ کہنے لگیں: میں نے ابوصفیہ کو دیکھا، وہ اصحاب نبی تھے اور مہاجرین مسلمانوں سے تھے، گٹھلیوں پر تسبیح کا شمار کرتے، عبد الواحد بن زید نے بحوالہ یونس بن عبیدان کی پیروی کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے ابوصفیہ کو دیکھا جو مہاجرین میں سے ہیں وہ گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہے تھے،

سے بغوی نے نقل کیا ہے۔ اور دوسرے طریق سے بحوالہ ابی بن کعب نقل کیا ہے، بحوالہ ابوصفیہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ، کہ ان کے لئے چٹائی بچھائی جاتی اس پر کنکریاں لائی جاتیں، وہ نصف نہار تک ذکر کرتے جب نماز پڑھ لیتے اور واپس آتے تو وہ دوبارہ لائی جاتیں وہ ذکر کرتے یہاں تک کہ شام ہو جاتی۔

۱۰۱۳۹ ابو صممہ

بعض نے کہا: مستغفری نے یہاں مہملہ ذکر کیا ہے، ضاد میں عنقریب آئے گا۔

۱۰۱۴۰ ابو صہیب

حاکم ابواحمد نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ان سے ہلال نے میرا خیال ہے، بن یساف نے روایت کی۔ عبدالرزاق کا قول ہے، بحوالہ معمر، انہوں نے ہلال سے روایت کی۔

القسم الثانی از حرف صاد - خالی ہے۔

القسم الثالث از حرف صاد

۱۰۱۴۱ ابو صحرار سعدی

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھے، جن میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے، پھر اسلام لائے۔ ابو عبد اللہ بن اعرابی نے کتاب النوادر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: سروجی کا قول ہے، ابو صحرار سعد نے فرمایا: سعد بن ابوبکر بن ہوازن، ان سے ان کی زوجہ نے کہا: ہمارے لیے روئی خرید کر لاؤ، تو انہوں نے کہا: انتظار کرو یہاں تک کہ پہاڑ روئی کے گالے بن جائیں جیسا کہ ایک قریش نے کہا ہے۔ پھر تم سستے داموں روئی لے لینا، ان کی قوم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے انکار کر دیا، جنین کے موقع پر انہوں نے یہ شعر کہا: ط

”سنو! اگر تمہارے پاس یہ خبر پہنچے کہ قریش ہوازن پر غالب آگئے تو جنگوں کی کچھ شرطیں ہوتی ہیں۔“

یہ اشعار اور ان کا جواب عبد اللہ بن وہب اسدی کے سوانح میں گزر چکا ہے، فرماتے ہیں: پھر ابو صحرار اس کے بعد اسلام لائے اور ان کا اسلام سنو گیا، عبید اللہ بن عباس بقیع کے پاس رہتے تھے جس کی ان کے بارے میں ایک حدیث ہے، اور اس کے متعلق ان کے مدحیہ اشعار نقل کیے۔ ابو عبد اللہ بن خالویہ نے اپنی کتاب میں ان کا واقعہ ذکر کیا ہے۔

القسم الرابع از حرف صاد

۱۰۱۴۲ ابو صالح

ام ہانی کے مولیٰ ہیں، مشہور تابعی ہیں۔ بعض راویوں نے ان کے طریق سے حدیث میں وہم کیا ہے، اسے حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے، اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے ان کا صحابہ نبی ﷺ میں ذکر کیا ہے، وہ وہم ہیں۔ حسن نے رزین

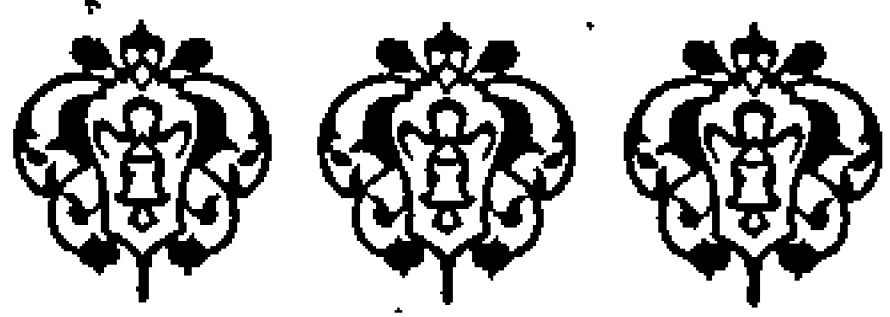


کے طریق سے بحوالہ ابوصالح نقل کیا ہے۔ ام ہانی نے انہیں آزاد کیا تھا۔ فرماتے ہیں: میں ہر ماہ ان کے پاس آتا، اور ہر دو ماہ میں آنا ہوتا، ایک دن میں ان کے پاس گیا تو نبی کریم ﷺ اچانک وہاں تشریف لائے تو ام ہانی کہنے لگیں: اے چچا زاد، میں بوڑھی ہو گئی ہوں، جسم بھاری ہو گیا ہے، جس سے میرے عمل میں ضعف آ گیا ہے، اس سے چھٹکارے کا کیا طریق ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بوان خوشخبری ہو، خیر کثیر کی، سو مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ سو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، جس کا ثواب اللہ کی راہ میں ایسے سو گھوڑے دینے کے برابر ہے جو زین گسے اور لگام والے ہوں، سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ لیا کرو جو سو قلابہ والے اونٹوں کے برابر ہے جنہیں حج کی قربانی کے لیے بھیجا جائے اور سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا کرو، کوئی گناہ تمہیں شرک کی طرف نہیں لے جائے گا۔“

رزین نے اسی طرح کہا ہے، یہ ضعیف ہے، درست اس طرح ہے کہ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ام ہانی رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: بھیا! جس شخص کو تھوڑی بہت معرفت ہوگی، اس سے یہ مخفی نہیں کہ ابوصالح، ام ہانی کے غلام، مشہور تابعی ہیں۔

### ۱۰۱۳۳ ابوصباح بن نعمان

کسی نے ان کا نام غلط لکھ دیا ہے، درست ضاد کے ساتھ ہے جیسا کہ عنقریب آئے گا۔



## حرفِ ضاد معجم

### القسم الاول از حرفِ ضاد

۱۰۱۳۴ ابوہبیب بلوی بعض کا قول ہے: ابوہبیب، ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۱۳۵ ابوہبیب جہنی

ابن مندہ کا قول ہے: میں نے ابن یونس سے بحوالہ واقدی ذکر کرتے ہوئے سنا کہ وہ صحابی ہیں، اسکندریہ میں فروکش ہونے والوں میں ذکر کیا اور بحوالہ واقدی مروی ہے کہ وہ اصحابِ شجرہ میں سے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں وفات پائی، واقدی رحمہ اللہ نے عربین کے تعاقب میں نکلنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۳۶ ابوہبیب بلوی

محمد بن ربیع جیزی نے مصر میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا نام لیا ہے۔ واقدی نے محمد بن سعد مولیٰ بنو مخزوم کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ۹ھ ربیع الاول میں میری قوم کا وفد آیا، مجھے ان کے آنے کا پتہ چلا، میں نے انہیں اپنے ہاں اتارا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، ان میں سے ایک بوڑھے شخص ابوہبیب نے کہا: یا رسول اللہ! میں ضیافت میں رغبت رکھتا ہوں، کیا میرے لیے اس میں اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! اور ہر امیر، غریب کے ساتھ نیکی صدقہ ہے۔“

۱۰۱۳۷ ابوضحاک عمرو بن حزم بن زید انصاری۔

۱۰۱۳۸ ابوالضحاک فیروز دیلمی، ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۳۹ ابوضحاک انصاری

حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابراہیم بن قیس انصاری کے طریق سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر کی طرف چلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مقدمہ میں کیا، اور ان سے کہا: ”بے شک جبرائیل تم سے محبت رکھتے ہیں۔“ انہوں نے کہا: مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ جبرائیل مجھ سے محبت رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! اور وہ بھی جو جبرائیل سے بہتر ہے، اللہ تم سے محبت رکھتا ہے۔“

اسد الغابہ (۶۰۱۸) تجرید (۱۷۹/۲) المغازی (۵۷۱) تجرید (۱۷۹/۲)

اسد الغابہ (۶۰۱۹) تجرید (۱۷۹/۲) اسد الغابہ (۱۵/۵) اسد الغابہ (۶۰۲۰) تجرید (۱۸۰/۲)

## ۱۰۱۵۰ ابو ضمير بن عيص

اسماء میں جندع بن ضمير کے حالات میں ان کے نام کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا اور کلام.....

## ۱۰۱۵۱ ابو ضمير حمیری

ضمير کے والد ہیں، ابن منده نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان پر بغوی سبقت لے گئے ہیں اور ان سے پہلے محمد بن سعد، انہوں نے ان کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ مولیٰ رسول اللہ ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام سعد ہے، بقول بعض: روح ہے۔ ضمير کے سوانح میں اس کتاب میں جسے نبی کریم ﷺ نے آل ضمير کے لیے لکھا ان کی روایت گزر چکی ہے۔

مصعب زبیری کا قول ہے: ابو ضمير کا دار عقیق میں گھر تھا اور وہ اس ابو ضمير کے علاوہ ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں، ابن سعد اور بلاذری نے فرمایا: حسین بن عبد اللہ بن ضمير مہدی کے پاس خط لے کر گیا، اس نے اسے اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور اسے تین سو دینار دیئے، وہ سفر میں تھا اور اس کے ساتھ اس کی قوم اور یہ خط تھا، انہیں چوروں نے آلیا، انہوں نے سب کچھ لے لیا، خط نکالا اور اسے پڑھا پھر انہیں جو کچھ لیا تھا لوٹا دیا، اور ان سے پوچھ گچھ نہ کی، پھر بغوی نے بحوالہ اسماعیل بن ابی اس اس کا ذکر کیا ہے۔

## ۱۰۱۵۲ ابو ضمير

ابن منده نے ان کا ذکر کیا ہے اور عطاء خراسانی کے طریق سے بحوالہ حسن بصری نقل کیا ہے: میں نے ابو ضمير سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے انصاف کے دروازوں کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، لوگوں میں سلام پھیلانا۔“

میں کہتا ہوں: عطاء کا قول ہے: اس میں ضعف ہے، اور اس حدیث کے ان سے راوی پر کذب کی تہمت ہے، وہ اسحاق بن نجیح ہیں، اسے ابو نعیم نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے، فرمایا: بحوالہ ابو تمیمہ۔ واللہ اعلم!

القسم الثانی از حرف ضاد - خالی ہے۔

القسم الثالث از حرف ضاد - خالی ہے۔

القسم الرابع از حرف ضاد

## ۱۰۱۵۳ ابو ضمير

ان کا نام اور نسبت معلوم نہیں، ابو عمر نے کتاب ابن سکن کے حاشیہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اسے ان کی تحریر سے

بیاض فی الاصل، تین کلمک۔ ... اسد الغابہ (۶۰۲۳) تجرید (۱۸۰/۲)

جامع المسانید والسنن (۱۹۵/۱۴) اسد الغابہ (۱۶/۵) اسد الغابہ (۶۰۲۱) تجرید (۱۸۰/۲)

پڑھا ہے۔ ابو ضمضم غیر منسوب ہیں۔ ثابت نے بحوالہ انس نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم ابو ضمضم کی طرح ہو جاؤ؟“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کون ابو ضمضم؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ضمضم جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے: اے اللہ! میں نے اپنی عزت کو اس پر صدقہ کیا جس نے مجھ پر ظلم کیا۔“

فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی مغفرت کر دی گئی، اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان سے حسن اور قتادہ نے روایت کی۔ اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص فرماتے ہیں.... پھر اسی طرح ذکر کیا۔ ابو عمر کا قول ہے: میرا خیال ہے یہ ابو ضمضم مذکور ہے۔

میں کہتا ہوں: حاکم ابو احمد نے اس کی پیروی کی ہے، انہوں نے حماد بن زید کے طریق سے بحوالہ قتادہ نقل کیا ہے، دونوں کہتے ہیں: ابو ضممرہ نے کہا: اے اللہ!.... پھر اسے ذکر کیا پھر حدیث ابو ہریرہ، سعید بن عبد الرحمن کے طریق سے بحوالہ سفیان نقل کی ہے، وہ بھی جامع سفیان میں ہے۔

اسے ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں نقل کیا ہے، بطریق شعیب بن بیان، بحوالہ انس، مرفوعاً۔ ابن فتحون نے ابن عبد البر کے قول کا تعاقب کیا ہے کہ ان سے حسن اور قتادہ نے روایت کی، فرماتے ہیں: یہ وہم ہے، اس میں ڈھکی چھپی بات نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو ابو ضمضم کے بارے میں خبر دے رہے تھے، وہ اسے نہیں جانتے تھے اور کہنے لگے، ابو ضمضم کون ہے؟ اور ابو عمر کا قول ہے: ان سے حسن اور قتادہ نے روایت کی ہے۔

اسے بزار اور ساجی نے ابونضر ہاشم بن قاسم کے طریق سے بحوالہ انس حدیث نقل کی ہے، اس میں ہے، وہ کہنے لگے: ابو ضمضم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ابو ضمضم جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے: اے اللہ!.... (الحدیث)

بزار کی روایت میں یہ اضافہ ہے: وہ سخت آدمی تھے۔ ابن فتحون کا قول ہے: وہ شخص اس امت میں سے نہیں تھا، وہ اس سے پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے حال کی خبر ترغیب دینے کے لیے دی تاکہ وہ اس کے اعمال کی طرح عمل کریں۔ اس سے وہم نہیں ہوتا کہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں جو صحابی ہیں وہ ابو ضمضم خطا سے ہیں بلکہ وہ علیہ بن زید انصاری ہیں جیسا کہ حرف عین میں گزر چکا ہے۔ اگر اس بات کی تصریح نہ ہوتی کہ ابو ضمضم پہلے گزر چکا ہے تو یہ جائز تھا کہ علیہ کی کنیت ابو ضمضم ہو، لیکن ابوداؤد کی روایت سے بحوالہ موسیٰ بن اسماعیل اس سے انکار ہے، ابوبکر خطیب نے کتاب الموضح میں روح بن عبادہ کے طریق سے بحوالہ عبد الرحمن بن عجلان روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی طرح ہو؟“ وہ کہنے لگے: ”ابو ضمضم کون ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک شخص تھا....“ (الحدیث)

ابوداؤد کا قول ہے، اسے ابونضر نے بحوالہ انس روایت کیا ہے اور حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے، اسے محمد بن ثور کے طریق سے بحوالہ قتادہ موقوفاً نقل کیا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اسے مسنداً نقل کیا ہے اور بزار اور ساجی نے ابونضر کے طریق سے اور بزار نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ محمد بن عبد اللہ اسے روایت کرنے میں تنہا ہیں، اسے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اور عقیل نے ضعفاء میں نقل کیا ہے۔

## حرف طاء

### القسم الاول از حرف طاء

۱۰۱۵۳ ابو طخفه طخفه میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۵۵ ابو طریف ہذلی \*

بغوی، مطین، ابن حبان، ابن سکین وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، طائف کے محاصرے میں شریک تھے، ابن قانع کا قول ہے: ان کا نام کیسان ہے۔ ابو عمر کا قول ہے: ان کا نام سنان ہے۔ احمد، حسن بن سفیان وغیرہ نے زکریا بن اسحاق کے طریق سے روایت نقل کی ہے، بغوی کی روایت میں ابوشمیرہ ہے، مجھ سے ابو طریف نے نقل کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ اہل طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی حتیٰ کہ کوئی شخص اگر اپنی کمان سے تیر پھینکتا تو اس تیر کے گرنے کی جگہ دیکھ سکتا، ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۶ ابو طریف عدی بن حاتم طائی، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۵۷ ابو طفیل \*

عامر بن واثلہ بن عبد اللہ بن عمرو بن جحش، بعض نے کہا: جہیش بن جدی.... کنانی، پھر لیشی، انہوں نے جوانی میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور آپ سے احادیث یاد کیں۔ ابن عدی کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بحوالہ ابوبکر، عمر، علی، معاذ، حذیفہ، ابن مسعود، ابن عباس، نافع بن عبد حارث، زید بن ارقم وغیرہ احادیث روایت کیں، ان سے زہری، ابوزبیر، قتادہ، عبد العزیز بن رفیع، عکرمہ بن خالد، عمرو بن دینار، یزید بن ابوجیب، معروف بن خربوذ وغیرہ نے روایت کی۔

مسلم کا قول ہے: ۱۰۰ھ میں وفات پائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں وفات پانے والوں میں آخری تھے۔ ابن برقی کا قول ہے: ۱۰۲ھ میں وفات پائی، وہ اپنا نام اور کنیت دونوں سے مشہور ہیں اور بحوالہ مبارک بن فضالہ ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔ وہب بن جریر بن حازم نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا: ۱۱۰ھ میں میں مکہ میں تھا۔ میں نے ان کا جنازہ دیکھا اور اس بارے میں دریافت کیا، مجھ سے کہا گیا کہ یہ ابو طفیل ہیں۔

ابن سکین کا قول ہے: ان سے روایات ثابت ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، اور رہا آپ ﷺ سے سماعت کرنا

\* اسد الغابہ (۶۰۲۷) تجرید (۱۸۰/۲)

\* اسد الغابہ (۶۰۲۸) الاستیعاب (۳۰۹۵) تجرید (۱۸۰/۲)



تو وہ ثابت نہیں۔

ابن سعد نے بحوالہ ابو طفیل ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں تلاش کرنے والوں کے ساتھ آپ ﷺ کو ڈھونڈ رہا تھا، جبکہ آپ ﷺ نماز میں تھے.... (الحديث) یہ ضعیف ہے، کیونکہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ ابو طفیل اس رات میں پیدا نہیں ہوئے۔ میں کہتا ہوں: میرا خیال ہے یہ ابو طفیل کی بحوالہ ان کے والد روایت ہے۔

صالح بن احمد بن حنبل نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: ابو طفیل مکی ہے، ثقہ ہیں، بخاری نے تاریخ صغیر میں بحوالہ ابو طفیل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے آٹھ سال پائے، ابو عمر کا قول ہے: وہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے قائل تھے، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان دونوں پر مقدم کرتے تھے۔

### ۱۰۱۵۸ ابو طلحہ انصاری \*

زید بن سہل.... انصاری، بخاری۔ اپنے نام اور کنیت سے مشہور ہیں۔ انہوں نے کہا: ع  
”میں ابو طلحہ ہوں میرا نام زید ہے، ہر روز میرے تھیلے میں شکار ہوتا ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔“

### ۱۰۱۵۹ ابو طلحہ انصاری

یہ دوسرے ہیں، خطیب نے مہمات میں ان کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہیں جنہوں نے ایک شخص کی ضیافت کی اور اسے اپنے کھانے پر ترجیح دی، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں....﴾ \* ذکر کیا کہ وہ ابو طلحہ کے علاوہ ہیں، جوام سلیم کے شوہر ہیں، اور اس کا نسب بیان کیا ہے کہ وہ اس روایت میں واقع ہیں جسے مسلم نے نقل کیا ہے، تو انصار کا ایک شخص کھڑا ہوا جسے ابو طلحہ کہا جاتا تھا، گویا انہوں نے اسے بعید سمجھا ہے کہ ابو ہریرہ، ابو طلحہ کو جوام سلیم کے خاوند ہیں نہ جانتے ہوں، یہاں تک کہ ان سے یہ عبارت تعبیر کی، دوسرے لوگوں نے یقین کیا ہے کہ یہ مانع نہیں کہ یہ قصہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مدینہ تشریف لانے کے اوائل میں پیش آیا ہو، اس سے پہلے کہ غالب اپنے اہل کو پہچانے۔

### ۱۰۱۶۰ ابو طلحہ

درع خولانی، طبرانی کا قول ہے: ان کی صحبت میں اختلاف ہے، حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ابو طلحہ خولانی مروی ہے۔ ان کا نام درع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار لشکر ہوں گے تم پر شام میں جانا لازم ہے....“۔ (الحديث) \*  
ابن یونس کا قول ہے: مصر کی فتح میں شریک تھے۔

### ۱۰۱۶۱ ابو طلیق \*

بعض کا قول ہے، طلیق، بغوی اور ابن سکین وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مختار بن فلفل کے طریق سے نقل

\* اسد الغابہ (۶۰۲۹) الاستیعاب (۳۰۹۶) \* سورة الحشر (۹)  
\* المعجم الكبير (۲۷۵/۴) \* اسد الغابہ (۶۰۳۰) تجرید (۱۸۰/۲)

کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے طلق بن حبیب بصری نے نقل کیا ہے کہ ابو طلحہ نے ان سے بیان کیا کہ ان کی زوجہ ام طلحہ ان کے پاس آئی اور ان سے کہا: اے ابو طلحہ! حج کا موسم آ گیا ہے، ان کے پاس ایک اونٹ اور ایک اونٹنی تھی۔ وہ اونٹنی پر حج کرتے اور اونٹ پر غزوات میں شریک ہوتے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ انہیں اونٹ دے دیں تاکہ وہ اس پر حج کریں، انہوں نے کہا: کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے اسے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے روکا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: حج بھی اللہ کے راستے میں ہوتا ہے، مجھے اونٹ دے دے اللہ تم پر رحم کرے، انہوں نے انکار کیا۔ وہ کہنے لگیں: پھر مجھے اونٹنی دے دو اور تم اونٹ پر حج کرو، انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے آپ پر ترجیح نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا: اپنے خرچ میں سے مجھے دے دو۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اپنے اور اپنے عیال کے خرچ سے زائد نہیں جو تمہیں دے دوں، جسے تمہارے لیے چھوڑوں۔ انہوں نے کہا: اگر تم مجھے دے دو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے میں دے گا، فرماتے ہیں: جب میں نے اس پر بھی انکار کیا تو کہنے لگیں: جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملو تو میری طرف سے سلام کہنا، اور آپ ﷺ بتانا جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کی طرف سے آپ کو سلام پہنچایا، اور جو کچھ اس نے کہا تھا آپ ﷺ کو اس کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام طلحہ نے سچ کہا، اگر تم اسے اونٹ دے دو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اگر تم اسے اونٹنی دے دو تو وہ اور تم اللہ کے راستے میں ہو، اگر تم اسے اپنے خرچ میں سے دو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔“ \* انہوں نے کہا کہ وہ آپ سے پوچھ رہی ہیں کیا چیز حج کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا۔“

حفص بن غیاث کے الفاظ ہیں جو بحوالہ ابو بشر دولاہی منقول ہیں، اسے ابن ابوشیبہ، ابن سکین اور ابن مندہ نے عبدالرحیم بن سلیمان کے طریق سے بحوالہ مختار نقل کیا ہے، اس کی سند جید ہے۔

### ۱۰۱۶۲ ابو طویل کندی

شطب ممدود، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۱۶۳ ابوطیبہ حجام \*

مولیٰ انصار، بنو حارثہ سے ہیں، بعض کا قول ہے: بنو بیاضہ سے ہیں۔ بعض نے کہا: ان کا نام دینار ہے، اسے ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے، اور یہ صحیح نہیں، حاکم ابواحمد نے ذکر کیا ہے کہ دینار حجام آخری تابعی ہیں، ابن مندہ نے دینار حجام کی ایک حدیث بحوالہ ابوطیبہ نقل کی ہے، بعض نے کہا: ان کا نام میسرہ ہے۔

بغوی نے معجم الصحابہ میں بحوالہ احمد بن عبید ابوطیبہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کے دادا ابوطیبہ کے نام کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا: میسرہ، بعض کا قول ہے: نافع، عسکری کا قول ہے: ایک قول ہے کہ ان کا نام نافع ہے جو صحیح نہیں، ان کا نام معلوم نہیں۔

\* المعجم الكبير (۳۲۴/۲۲) الاحاد والمثنائ (۱۷۶/۵) مجمع الزوائد (۲۸۰/۳) كشف الاسرار (۳۸/۲)

\* اسد الغابہ (۶۰۳۲) تجرید (۱۸۱/۲)

میں کہتا ہوں: اسی طرح فرمایا: اسی طرح مسند محیصہ بن مسعود میں مسند احمد میں ان کا نام ہے، پھر یزید بن ابوجیب سے بحوالہ محیصہ روایت ہے کہ ان کا ایک غلام چھپنے لگاتا تھا جس کا نام نافع ابوطیبہ تھا، نبی کریم ﷺ سے اپنی کمائی کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو چارا کھلا دیا کرو۔

اسے احمد وغیرہ نے لیث کی حدیث سے بحوالہ محیصہ بن مسعود نقل کیا ہے کہ ان کا ایک غلام چھپنے لگاتا تھا جس کا نام نافع ابوطیبہ تھا، ان کا ذکر صحیحین میں ثابت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو چھپنے لگائے، یہ حدیث انس اور جابر وغیرہ سے ہے۔

ابن ابوشیثمہ نے ضعیف سند سے بحوالہ جابر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمارے پاس ابوطیبہ رمضان کے اٹھارہ دنوں کے بعد آئے۔ ہم نے ان سے کہا: آپ کہاں تھے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چھپنے لگائے تھے۔

ابن سکین نے دوسری ضعیف سند سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے دروازے پر بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس ابوطیبہ اپنے کپڑے میں کوئی چیز اٹھائے ہوئے آئے۔ ہم نے کہا: ابوطیبہ! یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کے چھپنے لگائے تھے، آپ ﷺ نے مجھے میری اجرت عطا فرمائی۔

### القسم الثانی از حرف طاء

اس میں رجال میں سے کسی کا ذکر نہیں۔

### القسم الثالث از حرف طاء

۱۰۱۶۲ ابوطفیل سہیل بن عوف۔

۱۰۱۶۵ ابوطمجان قینی ان کا نام حظلہ ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### القسم الرابع از حرف طاء

۱۰۱۶۶ ابوطالب بن عبدالمطلب

بن ہاشم بن عبدمناف.... ہاشمی۔ نبی کریم ﷺ کے چچا ہیں، آپ ﷺ کے والد کے سگے بھائی ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائد مخزومیہ ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہو گئے۔ ان کا نام عبدمناف ہے۔ بعض نے کہا: عمران، حاکم کا قول ہے: اکثر متقدمین کے نزدیک ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے، نبی کریم ﷺ سے پینتیس (۳۵) سال قبل ولادت ہوئی۔ جب عبدالمطلب کی وفات ہوئی تو انہوں نے محمد ﷺ کے بارے میں ابوطالب کو وصیت کی، انہوں نے آپ کی کفالت اور اچھی تربیت کی اور آپ کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا، اس وقت وہ نوجوان تھے۔

جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ ﷺ کی نصرت کے لیے کھڑے ہوئے، اور آپ ﷺ سے آپ کے دشمنوں کو ہٹایا، اور آپ کی کئی مرتبہ تعریف کی، ان میں سے ایک ان کا یہ شعر ہے، جب اہل مکہ نے پانی طلب کیا اور ان پر بارش ہو گئی: ص

”وہ سفید چہرے والے ہیں جن کی وجہ سے بادلوں سے پانی مانگا جاتا ہے وہ یتیموں کا رکھوالا اور بیواؤں کا محافظ ہے۔“

ایک شعر یہ ہے: ع

”اللہ نے اپنے نام سے ان کا نام علیحدہ کیا ہے، عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہے۔“

ابن عیینہ کا قول بحوالہ علی بن زید ہے: میں نے اس شعر سے بہتر نہیں سنا۔ احمد نے حبہ عُرْنی کے طریق سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے دیکھا حتیٰ کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر ابوطالب کا قول ذکر کیا کہ ہمارے پاس آئے اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے آپ ﷺ سے کہا: آپ دونوں کیا کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا: جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں حرج نہیں لیکن اللہ کی قسم! میرے کمر ٹوٹ جائے گی۔

بخاری نے تاریخ میں طلحہ بن یحییٰ کے طریق سے بحوالہ عقیل بن ابوطالب روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: قریش نے ابوطالب سے کہا: تیرے اس بھتیجے نے ہمیں ایذا دی ہے.... پھر قصہ ذکر کیا۔ فرماتے ہیں: یا عقیل میرے پاس محمد کو لے آؤ۔ فرماتے ہیں: میں آپ ﷺ کو لے کر دوپہر کے وقت آیا، انہوں نے کہا: تیرے یہ چچا زاد دعویٰ کرتے ہیں کہ تم انہیں ایذا دینے ہو۔ انہیں تکلیف دینے سے رُک جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس سورج کو دیکھ رہے ہو؟ یہ آجائے تو پھر بھی اسے چھوڑنے کا نہیں۔“

تو اس پر ابوطالب نے فوراً کہا: \* اللہ کی قسم! میرے بھتیجے نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرزاق کا قول ہے: ہم نے سفیان نے بحوالہ حبیب بن ابوثابت جنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں سنا: \* وہ اس سے دور کرے اور خود اس سے رکتے ہیں۔ \*

یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی، وہ نبی کریم ﷺ سے ایذا کو روکتے اور خود اس چیز سے رکتے جسے لے کر نبی کریم ﷺ آئے۔

ابن عدی نے ہشتم بکاء کے طریق سے بحوالہ انس نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوطالب بیمار ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کی عیادت کی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! اپنے رب سے دعا کرو جس نے تمہیں بھیجا ہے کہ مجھے عافیت دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میرے چچا کو شفا دے۔“ تو وہ کھڑے ہو گئے گویا رسیوں سے آزاد ہوئے ہوں۔

انہوں نے کہا: اے بھتیجے! تیرا رب تیری بات مانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چچا جان! آپ اگر اس کی اطاعت کریں آپ کی بات بھی ضرور مانے گا۔“ \*

مغازی میں یونس بن بکیر کی زیادات میں بحوالہ ابوسفر مروی ہے، فرماتے ہیں: ابوطالب نے نبی کریم ﷺ کی طرف پہنچے

\* دلائل النبوة (۱۸۷/۲) \* سورة الانعام (۲۶)

\* مستدرک حاکم (۵۴۲/۱) مجمع الزوائد (۳۳۰/۲)

بھیجا کہ مجھے اپنی جنت کے انگوڑ کھلائیے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے کافروں پر حرام کر دیا ہے، اور رافضہ کا قول لیا ہے کہ وہ مسلمان فوت ہوئے، انہوں نے اس بات کو لیا ہے جو ان کی طرف منسوب ہے: ع

”آپ نے مجھے دعوت دی اور میں جانتا ہوں کہ آپ سچے ہیں۔ آپ ﷺ نے سچ کہا، آپ اس سے پہلے امانت دار تھے، میں جانتا ہوں کہ محمد ﷺ کا دین دنیا کے تمام ادیان سے بہتر ہے۔“

ابن عساکر رحمہ اللہ نے ترجمے کے شروع میں فرمایا: بعض کا قول ہے کہ وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام صحیح نہیں۔

میں بعض شیعہ کی تصانیف سے واقف ہوں کہ انہوں نے ابوطالب کا اسلام لانا ثابت کیا ہے۔ اس میں سے وہ ہے جسے یونس بن بکر کے طریق سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا گیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ابوطالب کے پاس ان کے مرض میں آئے تو ان سے کہا: ”اے چچا! کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے، تاکہ قیامت والے دن میں آپ کی شفاعت کر سکوں۔“ \* فرماتے ہیں: اے بھتیجے! اللہ کی قسم! اگر مجھ پر اور میرے اہل پر میرے بعد عار نہ ہوتی کہ وہ کہیں گے کہ میں نے موت کی گھبراہٹ میں یہ کلمہ کہا تو میں ضرور کہہ دیتا۔

تو ان کے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی طرف جھکے اور ان کی بات سنی۔ پھر اپنا سر ان سے اٹھایا اور کہا: انہوں نے اللہ کی قسم وہ کلمہ کہا ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا۔

اسحاق بن عیسیٰ ہاشمی کے طریق سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے میں نے مہاجر مولیٰ بنوفیل کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے ہیں: میں نے ابورافع کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے ابوطالب کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے بھتیجے محمد بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہیں ان کے رب نے صلہ رحمی کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے، اور محمد سب سے بڑے سچے اور امانت دار ہیں۔

ابن مبارک کے طریق سے بحوالہ ابو عامر ہوزنی مروی ہے کہ آپ ﷺ ابوطالب کے جنازے کے سامنے سے گزرے۔ اور آپ فرما رہے تھے: ”رشتہ داری تم سے جڑی رہے گی۔“ \* جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا: اپنے چچا زاد کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ ابوطالب نے جعفر بن ابی طالب سے کہا: جب وہ اسلام لا چکے تھے، اپنے عم زاد کا بازو چوموں چنانچہ حضرت جعفر نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: صدیق اکبر ابوقحافہ کو ساتھ لے کر آئے اور انتہائی سن رسیدہ بزرگ تھے جن کی نظر بھی جاتی رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا: ”بوڑھے میاں کو کیوں تکلیف دی میں خود ہی ان کے پاس آ جاتا۔“ \* صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اجر عطا فرمائے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، اگر آپ کے چچا ابوطالب اسلام لے آتے تو مجھے اپنے والد کی نسبت ان کے اسلام لانے سے زیادہ خوشی ہوتی کیونکہ اس سے آپ کو مسرت ہونی تھی۔ ان احادیث کی سندیں بے حد کمزور ہیں۔ آخری حدیث میں ابوطالب کے مسلمان ہونے کا ثبوت مراد نہیں، چنانچہ عمر بن شبہ نے کتاب مکہ میں، ابویعلیٰ، ابوبشر اور سمویہ

\* بخاری (۴۷۷۲) مسلم (۳۹) بدایہ والنہایہ (۱۲۵/۳) کنز العمال (۳۴۴۳)

\* المعجم الكبير (۲۹/۹) مجمع الزوائد (۱۷۴/۶)



نے اپنے فوائد میں بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے جس میں ابوقحافہ کے اسلام لانے کا واقعہ ہے جب انہوں نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ابوبکر صدیق رو پڑے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ \* عرض کی: اگر آپ کے چچا کا ہاتھ ان کی جگہ ہوتا اور وہ اسلام لے آتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسرت بخشا یہ مجھے ان کے اسلام لانے سے زیادہ پسند ہوتا۔ اس کی سند صحیح ہے۔ حاکم نے اسی سند سے نقل کیا ہے کہ شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے۔ بالفرض اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو صحیح حدیث اس سے ٹکراری ہے۔ پہلی حدیث صحیحین میں بطریق زہری مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوطالب کی وفات کے وقت ان کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی تھا آپ نے فرمایا: چچا جان! لا الہ الا اللہ کہہ لیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کی سفارش کر سکوں، تو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولا: ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ پھیر رہے ہو؟ وہ دونوں مسلسل انہیں یہی بات کہتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے آخری بات یہی کہی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تک مجھے ممانعت نہیں ہو جاتی میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا۔“ \* جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نبی اور ایمان والوں کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے استغفار کریں﴾۔ \* اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے نبی! آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا ہے﴾۔ \* یہی صحیح ہے جس سے اس روایت کی تردید ہو جاتی ہے جو ابن اسحاق نے ذکر کی ہے کیونکہ اگر انہوں نے کلمہ توحید کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو ان کے لیے استغفار کرنے سے نہ روکتا۔ یہ جواب اس شخص کے اعتراض کے زیادہ مناسب ہے جس کا کہنا ہے کہ عباس باوجودیکہ مسلمان تھے لیکن انہوں نے شہادت ادا نہیں کی، ناقابل توجہ ہے۔ مذکورہ رافضی نے اس بات کا جواب دیا ہے کہ ”وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں“ کہ عبدالمطلب بھی مسلمان تھے اور دلیل میں ایک مقطوع اثر پیش کیا جو جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جسے میں عنقریب ذکر کروں گا جو منقطع اور اس کے رجال (راویوں) کے ضعیف ہونے کی وجہ سے دلیل بننے سے قاصر ہے۔

رہی دوسری حدیث جس میں ابوطالب کی نبی ﷺ کی تصدیق کرنے کی گواہی ہے اس کا اور ابوطالب کے اشعار کا جواب یہ ہے کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے قریش کے کافروں کا حال بیان کیا: ”انہوں نے اس کا انکار کیا جبکہ ان کے دل اس کا یقین رکھتے ہیں کہ یہی ظالم اور سرکش ہیں۔“ \* ان کا کفر عناد و ضد کی وجہ سے تھا جو تکبر و نفرت سے پیدا ہوا، اس کی طرف ابوطالب نے اپنی اس بات سے اشارہ کیا ہے ”اگر قریش مجھے عار نہ دلائیں“۔ رہی تیسری حدیث جو ہوزنی کا اثر ہے اور مرسل ہے، اس کے باوجود اس میں رشتہ داری آپ کو جوڑے رکھے گی۔ ان کے مسلمان ہونے کی کوئی بات نہیں بلکہ اس کے منافی بات موجود ہے وہ یہ کہ آپ ان کے جنازے کی طرف مخالف سمت سے آئے ورنہ آپ جنازے کے ساتھ چلتے اور خود نماز جنازہ پڑھاتے۔ اس سے زیادہ صحیح روایت میں ہے جو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے، بطریق ناجیہ بن کعب بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے، فرمایا: جب ابوطالب کا انتقال ہوا میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ آپ کا گمراہ چچا چل بسا ہے۔ آپ ﷺ نے

\* مجمع الزوائد (۱۴۱/۷) بخاری کتاب الجنائز باب اذا قال المشرك عند الموت (۱۳۶۰)

مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی صحة اسلام .... (۱۳۱) سورة التوبة (۱۱۳)

\* سورة القصص (۵۶) سورة النمل (۱۴)

فرمایا: جاؤ ان کی نعش دفن کر دو اور یہ کام ختم کرنے تک مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے کئی دعائیں دیں۔ مذکورہ رافضی نے ایک اور سند سے بواسطہ ناجیہ بن کعب بحوالہ حضرت علیؓ یہ روایت ”لفظ ضال (گمراہ) کے بغیر“ نقل کی ہے۔

رہی چوتھی اور پانچویں حدیث کہ ابوطالب نے اپنے بیٹوں کو نبی ﷺ کے اتباع کا حکم دیا اور خود اتباع نہ کرنا بجائے خود عناد و ضد ہے جو ان کی اچھی مدد اور آپ ﷺ کا دفاع اور آپ ﷺ کی وجہ سے اپنی قوم کی دشمنی مول لینے کا سبب ہے۔

رہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات کہ مجھے ابوطالب کے اسلام لانے سے زیادہ خوشی ہوتی، سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ اسلام لے آتے۔ جس کی وضاحت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ فتح مکہ کے روز ابوبکر، ابوقحافہ کا ہاتھ تھامے آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی پیرانہ سالی دیکھ کر فرمایا: ”میاں کو کیوں تکلیف دی میں خود ہی ان کے پاس آ جاتا“۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے۔ اللہ کی قسم! اگر ابوطالب ایمان لے آتے تو مجھے اپنے والد کے اسلام سے زیادہ ان کے اسلام کی خوشی ہوتی۔“

ابن اسحاق کا بیان ہے: فتح مکہ کی رات جب حضرت عباس ابوسفیان کو لے کر آئے تو راہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مل گئے، عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر یہ شخص بنی عدی کا ہوتا تو تم اس کے قتل سے خوش نہ ہوتے!؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہارے اسلام سے بنسبت خطاب کے اسلام کے زیادہ خوش ہوں، اگر اسلام لاتے۔

پھر رافضی نے بطریق راشد الحمائی روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ یعنی جعفر الصادق سے کسی نے جنتی لوگوں کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: انبیاء جنت میں، صلحاء جنت میں، اسباط (نواسے/پوتے) جنت میں ہیں۔ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے محمد ﷺ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد والے آباء و اجداد سے آگے ہوں گے۔ یہ قسمیں اس کی باتیں کر رہی ہوں گی۔

عبدالمطلب کا حشر اس عالم میں ہوگا کہ ان کے ساتھ انبیاء کا نور ہوگا اور بادشاہوں کا جمال ہوگا۔ ابوطالب انہی کی جماعت میں اٹھائے جائیں گے جب پیشی کے لئے روانہ ہوں گے اور جنتی اپنے ٹھکانوں میں اور جہنمی اپنے ویرانوں میں جا پہنچیں گے۔ ایک شعلہ بلند ہوگا جسے ہر دیکھنے والا بلا شک و شبہ آگ کا بادل سمجھے گا۔ اس وقت ہر مذہب کا وہ شخص حاضر ہوگا جسے رب کی معرفت تو ہوگی لیکن وہ اپنے نبی کو نہ جانتا ہوگا اور جو شخص اکیلا ہوگا، جن میں بوڑھے، بچے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا رب تعالیٰ تمہیں اس آگ میں کود جانے کا حکم دیتا ہے تو جو کوئی اس میں کود پڑے گا وہ بلند جنتوں تک پہنچ جائے گا اور جو اڑا رہے گا وہ آگ کا بادل اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ یہی روایت ابو شراحمد بن ابراہیم بن یعلیٰ بن اسد سے بحوالہ ابوصالح حمادی وہ اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ میں نے راشد حمائی کو فرماتے سنا.... پھر اسے ذکر کیا۔ یہ غالی رافضیوں کا سلسلہ ہے۔ آخری حدیث مختلف طریق کے ذریعہ، بوڑھے آدمی، زمانہ فترت میں فوت ہونے والے، کوڑھی، اندھے بہرے پیدا ہونے والے، مجنون یا پاگل پیدا ہونے والے یا جس پر بالغ ہونے سے پہلے پاگل پن طاری ہو جائے کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی دلیل پیش کرے گا کہ اگر مجھے سمجھ بوجھ ہوتی یا میں یاد رکھتا تو ایمان لے آتا، تو ان کے لیے آگ بلند ہوگی اور ان سے کہا جائے گا: اس میں

ابوداؤد کتاب الجنائز باب الرجل يموت له قرابة مشرك (۳۲۱۴)

نسائی کتاب الطہارۃ باب الغسل من موارۃ المشرك (۱۹۰) مسند احمد (۱۳۰/۱)

کود پڑو! جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ اس کے لیے گلزار بن جائے گی اور جو رکاوٹ رہا اسے زبردستی داخل کیا جائے گا۔ یہ اس کا مطلب ہے جو اس قسم کی احادیث ہیں، جس کے طرق میں نے علیحدہ رسالے میں جمع کیے ہیں۔ ہم بھی یہی اُمید رکھتے ہیں کہ عبدالمطلب ان کے گھرانے کے لوگ اس میں خوشی سے داخل ہو جائیں اور نجات حاصل کر لیں لیکن ابوطالب کے بارے میں اس کے خلاف حدیث آتی ہے۔ ایک تو یہ آیت براءت اور صحیحین کی حدیث عباس کہ انہوں نے نبی ﷺ سے کہا: آپ اپنے چچا ابوطالب کو کیا فائدہ پہنچائیں گے کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتا اور آپ کے لیے لوگوں سے ناراض رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ پایاب آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔“ یہ کفر پر مرنے والے شخص کا درجہ ہے اگر وہ توحید پر مرے ہوتے جہنم سے بالکل نجات یافتہ ہوتے۔ اس بارے میں صحیح احادیث اور کئی روایات موجود ہیں۔ مدینہ میں جب محمد بن عبد اللہ بن حسن خروج کیا تو منصور نے اس پر فخر کیا جس کے بارے میں ان کی خط و کتابت مشہور ہے۔ ان میں سے منصور ایک خط میں لکھتا ہے: جن نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو ان کے چارچے تھے جن میں سے دو آپ پر ایمان لائے، ان میں سے ایک میرا جد امجد تھا اور دو نے کفر کیا جن میں سے ایک تمہارا جد اعلیٰ تھا۔ عبد اللہ بن المعتز کا شعر ہے جس میں فاطمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے: ”تم لوگ ہمارے مقابلہ میں آپ ﷺ کی بیٹی کی اولاد ہو اور ہم آپ ﷺ کے مسلمان چچا کی اولاد میں سے ہیں۔“

اسی طرح رافضی نے ابوطالب کی وفات کا واقعہ بطریق علی بن محمد بن متیم نقل کیا ہے میں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ابوطالب تمام حالات میں عبدالمطلب کے پیروکار رہے یہاں تک کہ دنیا سے انہی کے مذہب پر رہتے ہوئے رخصت ہوئے۔ اور مجھے وصیت کی تھی کہ مجھے ان کی قبر میں دفن کرنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ”جاؤ! انہیں دفن کر آؤ۔“ میں آیا انہیں غسل دیا کفن کرنے کے بعد انہیں جوں لے آیا عبدالمطلب کی قبر کھودی تو وہ قبلہ کی جانب رخ کیے ہوئے تھے چنانچہ انہیں بھی ان کے ساتھ دفن کر دیا۔ متیم کہتے ہیں: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے آباء و اجداد میں سے کسی نے شرک نہیں کیا، صرف اللہ کی عبادت کی اور مرتے دم تک اسی پر قائم رہے۔“ روایت ابوبشر سے منقول ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے وہ ابو بردہ سلمیٰ سے وہ حسن بن ماشاء اللہ سے وہ اپنے والد سے وہ علی بن محمد بن متیم سے، یہ غالی شیعوں کا سلسلہ روایت ہے جس پر خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سے زیادہ صحیح جو پہلے گزر چکا ہے وہ اس سے نکرار رہا ہے۔ وہی معتبر ہے پھر اس رافضی نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”پھر جن لوگوں نے نبی پر ایمان لا کر ان کی مدد و نصرت کی اور نور ان پر نازل ہوا (یعنی قرآن) اس کی پیروی کی حقیقت میں یہی لوگ کامیاب ہیں“ کو بطور دلیل پیش کیا ہے کہ ابوطالب جیسا کہ مشہور ہے آپ کی مدد کی، آپ کی وجہ سے قریش کی دشمنی مول لی، جس کا کوئی مؤرخ انکار نہیں کرتا۔ لہذا وہ بھی فلاح پالوں میں سے ہوں گے۔ یہ ان کے علم کی رسائی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ خواجہ ابوطالب نے آپ کی مدد کی اور اس میں بہت کوشش کی لیکن انہوں نے آپ پر نازل ہونے والے نور کا اتباع نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز ہے جو توحید کی دعوت دیتی ہے فلاح و کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس پر تمام صفات مرتب نہیں ہوتیں۔

مرزبانی لکھتے ہیں: ابوطالب کا انتقال بعثت کے دسویں (۱۰) سال ہوا، اس وقت ان کی عمر اسی (۸۰) سے زائد تھی۔

ابن سعد بحوالہ واقعہ بیان کرتے ہیں: وہ سال کی پندرہ شوال میں فوت ہوئے۔ ہمیں ابوطالب کی وہ روایت جو انہوں نے نبی ﷺ سے کی ہے جسے خطیب نے ”روایۃ الاباء عن الابناء“ نامی کتاب میں بطریق احمد بن حسن (جو دبیس سے مشہور ہیں) نقل کی ہے۔ حسین بن علی کہتے ہیں: میں نے ابوطالب کو فرماتے سنا: مجھ سے میرے بھتیجے محمد (ﷺ) نے بیان کیا۔ جو اللہ کی قسم سچا انسان ہے، میں نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا دے کر مبعوث کیا ہے؟ اس نے کہا: ”صلہ رحمی، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ“۔ خطیب لکھتے ہیں: میں نے یہ سند صرف اسی شیخ سے لکھی ہے اور دبیس المقرئ بڑی عجیب و غریب اور زیادہ تر منکر روایات نقل کرتا ہے۔ نیز خطیب فرماتے ہیں: ابو نعیم نے ہمیں بتایا کہ ابورافع فرماتے ہیں میں نے ابوطالب کو فرماتے سنا: مجھ سے محمد (ﷺ) نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے صلہ رحمی، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ کسی کی پکار نہ کرنے کے ساتھ بھیجا ہے، اور محمد میرے نزدیک بے حد سچا اور امین ہے۔ خطیب لکھتے ہیں: علم حدیث کے ناقلین اس حدیث کو ثابت نہیں کرتے اور اس کی اسناد میں بے شمار مجہول راوی ہیں۔ اور جعفر بن عبد الواحد قصہ گو بے حد کمزور راوی ہے۔ ابن سعد طبقات میں بحوالہ عمرو بن سعید روایت کرتے ہیں کہ ابوطالب نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ذوالحجاز میں تھا مجھے سخت پیاس لگی، میں نے اس سے شکایت کی حالانکہ اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ وہ جھک کر نیچے اتر ازمین کی طرف اپنی لٹھی کی اور پانی لے آیا، کہنے لگا: چچا جان! پییں! میں نے پی لیا۔

اس سلسلے میں وہ احادیث جو اس رافضی نے ذکر نہیں کی ہیں وہ ”تمام“ نے اپنے فوائد میں نقل کی ہیں۔ عبد اللہ بن عمر سے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اپنے والدین، چچا ابوطالب اور جاہلیت میں اپنے ایک بھائی کے لیے شفاعت کروں گا۔ ”تمام“ فرماتے ہیں: ولید منکر احادیث نقل کرتا ہے۔ حافظ ابن عساکر کا قول ہے جو حدیث مسلم نے حدیث ابی سعید خدری سے نقل کی وہ صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ابوطالب کا تذکرہ ہوا آپ نے فرمایا: ”میری شفاعت سے انہیں فائدہ ہوگا۔ انہیں جہنم کی پایاب (پاؤں تک پہنچنے والی) آگ میں عذاب ہوگا جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔“

### ۱۰۱۶۷ ابوطرفہ کندی

تابعی۔ ان کی حدیث مرسل ہے، بعض نے اس کی وجہ سے ان کا ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔ مستغفری نے بقیہ کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھ سے ولید بن کامل نے بحوالہ ابوطرفہ کندی روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی صحت اس کے مرض پر غالب آجائے تو وہ دوا نہ کرے۔“

### ۱۰۱۶۸ ابوطریف

مولیٰ عبدالرحمن بن طریف، تابعی ہیں۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ اس وجہ سے بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد نے کتاب القدر میں عمر بن عبد اللہ مولیٰ عفرہ کے طریق سے بحوالہ ابوطریف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے انسان کی اولاد میں سے لہو میں مشغول لوگوں کے بارے سوال کیا۔“



## حرف ظاء

### القسم الاول از حرف ظاء

#### ۱۰۱۶۹ ابو ظبيان

ان کا نام عبداللہ بن حارث بن کبیر عامدی ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

#### ۱۰۱۷۰ ابو ظبيه \*

نبی کریم ﷺ نے انہیں دودھیا جانور دیا تھا۔ ابن مندہ کا قول ہے: ابوسلامہ نے بحوالہ ابوسلام ان سے حدیث روایت کی ہے، اسے بحوالہ عبدالرحمن نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابوسلمہ، اسے ابواحمد حاکم نے ابواسامہ کے طریق سے موصولاً نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ بحوالہ ابوسلام مولیٰ قریش مروی ہیں، فرماتے ہیں: میں کوفہ میں آیا، میں جمعہ کے دن مجلس عظیم میں بیٹھا پھر ایک شخص آیا، اس نے لوگوں کو سلام کیا، اور کہنے لگا: میں ابو ظبیہ ہوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دودھیا جانور دیا تھا آپ مجھے بتاتے تھے کہ میں اس کے بعد ضرورت مند ہو جاؤں گا، مجھے وظیفہ ملتا تھا۔

انہیں مغیرہ بن شعبہ کے بارے میں خوف ہوا، میں آپ سے جمعہ سے لے کر جمعہ تک سوال کرتا ہوں، ان سے لوگوں نے کہا: اے ابو ظبیہ! آپ ہم سے ایسی حدیث بیان کریں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واہ واہ! پانچ چیزیں میزان میں وزن رکھتی ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، مومن جس کی صالح اولاد فوت ہو جائے تو وہ ثواب کی اُمید رکھے۔“ \* فرماتے ہیں: اسے ولید بن مسلم بحوالہ ابوسلمی جو رسول اللہ ﷺ کی بکریاں چرانے والے ہیں \* روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں ان سے کوفہ کی مسجد میں ملا، انہوں نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔“ پھر اسی طرح حدیث نقل کی۔ ولید کی روایت زیادہ رائج ہے، کیونکہ عبدالرحمن بن یزید جن سے ابواسامہ نے روایت کی ضعیف ہیں، وہ شامی ہیں جو کوفہ میں آئے، پھر انہوں نے ان سے حدیث بیان کی، لوگوں نے ان کا نام پوچھا، انہوں نے کہا: عبدالرحمن بن یزید، انہوں نے گمان کیا کہ وہ ابن جابر ہیں اور وہ ثقہ راوی ہیں، تو انہوں نے ان سے حدیث نقل کی اور اسے جابر کی طرف منسوب کر دیا۔

کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ یہ پیش آیا۔ ان میں ابواسامہ شامل ہیں وہ ابن جابر نہیں۔ وہ ابن تمیم ہیں۔ ان کا اور ان کے بیٹے کا نام ابن جابر اور ان کے بیٹے جیسا ہے۔ ان کی نسبت بھی ایک جیسی ہے، عبدالرحمن بن یزید بن جابر کوفہ کبھی نہیں آئے

\* اسد الغابہ (۶۰۳۴) الاستیعاب (۳۱۰۰) تجرید (۱۸۱/۲) \* جامع المسانید والسنن (۲۳۹/۱۴) اسد الغابہ (۲۲/۵)

\* المعجم الكبير (۸۷۳/۲۲) الاحاد والمثنائی (۳۴۷/۱) المستدرک (۵۱۱/۱) جامع المسانید والسنن (۲۳۹/۱۴) مسند جامع (۲۷۰/۱۶)



جب یہ ثابت ہو گیا۔ تو عبدالرحمن بن یزید بن جابر، جو معتبر ہیں، کا قول بحوالہ ابوسلمہ، جو چرواہے ہیں، یہ عبدالرحمن بن یزید بن تمیم کے قول سے زیادہ صحیح ہے جو ضعیف ہیں بحوالہ ابوظبیہ، عبداللہ بن علاء بن زبیر جو ثقات میں سے ہیں، وہ عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے اس قول کی وجہ سے موافق ہیں۔ میں نے احتمال کی وجہ سے اس قسم میں ان کا ذکر کیا۔

**القسم الثانی** از حرف طاء - خالی ہے۔

**القسم الثالث** از حرف طاء

**۱۰۱۷۱ ابو ظبیہ کلاعی**

ابو بشر دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، اور ابو مغیرہ کے طریق سے بحوالہ ابوظبیہ سلفی کلاعی ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا، اور یہ آیت پڑھی: ﴿جب آسمان پھٹ جائے گا﴾۔

پھر وہ منبر سے اترے اور سجدہ کیا، لوگوں نے ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ اسی طرح احمد نے بحوالہ ابو مغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نقل کیا ہے، اس کے رجال ثقات ہیں، لیکن احمد رحمہ اللہ کے نزدیک بے نقط ہے، اس طرف اشارہ کیا کہ اس میں لفظی غلطی ہے، صحیح نقطے کے ساتھ ہے۔

عباس بن محمد دوری نے فرمایا: میں نے ابن معین کو فرماتے ہوئے سنا: ابوظبیہ کلاعی معاذ بن جبل کے ساتھی ہیں، ابن خراش کا قول ہے: مجھے امید ہے کہ انہوں نے معاذ سے سنا، ابویعلیٰ نے اعمش کے طریق سے بحوالہ شہر بن حوشب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو امامہ بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس بیٹھ گیا تو شیخ ابوظبیہ آئے، لوگ سوائے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو ان کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

ابوظبیہ نے بھی عمر بن خطاب سے روایت کیا، اور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے وقت موجود تھے۔ بحوالہ معاذ، مقداد، عمرو بن العاص، ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن عبسہ وغیرہ۔ ان سے تابعین میں سے ثابت بنانی، شہر بن حوشب، شرح بن عبید وغیرہ نے روایت کی۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بخاری رحمہم اللہ کی الادب المفرد میں ان کی حدیث صحابہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مروی ہے۔ ابن ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابو زرعہ سے ابوظبیہ کے نام کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: میں کسی کو نہیں جانتا جو ان کا نام بتائے۔ ابو زرعہ دمشقی نے اہل دمشق کے تابعین کے طبقہ علیا میں ان کا ذکر کیا ہے۔

**القسم الرابع** از حرف طاء - خالی ہے۔

## حرف عین

### القسم الاول از حرف عین

۱۰۱۴۲ ابو عازب

فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ملائکہ نے اللہ کی اطاعت میں عقل کے ساتھ کوشش کی، بنو آدم میں سے مومنوں نے اللہ کی اطاعت میں اپنی عقلوں کے بقدر کوشش کی، تو یہ علم و عقل میں ان سے زیادہ ثابت ہوئے۔“ بغوی رحمہ اللہ نے میسرہ بن عبد ربہ کے طریق سے جو متروک راوی ہیں بحوالہ ابو عازب روایت کیا ہے۔

۱۰۱۴۳ ابوالعاص بن ربیع

بن عبد العزیز بن عبد شمس بن عبد مناف عثمی، ہالہ بنت خویلد کے والد ہیں، ان کا لقب جرو بطحاء ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: انہیں امین کہا جاتا تھا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: لقیط، مصعب زبیری، عمرو بن علی فلاس، علانی، حاکم ابوالاحد اور دوسرے راویوں کا قول ہے۔ بلاذری نے اسے ترجیح دی ہے۔ بعض کا قول ہے: زبیر، اسے زبیر نے بحوالہ عثمان بن ضحاک بیان کیا ہے۔ بعض نے کہا: ہشیم۔ اسے ابن عبد الرزاق نے بیان کیا ہے، بعض نے کہا: ہشیم، اسے زبیر اور بغوی نے بیان کیا ہے۔ اسے ابن مندہ نے بیان کیا ہے، ابو نعیم نے اس کی پیروی کی ہے کہ انہیں کہا گیا، ان کا نام یا سر ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ یا سم سے بدلا گیا ہے۔ وہ بعثت سے قبل تھے جیسا کہ زبیر نے بحوالہ اپنے چچا مصعب روایت کیا ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ ان کا رسول اللہ ﷺ سے بھائی چارہ تھا۔ آپ ﷺ رات کا کھانا اکثر ان کے گھر کھاتے، آپ ﷺ نے اپنی بڑی بیٹی زینب بنت جحش سے ان کا نکاح کر دیا، وہ ان کی خالہ خدیجہ بنت النضر کی بیٹی تھیں، پھر اس پر اتفاق نہیں کہ وہ ہجرت کے بعد اسلام لائے۔

ابن اسحاق کا قول ہے: یہ مکہ کے مالدار، امانت دار اور تاجر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔

حاکم ابوالاحد نے صحیح سند سے بحوالہ شععی رحمہ اللہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: زینب بنت رسول اللہ ﷺ ابوالعاص بن ربیع کی زوجہ تھیں، انہوں نے ہجرت کی اور ابوالعاص اپنے دین پر تھے۔ اس پر اتفاق ہے کہ وہ تجارت کے لیے شام گئے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو بعض مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اس کی طرف جائیں اور اس کا سامان لے کر اسے قتل کر دیں۔ حضرت زینب بنت جحش تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا مسلمان کا عقد اور وعدہ ایک نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“۔ انہوں نے کہا: گواہ رہے کہ میں نے ابوالعاص کو پناہ دی۔ جب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے دیکھا تو بغیر ہتھیار ان کی طرف نکلے، ان سے ابوالعاص نے کہا: آپ قریش میں شرف والے ہیں، اور آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد ہیں۔ آپ اسلام نہیں لائیں

گے تو اہل مکہ کے جو اموال آپ کے پاس ہیں آپ کو نہیں ملیں گے۔ انہوں نے کہا: تم مجھے بری بات کا حکم دیتے ہو کہ میں دھوکے سے اپنے دین کو بدل لوں، وہ چلے گئے یہاں تک کہ مکہ آئے، ہر حقدار کو اس کا حق دیا پھر کھڑے ہوئے اور کہا: اے اہل مکہ! میں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر ہجرت کر کے مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا اپنی بیٹی سے پہلا نکاح برقرار رکھا۔

یہ حدیث سند کی صحت کے ساتھ شعبی تک مرسل مروی ہے، وہ شاذ ہے۔ اس کی مخالفت اس روایت سے ہوتی ہے جو اس سے زیادہ ثابت ہے۔ ابن اسحاق کے مغازی میں ہے مجھ سے یحییٰ بن عباد بن زبیر نے بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے بھیجے تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے ابوالعاص کے فدیے میں اپنا وہ ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں شادی کے موقع پر دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہو گئی۔ اور مسلمانوں سے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو ان کے قیدی کو واپس بھیج دو اور ان کا ہار لوٹا دو“۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

ابن اسحاق نے ان کا قصہ اس سے بھی طویل نقل کیا ہے۔ وہ بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک تھے اور قیدیوں میں شامل تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کا فدیہ دیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے شرط رکھی کہ انہیں مدینہ بھیج دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر قریش کے قافلے میں آئے تو مسلمانوں نے انہیں قیدی بنالیا، اور جو کچھ ان کے پاس تھا لے لیا۔ تو انہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پناہ دی وہ مکہ لوٹے، لوگوں کی امانتیں واپس کیں پھر مدینہ ہجرت کی اور اسلام لائے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی انہیں لوٹا دی۔ دونوں روایتوں کے درمیان جمع کرنا ممکن ہے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ بدر کے دن انہیں عبداللہ بن جبیر بن نعمان نے قید کیا، واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ خراش بن صمہ نے انہیں قیدی بنایا، فرماتے ہیں: ان کے بھائی عمرو بن ربیع ان کا فدیہ لے کر آئے، موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا کہ دوسری مرتبہ انہیں ابوبصیر ثقفی اور ان کے ساتھی مسلمانوں نے انہیں قید کیا، جب وہ ساحل پر ٹھہرے اور حدیبیہ اور فتح کے درمیان مدت ہدنہ میں قریش کے تاجروں کا راستہ روکتے تھے۔

ابن مقرئ نے اپنے فوائد میں ابراہیم بن سعد کے طریق سے بحوالہ زہری روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوالعاص بن ربیع جنہیں قریش کے قافلے میں ابوجندل بن سہیل اور ابوبصیر بن عتبہ بن اسید کے ساتھ رہنے کا موقع ملا تو وہ انہیں قید کر کے لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زینب نے ابوعاص کو مال و متاع کے ساتھ پناہ دی ہے چنانچہ باہر نکلے اور ان کی ہر چیز انہیں واپس کر دی، انہوں نے ابوعاص سے مدینہ جانے کی اجازت چاہی تو اس نے اجازت دے دی تھی۔ پھر وہ شام گئے جب یہ نکلیں تو ہشام بن اسود اور دوسرے لوگوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ انہیں گھر واپس لے آئے۔ آپ ﷺ نے انہیں لانے کے لیے مدینہ آ دی بھیجا، مدینہ پہنچ کر ابوعاص ان سے مل گئے جو فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ تھا۔ راوی کا بیان ہے پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو انہیں یمن میں اپنا نائب مقرر کر آئے۔ پھر جس دن صدیق

ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی فداء الأسیر بالمال (۲۶۹۲) مسند احمد (۲۷۶/۶) مستدرک (۲۳۶/۳)

السنن الکبریٰ (۳۲۲/۶) مختصر تاریخ دمشق (۴۵، ۴۴/۲۹)

اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی تو ابو عاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حاکم کا بیان ہے کہ ابو عاص حدیبیہ سے پانچ ماہ قبل اسلام لا کر مکہ لوٹ گئے، ابن سعد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی مہم میں شریک نہیں ہوئے۔

بیہقی نے بحوالہ زینب رضی اللہ عنہا قوی سند سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی کہ ابو عاص اگر قریب ہوں تو چچا زاد ہیں اگر دور ہوں تو بچے کے والد ہیں، اب میں انہیں پناہ دے چکی ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پہلے نکاح کے ساتھ اپنی بیٹی ان کے ساتھ رخصت کر دی۔ لگتا ہے یہ مذکورہ قصے سے ماخوذ ہے۔

ترمذی حدیث ابن عباس میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی سند معروف نہیں ہے۔ میں نے عبد بن حمید کو بحوالہ یزید بن ہارون فرماتے سنا، انہوں نے یہ دونوں حدیثیں ذکر کیں، فرمایا: سند کے اعتبار سے حدیث ابن عباس بہت عمدہ ہے، لیکن عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ بطریق حجاج بن ارطاة بحوالہ عمرو بن شعیب، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زینب کو مہر جدید کے ساتھ ابو عاص کے ساتھ رخصت کیا۔ صحیحین میں حدیث مسور بن مخرمہ ہے کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا، جس میں ابو عاص کے داماد ہونے کی تعریف کی کہ ”اس نے مجھ سے جو کچھ کہا سچ کہا، اور جو وعدہ کیا پورا کیا۔“

واقفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ہمیں ابو عاص کے داماد ہونے پر کوئی عیب نہیں، صحیحین میں ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے وقت امامہ بنت زینب جو ابو عاص بن ربیع سے تھیں اٹھا لیتے تھے۔

حاکم نے صحیح سند سے بحوالہ قتادہ نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہی امامہ سے ان کی خالہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی تھی۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ ان سے ابن عباس، عبد اللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں۔

ابراہیم بن منذر کا قول ہے: ابو عاص بن ربیع کا انتقال خلافت صدیقی میں ذی الحجہ ۱۲ھ میں ہوا۔ یہی تاریخ ابن سعد، ابن اسحاق نے نقل کی ہے۔ انہوں نے زبیر بن عوام کو وصیت کی تھی۔ ابو عبید نے شاذ قول نقل کیا ہے کہ ان کا انتقال ۱۳ھ میں ہوا، اس سے عجیب تر قول ابن مندہ کا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۱۰۱۴۴ ابو عاکبہ بن عبید ازدی بعض کا قول ہے: علیہ، ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۱۴۵ ابو عالیہ مزنی

ان کا نام اور نسب معلوم نہیں، حاکم نے کئیوں میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ طبرانی نے مسند شامیین میں ابو معید کے طریق سے اور ان کا نام غیلان ہے بحوالہ ابو عالیہ مزنی روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد سخت فتنے ہوں گے، اس میں دیہاتیوں کے مسلمان بہتر لوگ ہیں، جو لوگوں کے خونوں اور مال کا فدیہ نہیں لیں گے۔“

۱۰۱۴۶ ابو عامر اشعری

ابوموسیٰ کے چچا ہیں، ان کا نام عبید بن سلیم بن حضار ہیں۔ ان کا باقی نسب عبد اللہ بن قیس میں گزر چکا ہے۔ ابن قتیبہ نے

صحیح کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ گویا وہ ابتدائی دور میں آئے اور اسلام لائے، اور ذکر کیا ہے کہ وہ نابینا تھے، پھر دیکھنے لگے۔

صحیحین میں قصہ حنین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں سریہ میں بھیجا، بخاری مسلم \* میں ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری کے طریق سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے، فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر کے ساتھ اوطاس بھیجا، تو ان سے دُرید بن صمہ ملے، انہوں نے درید کو قتل کر دیا، پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ابو عامر نے ان کے گھٹنوں پر مارا، تو ان کو بنو جشم کے ایک شخص نے تیر مارا، انہوں نے اشارہ کیا، اور کہا: میرا قاتل کون ہے؟ میں اس کی طرف گیا اور اسے جالیا، جب اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر لی۔ میں نے کہا: تمہیں حیا نہیں آتی، میں اس تک پہنچا اور اسے قتل کر دیا، پھر میں ابو عامر کی طرف لوٹا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے تیرے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس تیر کو نکالو، میں نے اسے نکالا تو اس سے پانی بھی نکلا، انہوں نے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو میری طرف سے سلام دو اور آپ سے کہو کہ وہ آپ سے کہتا ہے کہ میرے لیے مغفرت مانگیں۔۔۔۔۔ (الحديث) اس میں ہے رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا، پھر اپنے ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: ”اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما۔“

### ۱۰۱۷۷ ابو عامر اشعری \*

یہ دوسرے ہیں، بخاری وغیرہ نے عبدالرحمن بن غنم سے حدیث معارف روایت کی، بخاری کی روایت میں ہے: بحوالہ ابو عامر یا ابومالک اشعری، اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں سے کچھ لوگ باریک ریشم یا موٹا ریشم اور موسیقی کے آلات کو حلال کر لیں گے“۔۔۔۔۔ (الحديث) \* اسی طرح اس میں شک ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں بخاری کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابو عامر اور ابومالک اشعری نے روایت کیا، وہ دونوں فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، پھر اسے ذکر کیا، اگر یہ روایت محفوظ ہے تو ابو عامر ابوموسیٰ کے چچا کے علاوہ ہیں گویا وہ عامر کے والد ہیں جن سے ابو عامر نے یہ حدیث روایت کی: ”بہترین قبیلہ اشعری ہے۔۔۔۔۔“۔ (الحديث)

اسے ترمذی نے نقل کیا ہے، احمد رحمہ اللہ نے ابن ابوحسین کے طریق سے بحوالہ عامر یا ابو عامر یا ابومالک اشعری کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام دوسری صورت میں تشریف لائے، انہیں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روک لیا۔۔۔۔۔ (الحديث) اس میں اسلام کے بارے میں سوال ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے اس طریق سے نقل کیا ہے، لیکن ان کے ہاں بحوالہ ابو عامر یا صرف ابومالک مروی ہے۔ ابن ماجہ نے دوسرے طریق سے بحوالہ ابومالک اشعری دوسری حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ابو عامر کا ذکر نہیں۔

\* مسلم (۶۳۵۶) \* اسد الغابہ (۶۰۳۸) الاستیعاب (۳۱۰۵)

\* بخاری (۵۵۹۰) ابوداؤد (۶۰۳۹)



### ۱۰۱۷۸ ابو عامر اشعری

عامر کے والد ہیں۔ ان سے پہلے والے میں ان کا ذکر ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول ہے: عبد اللہ بن ہانی، بخاری نے یقین کیا ہے کہ وہ عبید بن وہب ہے۔ ایک قول ہے: عبد اللہ بن عمار یا عبید اللہ، ایک قول ہے: ان کے والد کا نام وہب ہے۔

ترمذی نے ان کی حدیث عبد اللہ بن معاذ کے طریق سے بحوالہ والد عامر بن ابو عامر اشعری روایت کی ہے، فرماتے ہیں: غریب ہے۔

اسے بغوی نے اس طریق سے نقل کیا ہے اور خلیفہ بن خیاط نے یمن کے قبائل میں سے شام آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ خلافت عبد الملک بن مروان میں وفات پائی۔

### ۱۰۱۷۹ ابو عامر

دوسرے، بے نسبت۔ جبرائیل علیہ السلام کے آنے اور اسلام کے بارے میں پوچھنے کے بارے میں حدیث روایت کی، اور ابو عامر اور ابو مالک کے سوانح میں اس کا ذکر ہے۔

### ۱۰۱۸۰ ابو عامر اشعری

ابوموسیٰ کے بھائی ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام ہانی بن قیس یا عبد الرحمن یا عباد یا عبید ہے اور اسے ابو عمر نے نقل کیا ہے۔

### ۱۰۱۸۱ ابو عامر ثقفی

محمد بن حسن شیبانی نے کتاب آثار میں بحوالہ محمد بن قیس نقل کیا ہے کہ ایک آدمی ابو عامر رسول اللہ ﷺ کو ہر سال شراب کا مٹکا دیتا تھا۔۔۔۔ (الحدیث) اسے مستغفری نے ابو جحیفہ کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن سکین کے ہاں دوسرے طریق سے بطریق زید بن ابوانیسہ انہوں نے ثقیف کے ایک شخص سے روایت کیا ہے، جسے ابو عامر کہا جاتا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو شراب کا مٹکا تحفہ بھیجا کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو عامر! یہ تمہارے بعد حرام کر دی گئی“۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اسے بیچ دیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا، اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے“۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اس طریق سے نقل کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: ثقیف کا ایک شخص کی کنیت ابو تمام ہے۔ ابوموسیٰ نے اس میں لفظی غلطی کی ہے، جیسا کہ آخری حرف میں آئے گا۔

### ۱۰۱۸۲ ابو عامر سکونی

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن لہیعہ کی روایت

تجريد (۱۸۱/۲) \* اسد الغابہ (۶۰۴۲) تجريد (۱۸۲/۲) \* اسد الغابہ (۶۰۳۷) تجريد (۱۸۱/۲)

تجريد (۶۰۴۰) \* اسد الغابہ (۶۰۴۴) تجريد (۱۸۲/۲) \* اسد الغابہ (۶۰۴۴) تجريد (۱۸۲/۲)

سے بحوالہ عبدالرحمن بن غنم روایت کی ہے۔ میں نے ابو عامر سکونی سے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: نیکی کس سے ختم ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پوشیدہ عمل کو علانیہ کرو۔

ابن مندہ کا قول ہے، اسماعیل بن عیاش نے بحوالہ ابو عامر حدیث روایت کی ہے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا، میرے خیال میں وہ یہ ہے۔

### ۱۰۱۸۳ ابو عامر

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ ابن مندہ نے بطریق عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بحوالہ ابو عامر ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے شام کی طرف بھیجا.... پھر حدیث ذکر کی۔  
اسی طرح اس میں ہے، شاید یہ عامر کے والد ہیں۔

### ۱۰۱۸۴ ابو عامر

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان سے اہل کوفہ نے روایت کی، طبرانی نے مالک بن مغول کے طریق سے بحوالہ ابو عامر روایت کیا ہے: ان میں کوئی بات ہوگئی تھی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آنے سے رُکے رہے، جب آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”کس وجہ سے آنا نہ ہوا؟“ عرض کی: مجھے یہ آیت یاد آگئی تھی ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ لِمُوسَىٰ إِذْ أَعْرَضَ عَنْهُ إِنَّا مَحْبُوبُونَ﴾ اپنی جانوں کی خیر مناؤ، جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔  
ہو تو کفار میں سے تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

### ۱۰۱۸۵ ابو عائشہ

محمد تابعی مشہور کے والد ہیں، دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

### ۱۰۱۸۶ ابو عبادہ انصاری

ان کا نام سعید بن عثمان ہے۔ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بغوی کا قول ہے: انصار کے قبیلہ معینہ کی طرف ان کی نسبت کا ذکر نہیں۔

### ۱۰۱۸۷ ابو عباس

عبداللہ بن عباس ہاشمی، معبد بن عباس ان کے بھائی ہیں اور سہل بن سعد ساعدی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

اسد الغابہ (۶۰۴۵) تجرید (۱۸۲/۲) ترمذی (۳۹۴۷) مسند احمد (۱۲۹/۴) جامع المسانید والسنن (۲۵/۱۴)

اسد الغابہ (۶۰۴۳) تجرید (۱۸۲/۲) سورہ مائدہ (۱۰۷) مجمع الزوائد (۱۹/۷)

مجمع الزوائد (۱۹/۷)

جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور نام بھی یہی سمجھا جاتا ہے، اسی سے وہ مشہور ہیں

### ۱۰۱۸۸ ابو عبد اللہ ارقم

بن ابوارقم، اسود بن سرلیج تمیمی، اور ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ اور جابر بن سمرہ سوائی، جبار بن صخر، جد بن قیس، جودونوں انصاری ہیں، جعفر بن ابوطالب ہاشمی، حذیفہ بن یمان عسبی، حرمہ بن عمرو مدلی، حسن بن علی بن ابوطالب ہاشمی، زبیر بن عوام اسدی، زیاد بن لبید انصاری، سلمان فارسی، شریل بن حسنہ، طارق بن شہاب، عامر بن ربیعہ، عبید بن خالد، عبید بن مروان، عتبہ بن فرقد، عتبہ بن مسعود ہذلی، عمرو بن عاص سہمی، عمرو بن عوف مزنی، عباس بن ابوربیعہ مخزومی، محمد بن عبد اللہ بن جحش، نافع بن حارث ثقفی جو ابوبکر کے بھائی ہیں۔ نعمان بن بشیر انصاری، اسماء میں ان سب کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۱۸۹ ابو عبد اللہ اشعری

حدیث انس میں مسند عبد بن حمید میں بحوالہ حمید ان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے ان کے دل بہت نرم ہوں گے، اشعری ہوں گے، ان میں ابو عبد اللہ ہوگا، وہ شعر پڑھ رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے:

”کل ہم اپنے محبوب سے ملیں گے محمد اور ان کی جماعت سے۔“

احمد بن منیع نے بحوالہ یزید بن ہارون اسی طرح نقل کیا ہے۔ ایک قول ہے: بحوالہ حمیدہ ان میں ابو موسیٰ ہیں۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۱۹۰ ابو عبد اللہ خطمی

لیح بن عبد اللہ کے دادا ہیں، بعض نے کہا: ان کا نام حصین ہے۔ جیسا کہ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ لیح نے اپنے والد کے دادا کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ مبہمات میں ان کی حدیث کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۱۹۱ ابو عبد اللہ اسلمی

ابو خدرہ ہیں، والد عبد اللہ بن ابو خدرہ، حاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۱۹۲ ابو عبد اللہ قینی

ابن مندہ نے بحوالہ ابوسعید بن یونس نقل کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان سے ابو عبد الرحمن حبلی نے روایت کیا ہے، بعض نے کہا: حبلی کے شیخ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ طبرانی نے ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ ابو عبد الرحمن قینی نقل کیا ہے کہ کچھ چوروں نے ایک شخص سے جس نے سورہ بقرہ یاد کر رکھی تھی، ایک بکری خریدی جو وہ اپنے ساتھ لائے، انہوں نے ان سے تقاضا کیا تو وہ غائب ہو گئے، پھر کہیں سے ہتھے چڑھے تو انہیں نبی ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا: چوری کی چیز بیچ دو۔ وہ فرماتے ہیں: میں اسے لے کر باہر نکلا تو اصحاب محمد (ﷺ) نے مجھ سے تین دن سودا کیا پھر مجھے معلوم ہوا میں نے

اسے چھوڑ دیا، احتمال ہے کہ دونوں ایک ہوں۔

### ۱۰۱۹۳ ابو عبد اللہ مخزومی

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور خالد بن یزید بن ابومالک کے طریق سے بحوالہ ابو عبد اللہ مخزومی نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کے راستے میں جو قدم غبار آلود ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر آگ حرام کر دے گا۔“ \* خالد ضعیف ہیں۔

### ۱۰۱۹۴ ابو عبد اللہ

اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص ہیں۔ بخاری رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے یحییٰ بکاء نے روایت کی۔ فرماتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان سے لے لو۔ ابن مندہ نے بطریق حماد بن سلمہ بحوالہ یحییٰ بکاء اسی طرح روایت کی ہے، اور یحییٰ بکاء ضعیف راوی ہیں۔ ابن حزم کا قول ہے: طحاوی کا دعویٰ ہے کہ وہ نافع ابوبکرہ کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں: اس میں وہم ہوا ہے۔ بلکہ شاید وہ اسود بن سریع یا عتبہ بن غزوٰان یا عتبہ بن فرقہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: میرا خیال نہیں کہ انہوں نے یہ بات درست لکھی ہو۔ عتبہ بن غزوٰان تو وہ بہت پہلے وفات پا گئے۔ انہوں نے یحییٰ بکاء نے بالکل ان کا زمانہ نہیں پایا، اسی طرح اسود بن سریع نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ رہے عتبہ بن فرقہ عیسیٰ، ممکن ہے کہ انہوں نے ان کا زمانہ پایا ہو، ان لوگوں میں کہ جابر بن سمرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور نعمان بن بشیر، پھر مجھے معجم بغوی میں ملا، ابو عبد اللہ بے نسبت پھر عطاء بن سائب کے طریق سے بحوالہ عرفجہ، فرماتے ہیں: ہم عتبہ بن فرقہ کے پاس تھے وہ ہم سے رمضان کے بارے میں احادیث بیان کر رہے تھے، جب اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص آیا تو وہ خاموش ہو گئے، انہوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! ہم سے رمضان کے بارے میں حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا.... پھر حدیث ذکر کی۔ \* پھر اسے دوسرے طریق سے بحوالہ عرفجہ نقل کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے بحوالہ عتبہ اسی طرح نقل کیا ہے۔

### ۱۰۱۹۵ ابو عبد اللہ

بے نسبت، بلا ذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اور احمد نے اپنی مسند میں حماد کے طریق سے بحوالہ ابونضرہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک صحابی بیمار ہوئے ان کے پاس ان کے ساتھی عیادت کرنے کے لیے آئے تو وہ رونے لگے، انہوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! تم کس لئے رو رہے ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ”تم اپنے کام سے کام رکھنا اور صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو“۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ لوگ جنت کے لیے ہیں، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور ایک مٹھی اور لی اور فرمایا: یہ لوگ آگ کے لیے ہیں، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔“ \*

\* اسد الغابہ (۶۰۵۳) تجرید (۱۸۳/۲) \* مسند احمد (۲۲۵/۵) \* اسد الغابہ (۶۰۵۷) تجرید (۱۸۳/۲)

\* مسند احمد (۱۷۶/۴) جامع المسانید والسنن (۲۵۲/۱۴) اسد الغابہ (۳۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۰۵۵) تجرید (۱۸۳/۲)

\* اسد الغابہ (۶۰۵۴) تجرید (۱۸۳/۲)

## ۱۰۹۶ ابو عبد اللہ \*

بے نسبت، دوسرے ہیں۔ حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کی حدیث روایت کی، بطریق ولید بن مسلم، بحوالہ ابو عبد اللہ، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کا کیا ہی برا تکیہ کلام ہے کہ لوگ یوں سمجھتے ہیں یا لوگوں نے کہا“۔ اس کی سند صحیح، متصل ہے۔ جو ولید کی تدلیس سے محفوظ ہے۔

ابوداؤد نے سنن میں کعب کے طریق سے بحوالہ اوزاعی نقل کیا ہے، اس میں فرماتے ہیں: بحوالہ ابو قلابہ، فرماتے ہیں: ابو مسعود نے ابو عبد اللہ سے یا ابو عبد اللہ نے ابو مسعود سے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بارے میں نہیں سنا، ان کا گمان ہے..... (الحديث) ابوداؤد کا قول ہے: ابو عبد اللہ یہ حذیفہ بن یمان میں اسی طرح فرمایا: اس میں تردد ہے، کیونکہ ابو قلابہ نے حذیفہ کو نہیں پایا، ولید کی روایت میں تصریح ہے کہ ابو عبد اللہ نے ان سے بیان کیا، ولید کو میں اوزاعی کی حدیث سے جو کعب سے مروی ہے جانتا ہوں۔

ابن مندہ کا قول ہے: یہ ابو عبد اللہ وہی ہیں جن سے ابو نصرہ نے روایت کیا۔

میں کہتا ہوں: اس کا احتمال ہے۔

## ۱۰۹۷ ابو عبد اللہ \* (بے نسبت)

میرا خیال ہے ان لوگوں میں سے ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے، جائز ہے کہ وہ عتبہ بن فرقد ہوں۔ نسائی نے نقل کیا ہے بطریق شعبہ، بحوالہ عرفہ یعنی ابن عبد اللہ ثقفی سے، فرماتے ہیں: میں عتبہ بن فرقد کے گھر میں تھا، میں نے چاہا کہ حدیث بیان کروں اور اصحاب نبی ﷺ مجھ سے حدیث بیان کرنے کے زیادہ حقدار ہیں، پھر ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی اور رمضان کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی۔ اسے ثوری نے بحوالہ ایک صحابی نقل کیا ہے۔

اسے محمد بن فضیل نے بحوالہ عطاء اسی طرح نقل کیا ہے، لیکن فرمایا: اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص سے عتبہ بن فرقد نے روایت کی۔

اسے ابن عیینہ نے بحوالہ عتبہ بن فرقد بیان کیا ہے، نسائی کا قول ہے: ابن عیینہ سے حدیث شعبہ صحیح ہونے میں اولیٰ ہے۔ میں کہتا ہوں: ان کے قول کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ابراہیم بن طہمان انہوں نے بحوالہ عرفہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں عتبہ کے پاس تھا تو ایک صحابی آئے عتبہ نے جب انہیں دیکھا تو روک لیا، عتبہ نے کہا: اے فلاں! ہم سے حدیث بیان کرو پھر اس کا ذکر کیا۔ اسے حارث بن ابواسامہ نے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے حماد بن سلمہ نے بحوالہ عرفہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں عتبہ بن فرقد کے پاس تھا وہ ہم سے رمضان کے بارے میں حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک صحابی آئے تو عتبہ خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: اے ابو عبد اللہ! ہم سے رمضان کے مہینے کے بارے میں حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ”رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں“۔ \*

\* ترمذی (۶۸۲) ابن ماجہ (۶۸۲) جامع المسانید والسنن (۲۳۴/۱۴) اسد الغابہ (۳۰/۵) \* مسند احمد (۱۷۶/۴) جامع المسانید

والسنن (۲۵۲/۴۱) اسد الغابہ (۳۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۰۵۵) الاستیعاب (۳۱۰۹) تجرید (۱۸۳/۲)



اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے، اس سے پہلے باوردی ہیں۔

### ۱۰۱۹۸ ابو عبد اللہ

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ ان سے ابو صبح مقرئ نے اللہ کے راستے میں چلنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث بیان کی، اس میں مالک بن عبد اللہ ثعنی کا قصہ ہے۔ میں نے مالک کے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ وہ جابر بن عبد اللہ انصاری ہیں۔

ان لوگوں کا ذکر جن کی کنیت عبد الرحمن ہے، جو ان کا نام سمجھا جاتا ہے

اور اس سے مشہور ہو گئے

### ۱۰۱۹۹ ابو عبد الرحمن

بلال بن حارث مزی، بلال بن رباح مؤذن، بشر بن ارطاة، ابن ابوارطاة عامری، حارث بن ہشام مخزومی، زید بن خالد جہنی، زید بن خطاب عدوی، سائب بن خباب، شرجیل جہنی، ضحاک بن قیس فہری، عبد اللہ بن حنظلہ بن ابوعامر انصاری، عبد اللہ بن سائب، عبد اللہ بن عامر، عبد اللہ بن عتیبہ بن مسعود، عبد اللہ بن ابوربیعہ مخزومی، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو، ایک قول ہے، عبد اللہ بن مسعود، عویم بن ساعدہ، مسور بن مخرمہ زہری، معاویہ بن خدیج کنذی، معاویہ بن ابوسنان اموی، اسماء میں ان سب کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۰۰ ابو عبد الرحمن انصاری

جن سے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ”اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھو“۔ انہوں نے قاسم نام رکھنے کے بعد عبد الرحمن رکھا، صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔

### ۱۰۲۰۱ ابو عبد الرحمن جہنی

مصر میں آئے، بغوی کا قول ہے: نبی کریم ﷺ سے دو احادیث روایت کیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی، ان سے ابو خیر مرثد بن عبد اللہ یزنی نے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: ان میں سے ایک احمد، ابن ماجہ، طحاوی کے ہاں محمد بن اسحاق کی روایت سے بحوالہ ابوالخیر ان سے مروی ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، فرماتے ہیں: ”میں کل یہود کی طرف جاؤں گا، تم سلام سے ابتدائہ کرنا“۔ (الحدیث)

اسد الغابہ (۶۰۵۶) تجرید (۱۸۳/۲)

اسد الغابہ (۶۰۵۹) الاستیعاب (۳۱۱۰) تجرید (۱۸۳/۲)

اسد الغابہ (۶۰۶۰) الاستیعاب (۳۱۱۰) تجرید (۸۳/۲)

مسند ابویعلیٰ (۱۳۷۴/۲)

ابن لہیعہ اور عبد الحمید بن جعفر نے ان کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے بحوالہ ابو نصرہ غفاری روایت کی ہے۔ اسے احمد نسائی اور طحاوی نے ابن لہیعہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: بحوالہ محمد بن اسحاق، عبد الحمید بن جعفر کی روایت کی طرح ہے۔ اسے طحاوی نے عبد اللہ بن عمرو رقی کی بحوالہ ابن اسحاق روایت کے بغیر نقل کیا ہے۔ ہم نے ضیاء کی مختارہ میں محمد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق اسے روایت کیا ہے، اسے معجم طبرانی میں عبد الحمید بن جعفر کی روایت کے پیچھے بحوالہ یزید بن ابی حبیب روایت کیا ہے، ان دونوں میں سے دوسری کو بغوی نے ابن اسحاق کے طریق سے اسی طرح اس سند میں دو مذہبی سواروں کے واقعہ کے بارے میں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، نقل کیا ہے۔

بخاری، ترمذی، بغوی، طبرانی، دولابی، عسکری، ابن یونس باوردی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن سعد \* نے خندق میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو فتح ازدی نے تنہا ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کا نام زید ہے۔ میں نے حافظ عماد الدین بن کثیر کے خط میں پڑھا ہے کہ انہوں نے کہا: وہ مشہور صحابی عقبہ بن عامر ہیں۔

### ۱۰۲۰۲ ابو عبد الرحمن خطمی \*

بخاری اور طبرانی وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بخاری رحمہ اللہ نے بحوالہ موسیٰ بن عبد الرحمن خطمی نقل کیا ہے کہ انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے عبد الرحمن کے بارے میں سوال کیا، تم نے اپنے والد سے کیا سنا، میں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شطنج سے کھیلنے والا اس شخص جیسا ہے جو خون میں لت پت ہو“۔

اسے طبرانی نے حاتم بن اسماعیل کے طریق سے بحوالہ جعید نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں: وہ اپنے والد عبد الرحمن سے پوچھتے ہیں، میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے جو اکیلا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھے لگا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کرے، کیا ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نماز قبول کر لی ہے“۔ \* ابو نعیم کا قول ہے، اسے ان کے علاوہ نے روایت کیا ہے۔ اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

### ۱۰۲۰۳ ابو عبد الرحمن فہری \*

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ یزید بن انیس یا کرز بن ثعلبہ یا عبید یا حارث، ابن یونس نے مصر کی فتح میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو داؤد، بغوی نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ ہمیں عالی سند سے مسند داری میں یہ ملی ہے۔ بطریق یعلیٰ بن عطاء بحوالہ ابو ہمام عبد اللہ بن یسار، ان سے روایت ہے کہ وہ حنین میں حاضر تھے۔ ابو عمر کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا کعبہ میں مقام پوچھا۔

\* طبقات الکبریٰ (۷۰/۴) \* اسد الغابہ (۶۰۶۲) تجرید (۱۸۳/۲)

\* مسند احمد (۳۷۰/۵) المعجم الکبیر (۷۴۸/۲۲) مجمع الزوائد (۱۱۳/۸) جامع المسانید (۲۶۲/۱۴)

\* اسد الغابہ (۶۰۶۴) الاستیعاب (۳۱۱۳) تجرید اسماء الصحابة (۱۸۳/۲)

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ یہ وہی ہیں کہ اس کا رائج ہونا ظاہر ہے، کئی راویوں نے صراحت کی ہے کہ عبد اللہ بن یسار بحوالہ ابو عبد الرحمن فہری روایت کرنے میں تنہا ہے، گویا ابو عمر نے جب فہری اور قرشی کو ایک نسبت کو دیکھا تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ دونوں ایک ہیں۔

### ۱۰۲۰۴ ابو عبد الرحمن قرشی

محمد بن عبد الرحمن بن سائب کے چچا ہیں، ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ میں ان کا ذکر ہے اور وہ ثابت نہیں، محمد بن عبد الرحمن بن سائب نے بحوالہ ابو عبد الرحمن قرشی نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے ان سے اس جگہ کا پوچھا، جہاں نبی کریم ﷺ نماز کے لیے آئے تھے یعنی کعبہ میں، فرماتے ہیں: ہاں! باب بنو شیبہ کے قریب، کعبہ کی جانب تیسرے ٹکڑے کے پاس، اس میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے انہیں کھڑا کیا تھا، انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے انہیں کھڑا کیا تھا۔

### ۱۰۲۰۵ ابو عبد الرحمن قینی

ابو عبد اللہ کی کنیتوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: وہ اس کے علاوہ ہے۔ ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ انہیں ذوالشوکہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس ایک کانٹا تھا جب وہ لڑائی کرتے تو اسے جدا نہ کرتے، فرماتے ہیں: بڑے ڈیل ڈول والے تھے، شام کی فتوح میں شریک تھے، اجنادین کے دن ابو عبیدہ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے، اور آٹھ رومیوں کو قتل کیا، جنہیں ابو عبیدہ نے بلند آواز سے پڑھا: ص

”میں قضاہ کے مضبوط آدمی کی طرح اللہ کی اطاعت کروں گا جو کیا ہی اچھی فرمانبرداری ہے۔“

خليفة وغيره نے ذکر کیا ہے کہ معاویہ نے روم کے جہاد میں انہیں امیر بنایا تھا، انہوں نے انطاکیہ میں جہاد کیا، ۴۵ھ سے ۴۸ھ تک۔

### ۱۰۲۰۶ ابو عبد الرحمن مخزومی

ان کا طبرانی نے ذکر کیا ہے، اور عثمان بن عبد الرحمن کی روایت سے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ سعید نے رسول اللہ ﷺ سے وصیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ”چوتھائی“۔ میرا خیال ہے وہ سعید بن یربوع ہے۔ کیونکہ ابوداؤد نے زید بن حباب کے طریق سے بحوالہ جد والد عمرو بن عثمان بن سعید مخزومی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”چار افراد کو میں حِلّ و حرم میں پناہ نہیں دوں گا“۔۔۔۔۔ (حدیث)

### ۱۰۲۰۷ ابو عبد الرحمن المذحجی

عیاض بن عبد الرحمن مذحجی نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

اسد الغابہ (۶۰۶۵) تجرید (۱۸۴/۲) اسد الغابہ (۳۴/۵)

اسد الغابہ (۶۰۶۶) تجرید (۱۸۴/۲) اسد الغابہ (۶۰۶۷) تجرید (۱۸۴/۲)

المعجم الكبير (۷۴۷/۲۲) مجمع الزوائد (۲۱۳/۴) جامع المسانید والسنن (۴۶۸/۱۴)

اسد الغابہ (۶۰۶۸) تجرید (۱۸۴/۲)

۱۰۲۰۸ ابو عبد الرحمن نخعی \* ان کا ذکر ہے، اسی طرح تجرید میں ہے۔

۱۰۲۰۹ ابو عبد الرحمن \*

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود لینے والے تھے، دولابی، مطین، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور علی بن ہاشم کے طریق سے بحوالہ ابو عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود لینے والے تھے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نے اس سے کہا: آپ ہم سے فضائل علی بن ابوطالب بیان کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ ہم نے کہا: اس میں سے کچھ بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، میں اس وقت گھر میں تھا، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے تم اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے اٹھو گے۔“

میں کہتا ہوں: عباد، غالی رافضی ہے۔ اور علی بن ہاشم شیعہ ہے۔ اسے مطین اور دولابی نے علی بن ہاشم کے طریق سے بحوالہ ابو عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود لینے والے، روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ پر چادر تھی اس کا کچھ حصہ علی پر اور کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا، ایک روایت میں الفاظ ہیں: ”اس کا نصف آپ ﷺ پر اور نصف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا۔“ \*

۱۰۲۱۰ ابو عبد العزیز \*

ابن ابوعاصم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق بقیہ بن عبد الغفور انصاری، انہوں نے والد عبد العزیز سے نقل کیا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے ایک حدیث ذکر کی، سعید نامی لوگوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ طبری نے تفسیر سورہ اعراف میں بحوالہ والد عبد العزیز شامی نقل کیا ہے۔ انہیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے عمل صالح پر اللہ کی حمد و ثنا نہیں کی، اور اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوگا اور اس کا عمل ضائع ہو جائے گا، جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دے رکھا ہے تو اس نے انبیاء پر نازل ہونے والی چیزوں کا انکار کیا: ﴿خبردار! اسی کے لیے پیدا کرنا اور اس کا حکم چلتا ہے﴾۔“ \*

۱۰۲۱۱ ابو عبد الملك \*

قیس بن سعد بن عبادہ انصاری خزرجی ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۱۲ ابو عبد الملك \*

حکم بن ابوعاص ثقفی، عثمان کے بھائی ہیں، ان کا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

\* تجرید (۱۸۴/۲) \* اسد الغابہ (۶۰۶۱) تجرید (۱۸۳/۲)

\* طبرانی (۲۹۲/۲۲) الاحاد والمثنائی (۱۰۱/۵) جامع المسانید والسنن (۲۶۱/۱۴)

\* اسد الغابہ (۶۰۶۹) تجرید (۱۸۴/۲) \* سورة اعراف آية (۵۴)

\* الاحاد والمثنائی (۲۲۷/۵) جامع المسانید والسنن (۲۶۹/۱۴) کنز العمال (۷۶۷۷) اسد الغابہ (۳۶/۵)

۱۰۲۱۳ ابو عبیدہ یسوع

بیہقی کے دلائل میں یونس بن بکیر کی زیادات میں مغازی ابن اسحاق میں ان کی حدیث ہے، مہمات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۲۱۴ ابو عبس بن جبر

بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی، بعض کا قول ہے: جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ یا معبد تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا، ابن کلبی کا قول ہے: کعب بن اشرف کو قتل کرنے والوں میں سے ہیں، ابن مندہ نے اپنی مسند سے جسے وہ محمد بن طلحہ تیمیٰ تک لے گئے ہیں نقل کیا ہے، بحوالہ عبدالمجید بن ابوعبس بن محمد بن ابوعمس بن جبر، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: کعب بن اشرف شعر کہتا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی مدد سے باز رکھتا تھا۔ پھر ان کے قتل کے قصہ میں حدیث کا ذکر کیا۔

موسیٰ بن عقبہ وغیرہ نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کی عمر اس وقت اڑتالیس (۳۸) سال تھی، وہ اور ان کے والد بردہ دونوں نے بنو حارثہ کے بت توڑے تھے، جب وہ اسلام لائے۔

زبیر بن بکار نے موفقیات میں فرمایا: مجھ سے محمد بن ضحاک نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ابوعبس بن جبر کو ان کی بینائی جانے کے بعد عصادیا اور فرمایا: ”اس سے روشنی حاصل کرو“۔ تو ان کے سامنے روشنی ہوتی تھی۔

مدائنی کا قول ہے: ۳۴ھ میں ستر (۷۰) سال کی عمر میں وفات پائی، ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ بخاری میں عبایہ بن رفاعہ کے طریق سے ان سے مروی حدیث ہے، جو اللہ کے راستے میں چلنے کے بارے میں ہے۔

کنتیوں میں بطریق ابن ابوزبیب بحوالہ صالح مولیٰ تو اُمہ ذکر کیا ہے کہ عثمان نے ابوعبس کی عیادت کی جو بدری صحابی تھے۔ ان سے اسی طرح ان کے بیٹے زید اور پوتے ابوعبس بن محمد بن ابوعبس نے روایت کی۔

ابن سعد کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان اور خنیس بن حذافہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے۔

۱۰۲۱۶ ابو عبس بن عامر

بن عدی بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمیٰ ہیں، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے۔

۱۰۲۱۷ ابو عبید اللہ

حرب بن عبید اللہ کے دادا ہیں، ابو عمر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان کی کوئی حدیث مجھے یاد نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابوداؤد نے کتاب الخراج میں بطریق عطاء بن سائب بحوالہ حرب بن عبید اللہ ثقفی، انہوں نے اپنے دادا

اسد الغابہ (۶۰۷۰) تجرید (۱۸۴/۲) بیاض فی الأصل نحو کلمتین

طبقات الکبریٰ (۲۳/۳) اسد الغابہ (۶۰۷۱) تجرید (۱۸۴/۲)

اسد الغابہ (۶۰۷۲) تجرید (۱۸۴/۲)



سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اسلام قبول کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اسلام سکھایا اور مجھے بتایا کہ میں زکوٰۃ کیسے لوں؟.... (الحديث) عطاء بن سائب پر اختلاف کا ذکر کیا۔ عبد السلام بن حرب کی ان سے روایت میں ہے، بحوالہ حرب بن عبید اللہ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، اور ان کا نام نہیں لیا۔

بطریق ابواحوص انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے دادا ابوامہ سے اور بطریق ثوری، انہوں نے عطاء سے بحوالہ حرب، مرسل روایت کیا ہے، ایک روایت میں ان سے مروی ہے بحوالہ بکر بن وائل کے ایک شخص اس نے اپنے ماموں سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم سے زکوٰۃ لوں؟ اس میں دوسرا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کے دادا کا نام حرب بن عبید اللہ ہے۔

### ۱۰۲۱۸ ابو عبید (بے نسبت)

ان سے خالد بن معدان نے روایت کی ہے، قسم رابع میں ان کا ذکر آئے گا۔

### ۱۰۲۱۹ ابو عبید بن مسعود

بن عمرو بن عمیر بن عوف.... ثقفی، جو گھوڑے کی لڑائی میں مسلمانوں کی جماعت میں شہید ہوئے، یہ منبر والے ہیں، بعض نے کہا: ابو عبید یوم جسر میں شہید ہوئے، مختار بن ابو عبید کے والد ہیں جو ۱۳ھ میں عبد اللہ بن زبیر کی خلافت میں کوفہ پر غالب آیا تھا۔ ابوبکر بن ابوشیبہ نے اپنی مصنف میں فرمایا ہم سے ابواسامہ نے بحوالہ قیس بن ابوحازم فرمایا: ابو عبید بن مسعود ثقفی نے فرات کو نہروان تک عبور کیا، لوگوں نے اس کے پیچھے پل کو کاٹ دیا، جس سے وہ اور اس کے ساتھی قتل کئے گئے۔ بلاذری کا قول ہے، بعض نے کہا: ایک ہاتھی نے ابو عبید پر پاؤں رکھ دیا۔ جس سے وہ فوت ہو گئے تو ان کے بھائی حکم نے جھنڈا لے لیا، وہ شہید ہوئے تو جبر بن ابو عبید نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔

### ۱۰۲۲۰ ابو عبید زرقی

بعض نے کہا: عبید اللہ، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن قاری نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابن ابو عبید زرقی نے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ نکلے، جب رات ہوئی تو راستے میں ایک شخص سفر کر رہا تھا، فرماتے ہیں: ہم نے اس کے پاس رات گزاری جب صبح ہوئی تو کہا: تمہیں کیا ہوا اکیلے سفر کر رہے ہو؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ اس نے کہا: میں مسافر نہیں، میں اس پانی سے اس تک آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: انصاری۔ کہنے لگے: خوشخبری ہو۔ انہوں نے کہا: میں ان میں سے نہیں بلکہ ان کے موالی میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا: تو تم ان میں سے ہو.... پھر طویل حدیث ذکر کی۔ اس میں آپ ﷺ کا قول ہے: ”اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما“۔ اس میں یہ قول بھی ہے: ”ہمارے حلیف ہم میں سے ہیں اور ہمارے موالی ہم میں سے ہیں“۔

سے ہیں۔ ابن مندہ نے اسے مختصر نقل کیا ہے، ابو داؤد نے انصار کے فضائل میں ابن ابو عبیدہ زرقی کے طریق سے بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما“.... حدیث مختصر ہے۔

### ۱۰۲۲۱ ابو عبیدہ \*

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں، حاکم ابواحمد نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں، ترمذی نے شمائل میں اور دارمی نے شہر بن حوشب کے طریق سے ان کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ہانڈی پکائی، آپ ﷺ کو دست کا گوشت پسند تھا.... (الحديث) \*

اس کے رجال سوائے شہر بن حوشب کے صحیح ہیں، بغوی رحمہ اللہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مجھ سے عباس نے بحوالہ یحییٰ بن معین نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو عبیدہ جن سے شہر نے روایت کیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

### ۱۰۲۲۲ ابو عبیدہ \*

رفاعہ بن رافع کے مولیٰ ہیں، دولابی، طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبد اللہ بن معقل، بحوالہ ابو عبیدہ مولیٰ رفاعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ملعون ہے جس نے اللہ کے لیے سوال کیا، وہ شخص ملعون ہے جس سے اللہ کے لیے سوال کیا گیا تو اس نے نہ دیا۔“ \*

### ۱۰۲۲۳ ابو عبیدہ

بعض کا قول ہے: ابو مجن ثقفی کی کنیت ہے، ان کا نام ابو مجن ہے جو کنیت کی طرح رکھا گیا۔

### ۱۰۲۲۴ ابو عبیدہ بن جراح فہری

اس اُمت کے امین ہیں، سبقت لے جانے والے عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہو گئے۔ اپنے دادا کی طرف نسبت ہے، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۲۵ ابو عبیدہ بن عمرو \*

بن مھسن بن عتیک بن عمرو بن مہذول بن.... انصاری۔ ابو عمر نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہر معونہ میں شہید ہوئے۔

### ۱۰۲۲۶ ابو عبیدہ بن عمارہ \*

بن ولید بن مغیرہ مخزومی، اجنادین میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے، ان کی والدہ فاطمہ بنت ولید بن

\* اسد الغابہ (۶۰۷۳) الاستیعاب (۳۱۱۶) تجرید (۶۴/۲)

\* مسند احمد (۴۸۴/۴) (۴۸۵/۴) اسد الغابہ (۶۰۷۴) تجرید (۱۸۴/۲)

\* المعجم الكبير (۹۴۳/۲۲) مجمع الزوائد (۱۰۳/۳) جامع المسانید والسنن (۲۸۵/۱۴) کنز العمال (۱۶۷۲۵)

\* اسد الغابہ (۶۰۸۰) تجرید (۱۸۵/۲) اسد الغابہ (۶۰۷۸) الاستیعاب (۳۱۱۵) تجرید (۱۸۵/۲)

منغیرہ ہے، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، میں نے ان کے بھائی ولید بن عمارہ کے سوانح میں عمارہ کی والدہ کا قصہ ذکر کیا۔

### ۱۰۲۲۷ ابو عبیدہ

ابوراشد ازدی کے مولیٰ ہیں، عبدالقیوم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سکن، باوردی، حاکم نے ان کی کنیت ابو عبیدہ رکھی ہے۔

### ۱۰۲۲۸ ابو عبیدہ دیلی

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں، ابن ابو عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے مسافع میں ان کا ذکر کیا ہے، وہاں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۲۹ ابو عتاب اشجعی

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ابوما لک اشجعی نے بحوالہ عبدالرحمن بن نوفل، انہوں نے عتاب اشجعی سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ کی قراءت کے بارے میں جبکہ سونے کا وقت ہو۔ ابو نعیم کا قول ہے، اس میں صحیح ابواسحاق کی روایت بحوالہ فروہ بن نوفل، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، ابن اثیر کا قول ہے: لیکن ابن مندہ کے پاس معذور ہیں، کیونکہ اگر وہ ان کا تذکرہ چھوڑتا تو لوگ اپنے استدراک میں اس کا ذکر کرتے، اگرچہ ان سے روایت کرنے میں بعض راوی شاذ ہیں۔

میں کہتا ہوں: وہ ایسا ہی ہے، احتمال ہے کہ حدیث کی دو سندیں دو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوں۔

### ۱۰۲۳۰ ابو عثمان انصاری

ابن سکن اور طبرانی نے بطریق ابن ابوزناد بحوالہ ابو عثمان انصاری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور میں اپنی بیوی کے پاس تھا..... (الحديث) اس میں ہے: ”پانی سے پانی واجب ہے“۔ بعض نے کہا: بحوالہ عتب بن مالک وہ مشہور ہے۔ اس میں تعدد کا احتمال ہے۔

### ۱۰۲۳۱ ابو عثمان حجبی

وہ شبہ بن عثمان ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۳۲ ابو عثمان بکالی

ان کا نام عمرو بن عبداللہ ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

اسد الغابہ (۶۰۷۸) الاستیعاب (۳۱۱۵) تجرید (۱۸۵/۲)

اسد الغابہ (۶۰۸۲) تجرید (۱۸۵/۲) سورة الكافرون الآية (۱)

اسد الغابہ (۳۹/۵) اسد الغابہ (۶۰۸۷) تجرید (۱۸۵/۲)

طبرانی (۹۲۹/۱۲) جامع المسانید والسنن (۲۸۸/۱۴) اسد الغابہ (۴۰/۵)

۱۰۲۳۳ ابو عديسه

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۲۳۴ ابو عدي

ان کا نام طلب بن عمیر بن وہب ہے۔ بدری ہیں اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۳۵ ابو عذرہ

قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۲۳۶ ابو عرس

ابو عمر کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی: ”جس کی دو بیٹیاں ہوں انہیں کھلائے۔“ (الحدیث) فرماتے ہیں: یہ ضعیف مجہول طریق سے مروی ہے، اسی طرح اسے مختصر ذکر کیا ہے، حاکم نے بطریق اسحاق بن ادریس بحوالہ ابو عرس نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی دو بیٹیاں ہوں انہیں اپنی وسعت کے مطابق کھلائے پلائے اور پہنائے، اور ان پر صبر کرے تو اس کے لیے آگ سے حجاب ہو جائیں گی جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے۔“ پھر اسی طرح ذکر کیا، اور یہ اضافہ کیا: ”اس پر صدقہ اور جہاد نہیں۔“

۱۰۲۳۷ ابو عریان محارب

بغوی اور طبرانی وغیرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے بطریق خالد بن دینار بحوالہ محمد بن سیرین کہ ان سے نماز میں سہو کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو عریان نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک دن نماز پڑھی اور گھر میں چلے گئے، لوگوں میں ایک لمبے ہاتھوں والا شخص تھا۔۔۔۔۔ (الحدیث)

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے، ان سے محمد بن سیرین نے ذوالیدین کے قصے میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح روایت کی ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابو عریان ابو خلدہ کی غلط شکل ہے، بعض نے کہا: وہ ابو عریان یثیم بن اسود نخعی ہیں۔ پھر ابو عریان نخعی کی احادیث میں سے نقل کیا، وہ خطا ہے۔ کیونکہ ابو عریان نخعی صحابی نہیں۔ اور نہ ہی ان کا نبوت کا زمانہ پانا ثابت ہے، جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۱۰۲۳۸ ابو عریب ملیکی

عریب میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

اسد الغابہ (۶۰۸۹) تجرید (۱۸۶/۲) جامع المسانید والسنن (۲۸۹/۱۴) اسد الغابہ (۴۱/۵)

کنز العمال (۴۵۳۹۰) اسد الغابہ (۶۰۹۱) الاستیعاب (۳۱۲۷) تجرید (۱۸۶/۲)

طبرانی (۹۳۰/۲۲) جامع المسانید والسنن (۲۹۰/۱۴) مجمع الزوائد (۱۵۲/۲) اسد الغابہ (۴۱/۵)

### ۱۰۲۳۹ ابو عریض \*

ابو عمر کا قول ہے: ابو حاتم رازی نے بحوالہ ابو عریض ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ اہل خیبر میں سے رسول اللہ ﷺ کے رہنما (گائیڈ) تھے۔ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا کیا.... پھر منکر حدیث نقل کی۔ \*

اس حدیث کو حاکم نے کئیوں میں بحوالہ ابو حاتم نقل کیا ہے، اور اس کا تعاقب کیا ہے۔ فرماتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے خوف ہے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں مجھے نہ دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں! عنقریب تمہیں یہ دیا جائے گا۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے یہ کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں اس کی خبر تھی، انہوں نے فرمایا: ان کی طرف جاؤ اور انہیں کہو ابوبکر کے بعد مجھے یہ کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر“۔ انہوں نے پوچھا: عمر کے بعد کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عثمان“ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو خاموش ہو گئے۔

اس کا طریق ضعیف ہے کہ محمد بن جابر حنفی اور ان سے روایت کرنے والے ضعیف ہیں۔ لیکن اسے یعقوب بن عبد الرحمن حنفی نے بحوالہ محمد بن جابر اسے روایت کیا ہے۔ اسے ابو موسیٰ نے عبد اللہ بن موسیٰ بن اسحاق ہاشمی کے طریق سے بحوالہ یعقوب نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: میرے رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور قرض کا تقاضا کیا، آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا: پھر بھی باقی بچ گیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے، اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ابوبکر کے پاس آؤ“۔ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے، انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو، اگر ابوبکر بھی نہ ملیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو عمر کے پاس آؤ“۔ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے، انہوں نے کہا: آپ ﷺ سے پوچھو اگر عمر بھی نہ ملیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عثمان کے پاس آؤ“۔

### ۱۰۲۴۰ ابو عرہ ہذلی \*

ان کا نام یسار بن عبد ہے، بعض کا قول ہے: ابن عبد اللہ یا ابن عمرو، حاکم نے تین قول بیان کئے ہیں، پہلا قول اکثر ہے اسی پر بخاری نے اعتماد کیا ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے جنہوں نے کہا: ابن عمرو، ابواحمد عسکری نے نقل کیا ہے کہ وہ عبد اللہ اضافت کے ساتھ ہے، حاکم نے بحوالہ ابو نعیم فضل بن دُکین اسے نقل کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ مطرب بن عکاس ہیں، کیونکہ ابو عرہ اور مطرب کی حدیث ایک ہے، ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث ابو عرہ کے بعض طرق میں ان کا نام یسار ہے۔ جیسا کہ اسماء میں گزر چکا ہے۔

ترمذی رحمہ اللہ \* نے ان کی حدیث نقل کی ہے اور اپنے جامع میں بطریق ایوب بحوالہ ابو عرہ ان کا نام لیا ہے اور مرفوع حدیث نقل کی ہے: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی زمین میں مرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کی طرف کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے“۔ ترمذی کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، ان کا نام یسار بن عبد ہے۔

\* اسد الغابہ (۶۰۹۲) تجرید (۱۸۶/۲) \* جامع المسانید والسنن (۲۹۱/۱۴) اسد الغابہ (۴۲/۵)

\* اسد الغابہ (۶۰۹۳) الاستیعاب (۳۱۲۹) تجرید (۱۸۶/۲) \* ترمذی (۲۱۴۷)



حاکم نے بطریق عبداللہ بن ابوجمید بحوالہ ابو عزرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: ”پانچ چیزیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا“۔

### ۱۰۲۳۱ ابو عزیز بن عبدالرحمن

ان کا نام ابیض ہے، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۲۳۲ ابو عزیز بن جندب

بن نعمان، ابو عمر کا قول ہے: صحابی ہیں، مشہور نہیں۔ بعض نے کہا: جندب بن نعمان ہیں۔ رائج ہے کہ وہ ابو جندب ہیں اور ابو عزیز ان کی کنیت ہے۔ جیسا کہ اسماء میں گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۳۳ ابو عزیز بن عمیر

بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار عبدری، ابو عمر کا قول ہے ان کا نام زرارہ ہے صحابی ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے سماع حاصل ہے۔ اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ مشرکوں کے ساتھ بدر میں قیدی بنائے گئے۔

ابن اسحاق کا قول ہے: مجھ سے نبیہ بن وہب نے بیان کیا، فرماتے ہیں میں نے بحوالہ ابو عزیز سنا، فرماتے ہیں: میں بدر کے قیدیوں میں تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو“۔ ابن مندہ کا قول ہے جب انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا عنوان قائم کیا، ان سے نبیہ بن وہب نے روایت کیا، ان کی مسند معروف نہیں، پھر اپنی سند سے ذکر کیا جسے وہ خلیفہ بن خیاط تک لے گئے کہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے ان کا تعاقب کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کا اسلام لانا مجھے معلوم نہیں۔

زبیر بن بکار، ابن کلبی، ابو عبیدہ، بلاذری، دارقطنی نے کہا کہ ابو عزیز احد کے دن کافر قتل ہوئے۔ ابو عمر نے اسے رد کیا کیونکہ ابن اسحاق نے بنو عبدالدار سے مقتول گیارہ (۱۱) آدمیوں میں ابو عزیز کا ذکر نہیں کیا، ان میں ابو یزید بن عمیر شامل ہیں، اور خلیفہ بن خیاط سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر چھوٹ گیا ہے۔

### ۱۰۲۳۴ ابو عسیب

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ پہلے گزر چکا ہے کہ بعض نے کہا ان کا نام احمر یا سفینہ مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے، رائج یہ ہے کہ وہ اس کے علاوہ ہیں۔

احمد، حارث بن ابواسامہ، طبرانی، حاکم نے بطریق یزید بن ہارون بحوالہ مسلم بن عبیدان کے حوالے سے بخارا اور طاعون کے بارے میں حدیث نقل کی۔

اسد الغابہ (۶۰۹۴) تجرید (۱۸۶/۲) اسد الغابہ (۶۰۹۵) تجرید (۱۸۶/۲)

اسد الغابہ (۶۰۹۶) تجرید (۱۸۶/۲) السیرۃ النبویۃ (۴۳/۵)

اسد الغابہ (۶۰۹۷) الاستیعاب (۳۱۳۲) تجرید (۱۸۷/۲)

مسند احمد (۸۱/۵) المعجم الکبیر (۹۷۴/۲۲) جامع المسانید والسنن (۴۹۵/۱۴) مسند جامع (۳۰۹/۱۶)

حاکم کے ہاں بحوالہ ابوبصیر ان کی حدیث ہے۔ ابن مندہ نے دوسری حدیث بروایت حشر بن نباتہ، بحوالہ ابوبصیرہ نقل کی ہے، اس کی اسناد حسن ہیں۔

### ۱۰۲۳۵ ابو عسیم

بعض نے کہا: پہلے والے ہیں۔ بغوی، حاکم نے ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ بغوی کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں صحابی ہیں یا نہیں؟ دونوں نے بطریق حماد بن سلمہ انہوں نے ابو عسیم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ کہنے لگے: ہم آپ پر نماز جنازہ کیسے پڑھیں؟ انہوں نے کہا: اس دروازے سے تھوڑے تھوڑے داخل ہو اور نماز پڑھو۔ اور دوسرے دروازے سے باہر چلے جاؤ جب آپ ﷺ کو لحد میں رکھ دیا گیا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ کے پاؤں کی جانب کچھ درستی باقی ہے، میں اتر کر ٹھیک کر آتا ہوں چنانچہ قبر میں اترے، آپ ﷺ کے پاؤں کو بوسہ دیا اور لوگوں سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دو، جب آدھی پنڈلیوں تک مٹی پہنچی تو باہر نکل آئے، فرمانے لگے: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو کر آیا ہوں۔ اسی طرح ابومسلم کجی نے حماد کے طریق سے اسے نقل کیا ہے، اسے ابن مندہ نے ابوعصب کے سوانح میں نقل کیا ہے۔

### ۱۰۲۳۶ ابو عصب

بغوی نے ابوعصب کے سوانح میں لکھا ہے کہ اس سے پہلے ان کی حدیث بطریق حشر بن نباتہ گزر چکی ہے کہ مجھ سے ابوبصیر نے بحوالہ ابوعصب نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور مجھے بلایا، میں آپ ﷺ کے پاس آ گیا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بھی آپ کے پاس آ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ بھی آ گئے۔ پھر آپ ﷺ پیدل چلنے لگے، ہم آپ کے ساتھ تھے، یہاں تک کہ کسی انصاری کے کسی باغ میں گئے، ان سے کہا: ”ہمیں کھجوریں کھلائیں“۔ وہ کھجور کا خوشہ لے کر آ گئے۔ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے وہ کھالیا، پھر آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا، پانی پی کر فرمایا: ”قیامت کے دن تم سے اس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا“۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشہ اٹھا کے زمین پر دے مارا، جس کی کھجوریں نبی علیہ السلام کے سامنے بکھر گئیں اور حیران ہو کر کہنے لگے کیا قیامت کے دن ہم سے اس کی بھی پوچھ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! صرف تین چیزیں مستثنیٰ ہیں، اتنا کپڑا جس سے اپنا ستر ڈھانپے اور اتنا کھانا جس سے اپنی بھوک مٹا سکے۔ اور سر چھپانے کی جگہ جہاں گرمی اور سردی سے بچ سکے“۔ میں نے اس احتمال سے ان کا ذکر ابوعصب سے علیحدہ کیا ہے کہ یہ اور ہیں۔

### ۱۰۲۳۷ ابو عصیر

صاحب فردوس نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! مجھے دنیا

اسد الغابہ (۶۰۹۸) تجرید (۱۸۷/۲) مسند احمد (۸۱/۵) ۱۰۲۳۹ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

مسند احمد (۸۱/۵) جامع المسانید (۲۹۷/۱۴) المسند الجامع (۳۰۹/۱۶)

ایسی کر کے دکھا جیسا کہ آپ اپنے نیک بندوں کو دکھاتے ہیں۔ \* ان کے بیٹے نے ان کی سند نہیں بیان کی۔

### ۱۰۲۴۳ ابو عطیہ بکری \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن عمر کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم سے مسلم نے بحوالہ عبد اللہ ابوفاطمہ ازدی نقل کیا ہے۔ میں نے ابو عطیہ بکری سے سنا: میرے گھر والے مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے اور میں نوجوان لڑکا تھا، ابوفاطمہ نے کہا: میں نے ابو عطیہ کو دیکھا کہ سجستان میں جمعہ کی نماز پڑھا رہے تھے۔ \* وہ مدینہ کے باہر میل کے فاصلے پر ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے ابو عطیہ کو دیکھا کہ سر اور داڑھی سفید تھی میں نے انہیں دیکھا کہ سفید عمامہ \* باندھے ہوئے تھے۔

### ۱۰۲۴۹ ابو عطیہ مرنی \*

بکر بن سوادہ نے بحوالہ عبد الرحمن بن عطیہ، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، اہل مصر میں ان کا شمار ہے، ابن مندہ نے بحوالہ ابن یونس فرمایا۔

### ۱۰۲۵۰ ابو عطیہ \* (بے نسبت)

طبرانی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بغوی، حاکم نے بطریق اسماعیل بن عیاش، اور طبرانی نے بقیہ کے طریق سے، دونوں نے بحوالہ نجیر بن سعد، بحوالہ ابو عطیہ نقل کیا ہے: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فوت ہو گیا، بعض لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس پر نماز جنازہ نہ پڑھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کسی نے اسے کوئی عمل خیر کرتے دیکھا، ایک شخص نے کہا: اس نے فلاں فلاں رات ہمارے ساتھ چوکیداری کی۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر اس کی قبر کے پاس گئے اور اس پر مٹی ڈالی۔

فرمایا: ”تمہارے ساتھی خیال کرتے ہیں کہ تم اہل دوزخ میں سے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا تم سے غیبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“ \* اسماعیل کے الفاظ ہیں۔ بغوی کی روایت سے ابواحمد کے ہاں ہے، تم سے فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا، بقیہ روایت اس کے شروع میں ہے۔ ابو عطیہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، لوگوں نے کہا کہ ایک آدمی وفات پا گیا، انہوں نے کہا: ”کیا اسے کسی نے دیکھا ہے؟“ اس میں ہے، کسی نے کہا: میں نے اللہ کے راستے میں اس کے ساتھ چوکیداری کی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا لیکن تم سے فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بغوی کی روایت میں یہ اضافہ ہے یعنی اسلام۔

\* اتحاف السادة المتقين \* اسد الغابہ (۶۱۰۰) تجرید (۱۸۷/۲) \* یجمع جمع کی نماز پڑھ رہے تھے۔

\* جامع المسانید والسنن (۲۹۸/۱۴) (۴۵/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۶۱) تجرید (۱۸۷/۲)

\* اسد الغابہ (۶۱۰۲) تجرید (۱۸۷/۲)

\* المعجم الكبير (۹۴۵/۲۲) مجمع الزوائد (۲۸۸/۵) جامع المسانید والسنن الأحاد والمثنائی (۱۹۶/۵)

اسے ابو نعیم نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کے طریق سے نقل کیا ہے، ابو عمر نے ان کے حالات کو ابو عطیہ وادعی کے حالات میں ملا دیا ہے۔ فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے: ابو عطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہے، ابو ولید بن دباغ نے اس کا تعاقب کیا ہے کہ ابو عطیہ جن کے حالات بیان کیے جا رہے ہیں، ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔

حاکم نے بحوالہ واقدی اسے الگ ذکر کیا ہے۔ اور وادعی کے نام میں اختلاف ہے، ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جن کا نام معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جیسا انہوں نے کہا: ابواحمد کا قول ہے، ایک شخص فوت ہو گیا.... ان سے خالد بن معدان نے روایت کیا، مناسب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن عساکر کے کلام میں ہے کہ وہ ابو عطیہ مذبوح ہیں، حاکم نے مذبوح کو بھی ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں۔ ابوبکر بن ابومریم نے بحوالہ حماد بن سعد ان کے حوالے سے روایت کیا، محمد بن اسماعیل نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: گویا ابن عساکر نے جب ابوبکر بن ابومریم کے مذبوح شامی اور خالد بن معدان شامی کی روایت کو دیکھا، انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی ہیں، پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ کوئی اور ہیں، جیسا کہ ابواحمد نے کہا۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۲۵۱ ابو عطیہ

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ ابن سکین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ پھر عمرو بن ابو مقدام کے طریق سے بحوالہ ابو عطیہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ ابن سکین کا قول ہے: ”ان کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کی، دوسرے راویوں نے جائز کہا ہے کہ وہ وادعی ہوں۔“ اگر وہی ہیں تو حدیث مرسل ہے۔

### ۱۰۲۵۲ ابو عفیر

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

### ۱۰۲۵۳ ابو عقبہ فارسی

مولیٰ انصار، ان کا نام رُشید ہے۔ پہلے گزر چکا ہے۔ ابوداؤد نے بطریق ابواسحاق، انہوں نے بحوالہ عبدالرحمن بن ابو عقبہ فارسی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں اُحد میں شریک تھا، میں نے ایک شخص کو نیزہ یا تلوار ماری، اور میں نے کہا: ”لو! میں فارسی لڑکا ہوں۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے یہ کیوں نہ کہا: میں انصاری لڑکا ہوں؟“

یہ ابن اسحاق کے مغازی میں ہے۔ اس میں فرمایا: عبدالرحمن بن ابو عقبہ، بحوالہ ان کے والد۔

❖ اسد الغابہ (۶۱۰۳) الاستیعاب (۳۱۳۵) تجرید (۱۸۷/۲)

❖ ابوداؤد (۵۱۲۳) ابن ماجہ (۲۷۸۴) مسند احمد (۲۹۵/۵) جامع المسانید والسنن (۲۹۹/۱۴)

۱۰۲۵۴ ابو عقبہ

ابہان بن اوس اسلمی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۵۵ ابو عقبہ

قہی بن مخلد نے اپنی مسند میں حدیث روایت کی ہے۔ تجرید میں ان کا تذکرہ ہے۔ شاید وہ عقبہ فارسی ہیں۔ ان پر تنبیہ ہے کہ عقبہ کا اسماء میں ذکر ہے۔

بغوی نے ان کے سوانح ذکر کئے ہیں، فرماتے ہیں: ابو عقبہ فارسی اور بطریق داؤد بن حصین، بحوالہ عبدالرحمن بن ابو عقبہ ابو عقبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، اہل فارس کے مولیٰ تھے۔ فرماتے ہیں: میں اُحد کے دن حاضر تھا.... پھر اسے ذکر کیا۔

۱۰۲۵۶ ابو عقرب بکری

بنو عرتج سے ہیں، بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ، ان کا قول ہے: لیثی، وہ غلط ہے۔

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: خالد بن بحیر یا عوتج یا عرتج، ان کے جد اعلیٰ ابن خویلد کے نام کی طرح، بعض کا قول ہے: معاویہ بن خویلد، بعض نے کہا: بلکہ معاویہ ان کے بیٹے کا نام ابو نوفل ہے جو ان سے روایت کرتے ہیں، بعض نے کہا: ان سے روایت کرنے والے کا نام معاویہ بن مسلم ہے۔ اس وجہ سے ان کا نام مسلمہ ہے، ایک قول ہے کہ ابن عقرب، اس وجہ سے یہ ابو عقرب ان کے دادا ہیں، بعض کا قول ہے: ابو نوفل کا نام عمرو ہے۔

ابن سعد کا قول ہے: اہل مکہ میں سے تھے، پھر بصرہ میں رہے۔ بعض کا قول ہے: نہایت سخی تھے، نسائی کے پاس ان کی حدیث بطریق اسود بن سنان بحوالہ والد ابو نوفل بن ابو عقرب فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا، اس کی سند حسن ہے۔

حاکم نے دوسرے طریق سے بحوالہ والد ابو نوفل بن ابو عقرب لہب بن ابولہب کا قصہ نقل کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بد عادی کہ اسے درندہ کھائے۔

۱۰۲۵۷ ابو عقیل انصاری

صاع والے ہیں، صحیح میں حدیث ابن مسعود میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا تو ہم چند چیزیں صدقے میں لائے، ابو عقیل نے نصف صاع صدقہ دیا، ایک شخص نے اس سے زیادہ صدقہ دیا تو منافق کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کو اس صدقے کی ضرورت نہیں..... (الحدیث)

قنادہ نے اس آیت کی تفسیر میں ان کا نام لیا: وہ لوگ جو برضا و رغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں

۱۰۲۳۸ کے تحت گزر چکا ہے۔ \* اسد الغابہ (۶۱:۴) تجرید (۱۸۷/۲)

\* اسد الغابہ (۶۱:۶) الاستیعاب (۳۱۳۹) تجرید (۱۸۸/۲)



بناتے ہیں۔

اسے طبری وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے عبدالرحمن بن عوف اپنا آدھا مال لے آئے۔ انصار کے غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص حثاٹ ابو عقیل آگے بڑھے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں کھجور کے دو صاع کے عوض رات بھر کنوئیں سے ڈول کھینچتا رہا، ایک صاع میں نے اپنے گھر والوں کے لیے رکھ دیا اور دوسرا صاع یہ ہے، منافقوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ابو عقیل کے صاع سے غنی ہیں۔

اسے ابن ابوشبہ اور طبرانی نے اسی طرح اور طبرانی، باوردی نے بطریق موسیٰ بن عبیدہ بحوالہ ابو عقیل نقل کیا ہے کہ وہ رات بھر دو صاع کھجور کے عوض ڈول کھینچتے رہے.... پھر حدیث ذکر کی۔

موسیٰ ضعیف ہیں، لیکن قتادہ کی مرسل روایت سے ان کی تقویت ہوتی ہے۔ ابن مندہ نے سعید بن عثمان کے طریق سے بحوالہ ان کی دادی بنت عدی نقل کیا ہے کہ ان کی والدہ عمیرہ بنت سہل بن رافع ان دو صاع والے تھے جنہیں منافقوں نے لعن طعن کی، وہ اپنی بیٹی عمیرہ کے ساتھ ایک صاع کھجور کا صدقہ لے کر آئے.... (الحديث)

ابو عمر نے بحوالہ ابن کلبی نقل کیا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمن بن بجمان ہے، بنو اسد سے ہیں۔ ایک قول ہے: عبدالرحمن بن ثعلبہ بن بجمان ہے۔ تعدد کا احتمال ہے۔ کیونکہ ایک قصے میں نصف صاع ہے، دوسرے میں ایک صاع ہے۔ ابوخیثمہ کے ساتھ بھی اسی طرح پیش آیا، کعب بن مالک نے صحیح مسلم میں توبہ والی طویل حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۲۵۳ ابو عقیل بن لبید

بن ربیعہ عامری، جو مشہور شاعر ہیں۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس میں ان کی بیٹی کا قول ہے جنہوں نے ولید بن عقبہ کو مخاطب کیا:

”جب ابو عقیل کی طرف سے ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔“

### ۱۰۲۵۹ ابو عقیل بلوی

اوس کے حلیف ہیں۔ بنو جحجی سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہیں۔ ابن اسحاق نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن یا عبدالرحمن بن عبداللہ ہے۔

### ۱۰۲۶۰ ابو عقیل احمدی

بنو غوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں: مدنی ہیں، پھر بطریق ابن ابوجیبہ بحوالہ ابو عقیل احمدی کہ انہوں نے فرمایا: میری بیوی نے حج کا وعدہ کیا پھر مجھے غزوہ احد پیش آیا، اسے یہ بات ناگوار گزری، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا، وہ لوگوں میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کہو کہ رمضان میں عمرہ کرے کیونکہ وہ حج کے برابر ہوتا ہے۔“ ام عقیل میں ان کا ذکر آئے گا۔

سورة التوبة الآية (۷۹) \* جامع المسانيد والسنن (۳۰۳/۱۴) اسد الغابہ (۴۷/۵)

اسد الغابہ (۶۱۰۵) الاستيعاب (۳۱۳۸) تجرید (۱۸۸/۲) \* السيرة النبوية (۲۵۱/۲)

### ۱۰۲۶۱ ابو عقیل ملیلی

ان کا نام لاحق بن مالک ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۶۲ ابو عقیل جعدی

ان سے اسلم مولیٰ عمر نے روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ستو کا شربت پیا اور مجھے آخر میں دیا۔ ابو عمر نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر \* نے اور اسے ان سے پہلے والے کو ایک ہی قرار دیا ہے، لیکن حدیث ملیلی کا مدار مسور بن مخرمہ پر ہے۔ یہ ابو عمر نے فرمایا: وہ اسلم مولیٰ عمر سے ہے۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۲۶۳ ابو عقیل

عدی بن عدی کے دادا ہیں، ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں ان سے کہا گیا: وہ صحابی ہیں، مجھے ان کی کوئی حدیث یاد نہیں۔

### ۱۰۲۶۴ ابو عقیل ام عقیل میں ان کا ذکر آئے گا۔

### ۱۰۲۶۵ ابو عکر \*

بن ام شریک جنہوں نے اپنا نفس نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیا، بعض نے کہا: ان کا نام مسلم بن سلمیٰ ہے، اسی طرح ابو عمر نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ ابن ام شریک ہیں عجیب ہے۔ وہ ام شریک کے خاوند ہیں، اس کا واضح بیان ام شریک کے سوانح میں آئے گا، اسی طرح ایک قول ہے۔

وہ ام شریک بنت ابو عکر ہیں، صحیح روایت میں ہے لگتا ہے ابو عمر کے سامنے یہ نام الٹ ہو گیا، لیکن اس سے لازم آتا ہے کہ یہ ام شریک کے بیٹے کے حالات ہوں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ان کے شوہر کے حالات ہیں۔

ابن سعد نے بحوالہ منیر بن عبد اللہ دوسی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ام شریک کے شوہر اسلام لائے وہ غزیہ بنت جابر دوسیہ ہیں، ازد سے ہیں۔ وہ ابو عکر ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ان کے ساتھ قبیلہ دوس نے بھی ہجرت کی، ام شریک فرماتی ہیں: میرے پاس ابو عکر کے گھر والے آئے اور کہنے لگے: شاید تم اس کے دین پر ہو، میں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! میں اسی کے دین پر ہوں۔ انہوں نے کہا: کچھ شک نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہیں سخت تکلیفیں دیں گے۔ وہ ہمیں ہمارے گھر سے سوار کر کے لے گئے، ہم اس وقت ذی الخصلہ میں تھے، وہ صنعاء میں ہے۔ وہ چلے اور منزل پر پہنچنا چاہتے تھے، انہوں نے مجھے ایک سست اونٹ پر بٹھا دیا جس کا پالان اور رکاب سخت تھا۔ \*

وہ مجھے روٹی کے ساتھ شہد کھانے کو دیتے اور پانی کا ایک قطرہ نہ پلاتے، جب ٹھیک دوپہر ہوئی اور سورج گرم ہو گیا، ہم

\* اسد الغابہ (۶۱۰۷) تجرید (۱۸۸/۲) \* اسد الغابہ (۴۸/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۰۸) الاستیعاب (۳۱۴۱) تجرید (۱۸۸/۲) \* جمل ثقال البطی الثقیل

گرمی میں چل رہے تھے۔ یہ لوگ اترے اور خیمے لگا لیے۔

انہوں نے مجھے دھوپ پہ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ میری عقل، سماعت اور بینائی چلی گئی، انہوں نے میرے ساتھ تین دن ایسا کیا، وہ مجھے تیسرے دن کہنے لگے: اپنے دین کو چھوڑ دو، وہ فرماتی ہیں: مجھے معلوم نہیں وہ کیا کہہ رہے تھے، سوائے اس کے کہ کچھ کہہ رہے تھے، میں نے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف توحید کا اشارہ کیا، اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں اسی دین پر ہوں، میری حالت انتہائی نازک ہو گئی، اچانک میں نے اپنے سینے پر ڈول رکھنے کی ٹھنڈک محسوس کی، میں نے اسے پکڑا اور اس میں سے ایک گھونٹ پانی پیا۔ پھر وہ مجھ سے ہٹا لیا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا ہوا تھا، میں اسے پکڑ نہیں سکتی تھی، پھر میری طرف دوبارہ لٹکایا گیا، میں نے اس میں سے پانی پیا، پھر وہ بلند ہو گیا، میں اسے دیکھنے لگی تو وہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکا ہوا تھا۔ پھر میری طرف تیسری مرتبہ لٹکایا گیا، میں نے پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہو گئی، میں نے اپنے سر، چہرے اور کپڑے پر ڈالا۔ وہ لوگ باہر نکلے اور دیکھا، کہنے لگے: اے اللہ کی دشمن! تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا، میں نے ان سے کہا: اللہ کی دشمن میرے علاوہ ہے جس نے اس کے دین کی مخالفت کی، رہا تمہارا یہ قول کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، جو مجھے اللہ نے عطا کیا۔ وہ کہنے لگیں: وہ جلدی سے اپنے مشکیزوں اور برتنوں کی طرف گئے تو انہیں بندھا ہوا پایا جنہیں کھولا نہیں گیا تھا، وہ کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ تیرا رب ہی ہمارا رب ہے، جس نے ہمارے تم سے اس سلوک کے بعد تمہیں رزق دیا، اسی نے اسلام شروع کیا، پھر وہ اسلام لے آئے۔ ان سب نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، وہ میری ان پر فضیلت کو جانتے تھے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے کیا، یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے اپنے نفس کو ہبہ کر دیا تھا، وہ حسین و جمیل تھیں۔ لیکن عمر رسیدہ ہو چکی تھیں۔ کہنے لگیں: میں نے اپنے نفس کو آپ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا میں اسے آپ پر صدقہ کرتی ہوں، نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: کوئی عورت کسی مرد کے لیے اپنے نفس کو ہبہ کرے اس میں بھلائی نہیں، ام شریک کہنے لگیں: میں وہ ہوں، اللہ نے میرا نام مومنہ رکھا ہے، فرمایا: ﴿کوئی مومن عورت اگر اپنا نفس نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کرے.....﴾ (الآیۃ) ﴿جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی مرضی میں جلدی کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اگر یہ ثابت ہو جائے تو شاید ابو عکرفوت ہو گئے یا انہیں طلاق دے دی تھی، جنہیں یہ گمان ہے کہ انہوں نے اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تو یہ ام شریک دوسری ہیں، جیسا کہ خواتین کی کئیوں میں آئے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ میں نے ڈول کے بارے میں ان کا قصہ دوسرے طریق سے روایت کر دیا ہے۔ عنقریب ان کے سوانح میں آئے گا۔

### ۱۰۲۶۶ ابو علاء انصاری

بعض نے کہا: اُحد میں شریک ہوئے، طبرانی نے واقدی کے طریق سے بحوالہ ایوب بن علاء انصاری، انہوں نے اپنے

جامع المسانید والسنن (۴۴۰/۱۶) (۴۴۱/۱۶) اسد الغابہ (۴۹/۵)

سورة الاحزاب الآیۃ (۵۰) اسد الغابہ (۶۱۰۹) تجرید (۱۸۸/۲)

والد کے دادا سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ پر اُحد کے دن دو زہریں دیکھیں۔ \* اسے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ایوب بن نعمان ابو موسیٰ نے اسے دو طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو علاء / ابو نعمان۔

۱۰۲۶۷ ابو علاء \*

مولیٰ محمد بن عبد اللہ بن جحش ہیں، خلیفہ بن خیاط کا قول ہے: بنو اسد بن خزیمہ میں سے نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں، پھر ایک جماعت کا ذکر کیا، پھر فرمایا: محمد بن عبد اللہ بن جحش ان کے مولیٰ ابو العلاء۔

۱۰۲۶۸ ابو علقمہ بن اعور سلمیٰ \*

ابن اسحاق نے مغازی میں غزوہ تبوک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں آخر میں مارا، انہوں نے غزوہ تبوک میں شرکت کی رات کے وقت ابو علقمہ بن الاعور سلمیٰ نشے کی حالت میں آپ کے حجرہ تک پہنچ گئے یہاں تک کہ حجرے کا ایک کڑا کاٹ ڈالا، آپ ﷺ نے ان کی حالت دیکھ کر فرمایا: ”اسے تم میں سے کوئی شخص پکڑ کر اس کی جگہ پہنچا دے۔“ \* ابو موسیٰ نے اپنے استدراک وغیرہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۶۹ ابو علقثہ \*

بن عبید ازدی، ابن مندہ نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو راشد کے بھائی ہیں، ان کے بھائی کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے: ابن مندہ نے لفظی غلطی کی ہے، وہ ابو عبیدہ ہیں، ان کا نام قیوم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبد القیوم رکھا، ابو عبیدہ ان کی کنیت ہے، ابن اثیر \* نے ابو نعیم کو اسی پر برقرار رکھا ہے تو وہ وہم میں شریک ہیں۔ صحیح بات ابن مندہ کی ہے۔ عبد القیوم، ابو راشد کے مولیٰ ہیں، ان کے بھائی نہیں، ابو علقثہ ان کے بھائی ہیں، جیسا کہ ابن مندہ کا قول ہے، وہ ازد کے قبائل سے تھے، عبدان مروزی نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کا نام حارث ہے۔

۱۰۲۷۰ ابو علیہ حضرمی

بغوی رحمہ اللہ نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اسماء میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام حرمہ ہے۔

۱۰۲۷۱ ابو علی بن عبد اللہ \*

بن حارث بن رضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی قرشی عامری، فتح مکہ کے وقت اسلام لائے،

\* المعجم الكبير (۹۳۸/۲۲) جامع المسانيد والسنن (۳۲۳/۱۴) اسد الغابہ (۴۹/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۱۱) الاستيعاب (۳۱۴۲) تجريد (۱۸۸/۲) \* اسد الغابہ (۶۱۱۲) تجريد (۱۸۸/۲)

\* السنن الكبرى (۳۱۵/۸) اسد الغابہ (۵۰/۵) كنز العمال (۱۳۷۰۳)

\* اسد الغابہ (۶۱۱۳) تجريد (۱۸۸/۲) \* اسد الغابہ (۵۰/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۱۴) تجريد (۱۸۹/۲)

یمامہ میں شہید ہوئے، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن عبدالبر نے ان کی پیروی کی ہے۔

### ۱۰۲۴۲ ابوعلی

قیس بن عاصم تیمی منقری.... ابوعلی۔ طلق بن علی حنفی.... اور ابوعلی، معقل بن یسار مزی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۴۳ ابوعلی بن بجیر

یا بجیر، تجرید\* میں ان کا ذکر ہے، قبی بن مخلد کا حوالہ دیا ہے۔

### ۱۰۲۴۴ ابوعمارہ

براء بن عازب، اور ابوعمارہ خزیمہ بن ثابت انصاریان، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۴۵ ابوعمار

قدامہ بن مظعون، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۴۶ ابوعمار

بعض کا قول ہے: ابوعمار بن حباب بن منذر، ان کی طرح قتادہ بن نعمان دونوں انصاری ہیں۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۴۷ ابوعمار\*

مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حسن بن سفیان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بقیہ کے طریق سے بحوالہ عکرمہ اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں روایت کیا ہے کہ مجھ سے ابوعمار مولیٰ عمر نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے بھائی کے لقمہ کو نہ دیکھے۔“\*

ابونعیم نے اس کو نقل کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اس کی پیروی کی ہے۔

### ۱۰۲۴۸ ابوعمار انصاری\*

اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں بحوالہ عمر انصاری، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے بنو اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے۔“\* اسے طبرانی نے اپنے طریق سے اور ابو نعیم نے ان سے اور ابو موسیٰ نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔ طبرانی نے بطریق ابو نعیم فضل بن دکین، بحوالہ انصار کے ایک شیخ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے اور ان کا نام نہیں لیا۔

\* تجرید (۱۸۸/۲) \* التجرید (۱۶۶) \* اسد الغابہ (۶۱۱۹) تجرید (۱۸۹/۲)

\* جامع المسانید والسنن (۳۰۸/۱۴) کنز العمال (۴۰۸۱۶) اسد الغابہ (۵۱/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۱۸) تجرید (۱۸۹/۲) \* المعجم الكبير (۹۶۴/۲۲) مجمع الزوائد (۲۲۱/۲) اسد الغابہ (۵۱/۵)



### ۱۰۲۷۹ ابو عمر بن شیسیم عبدی

پھر محاربہ، ابن کلبی نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ کے پاس گئے، وہ عبد قیس کے شریف لوگوں میں تھے۔ رشاطی کا قول ہے: ابو عمر نے اور ابن فتحون نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

### ۱۰۲۸۰ ابو عمرو

بن بدیل بن ورقاء خزاعی، ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ اہل مصر کے ان رؤساء میں سے تھے جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا۔

میں کہتا ہوں: ان کے والد بدیل کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور ان کے دونوں بھائی عبد اللہ اور نافع جو بدیل کے بیٹے ہیں۔

### ۱۰۲۸۱ ابو عمرو جریر بن عبد اللہ، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۸۲ ابو عمرو\*

بن حفص بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ فاطمہ بنت قیس کے شوہر ہیں۔ بعض کا قول ہے: ابو حفص بن عمرو بن مغیرہ ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: احمد یا عبد حمید ہے۔ بعض نے کہا: ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے۔ ان کی والدہ دُرّہ بنت خزاعی ثقفیہ ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف گئے وہ وہیں وفات پا گئے، بعض نے کہا: بلکہ رائج ہے کہ وہ شام کی فتوحات میں لوٹے، علی بن رباح نے بحوالہ ناشرہ بن سہمی یہ ذکر کیا ہے، میں نے عمر کو کہتے ہوئے سنا، میں خالد بن ولید کے معزول ہونے کے بارے میں تم سے عذر کرتا ہوں، ابو عمرو بن حفص نے فرمایا: آپ نے ہم سے ایسے امیر کو معزول کر دیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا تھا، پھر قصہ ذکر کیا، اسے نسائی نے نقل کیا ہے۔

بنغوی کا قول ہے: مدینہ میں رہے، پھر محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلیٰ کے طریق سے بحوالہ ابو عمرو نقل کیا ہے، ان کی زوجہ فاطمہ بنت قیس ہے، پھر ان کا مختصر قصہ ذکر کیا۔

### ۱۰۲۸۳ ابو عمرو

سعد بن معاذ، اوس کے سردار ہیں، ابو عمر، سفیان بن عبد اللہ ثقفی، ابو عمرو، سوید بن مقرن مزی، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۸۴ ابو عمر

صفوان بن بیضاء فہری، ابو عمرو، صفوان بن معطل، ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۸۵ ابو عمرو\*

بن عدی بن حمراء خزاعی، ان کے بھائی عبد اللہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ ابو عمرو فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔

واقدي نے بطریق سلمہ بن ابو عبد الرحمن بن عوف، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو عمر بن عدی سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے سہیل بن عمرو کو دیکھا جب انہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی اطلاع ملی تو انہوں نے تلوار لٹکائی ہوئی تھی، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ دیا جو انہوں نے مدینہ میں دیا تھا، گویا انہوں نے اسے سنا تھا۔

### ۱۰۲۸۶ ابو عمرو بن مغیث

نسائی نے دو طریق سے ان کی حدیث نقل کی ہے، بحوالہ ابن اسحاق، ان میں سے ایک کے بارے میں فرماتے ہیں: مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس پر میں تہمت نہیں لگاتا، بحوالہ ابو عمرو بن مغیث دوسرے طریق سے اس واسطے کو ساقط کر دیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر دعا کے بارے میں حدیث ذکر کی، جب کسی بستی میں جانے کا ارادہ کرتے۔ اس حدیث کو ثقات وغیرہ کی ایک جماعت نے بحوالہ صہیب روایت کیا ہے، اور وہ محفوظ ہے۔ بحوالہ صاع بن کیسان، انہوں نے ابو مروان سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔

### ۱۰۲۸۷ ابو عمرو

عبادہ بن نعمان انصاری، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۲۸۸ ابو عمرو

بن کعب بن مسعود انصاری، بر معونہ میں شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کا نام معلوم نہیں۔

### ۱۰۲۸۹ ابو عمرو

ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۲۹۰ ابو عمرو انصاری

یحییٰ جمانی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے ابو اسحاق حمیری نے بحوالہ انس روایت کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے لیے کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے“۔ ایک شخص نے کہا: واہ واہ، اس کے بھائی نے اسے بلایا، انہوں نے کہا: اے ابو عمرو! جنت کا سودا نفع ہے، رب کعبہ کی قسم! اُحد کے اس پار جنت ہے، فرماتے ہیں، پھر وہ لڑنے لگے اور شہید ہو گئے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ مقتول سعد بن ربیع ہوں اور ان سے کہنے والے سعد بن معاذ ہوں، کیونکہ سعد بن ربیع اُحد میں شہید ہوئے، ان سعد بن معاذ کے ساتھ ان کا قصہ گزر چکا ہے۔

اسد الغابہ (۶۱۲۶) تجرید (۱۸۹/۲)

اسد الغابہ (۶۱۲۰) تجرید (۱۸۹/۲)

اسد الغابہ (۵۱/۵)

### ۱۰۲۹۱ ابو عمرو انصاری \*

دوسرے ہیں، طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر بن محمد صادق کے طریق سے بحوالہ ان کے والد، بحوالہ محمد بن حنفیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے صفین کے دن ابو عمرو انصاری کو دیکھا، وہ بدری اُحدی ہیں۔ وہ روزہ سے تھے۔ پھر فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ کے راستے میں تیر مارا اور وہ نشانے پر لگایا خطا گیا یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔“ وہ سورج کے غروب سے پہلے شہید ہو گئے۔ \* دوسری روایت میں یہ قصہ بحوالہ ابو عمرو ہے۔

### ۱۰۲۹۲ ابو عمرو شیبانی \*

حارث بن ابواسامہ نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حسان بن ابراہیم کرمانی بحوالہ ابو عمرو شیبانی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں بیٹھے تھے۔ کسی نے چڑیا کا بچہ پکڑ لیا اور وہ چڑیا ان کے خیموں پر منڈلانے لگی، تو نبی ﷺ نے بچہ کو واپس رکھنے کا حکم دیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچے پر شفیق ہے۔ میں کہتا ہوں: اگر یہ محفوظ نہیں، تو وہ سعد بن ایاس کے علاوہ ہیں جو مشہور تابعی ہیں، اگر وہ نبی کریم ﷺ سے نہیں ملے۔ میرا خیال ہے کہ اس حدیث کے صحابی ساقط ہیں، شیخ حارث اس میں ضعیف ہیں۔

### ۱۰۲۹۳ ابو عمرو نخعی \*

نبی کریم ﷺ کے پاس نخع سے آنے والے وفد میں تھے، ابو محمد بن قتیبہ نے غریب حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے لیے خواب کا ذکر کیا۔ ابن اثیر \* نے بحوالہ غسانی اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ زرارہ بن قیس، عمرو بن زرارہ کے والد ہیں، اسماء میں ان کا ذکر اور ان کی حدیث گزر چکی ہے۔

### ۱۰۲۹۴ ابو عمرو \*

بے نسبت۔ طبرانی، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ طبرانی نے ابن وہب کے طریق سے بحوالہ زائل بن عمرو، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن آئے، آپ کے دائیں طرف ابی بن کعب تھے، پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ”اے لوگو!..... الخ“ \* اسے ابن مندہ نے خالد بن نزار، بحوالہ ابراہیم بن طہمان، بحوالہ زائل اسی طرح نقل کیا ہے۔

\* اسد الغابہ (۶۱۲۱) تجرید (۱۸۹/۲) \* المعجم الكبير (۹۵۱/۲۰) مجمع الزوائد (۲۷۰/۵)

\* تجرید (۱۸۹/۲) \* اسد الغابہ (۶۱۲۷) تجرید (۱۹۰/۲)

\* اسد الغابہ (۵۳/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۲۸) تجرید (۱۸۹/۲)

\* المعجم الكبير (۹۵۲/۲۲) مجمع الزوائد (۸۱/۴) جامع المسانید والسنن (۳۱۲/۱۴)

### ۱۰۲۹۵ ابو عمرہ انصاری

بعض نے کہا: ان کا نام بشر یا بشیر ہے، پہلا قول ابو مسعود دوسرا ان کے پوتے یحییٰ بن ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابو عمرو کا ہے۔ ابن مندہ کی روایت ہے، بعض نے کہا: ان کا نام ثعلبہ بن عمرو.... نجار ہے۔ بعض نے کہا: ان کے بھائی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے اس کا یقین کیا ہے۔ ابن کلبی کا قول ہے: ان کا نام عمرو بن محسن ہے۔ پھر یہ نسب بیان کیا، دوسری جگہ فرمایا: ان کا نام بشر بن عمرو ہے نبی کریم ﷺ کے چچا زاد مقوم بن عبد المطلب کے شوہر ہیں۔

ابن مندہ نے بطریق یونس بن بکیر بحوالہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو عمرہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ بدر یا احد کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ کے پاس آپ کے (چچا زاد اور پھوپھی زاد) بھائی تھے، نبی کریم ﷺ نے پیادہ کو ایک ایک حصہ اور گھوڑ سوار کو دو دو حصے دیئے۔

ابوداؤد \* نے بطریق ابو عبد الرحمن مقری، انہوں نے بحوالہ ابو عمرہ انہوں نے اپنے والد کے دادا سے اسے نقل کیا ہے۔ امیہ بن خالد کے طریق سے بحوالہ آل عمرہ کا ایک شخص، انہوں نے اپنے والد کے دادا سے نقل کیا ہے۔ اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں فرمایا: روایت سے.... بحوالہ زید بن خالد جہنی بعض نے اس کی مخالفت کی ہے۔ فرمایا بحوالہ ابن ابو عمرہ، بحوالہ زید، حدیث میں ہے: سب سے اچھے شہید ہیں، اسے ابن جریج نے بحوالہ عبد الرحمن بن ابو عمرہ نقل کیا ہے۔

### ۱۰۲۹۶ ابو عمرہ انصاری

دوسرے ہیں، اسے ابو احمد حاکم نے اور مستغفری نے طبرانی نے بطریق دراوردی بحوالہ ایوب بن بشر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص بیمار ہوا، اسے ابو عمرہ کہا جاتا ہے، اس کے پاس رسول اللہ ﷺ آئے، اور اسے پکارا، اس کے گھر والوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، اگر یہ طاقت رکھتا ہے تو مجھے جواب دے گا۔“ فرماتے ہیں عورتیں چیخنا چلانا شروع ہو گئیں، انہیں مردوں نے خاموش کرایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں چھوڑ دو!...“ \* ابن عبد البر کا قول ہے: اگر وہ اس وقت فوت ہو گئے تو وہ ابو عمرہ والد عبد الرحمن کے علاوہ ہیں۔

### ۱۰۲۹۷ ابو عمرہ

بن سکن انصاری، زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں فرمایا: میم سے محمد بن حسن نے بحوالہ یحییٰ بن عبد اللہ بن ابوقنادہ فرمایا فرماتے ہیں: ابو عمرہ بن سکن احد میں شہید ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا، وہ مقبرہ بنو حرام میں سب سے پہلے دفن کئے گئے۔

\* اسد الغابہ (۶۱۲۹) الاستیعاب (۳۱۴۷) تجرید (۱۹۰/۲) \* ابوداؤد (۲۷۳۴)

\* اسد الغابہ (۶۱۳۰) الاستیعاب (۳۱۴۸) تجرید (۱۹۰/۲) \* اسد الغابہ (۵۵/۵)

\* پہلے والے میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۹۸ ابوعمیر

مسعود بن ربیعہ قاری، بنو زہرہ کے حلیف ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۹۹ ابوعمیرہ ازدی

مستغفری نے بحوالہ یحییٰ بن بکیر، انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے مصر آنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۰۰ ابوعمیلہ

قسم رابع میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۳۰۱ ابوعمیلہ خولانی

صحابی ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: عبداللہ بن عنبہ یا عمارہ، خلیفہ، بغوی، ابن سعد \* نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بغوی کا قول ہے: شام میں رہے۔ عبدالصمد بن سعید نے حمص میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حمص کے رجال میں فرمایا: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور عبدالملک کی خلافت تک زندہ رہے۔ وہ معاذ کے ہاتھ پر اسلام لانے والوں میں تھے، نبی کریم ﷺ اس وقت حیات تھے، وہ نابینا تھے، اسی طرح بطریق ابو زاہریہ بحوالہ ابوعمیلہ نقل کیا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، جمعہ کے دن سورہ جمعہ کی قراءت کے بارے میں حدیث ذکر کی، وہ نابینا تھے۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ، عمر وغیرہ سے روایت کی، ان سے بکر بن زرعہ، ابو زاہریہ، شریحیل بن سعد، لقمان بن عامر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

بغوی، ابن ماجہ نے بطریق جراح بن ملیح، بحوالہ بکر بن زرعہ نقل کیا ہے کہ میں نے ابوعمیلہ خولانی سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ قبلتین کی طرف نماز پڑھی، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

بغوی کی روایت میں ہے: میں نے ابوعمیلہ سے سنا، وہ اصحاب نبی ہیں، انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے جاہلیت \* میں خون کھایا۔

فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ اس دین کو تروتازہ رکھے گا، لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے گا۔“ \*

\* اسد الغابہ (۶۶۳۳) الاستیعاب (۳۱۵۶) تجرید (۱۹۰/۲)

\* طبقات کبریٰ (۱۶۵/۷) جامع المسانید والسنن (۳۱۹/۱۴) اسد الغابہ (۵۶/۵)

\* ابن ماجہ (حدیث: ۸) احمد (۱۷۷۹۹) الاحاد والمثنائی (۴۴۴/۴)



بغوی نے بقیہ کے طریق سے بحوالہ ابو عبیدہ خولانی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو رخنہ بھی پڑا وہ پُر ہو گیا، اللہ اسلام اور مسلمانوں کو تروتازہ رکھے گا۔ ابو عبیدہ دورِ جاہلیت کے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں، اسلام لائے، امام احمد رضی اللہ عنہ نے بحوالہ محمد بن زیاد نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے عمل صالح کی توفیق دیتا ہے، پھر اس پر موت آ جاتی ہے۔“

شرح کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ اہل شام نے فرمایا: وہ صحابی نہیں، وہ اہل یمن اور یرموک کی مدد کے لیے بھیجے جانے والوں میں تھے۔ ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: وہ صحابی نہیں، ابو زرہ دمشقی نے طبقہ العلویا میں ان کا ذکر کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملے ہوئے ہیں، اسے ابن عائد اور بخاری نے تاریخ میں نقل کیا ہے۔ بطریق طلیق بن شہر، بحوالہ ابو عبیدہ خولانی، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ آئے پھر قصہ ذکر کیا۔

ابن سعد \* نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو لوگ شام میں آئے، خلیفہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اہل شام کے تیسرے طبقے میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: ۱۱۸ھ میں وفات پائی، ابن عیسیٰ کا قول پہلے گزرا ہے، زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم!

ابن مبارک نے زہد میں بطریق محمد بن زیاد روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ خولانی کی مجلس میں تھے، عبد اللہ بن عبد الملک طاعون سے بھاگ کر آئے پھر ابو عبیدہ کے اس پر انکار کا قصہ ذکر کیا، فرماتے ہیں: ”جب طاعون آتا وہ لوگ جے رہتے ادھر ادھر نہ بھاگتے۔“

### ۱۰۳۰۲ ابو عوسجہ الضبی \*

حاکم نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اور بغوی نے دارقطنی نے افراد میں بطریق محمد بن اسحاق صنعانی بحوالہ عوسجہ، ان کے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیا، آپ ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ \* اسے بخاری نے اس طریق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں فوائد ابو عباس اصم میں غالی سند سے یہ روایت ملی ہے۔ بغوی کا قول ہے: محمد بن اسحاق صنعانی نے فرمایا: یہ خطا ہے، انہوں نے علی کے ساتھ سفر کیا۔

### ۱۰۳۰۳ ابو عوجاء

ابن ابی عوجاء کے سوانح میں مبہمات میں ان کا ذکر آئے گا۔

### ۱۰۳۰۴ ابو عوف

سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

\* مسند احمد (۲۰۰/۴) طبقات کبریٰ (۱۶۵/۷) \* اسد الغابہ (۶۱۳/۵) تجرید (۱۹۰/۲)

\* جامع المسانید والسنن (۳۲۱/۱۴) اسد الغابہ (۵۷/۵) \* بخاری (۶۱/۸)

### ۱۰۳۰۵ ابو عویمر اسلمی

مستغفری نے بطریق ابو اوئیس بحوالہ ابو عویمر اسلمی ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بجلی کی طرف اشارہ کرنے سے منع فرمایا۔

### ۱۰۳۰۶ ابو عیاش

زرقی انصاری، ان کا نام زید بن صامت ہے۔ بعض نے کہا: ابن نعمان، بعض نے کہا: ان کا نام عبید بن معاویہ ہے، بعض نے کہا: عبدالرحمن بن معاویہ بن صامت ہے۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے صلوة الخوف کے بارے میں روایت کیا، ابوداؤد، نسائی نے جید سند سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ بطریق شعبہ بحوالہ مجاہد ان کے حوالے سے فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ عسفان کے مقام پر تھے اور مشرکوں کے کمانڈر خالد بن ولید تھے، ابن سعد کا قول ہے: اُحد اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے، بعض کا قول ہے، خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔

### ۱۰۳۰۷ ابو عیاش

بعض کا قول ہے: ابن عائش یا ابن ابی عیاش، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا: ”جس نے صبح کے وقت لا الہ الا اللہ کہا....“۔ (الحدیث) سہیل بن ابوصالح کی روایت سے، بحوالہ ان کے والد، ان سے مروی ہے، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے بعض طرق میں ہے۔ بحوالہ ابن ابوعیاش، اس کے بعض طرق میں ہے، بحوالہ ابو عیاش زرقی، بعض نے کہا: پہلے والے ہیں، حاکم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ بعض نے کہا: اس کے علاوہ ہیں۔ ابوبشر دولابی کی کئیوں میں ہے، ابو عیاش زرقی، ان سے زید بن اسلم نے روایت کی حدیث: ”جو صبح کے وقت کہے.... الخ“۔

### ۱۰۳۰۸ ابو عیسیٰ

مغیرہ بن شعبہ ثقفی، مشہور صحابی ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### القسم الثانی از حرف عین

### ۱۰۳۰۹ ابو عاصم عبید بن عمیر لیشی۔

### ۱۰۳۱۰ ابو عائشہ عبداللہ بن فضالہ لیشی۔

### ۱۰۳۱۱ ابو عبداللہ کثیر بن صلت۔

### ۱۰۳۱۲ ابو عبدالرحمن سائب بن ابولبابہ۔

۱۰۳۱۳ ابو عبد الملك محمد بن عمر ابن حزم۔

۱۰۳۱۴ ابو عبد الملك مروان بن حکم۔

۱۰۳۱۵ ابو عتيق محمد بن عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق۔

۱۰۳۱۶ ابو عثمان عتبہ بن ابوسفیان، اسماء میں ان سب کا نام گزر چکا ہے۔

۱۰۳۱۷ ابو عثمان بن عبد الرحمن

بن عوف زہری، ان کی والدہ بنت ابو حسیر ہیں، یہ وہی ہیں جن سے عبد الرحمن بن عوف نے ہجرت کے شروع میں نکاح کیا، نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ جب ان سے نکاح کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری کا ہو“۔ صحیح میں اس کی خبر ہے، زبیر بن بکار نے عبد الرحمن کی اولاد کا ذکر کیا ہے۔ اس میں ابو عثمان ہیں، گویا وہ کمسنی میں وفات پا گیا، اس کا تعاقب نہیں کیا۔

۱۰۳۱۸ ابو عمیر \*

بن ابو طلحہ، زید بن سہل انصاری ہیں، اس قصے والے ہیں جس میں ہے: ”اے ابو عمیر! غیر (چڑیا) کا کیا ہوا؟“ \* یہ صحیحین میں بطریق ابوتیاج بحوالہ انس ہے، بعض نے کہا: ان کا نام حفص ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات میں وفات پا گئے۔ صحیح مسلم \* میں بطریق ثابت بحوالہ انس مروی ہے کہ ابو طلحہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا.... پھر اس کی موت کا قصہ نقل کیا، انہوں نے ابو طلحہ سے کہا: وہ پہلے سے سکون میں ہے اور ان کے ساتھ رات گزاری، نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو ان کے لیے برکت کی دعا کی، تو ان کے ہاں عبد اللہ بن ابو طلحہ پیدا ہوئے، ابو عمیر میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثالث از حرف عین

۱۰۳۱۹ ابو عالیہ ریاحی

ان کے مولیٰ ہیں، ان کا نام رفیع بن مہران ہے، جاہلیت کا زمانہ پایا، بعض نے کہا: خلافت ابو بکر میں آئے اور اس میں داخل ہوئے۔ بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں بطریق مسلم بن قتیبہ، بحوالہ ابوخلدہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابو عالیہ سے پوچھا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کی وفات کے دو سال بعد اسلام لایا۔

حاکم نے بطریق علی بن نصر جہنی بحوالہ ابوخلدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابو عالیہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں آپ کے دو یا تین سال بعد آیا، میں نے حافظ عبد الغنی مقدسی کی کتاب میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتاب اوہام ابو نعیم میں دیکھا ہے کہ ابو نعیم نے ابو عالیہ ریاحی سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت کی اور ان کے

سوانح میں ابو عالیہ براء کے سوانح میں سے کچھ ملا دیا۔

ابو عالیہ نے بحوالہ کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں سے ابن مسعود، ابوذر، حذیفہ اور علی ہیں۔ بحوالہ ابو موسیٰ، ابویوب، خوبان، رافع بن خدیج، ابو ہریرہ، ابوسعید وغیرہ روایت کیا۔

ان سے خالد حذاء، داؤد بن ابوہند، ابن سیرین، ربیع بن انس، بکر بن عبد اللہ مزنی، قتادہ، ثابت، حمید بن ہلال، منصور بن زاذان اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا۔

بعض نے کہا: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، ابو داؤد کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ابو عالیہ سے بڑھ کر قرآن جاننے والا کوئی نہ تھا۔ ان کے بعد سعید بن جبیر ہیں، فرماتے ہیں: نصر بن شمیل بحوالہ عاصم، میں نے ابو عالیہ سے کہا: تمہارے خیال میں بڑا کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابویوب، عجل کا قول ہے، ثقہ تابعی ہیں، کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابوخلدہ کا قول ہے: ۹۰ھ میں فوت ہوئے، ایک قول ہے: ۹۳ھ میں، مدائنی نے کہا: ۹۶ھ میں، ابو عمر ضریر نے کہا: ۹۸ھ میں فوت ہوئے۔ ابن حبان نے اسی کا یقین کیا ہے۔

### ۱۰۳۲۰ ابو عامر \*

بن عمرو بن حارث بن غیمان اسی، ذہبی نے تجرید \* میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کسی نے ان کا ذکر کیا ہو۔ وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھے، ان کے بیٹے مالک کی عثمان وغیرہ سے روایت ہے۔

۱۰۳۲۱ ابو عائشہ مسروق بن اجدع ہمدانی، کوفہ کے فقیہ ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۲۲ ابو عبید اللہ صناعی عبدالرحمن بن عسیلہ، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۲۳ ابو عبد اللہ جدلی ان کا نام عبد بن عبد ہے، ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۲۴ ابو عبد اللہ قیس بن ابو حازم الحمسی۔

۱۰۳۲۵ ابو عبد اللہ عمرو بن میمون ازدی، دونوں اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۳۲۶ ابو عبد اللہ اشعری

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جہاد کیا، خالد بن ولید اور امراء اجناد، معاذ بن جبل، یزید بن ابوسفیان، عمرو بن العاص، شریک بن حسنہ، ابو درداء سے روایت کی۔

ان سے ابوصالح اشعری، اسماعیل بن عبید اللہ بن ابوہاجر، زید بن واقد، یزید بن ابومریم نے روایت کی ہے، ابن سمیع نے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو زرہ دمشقی فرماتے ہیں: مجھے ان کا نام معلوم نہیں، مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا نام لیا ہو،

ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۳۲۷ ابو عبد اللہ قیسی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے، خلافتِ عمر میں عتبہ بن غزو ان کی معیت میں اصطر کا جہاد کیا اور اسے فتح کیا، پھر مالِ غنیمت حاصل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ کی طرف لکھا کہ انہیں ستر کے وظیفے میں اور ان کے عیال کو دس میں شامل کر دو۔ ہشام بن عمارہ نے اپنے فوائد میں ان کا ذکر کیا ہے، محمد بن خرم کی روایت بحوالہ یثیم بن عمران، وہ ان کے جدِ اعلیٰ ہیں۔

### ۱۰۳۲۸ ابو عبد الرحمن

حجر بن اُدبر، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۲۹ ابو عبد الرحمن

بے نسبت۔ ابوبکر نے ان کا قول سنا، ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ بخاری رحمہ اللہ نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم نے اس کی پیروی کی ہے۔ ان کا نام معلوم نہیں۔

### ۱۰۳۳۰ ابو عثمان اصبحی

جاہلیت میں عمرہ کیا، ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کی، ابن مندہ اور ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۳۳۱ ابو عثمان صنعانی

ان کا نام شراحیل بن مرثد ہے۔ ابوبکر کے زمانے میں مرتدین سے جہاد کیا، پہلے گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۳۳۲ ابو عثمان نہدی

عبدالرحمن بن معقل، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۳۳۳ ابو عذبه

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، خلافتِ عمر میں حمص آئے، یعقوب بن سفیان نے بحوالہ ابو عذبه حمصی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں عمر کے پاس چار کا چوتھا تھا جو شام سے آیا، ہم حج کے ارادے سے آئے تھے، اسی اثناء میں ہم اس کے پاس تھے..... پھر اہل عراق کا قصہ ذکر کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! ان پر ثقی لڑکے کو امیر بنا جو ان کی اچھائیوں کو قبول نہ کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر نہ کرے۔ ابن سعد نے اس روایت کی وجہ سے اہل شام کے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

اسد الغابہ (۶۰۵۲) تجرید (۱۸۳/۲) (۱۸۴/۲) اسد الغابہ (۶۰۸۴) تجرید (۱۸۵/۲)

طبقات الکبریٰ (۱۵۲/۷)



### ۱۰۳۳۲ ابو عذرہ

ابن ابوشیثمہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور مسلم نے کنیتوں میں ان کی پیروی کی ہے۔ اور اوہام میں ان کا شمار کیا ہے۔ ہاں! انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا صحابی نہیں، یہ بخاری، دولابی، حاکم کا قول ہے۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث بروایت عبداللہ بن شداد واسطی اخرج، بحوالہ ابو عذرہ نقل کی ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حمام \* میں جانے کے بارے میں حدیث ذکر کی، ابوزرعه کا قول ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا نام لیا ہو، ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک قول ہے کہ صحابی ہیں۔

### ۱۰۳۳۵ ابو عریان

یشم بن اسود نخعی، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۳۳۶ ابو عطیہ وادی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جہاد کیا، پھر ابن مسعود کے ساتھ رہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: مالک بن عامر یا ابن ابوعامر یا مالک بن حمزہ یا ابن ابوجمزہ یا عمرو بن جندب یا ابن ابوجندب۔  
ان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے پاس عمر بن خطاب کا خط آیا، بحوالہ ابن مسعود اور ابوموسیٰ وغیرہ روایت کی، ان سے ابواسحاق سبعتی، عمارہ بن عمیر، محمد بن سیرین، خیشمہ بن عبدالرحمن، اعمش اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی جنگوں میں شریک تھے۔  
ابوداؤد نے دوسری روایت میں فرمایا: خلافت عبدالملک میں وفات پائی، ابو عمر نے ان کے سوانح کو ابو عطیہ کے سوانح سے ملا دیا، جن سے خالد بن معدان نے روایت کیا، صحیح یہ ہے کہ دونوں الگ ہیں۔

### ۱۰۳۳۷ ابو عکرمہ

صعصعہ بن صوحان عبدی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۳۸ ابو علاء

قبیصہ بن جابر اسدی، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۳۹ ابو عمر

اسود بن یزید نخعی، عبداللہ بن قیس سلمانی، سعد بن ایاس شیبانی، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

\* اسد الغابہ (۶۰۸۸) الاستیعاب (۳۱۲۵) تجرید (۱۸۶/۲) \* ترمذی (۲۸۰۲)

\* اسد الغابہ (۶۱۰۲) تجرید (۱۸۷/۲)

## ۱۰۳۲۰ ابو عمرو حمیری

پھر سیانی، والد ابو زرعه، یحییٰ بن عمر فلسطینی نے ان کا ذکر کیا ہے، بعض نے کہا: ان کا نام زرعه ہے۔

ابن جو صا نے بحوالہ ابن سمیع طبقہ اولیٰ میں ان لوگوں میں کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ہیں اور انہوں نے جاہلیت کا

زمانہ پایا۔ عمر، ابو درداء، عقبہ بن عامر سے سنا۔

ان سے ان کے بیٹے، عمرو بن عبد الملک فلسطینی نے روایت کی۔ ابو زرعه نے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں فرمایا: ابو عمرو، ان کا

نام زرعه ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، رملہ میں اترے، یعقوب بن سفیان نے اہل مصر کے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

## ۱۰۳۲۱ ابو عمیلہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، فتح خیبر کے بارے میں ان سے قصہ نقل کیا۔ واقدی \* نے مغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔

بطریق عیسیٰ بن عمیلہ، بحوالہ ان کے والد کے دادا، فرماتے ہیں: میں وادی نجح میں تھا، مجھے اس وقت پتہ چلا جب بنی سعد اپنے

سامان اٹھائے بھاگے جا رہے تھے، میں ان کے سردار کے پاس آیا، پوچھنے پر اس نے بتایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لشکر اچانک آ گیا، ہم

نہتے تھے، طاقتِ مقابلہ نہ تھی اس سے پہلے وہ قریظہ پر چڑھائی کر چکے ہیں، اب وہ خیبر میں ان کی طرف روانہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کے بیٹے علیہ کی ان سے اسلام کے بارے میں روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلام لائے، لیکن مجھے

معلوم نہیں کہ کسی نے تصریح کی ہو کہ انہوں نے اسلام لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔

## ۱۰۳۲۲ ابو عنبس

حجر بن عنبس کوئی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

## ۱۰۳۲۳ ابو عیال

بن ابو عتبہ ہذلی، بنو ضباعہ بن سعد بن ہذیل سے ہیں، عبد بن وجرہ ہذلی کے ماں شریک بھائی ہیں، ابن عسا کرنے ان کا

ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مختصری ہیں، جاہلیت کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ خلافتِ عمر میں جہاد کیا، پھر مصر گئے، پھر خلافتِ معاویہ

تک زندہ رہے اور یزید بن معاویہ کے ساتھ روم کی طرف جہاد کیا، معاویہ کی طرف قصیدہ لکھا۔ اس واقعہ کے بارے میں فرمایا: ص

”معاویہ بن صخر تک یہ پیام پہنچا دو کہ ایک جلد باز بہادر تمہارا مشتاق ہے۔ تمہارے بعد جنگ میں ابراج کی

جانب ہمیں ایک الو ملا ہے جو پر جھاڑتا ہے۔ ایسا عجیب معاملہ ہے جس سے دل تنگ ہوتے اور اس کے

سامنے لوگوں کو اپنی روح نظر آ رہی تھی اور اس سے چھٹکارا بھی نہ تھا۔“

ان کے والد کا نام آیانون کے باء ہے یا تا۔ اس میں اختلاف ہے۔

## القسم الرابع از حرف عین

### ۱۰۳۴۴ ابو عامر انصاری

ان سے فرات بہرانی نے روایت کیا کہ انہوں نے اہل دوزخ کے بارے میں پوچھا، ابن مندہ نے اسے مختصر نقل کیا ہے، وہم ہے، وہ ابو عامر اشعری ہیں، قسم ثالث میں فرات کے سوانح میں حدیث گزر چکی ہے۔

### ۱۰۳۴۵ ابو عامر ثقفی

ان سے محمد بن قیس نے روایت کیا، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ولید بن مسلم کے طریق سے بحوالہ محمد بن قیس، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: ”خواب میں سبزہ دیکھنا جنت ہے، کشتی نجات، عورت بھلائی، بوجھ غم، دودھ فطرت، میں بیڑی کو ناپسند کرتا ہوں اور قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔“

ابن مندہ کا قول ہے: اسی طرح حیم نے بحوالہ ولید روایت کیا ہے، دوسرے راویوں نے کہا: بحوالہ ابو عامر۔ قسم اول میں ابو عامر ثقفی کے سوانح میں اسی طرح گزر چکا ہے۔ لیکن یہ دوسری حدیث ہے، ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھا کہ ابو عامر ایک ہیں اور حدیث، خواب میں سبزہ دیکھنا وہ کسی اور شخص سے مروی ہے۔

### ۱۰۳۴۶ ابو عامر انصاری

حظله غسیل ملائکہ کے والد ہیں، دارقطنی نے جو مؤلف میں ذکر کیا ہے، ابو موسیٰ نے اس کے متعلق ذکر کیا ہے، کوئی سند سے جو ضعیف ہے، اسے اُجلیج تک لے گئے ہیں، بحوالہ ابن عباس، فرماتے ہیں: اوس نے ابوقیس بن اُسلت اور ابو عامر والد غسیل ملائکہ کو، اور خزرج نے اسعد بن زرارہ کو اور معاذ بن عفراء کو بھیجا، وہ مسجد میں آئے، تو وہاں رسول اللہ ﷺ تھے، وہ انصار میں سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملے، یہ روایت شاذ ہے کہ ابو عامر ان لوگوں کے ساتھ تھے جو انصار میں سے پہلی مرتبہ آئے تھے، ہو سکتا ہے کہ راوی نے ان سے یاد کیا ہے، ان کی حکایت میں ایسی بات نہیں جو ان کے اسلام لانے پر دلالت کرے اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں بھی کسی نے ان کا شمار نہیں کیا، اور اگر بالفرض بیعت کرنے والوں میں ان کا نام مل بھی جائے تو لگتا ہے وہ مرتد ہو گئے تھے، کیونکہ ان کا مسلمانوں سے جدا رہنا اور مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی مدد کرنا اور بعض جنگوں میں ان کا ساتھ دینا یہاں تک کہ ان کے بیٹے حظله نے ان پر حملہ کرنا چاہا تھا پھر اسلام کے بارے میں ان کی فریب کاریاں سیر و مغازی میں مشہور ہیں۔ انہی کی وجہ سے منافقوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اور اس شخص کے لیے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے برسر پیکار رہ چکا ہے﴾۔

اسد الغابہ (۶۰۳۹) تجرید (۱۸۲/۲) اسد الغابہ (۶۰۴۰) تجرید (۱۸۲/۲)

جامع المسانید والسنن (۲۴۸/۱۴) کنز العمال (۴۱۴۶۴) اسد الغابہ (۲۶/۵)

اسد الغابہ (۶۰۴۱) تجرید (۱۸۲/۲) اسد الغابہ (۲۶/۵)

اسد الغابہ (۲۷/۵) سورة التوبة (۱۰۷)

## ۱۰۳۴ ابو عائشہ

بے نسبت۔ ابو نعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کی پیروی کی ہے۔ دونوں نے بطریق حسن بن سفیان نقل کیا ہے، فرماتے ہیں ہم سے اسحاق بن بھلول بن حسان نے بحوالہ ابو عائشہ نقل کیا ہے، وہ سچے آدمی تھے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک صبح ہمارے پاس آئے، اور فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور تر ازو دیئے گئے۔“ (الحديث) اس میں ہے: ”ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت کو رکھا گیا، میرا ان سے وزن کیا گیا، تو میرا وزن ان سے زیادہ تھا۔“

اسی طرح یعقوب بن مشبہ نے مسند عل میں نقل کیا ہے، بحوالہ اسحاق بن بھلول، اسے ان سے ابن فتحون نے اپنی کتاب اوہام بن عبد البر میں نقل کیا ہے، یعقوب کا کلام نقل نہیں کیا، سوائے اس مقام کے جس میں اسے نقل کیا، زیادہ لائق ہے کہ یہ مسند ابن عمر میں ہو، اس میں وہم کا ہونا مشکل ہے۔ اس میں سے ایک صحابی ساقط ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابو عائشہ صحابی ہیں، ایسا نہیں ہے۔ بخاری نے کئی المفردہ میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو داؤد الحفزی نے اس سند میں برابر فرمایا، ان کے قول رجل صادق کے بعد بحوالہ ابن عمر، فرماتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے.... پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

حاکم نے کنیتوں میں اس کی پیروی کی ہے، ابو عائشہ نے فرمایا: وہ سچے شخص تھے، ان سے عبد اللہ بن عمر نے روایت کی، ان سے عبد اللہ بن مروان نے روایت کی، اسی طرح ابن حبان نے ”ثقات تابعین“ کے آخر میں فرمایا: ابو عائشہ نے بحوالہ ابن عمر روایت کی، ان سے عبد اللہ بن مروان نے روایت کی، یہ وہم ابن اثیر ذہبی اور اس شخص پر ہے جس نے ان دونوں کی پیروی کی۔

## ۱۰۳۸ ابو عائشہ

دوسرے ہیں۔ بغوی اور ابن ابی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ممکن ہے یہ پہلے والے ہوں۔ ابو نعیم نے ان کی بات اختیار کی ہے۔ چنانچہ وہ ان کی حدیث سابقہ شخصیت کے حالات میں نقل کرتے ہیں جبکہ وہ اور ہیں۔ ان کی حدیث بطریق یحییٰ بن سعد بواسطہ خالد بن معدان بحوالہ ان کے نقل کی ہے کہ یہود نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے: ہمارے سامنے تو رات کے ان ابواب کی تشریح کریں جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا باتیں ہیں؟ پھر اس حدیث کا ذکر کیا۔ بغوی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: انہوں نے آپ سے ملک الموت کے بارے میں پوچھا تھا، آپ نے فرمایا: ”وہ آدم علیہ السلام کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کا قتل کیا تھا۔“ ابو احمد الحاکم نے دونوں میں فرق کیا ہے، ان کے متعلق کہا ہے: ابو عائشہ مولا سعید بن عاص، ابو موسیٰ اشعری اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے اور ان سے مکحول، خالد بن معدان روایت کرتے ہیں، یہ تابعی ہیں۔

میں کہتا ہوں: حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ سے ان کی مروی روایات سنن ابی داؤد میں تکبیرات عید میں ہیں۔

اسد الغابہ (۶۰۴۷) تجرید (۱۸۲/۲) مسند احمد (۷۵/۲) مجمع الزوائد (۵۸/۹)

اسد الغابہ (۲۸/۵) (۲۹/۵) تجرید (۱۶۵) مسند احمد (۷۵/۲) مجمع الزوائد (۵۸/۹)

### ۱۰۳۴۹ ابو عبد اللہ الخطمی \*

ان کی ایک غریب حدیث ہے۔ تجرید \* میں ایسا ہی لکھا ہے، یہ وہی ابو عبد اللہ سعدی ہیں جن کا ذکر انہوں نے اسی طرح ان کے بعد کیا ہے کہ ان کی حدیث یلیح بن عبد اللہ نے نقل کی ہے۔۔۔۔۔ وہم سے ان کا دوبارہ ذکر کر دیا۔ جبکہ ان کے اصل مسودے میں لکھا ہے ابو عبد اللہ الخطمی حجازی انصار کے فرد ہیں۔ ان کی حدیث ابن ابی فدیہ نے عمر بن محمد سے بحوالہ \* یلیح بن عبد اللہ روایت کی ہے۔ اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہیں لکھا۔ جو ان کا اچھا اقدام ہے۔ جب ذہبی \* نے انہیں دوسرے مقام پر خطمی کے بجائے سعدی لکھا دیکھا تو وہ انہیں دوسری شخصیت سمجھ بیٹھے۔

### ۱۰۳۵۰ ابو عبد اللہ \* (بے نسبت)

نبی ﷺ کا ساتھ نصیب ہوا ہے اور آپ سے اللہ کی راہ میں چلنے کی فضیلت کے بارے حدیث روایت کرتے ہیں، ان سے ابو مصح مقری نے روایت کی ہے، مالک بن عبد اللہ خثعمی کے حالات میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ جابر بن عبد اللہ انصاری اس سے ابن الاثیر نے خبردار کیا ہے اور نہ ذہبی نے۔

### ۱۰۳۵۱ ابو عبد الرحمن اشعری \*

بقول بعض: اشجعی۔ نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں: ”پاکی ایمان کا نصف حصہ ہے۔“ \* (جسے ”صفائی نصف ایمان ہے“ سے تعبیر کیا جاتا ہے)۔ اسے ابن مندہ اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے، ابن مندہ فرماتے ہیں: درست ”ابو مالک اشعری“ سے ہے۔ ایسا ہی ابن الاثیر \* نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ ”بقول بعض: اشجعی“۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتاب میں نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر صرف اس طرح کیا ہے کہ یحییٰ بن میمون، یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ زید بن سلام، وہ ابو سلام وہ ابو عبد الرحمن اشعری سے۔۔۔۔۔ پھر وہ حدیث ذکر کی۔ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو ابان العطار نے یحییٰ سے نقل کیا تو کہا: ابو مالک سے مروی ہے جو درست ہے، ابو نعیم نے ان کا اتباع کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: ان کی وہ روایت جس کی ابن مندہ نے تصویب کی ہے اسے مسلم نے نقل کیا ہے۔

### ۱۰۳۵۲ ابو عبد الرحمن الصنابحی \*

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مدینہ کے رہائشی تھے، پھر بطریق صلت بن بہرام، حارث بن وہب سے بحوالہ ابو عبد الرحمن صنابحی یہ حدیث روایت کی ہے: میری امت جب تک تین کام نہیں کرے گی مضبوط رہے گی۔ \* جب تک یہود

\* اسد الغابہ (۶۰۵۰) تجرید (۱۸۲/۲) \* تجرید (۱۶۵)

\* المعجم الكبير (۷۴۹/۲۲) مجمع الزوائد (۹۹/۲) جامع المسانید (۲۵۸/۱۴) كشف الاسرار (۵۰۰)

\* تجرید (۱۸۲/۲) \* اسد الغابہ (۶۰۵۷) تجرید (۱۸۳/۲) \* اسد الغابہ (۶۰۵۸) تجرید (۱۸۳/۲)

\* مسند احمد (۲۴۲/۵، ۲۴۳) \* اسد الغابہ (۳۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۰۶۳) تجرید (۱۸۳/۲)

\* اسد الغابہ (۶۰۶۳) تجرید (۱۸۳/۲)



کی مشابہت میں مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرے گی..... (حدیث) \* اگر یہ ثابت ہو جائے کہ صناع بن اعمر کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے تو یہ وہی ہیں ورنہ وہم ہے۔ ادھر ابن الاثیر \* کا قول ہے: ابو عبد الرحمن صناعی ان سے حارث بن وہب روایت کرتے ہیں، بقول بعض: یہ وہی ہیں جن سے عطاء بن یسار تاروں کے چڑھنے تک مغرب میں تاخیر کی ممانعت والی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور ابو عبد اللہ صناعی دوسرے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کا دور نہیں پایا ہے اور مذکورہ حدیث جو نماز مغرب کے بارے میں ہے ان کی حدیث ہے۔ رہی ان کی یہ بات کہ ابو عبد اللہ صناعی اور ہیں جنہوں نے دور نبوی نہیں پایا، ایسا نہیں جیسا انہوں نے کہا۔ چنانچہ میں نے عبد اللہ الصناعی کے حالات میں جو عبادلہ میں ہیں اس کی وضاحت کر دی ہے کہ وہ عبد اللہ ہیں جو ان کا نام ہے نہ کہ کنیت۔ جو بات اہل علم کی گفتگو سے حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ صناعہ تین ہیں۔ عبد اللہ جن سے عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ جس نے انہیں ابو عبد اللہ کہا اسے وہم ہوا ہے۔ شاید یہ وہ ہیں جن کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور صناع نام ہے نسب نہیں۔ ابن الاثیر تو یہ بلا اختلاف صحابی ہیں۔ اور جس نے انہیں صناعی کہا اسے بھی وہم ہوا ہے۔ ابو عبد الرحمن بن عیلہ صناعی جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے جو مخضرمی ہیں شرف صحابیت سے محروم ہیں۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ آئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں جس نے ان کا نام عبد اللہ بتایا وہ اس کا وہم ہے۔

### ۱۰۳۵۳ ابو عبید \*

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے یا نہیں۔ بطریق جبیر بن سعد بحوالہ ابو عبید مرفوع روایت کیا ہے: ”ابن آدم کا دل چڑیا کی طرح ہے جو دن میں سات مرتبہ پلٹتا ہے۔“ \* اس سند میں صحیح ابو عبیدہ ہیں وہ ابن جراح ہیں، اسی طرح ابن ابودنیا، حاکم اور بیہقی نے شعب میں اس طریق سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند منقطع ہے، کیونکہ خالد بن معدان ابو عبیدہ بن جراح سے نہیں ملے۔

### ۱۰۳۵۴ ابو عثمان بن سنہ \*

خرزاعی کعمی، حدیث کو مرسل روایت کیا ہے۔ بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابوعاصم نے کتاب الجہاد میں قصہ طائف میں اپنے طریق سے مرسل حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا: بہت سے لوگوں کا خیال ہے..... الخ، کہ ابو عثمان سنہ کو شرف صحابیت حاصل ہے، ایسا نہیں، وہ تابعین.....

اسے ابن مندہ نے ربیع بن سلمان کے طریق سے بحوالہ زہری، انہی سے لیلۃ الجن کے بارے میں نقل کیا ہے۔ اسے حرمہ نے بحوالہ ابن مسعود نقل کیا ہے، اسے ابو نعیم نے نقل کیا ہے، اور اسے ٹھیک کہا ہے۔ اسی طرح لیث نے بحوالہ یونس نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: اسی طرح نسائی کے ہاں بحوالہ ابن وہب مروی ہے، ابو عثمان نے بحوالہ علی اور ابن مسعود وغیرہ روایت کیا

\* المستدرک (۳۷۰/۱) المعجم الكبير (۹۴/۸) مجمع الزوائد (۳۱۱/۱) (۳۲/۳)

\* اسد الغابہ (۳۳/۵) \* اسد الغابہ (۶۰۷۷) تجرید (۱۸۵/۲)

\* مستدرک (۳۰۷/۴) (۳۲۹/۴) \* اسد الغابہ (۶۰۸۶) تجرید (۱۸۶/۲)

ہے، ان سے زہری نے روایت کیا ہے۔ ابو زرہ کا قول ہے: مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔ یونس نے بحوالہ زہری نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابو عثمان بن سنہ نے نقل کیا ہے، وہ اہل دمشق میں سے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان لوگوں کے ساتھ آئے جو اہل شام سے ان کے پاس آئے تھے۔ وہ ان کی مجلس میں آتے تھے۔ حرمہ بن یحییٰ کے نسخے میں بحوالہ براء بن مقری ان کی حدیث موجود ہے۔ ابن مسعود کی حدیث میں عثمان بن سنہ خزاعی ہیں، وہ اہل شام میں سے ہیں، ابن مقری کا قول ہے: اصل مسودہ میں عثمان تھا، ابو عثمان صحیح کر لیا، یہی صحیح ہے۔

### ۱۰۳۵۵ ابو عشاء دارمی

ابن اشیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔\* فرماتے ہیں: بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ صحیح نہیں، ان کے والد صحابی ہیں۔

میں کہتا ہوں: سنن میں ان کی حدیث بطریق حماد بن سلمہ بحوالہ والد ابو عشاء ہے، ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ میں مبہمات میں اس کی وضاحت کروں گا، جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اشیر نے ان کا نام نہیں لیا۔ وہ ابن شاہین ہیں، مالک بن قہطم کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ روایت ان کو بحوالہ ان کے والد معلوم ہے، تمام الرزای نے تصنیف میں ان کی حدیث کو ذکر کیا ہے اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا وہ غریب احادیث ہیں۔ اس کے اکثر حصے میں اختلاف ہے سوائے اس حدیث کے جو سنن میں ہے اور دوسری مسند میں ہے۔

### ۱۰۳۵۶ ابو عصیمہ انصاری

ابو معشر نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابو عمر نے ان کا تعاقب کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ لفظی غلطی ہے، وہ ابو حمیضہ ہیں، جیسا کہ حائل گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۵۷ ابو عقیل

بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن بیحان بلوی، اوس کے حلیف ہیں، بدر میں حاضر ہوئے، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ذہبی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، ان سے پہلے ابو عقیل بلوی کا ذکر ہے۔ ان کا نام عبدالرحمن بن عبد اللہ ہے۔ جو بنو نجیح کے حلیف ہیں، بدر میں شریک ہوئے، ان کے دو شمار کرنے میں وہم ہے۔ بنو نجیح اوس سے ہیں۔ ابن اشیر\* نے ایک سے زیادہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرماتے ہیں: ابو عقیل کا نام عبدالرحمن بن عبد اللہ بلوی ہے، پھر اوسی ہیں جو بنو نجیح بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ میں کہتا ہوں: عمرو بن عوف وہ ابن مالک بن اوس ہیں۔

### ۱۰۳۵۸ ابو علاء عامری

باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق اسود بن شیبان بحوالہ ابو علاء نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں بنو عامر

\* اسد الغابہ (۶۰۹۹) تجرید (۱۸۷/۲) \* اسد الغابہ (۴۴/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۰۵) تجرید (۱۸۸/۲)

\* اسد الغابہ (۴۷/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۱۰) تجرید (۸۸/۲)

کے وفد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سردار اور ہم پر دسترس رکھنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہرو! ایسا نہ کہو، اپنی بات کہو، شیطان تمہیں دلیر نہ کرے، سردار (وقادر) تو اللہ تعالیٰ ہے۔“

ابن مندہ کا قول ہے، اسی طرح اسود نے روایت کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے، ابو نعیم قول ہے، صحیح یہ ہے۔ بحوالہ ابو علاء انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، ابو علاء وہ یزید بن عبد اللہ بن ثخیر ہیں، ان کے والد صحابی ہیں، اور وہی آئے تھے۔

اسے قتادہ نے بحوالہ والد ابو علاء نقل کیا ہے، اور اسے ابو نصرہ نے بحوالہ والد مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر نقل کیا ہے، یہ ان کی حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: اسی طرح ابوداؤد نے ابوسلمہ شعیب بن مہدی کی روایت سے بحوالہ مطرف نقل کیا ہے، میرے والد نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا۔

۱۰۳۵۹ ابوعلیط جمحی صحیح یہ ہے: ابوعلیط۔

۱۰۳۶۰ ابو عمرو بن حماس

معروف تابعی ہیں۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: اہل حجاز میں ان کا شمار ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، بطریق ابن ابوزب، بحوالہ ابو عمرو بن حماس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے: ”عورتوں کے لیے راستے کا درمیانی مقام نہیں“ (یعنی دائیں یا بائیں ہو کر وقار سے چلیں)۔

حماس کا ذکر ان لوگوں میں گزر چکا ہے جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے، ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے۔ خلیفہ کا قول ہے: ابو عمرو بن حماس ۲۳۹ھ میں فوت ہوئے، واقدی کا قول ہے: میں نے ان کا نام نہیں سنا۔

۱۰۳۶۱ ابو عیسیٰ انصاری

حارثی، مدنی، بدر میں حاضر ہوئے، ابو عمر نے حاکم کی پیروی میں ان کا ذکر کیا ہے، ابواحمد نے بخاری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابن ابوزب کا قول ہے: بحوالہ صالح مولیٰ تو اُمہ کہ عثمان ابو عیسیٰ کی طرف لوٹے، وہ بدری تھے، وہ خلافت عثمان میں فوت ہوئے۔

یہ خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئے، جو بخاری کی کتاب میں ہے یہ ہے۔ ابو عیسیٰ اور وہ ابن جبیر ہیں۔ قسم اول میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں، بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں معروف ہیں، ابو عمر نے اپنے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ وہ ۳۲ھ میں خلافت عثمان میں فوت ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

❖ دلائل النبوة (۴۹۸/۵) جامع المسانید (۳۲۴/۱۴) ارواء الغلیل للالبانی (۱۹۱/۱۱) اسد الغابہ (۴۹/۵)

❖ اسد الغابہ (۶۱۲۴) تجرید (۱۸۹/۲) مجمع الزوائد (۱۱۵/۸) جامع المسانید والنن (۳۱۱/۱۴) اسد الغابہ (۵۳/۵)

❖ اسد الغابہ (۶۱۳۸) استیعاب (۳۱۵۳) تجرید (۲۱۳/۲) تاریخ کبیر (۵۷/۸)

## حرف غین

### القسم الاول از حرف غین

#### ۱۰۳۶۲ ابو غادیہ جہنی

ان کا نام یسار ہے، بن سبیح، خلیفہ کا قول ہے: شام میں رہے، انہوں نے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارے خون اور اموال حرام ہیں۔“

دوری نے بحوالہ ابن معین فرمایا: ابو غادیہ جہنی، عمار کو قتل کرنے والے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ انہوں نے ان میں اور ابو غادیہ جہنی میں فرق کیا ہے، مزنی نے فرمایا: ان سے عبد الملک بن عمیر نے روایت کی، بغوی کا قول ہے: ابو غادیہ جہنی، بعض نے کہا: ان کا نام یسار ہے، شام میں رہے، بخاری کا قول ہے: جہنی صحابی ہیں، اور یہ اضافہ کیا: نبی کریم ﷺ سے سنا اور ابو حاتم نے ان کی پیروی کی ہے، فرماتے ہیں: ان سے کلثوم بن جبر نے روایت کی، ابن سبیح کا قول ہے، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، حاکم نے فرمایا جیسا کہ بخاری کا قول ہے، اور یہ اضافہ کیا وہ عمار بن یاسر بنی قاتل ہیں، مسلم نے کئیوں میں فرمایا: ابو غادیہ یسار بن سبیح، عمارہ کو قتل کیا۔ شرف صحابیت حاصل ہے، بخاری کا قول ہے: ابو زرعہ دمشقی، سب کا قول ہے: بحوالہ دیم کہ ابو غادیہ جہنی کا نام یسار بن سبیح ہے، ان سب نے جہنی ان کی نسبت لکھی ہے۔ اسی طرح دارقطنی، عسکری، ابن ماکولا کا قول ہے: اسی طرح یعقوب بن شیبہ نے مسند عمار میں فرمایا: ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بحوالہ والد ربیعہ بن کلثوم بن جبیر فرمایا: میں ”واسط قصب“ میں عبد اعلیٰ بن عبد اللہ بن عامر کے پاس تھا، دربان نے کہا: یہ ابو غادیہ الجہنی ہیں، انہوں نے کہا: انہیں اندر بلاؤ! تو ان کے پاس ایک شخص آیا، جس نے پیوند لگے کپڑے پہن رکھے ہیں درمیانہ قد گویا وہ اس امت کا شخص نہیں ہے۔ جب وہ بیٹھا تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، میں نے کہا: ”اپنے دائیں ہاتھ سے؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عقبہ کے دن خطبہ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے آپس کے خون اور مال تم پر حرام ہیں۔“ (الحديث)

اپنی روایت میں فرمایا: ہم عمار بن یاسر کو بہت نرم دل شمار کرتے تھے، اللہ کی قسم! میں مسجد قباء میں تھا، جب وہ کہہ رہے تھے معقل یعنی عثمان نے ایسا کیا۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر میرے ساتھی ہوتے میں اسے روند ڈالتا یہاں تک کہ قتل کر دیتا، جب

صفین کا دن ہوا تو وہ پہلے دستے میں چلتے ہوئے آئے جب وہ دونوں صفوں کے درمیان ہوئے تو ایک شخص نے ان کے گھٹنے میں نیزہ مارا، وہ گرے خود ان کے سر سے اتر گیا۔ اس پر وار کیا تو وہ ان کا سر تھا۔ راوی (جو اس موقع پر موجود تھے) فرماتے ہیں: لوگ ان پر تعجب کرتے تھے کہ انہوں نے یہ روایت سنی: بے شک تمہارے خون اور مال حرام ہیں، پھر بھی حضرت عمار کو قتل کر دیا۔

اسے احمد اور ابن سعد نے بحوالہ عفان نقل کیا ہے۔ احمد نے بحوالہ عبدالصمد بن عبدالوارث باضافہ نقل کیا ہے، دونوں نے ربیعہ سے نقل کیا ہے عفان کی روایت میں ہے، میں نے عمار سے سنا وہ مدینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے تھے۔ میں نے انہیں قتل کی دھمکی دی کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے تم پر دسترس دی تو ایسا بھی کر گزروں گا۔ صفین کے روز وہ لوگوں کے علمبردار تھے۔ جب وہ سامنے ہوئے تو لوگوں نے کہا: یہ عمار ہے، میں نے ان کے گھٹنے میں نیزہ مارا، وہ گر پڑے، پھر میں نے انہیں قتل کر دیا۔ عمرو بن عاص کو خبر دی گئی، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عمار کا قاتل اور اس کا سامان چھین لینے والا آگ میں جائے گا۔

عمرو سے کہا گیا: آپ کیسے ان کے مقابلہ میں لڑ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ”ان کا قاتل اور ان کا سلب (سامان) چھیننے والا“۔ ابن ابی الدنیا نے بحوالہ والد محمد بن ابو معشر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی اثناء میں کہ حجاج بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی قریب قریب قدم رکھتے چل رہا تھا۔ جب حجاج نے اسے دیکھا تو کہا: ابو غادیہ کو خوش آمدید! اسے اپنے ساتھ چار پائی پر بٹھایا، کہنے لگے: تم نے ابن سمیہ (عمارہ بن یاسر) کو قتل کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: تم نے کیسے قتل کیا۔ اس نے کہا: میں نے ایسا ایسا کیا، یہاں تک کہ میں نے اسے قتل کیا۔ حجاج نے کہا: اے اہل شام! جسے یہ پسند ہو کہ قیامت والے دن بڑے ہاتھوں والے شخص کو دیکھے تو وہ اس کی طرف دیکھ لے، پھر ابو غادیہ نے سرگوشی میں حجاج سے کوئی چیز مانگی تو حجاج نے دینے سے انکار کر دیا، تو ابو غادیہ کہنے لگا: ”ہم ان لوگوں کے لیے دنیا کو روندتے ہیں اور پھر اسی کا سوال کر کے محروم رہتے ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے میں قیامت کے روز بڑے ہاتھوں والا ہوں گا، ہاں! اللہ کی قسم! جس کی داڑھ اُحد کے برابر اور جس کی رات ورقان کے برابر اور جس کی نشست مدینہ اور ربذہ کے درمیانی مقام جتنی ہوگی وہ قیامت کے روز واقعی لمبے ہاتھوں والا ہوگا۔“

میں کہتا ہوں: یہ روایت منقطع ہے۔ ابو معشر شیعہ ہیں اور ضعیف ہیں، اور اس اضافہ میں سخت برائی ہے۔ ان جنگوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ گمان رکھنا چاہیے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے اور مجتہد سے غلطی بھی ہو جائے تو اسے اجر ملے گا، تو ایسی بات جب لوگوں میں سے کسی کے حق میں ثابت ہو جائے تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بطریق اولیٰ ثابت ہوگی۔

### ۱۰۳۶۳ ابو غادیہ مزنی

کئی نے ان کے اور جھنی کے درمیان فرق کیا ہے۔ ابن سعد نے ان کی مخالفت کی ہے۔ فرماتے ہیں: بصرہ میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ ابو غادیہ مزنی، عمار کو قتل کیا، مسلم نے کنیتوں میں فرمایا: ابو غادیہ مزنی، یسار بن سبع، عمار کے قاتل

✽ مسند احمد (۷۶/۴) جامع المسانید والسنن (۳۳۱/۱۴) اسد الغابہ (۵۹/۵)

✽ اسد الغابہ (۶۱۴۱) استیعاب (۳۱۵۵)

✽ ابو غادیہ مزنی میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔



ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ نسائی نے اسی طرح فرمایا: سوائے اس کے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے: ابن حبان نے ثقات سے طبقہ ثالثہ میں فرمایا: ابو غادیہ مزنی، یسار ابن سبع مراسل میں روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کا یہ نام غلط ہے، یہ تو جھننی کا نام ہے۔ تمام نے اپنے فوائد میں بطریق مساور بن شہاب بن مسرور بن سعد بن ابو غادیہ نقل کیا ہے، مجھ سے میرے والد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سعد سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی جماعت میں تھے۔ آپ ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا، آپ نے اس کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: مزینہ سے ہے۔ تھوڑی دیر گزری تو دوسرا جنازہ گزرا، آپ ﷺ نے پوچھا: ”کس قبیلے سے ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”مزینہ سے ہے۔“ پھر تھوڑی دیر گزری کہ تیسرا جنازہ گزرا، آپ ﷺ نے پوچھا: ”کس قبیلے سے ہے؟“ انہوں نے کہا: ”مزینہ سے ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو مزینہ! تم میں سے کسی کو دجال نہیں پاسکے گا..... (الحدیث)

ابن عساکر نے اس کی تخریج کے بعد فرمایا: غریب، میں نے اسے اس طریق سے لکھا ہے، راجح یہ ہے کہ مزنی جھننی نہیں، لیکن جس نے کہا کہ مزنی عمار کا قاتل ہے، اسے وہم ہوا ہے۔

### ۱۰۳۶۲ ابو غادیہ \*

ان کا نام معلوم نہیں، اور کسی کی طرف منسوب نہیں، ابن سکین نے ان کا ذکر کیا ہے، ابن عبدالبر نے ام غادیہ کے سوانح میں فرمایا، ان کا ذکر ان کے طریق سے مجہول ہے، ابو عمر نے کئیوں میں ان کا عنوان قائم نہیں کیا۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا اسے ابو نعیم نے اس طرح بطریق محمد بن عبدالرحمن طفاوی بحوالہ عاص بن عمرو طفاوی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو غادیہ، حبیب بن حارث، ام غادیہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے گئے، وہ اسلام لائے، ایک خاتون کہنے لگیں: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو بات کان کو بری لگی اس سے بچنا (یہی میری وصیت ہے)۔“ \* خواتین کی کئیوں میں دوسرے طریق سے ان کا ذکر آئے گا۔

ابوموسیٰ نے اس حدیث کو مزنی کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی مزنی کے سوانح میں حدیث نقل کی ہے: ”میرے بعد سخت فتنے ہوں گے، لوگوں میں سب سے بہتر دیہاتوں میں رہنے والے مسلمان ہوں گے، جو لوگوں کے خون اور مال سے ذرا بھی اپنے ہاتھ تر نہیں کرتے۔“ \* اس حدیث کو طبرانی نے مسند یسار بن سبع میں لکھا ہے، ابن اثیر نے یقین کیا ہے کہ یہ حدیث جھننی کی ہے، کیونکہ اس معنی کی حدیث ہم نے بطریق کلثوم بن جبران سے روایت کی ہے، اور ان کے یقین کرنے میں تردد ہے۔

### ۱۰۳۶۵ ابو غاضرہ فقیمی

ان کا نام عروہ ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

\* تقدم ترجمته فی ابی الغادیة المزنی \* مسند احمد (۷۶/۴)

\* المعجم الكبير (۹۱۴/۲۲) الاحاد والمثنائی (۴۲/۵) مجمع الزوائد (۲۴/۷) جامع المسانید والسنن (۳۳۴/۱۴)

### ۱۰۳۶۶ ابو غزوٰن \*

عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ان کا ذکر ہے، اسے طبرانی نے بطریق ابن وہب نقل کیا ہے کہ مجھ سے حی بن عبدالرحمن نے بحوالہ عبداللہ بن عمر حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس سات آدمی آئے، آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک نے ان میں سے ایک ایک کو ٹھہرایا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ٹھہرایا، اور اس سے فرمایا: ”تمہارا کیا نام ہے؟“ اس نے کہا: ابو غزوٰن، فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس کے لیے سات بکریوں کا دودھ دوہا، وہ ان کا سارا دودھ پی گیا، نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: ”اے ابو غزوٰن! کیا تم اسلام لاؤ گے؟“ اس نے کہا: ہاں! پھر اسلام لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے سینے پر دست مبارک پھیرا، جب صبح ہوئی تو ان کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا، اس کا دودھ ختم نہ ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو غزوٰن! تمہیں کیا ہوا؟“ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں سیراب ہو گیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سات آنتوں سے کھاتے تھے، آج میرے ساتھ تم ایک آنت سے کھاتے ہو۔“ \*

### ۱۰۳۶۷ ابو غزوٰن

دوسرے ہیں۔ ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے بعض سے سنا کہ ان کی کنیت عتبہ بن غزوٰن، ابو غزوٰن ہے، معروف یہ ہے کہ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

### ۱۰۳۶۸ ابو غزیہ انصاری \*

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نام اور کنیت کو جمع کرنے کی ممانعت کے بارے میں حدیث سنی، بروایت یزید بن ربیعہ، بحوالہ والد غزیہ بن ابو غزیہ انصاری، ابو عمر نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے بطریق ابو حاتم رازی بحوالہ ربیعہ حدیث نقل کی ہے، ان کی ایک اور حدیث ہے جسے مطین نے جابر جعفی کے طریق سے بحوالہ ابو غزیہ انصاری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے تو ایک سائبان سا نظر آیا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو اس میں سے عجیب چیزیں دیکھتے۔“ اسے ابو نعیم نے نقل کیا ہے، احتمال ہے کہ اس سے پہلے والے صحابی کے علاوہ ہوں۔

### ۱۰۳۶۹ ابو غسیل اعمی

بعض کا قول ہے: ابو بصیر، ثعلبی نے تفسیر میں حمید طویل کے طریق سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک نابینا کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: ”پاؤں کے تلوے“ تو وہ پاؤں کے نیچے سے دھونے لگا یہاں تک کہ اس کا نام ابو غسیل پڑ گیا، خطیب نے تاریخ میں بطریق ابو معاویہ بحوالہ محمد بن محمود بن محمد بن سلمہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نابینا شخص کے پاس

\* اسد الغابہ (۶۱۴۲) تجرید (۱۹۱/۲) \* مجمع الزوائد (۳۲/۵) اسد الغابہ (۶۰/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۴۳) استیعاب (۳۱۵۶) تجرید (۱۹۱/۲)

سے گزرے جو وضو کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبصیر! پاؤں کے تلوے، پاؤں کے تلوے“۔ تو اس کا نام ابوبصیر پڑ گیا۔  
ابوموسیٰ نے ذیل میں ذکر کیا ہے کہ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں محمد بن محمود بن محمد بن سلمہ ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے دو طریق سے بحوالہ یحییٰ بن سعید نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے قدموں کے تلوے دھوؤ“۔ تو وہ اپنے قدموں کے تلوے دھونے لگا، بقیہ حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

### ۱۰۳۷۰ ابو غطف

اسماء میں غطف میں گزر چکے ہیں، ان کے بارے میں اختلاف ہے۔

### ۱۰۳۷۱ ابو غلیظ

بن امیہ بن خلف جمحی، بعض نے کہا: ابن مسعود بن امیہ بن خلف، ابو غلیظ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: عنبہ، بعض نے کہا: نسیط، وہ عبداللہ بن معاویہ جمحی کے جد اعلیٰ ہیں جو ترمذی کے شیخ ہیں۔ خطیب \* نے اسماعیل بن اسحاق رقی کے سوانح میں بحوالہ ابوعباس بن کحج نقل کیا ہے، وہ میرے نزدیک ابن کحج کے فوائد میں عالی سند سے ہے، فرماتے ہیں: ہم سے اسماعیل نے بحوالہ ابو غلیظ بن امیہ بن خلف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر چڑیا تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورا کے دن روزہ رکھا“۔ \* اسماعیل کا قول ہے: عبداللہ بن معاویہ ابو غلیظ کا بیٹا تھا، اسے دوسرے طریق سے بحوالہ اسماعیل بن اسحاق نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو غلیظ، پھر اسے تیسرے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن معاویہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ اپنے دادا سے روایت کر رہے ہیں، بحوالہ ابوامیہ بن عنبہ بن امیہ بن خلف، پہلا قول قابل اعتماد ہے۔

اسے ابن قانع نے نقل کیا ہے، اپنی کتاب میں فرمایا: بحوالہ عبداللہ بن معاویہ، پہلے کا ذکر کیا، لیکن اسے سلمہ بن امیہ بن خلف کے سوانح میں یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ ان کی کنیت ہے نقل کیا ہے۔ ایسا نہیں جو بغوی کا گمان ہے۔

### ۱۰۳۷۲ ابو غنیم

ان کا نام قیس ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۷۳ ابو غوث

بن حصین ثعنی۔ فرع کا ایک شخص ہے، جو مدینہ کے نواح میں معروف جگہ ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ابن ماجہ \* نے اپنی حدیث میں نقل کیا ہے، نبی کریم ﷺ سے میت کی طرف سے حج کے بارے میں

\* اسد الغابہ (۶۱۴۵) استیعاب \* اسد الغابہ (۶۱۴۵) تجرید (۱۹۱/۲)

\* تاریخ بغداد (۲۹۵/۶) \* جامع المسانید والسنن (۳۳۷/۱۴) اسد الغابہ (۶۱/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۴۶) تجرید (۱۹۲/۲) \* ابن ماجہ (۲۹۰۵)

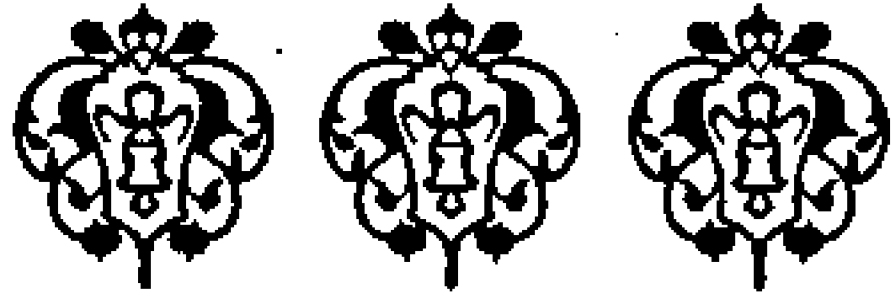
پوچھا گیا، ان سے عطاء خراسانی نے روایت کی، اور ان سے کچھ نہیں سنا، فرماتے ہیں وہ عرج پر اترتے تھے، وہ فرع کا نواحی علاقہ ہے۔

نوٹ: قسم ثانی خالی ہے اور یہی حال قسم ثالث کا ہے۔

### القسم الرابع از حرف غین

ابو غلیط (۱۰۳۷۴)

ان سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں مجہول راوی ہیں۔ اس کے الفاظ عجیب ہیں ان کا نام سلمہ بن حارث ہے ایسا ہی تجرید \* میں لکھا ہے۔ ابن الاثیر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں۔ کنیتوں کے علاوہ ناموں میں بھی ان کا تذکرہ نہیں ہے۔ واللہ المستعان



## حرف الفاء

### القسم الاول از حرف فاء

#### ۱۰۳۷۵ ابوفاطمہ ازدی \*

بعض نے کہا: دوسی، بعض کا قول ہے: لیثی، ابن یونس نے مصر کی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: دوسی صحابی ہیں، مصر کی فتح میں حاضر ہوئے، حاکم نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جن کا نام معلوم نہیں۔ فرماتے ہیں: ابو زرعة، بغوی اور ابن سمیع نے شام آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ربیع جیزی نے مصر آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن برقی کا قول ہے: مصر میں تھے، ان سے تین احادیث مروی ہیں، مسلم نے کئیوں میں فرمایا اور ابواحمد نے ان کی پیروی کی ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ فضل غلابی کا قول ہے: ان کی قبر شام میں فضالہ بن عبید کی قبر کی طرف ہے۔ حاکم نے ان کے اور ابوفاطمہ لیثی کے درمیان فرق کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مصری اور دوسرے نے ابوفاطمہ ازدی ہیں۔ فرماتے ہیں، بعض کا قول ہے: شامی۔ واللہ اعلم۔

مزی نے تہذیب میں فرمایا: ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے کہا: انیس یا عبداللہ بن انیس۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے کثیر بن قلیب، کثیر بن مرہ، ابو عبدالرحمن خبلی نے روایت کی، ان سے مسلم بن عبداللہ جہنی نے مرسل روایت نقل کی ہے۔ دوس کے پاس ان کی حدیث حسن سند سے ہے۔ ابن مبارک نے زہد میں بطریق حارث بن یزید بحوالہ کثیر اعوج نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم ذی صواری کے مقام پر تھے، ہمارے ساتھ ابوفاطمہ ازدی تھے۔ ان کی پیشانی اور دونوں گھٹنے سجدوں کی کثرت سے سیاہ ہو چکے تھے۔

#### ۱۰۳۷۶ ابوفاطمہ انصاری \*

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ضعیف طریق سے ابان بن ابی عیاش سے جو متروک راوی ہیں، بحوالہ انس ان کی حدیث نقل کی ہے کہ ابوفاطمہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم پر روزہ فرض ہے بے شک اس کی مثل نہیں۔“ \*

\* اسد الغابہ (۶۱۵۰) تجرید (۱۹۲/۲) \* اسد الغابہ (۶۱۴۸) تجرید (۱۹۲/۲)

\* نسائی (۴۱۷۸) ابن ماجہ (۱۴۲۲) مسند احمد (۴۲۸/۳) طبرانی (۸۱۰/۲۲) الاحاد والمثنائی (۲۱۸/۲)

مجمع الزوائد (۲۴۹) جامع المسانید والسنن (۳۴۳/۱۴) مسند جامع (۳۲۴/۱۶) اسد الغابہ (۶۲/۵)



احتمال ہے کہ یہ ازدی ہوں، کیونکہ انصاری ازد سے ہیں، اور روزے کا بھی ذکر کیا، جو حدیث ازدی کے بعض طرق میں ہے، لیکن حدیث کا مخرج مختلف ہے۔

### ۱۰۳۷۷ ابوفاطمہ لیثی

حاکم نے بحوالہ دوسی ان کا الگ ذکر کیا ہے اور یہ بخاری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے دوسی کے سوانح میں فرمایا، بعض کا قول ہے: لیثی، اس کا احتمال ہے۔

### ۱۰۳۷۸ ابوفاطمہ ضمیری

بخاری کا قول ہے: ابن ابواولیس نے فرمایا: مجھ سے میرے بھائی نے بحوالہ مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین نقل کیا، میں عبید اللہ بن ابویاس بن ابوفاطمہ ضمیری کے پاس گیا۔ اور کہا: اے ابو عقیل! مجھ سے میرے والد نے بحوالہ میرے دادا روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ تندرست رہے بیمار نہ ہو؟“ (الحدیث) اس میں ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ مومن کو آزماتا ہے، وہ اس کی کرامت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ یا اس لیے کہ اس کا اللہ کے نزدیک ایک مقام ہے جس پر وہ آزمائشوں کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔“ ابو عقیل مذکور کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، اس پر اضافہ نہیں کیا۔ مجھے ابن مندہ کی معرفہ میں یہ روایت عالی سند سے ملی ہے۔ بطریق ابو عامر عقدی بحوالہ عبد اللہ بن ابویاس، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: اسے رشدین بن سعد نے بحوالہ عبد اللہ نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: لیکن ان کے والد کا نام ایاس کے بجائے انس ہے، اسی طرح فرمایا: اسے حاکم نے رشدین کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ایاس، شاید نسخے سے وہم ہوا ہے۔

### ۱۰۳۷۹ ابوفراس اسلمی

ربیعہ بن کعب، نبی کریم ﷺ کے خدام میں سے ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۸۰ ابوفراس اسلمی

دوسرے ہیں، ان کا نام معلوم نہیں، بخاری نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ حاکم نے ان کی پیروی کی ہے۔ بخاری نے بحوالہ ابوفراس جو قبیلہ اسلم کا ایک شخص ہے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟... (الحدیث) ابو عمر نے حاکم کی پیروی میں فرمایا: زیادہ قوی یہ ہے کہ وہ دو ہیں، کیونکہ ابوفراس کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔

ان سے ابو عمران جوئی، ربیعہ بن کعب نے روایت کی، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ زید بن دثنہ کے پاس آئے یہاں تک کہ وہ حرہ کے بعد وفات پا گئے حاکم نے اضافہ کیا ہے، اور دونوں کی حدیث کا الگ ذکر کیا ہے، وہ روایت اس روایت کے علاوہ

اسد الغابہ (۶۱۵۱) تجرید (۱۹۷/۲) مجمع الزوائد (۲۹۳/۲)

اسد الغابہ (۶۱۵۴) تجرید (۱۹۲/۲)

ہے۔ اوروں نے اس کی تائید کی ہے کہ مشہور یہ ہے کہ ربیعہ بن کعب سے ابوسلمہ عبدالرحمن کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی، میں نے مستدرک حاکم میں مبارک بن فضالہ کے طریق سے بحوالہ عمران جوئی نقل کیا ہے کہ مجھ سے ربیعہ بن کعب اسلمی نے روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا.... (الحديث)

یہ حدیث ربیعہ ہے جسے محدثین نے ان کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ اگر مبارک بن فضالہ نے اسے یاد کیا تو وہ پہلی ہے۔ انہوں نے تاخیر کی یہاں تک کہ انہیں ابو عمران جوئی ملے، انہوں نے ان کا دوبارہ نام لیا، اور دوسری کنیت لکھی، یہ زیادہ مناسب ہے کہ انہیں وہم ہوا ہے، ہاں میں نے بغوی سے مروی سند سے ابوفراس اسلمی کا ذکر دوسری حدیث میں پایا ہے، فرماتے ہیں: ابوفراس اسلمی مدینہ میں رہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی پھر بطریق ابن لہیعہ بحوالہ ابوفراس اسلمی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم میں سے ایک نو جوان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کی ضروریات کا خیال رکھتا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء کے لیے پانی لا کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا“۔ انہوں نے کہا: اللہ سے دغا کر دیجئے کہ مجھے قیامت کے دن آپ کے ساتھ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر سجود کی کثرت سے میری مدد کرو“۔ \* یہ ربیعہ بن کعب کی حدیث کی طرح ہے۔ گویا وہ اس روایت میں مذکور نو جوان ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوفراس ربیعہ بن کعب کے علاوہ ہیں۔

#### ۱۰۳۸۱ ابو فروہ

حارث بن ہشام، قاف میں آئیں گے، اس میں کہتے ہیں: ابو قرہ۔

#### ۱۰۳۸۲ ابو فروہ اشجعی

وہ نوفل والد فروہ ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔ کنیتوں میں مسند حارث میں ان کا ذکر ہے۔

#### ۱۰۳۸۳ ابو فریعہ اسلمی \*

ابو عمر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، حنین میں حاضر ہوئے، مجھے معلوم نہیں کہ انہیں روایت حاصل ہے۔ ابن مندہ نے ان کے لیے ان کے پوتوں کے طریق سے ان کی مسند سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب صفین کے دن لوگ متفرق ہو گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ بنو سلیم رہے: ”اے بنو سلیم! اللہ تعالیٰ تمہیں اس دن نہیں بھرے گا“۔ \* فرماتے ہیں: ابو فریعہ ان کی کنیت ہے۔

#### ۱۰۳۸۴ ابو فسیلہ

واثلہ بن اسقع، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ بغوی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث بطریق عباد بن کثیر فلسطینی، بحوالہ ان کی ایک

\* مسلم (۱۰۹۴) ابوداؤد (۱۳۲۰) ترمذی (۳۴۱۶) نسائی (۱۱۳۷)

\* اسد الغابہ (۶۱۵۷) استیعاب (۳۱۶۵) تجرید (۱۹۳/۲)

\* جامع المسانید والسنن (۳۴۷/۱۴)

خاتون نقل کی ہے، ان کا نام فسیلہ تھا، میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا یہ عصبیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! عصبیت یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔“

ابوداؤد نے بطریق سلمہ بنت بسر بحوالہ بنت واثلہ بن اسقع، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یا رسول اللہ! عصبیت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔“

ابن عساکر نے اس کا یقین کیا ہے اور ان کی پیروی کرنے والوں نے بھی ان کا یقین کیا ہے کہ فسیلہ وہ بنت واثلہ ہیں جو اس روایت میں واضح نہیں۔

### ۱۰۳۸۵ ابو فضالہ انصاری

احمد، حارث بن ابواسامہ نے اپنی اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابوشیثمہ، بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسد بن موسیٰ نے صحابہ میں، بخاری رحمہ اللہ نے کئیوں میں مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم سے موسیٰ نے بحوالہ فضالہ بن ابوفضالہ انصاری روایت کیا، ابوفضالہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے، وہ اہل بدر میں سے تھے۔

اسے ابن ابوشیثمہ نے بحوالہ ابن راشد روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے بحوالہ فضالہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے مرنے سے پہلے امیر بنایا جائے گا۔“ پھر یہ اس سے رنگین ہوگی یعنی ان کے سر کے خون سے ان کی داڑھی رنگین ہوگی۔

فضالہ نے فرمایا: میرے والد صفین میں ان کے ساتھ تھے، اور آپ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابوفضالہ اہل بدر میں سے ہیں۔ احمد نے اسے طویل روایت کیا ہے۔ اس میں ابوفضالہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصے کا اضافہ کیا ہے۔ اس میں فضالہ موجود تھے۔ اسی طرح اسے بغوی نے بحوالہ محمد بن راشد طویل نقل کیا ہے۔

### ۱۰۳۸۶ ابوفضل عباس بن عبدالمطلب ہاشمی، رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔

### ۱۰۳۸۷ ابوفورہ حدیر اسلمی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۳۸۸ ابوفکیہ جہمی

مولیٰ صفوان بن امیہ، بعض کا قول ہے: مولیٰ بنوعبدالدار، بعض نے کہا: وہ ازد سے ہیں، اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائے، تو امیہ بن خلف نے ان کے پاؤں میں رسی ڈال کر باندھ لیا۔ پھر انہیں کھینچا اور رمضان مقام پر ڈال دیا، اور اس کا گلہ گھونٹنے لگے۔ اس کا بھائی ابی بن خلف آیا، اس نے کہا: اور زیادہ تکلیف دو، وہ اسی طرح کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے گمان کیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

ان کا نام یسار ہے، تختائیہ میں گزر چکا ہے۔ بعض نے کہا ان کا نام ارح بن یسار ہے۔ عمر بن شبہ نے فرمایا: بعض کا قول

اسد الغابہ (۶۱۵۸) تجرید (۱۹۳/۲) مسند احمد (۱۰۲/۱) اسد الغابہ (۶۶/۵)

اسد الغابہ (۱۰۲/۱) اسد الغابہ (۶۶/۵) مسند احمد (۱۰۲/۱) اسد الغابہ (۶۱۴۲) تجرید (۱۹۳/۲)

ہے: اشعریین کی طرف منسوب ہیں۔

### ۱۰۳۸۹ ابو فیل خزاعی \*

مطین، ابن سکین وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے، سماک بن حرب کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن جبیر خزاعی نے بحوالہ ابو فیل نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اسے گالی نہ دو“۔ \* یعنی ماعز بن مالک کو جب انہیں رجم کیا گیا۔ بغوی کا قول ہے: ان کی اس کے علاوہ حدیث نہیں اور ان سے مالک بن حرب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی، ابن سکین کی روایت میں ہے: اسے گالی نہ دو یعنی عریب بن مالک کو، کتاب کے حاشیہ میں ہے، عریب بن مالک اور ماعز ان کا لقب ہے۔

### القسم الثانی از حرف فاء

اس میں رجال میں سے کسی کا ذکر نہیں۔

### القسم الثالث از حرف فاء

### ۱۰۳۹۰ ابو فالج انماری \*

ابن ابو حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں۔ حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جاہلیت میں خون کھایا، نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، فتح کے بعد حمص آئے، معاذ بن جبل کے ساتھ تھے۔ یہ باقی سب بحوالہ محمد بن زیاد مذکور ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے چند ساتھیوں اور ان لوگوں کا زمانہ پایا جو اسلام لائے تھے اور نبی کریم ﷺ زندہ تھے، خون کا کھانا جاہلیت میں تھا۔

ان سے محمد بن زیاد الہبانی، مروان بن رُوْبہ نے روایت کی، بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے: ابو یمان نے فرمایا، ہم سے صفوان بن عمرو نے بحوالہ ابو فالج روایت کیا، فرماتے ہیں: حمص کی فتح کے بعد حمص آئے، احمد نے بطریق شریح بن مسلم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے دو آدمیوں کو جاہلیت میں خون کھاتے ہوئے دیکھا، وہ یہ ہیں: ابو عبیدہ خولانی اور ابو فالج انماری۔ \*

ابوزرعة نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد طبقہ علیا میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: معاذ کے ساتھ تھے، ابو عیسیٰ نے حمصیین میں ابو عبیدہ اور معاذ کے ساتھیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جابیہ کے خطبے میں ۱۶ھ میں موجود تھے۔

### ۱۰۳۹۱ ابو فراس نہدی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابو داؤد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا قصہ ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ ربیع بن زیاد حارثی ہیں، بخاری رحمہ اللہ نے اس کا رد کیا ہے۔ خلیفہ کا قول ہے: ربیع بن زیاد کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے، ممکن ہے کہ ان کی دو کنیتیں ہوں۔

\* اسد الغابہ (۶۱۶۲) تجرید (۱۹۳/۲)

\* طبرانی (۸۱۷/۲۲) مجمع الزوائد (۳۹۹/۹) کشف الاسرار (۲۵۹/۱) کنز العمال (۳۳۶۴۵) اسد الغابہ (۶۷/۵)

\* اسد الغابہ (۶۱۵۲) تجرید (۱۹۲/۲) \* مسند احمد (۲۰۰/۴)

## ۱۰۳۹۲ ابو فرقد

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اور اہواز کی فتح میں ۱۸ھ میں حاضر ہوئے۔ ابن ابوشیبہ کا قول ہے: ہم سے ریحان بن سہب نے بحوالہ ابو فرقد روایت کی۔ فرماتے ہیں: سوق اہواز میں فتح کے دن ہم ابو موسیٰ کے ساتھ تھے۔ مشرکین میں سے ایک شخص دونوں اس سے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا: بچاؤ کرو۔ تو فوراً ابو موسیٰ نے فرمایا: یہ امان ہے، اور اسے چھوڑ دیا۔

## القسم الرابع از حرف فاء

## ۱۰۳۹۳ ابوفاختہ

تابعی ہیں، تابعین میں معروف ہیں، مرسل حدیث نقل کی ہے۔ بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، جو ثابت نہیں۔ ہشام بن محمد بن عمارہ کے طریق سے بحوالہ ابوفاختہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے.... (الحديث)

عجلی، ابن حبان وغیرہ نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ قابل توجہ ہے۔ ان کا نام سعید بن علاقہ ہے، مذکور حدیث ابو داؤد طیالسی نے نقل کی ہے۔ بحوالہ والد عمرو بن ثابت، فرماتے ہیں: ابوفاختہ سے بحوالہ علی فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ہاں رات گزاری.... (الحديث)

## ۱۰۳۹۴ ابوفاطمہ ضمری

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کے سوانح میں ابوفاطمہ ازدی کی ایک حدیث نقل کی ہے، ان دونوں کا مخرج ایک ہے، گویا بعض راویوں نے ان کی نسبت میں غلطی کی ہے، احتمال ہے کہ لیشی پہلے پر مقدم ہوں کیونکہ لیث اور ضمرہ بنو کنانہ سے ہیں جیسا کہ دوس اور انصار ازد سے ہیں۔

## ۱۰۳۹۵ ابو فحہم بن عمرو

ابو موسیٰ نے بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بحوالہ ابو علی سمرقند میں ابو فحہم بن عمرو نقل کیا ہے کہ انہوں نے اجازت کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

میں کہتا ہوں: وہ واضح تبدیلی ہے۔ وہ بحوالہ عمیر مولیٰ آبی اللحم مروی ہے انہوں نے عمیر کو بدل کر عمر کر دیا، اور اسے اپنی جگہ سے مؤخر کر دیا، اور مولیٰ کو بدل کر بیٹا کر دیا، آبی کو بدل دیا وہ اسم فاعل ہے اسے کنیت بنا دیا، لام کو بدل کر فاء کر دیا، یہ حدیث عمیر سے مشہور ہے۔ واللہ اعلم!

اسد الغابہ (۶۱۴۷) تجرید (۱۹۲/۲)

مسند احمد (۱۰۱/۱) مسند ابو یعلیٰ (۵۱۰) المعجم الكبير (۲۶۲۲/۲۹) مجمع الزوائد (۱۶۹/۹) جامع المسانید والسنن (۳۴۱/۱۴)

۱۰۳۷۱ میں ان کا ذکر گرچکا ہے۔ اسد الغابہ (۶۱۵۳) تجرید (۱۹۲/۲) اسد الغابہ (۶۴/۵)



## حرف القاف

### القسم الاول از حرف قاف

#### ۱۰۳۹۶ ابوقابوس

ان کا نام مخارق ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: ابومخارق۔

#### ۱۰۳۹۷ ابوقاسم انصاری

انس کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ بقیع میں تھے، ایک شخص نے کہا: اے ابوقاسم! رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو نہیں بلایا، میری مراد فلاں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

اسے بخاری نے نقل کیا ہے: مجھے اس شخص کا نام اور نسب معلوم نہیں۔

#### ۱۰۳۹۸ ابوقاسم

مولیٰ ابوبکر صدیق، خیبر میں شریک ہوئے، بعض کا قول ہے: اس کا نام قاسم ہے، اسے ابن ابوشیثمہ نے بطریق مطرف بحوالہ ابوقاسم مولیٰ ابوبکر صدیق نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے لہسن کھایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ بدبودار ترکاری کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے، یہاں تک کہ اس کی بدبو اس کے منہ سے دور ہو جائے۔“

مطین، بغوی، دولابی نے دوسرے طریق سے بحوالہ ابوقاسم مولیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو تلوار سے مارا، وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا؟“ اس نے کہا: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ! جب تک چاہو زندہ رہو۔“ ابن ابوشیثمہ کے الفاظ ہیں، دوسروں کے نزدیک: ”جب تک طاقت رکھتے ہو زندہ رہو۔“

#### ۱۰۳۹۹ ابوقاسم

محمد بن حاطب جمی، ابوقاسم، محمد بن طلحہ بن عبید اللہ، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

اسد الغابہ (۶۱۶۳) تجرید (۱۹۳/۲)

بخاری، کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الأسواق (الحديث: ۲۱۲۰، ۲۱۲۱) السنن الکبریٰ (۳۰۸/۹) اسد الغابہ (۶۸/۵)

اسد الغابہ (۶۱۶۴) تجرید (۱۹۳/۲)

جامع المسانید والسنن (۳۵۱/۱۴) اسد الغابہ (۶۸/۵)

### ۱۰۳۰۰ ابوقاسم

ان کا نام معلوم نہیں، کسی کی طرف نسبت نہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ ان سے بکر بن سوادہ نے روایت کی، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں، کیا وہ مولیٰ ابوبکر ہیں یا مولیٰ زینب بنت جحش ہیں؟ یا ان دونوں کے علاوہ کسی کے مولیٰ ہیں۔ میں کہتا ہوں: اس کا ذکر نہیں کہ مولیٰ زینب ہیں۔

### ۱۰۳۰۱ ابوقبیصہ

ذویب خزاعی ہیں، حاکم نے ذکر کیا، ابوقبیصہ ہلب؟ دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسماء میں دونوں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۳۰۲ ابوقنادہ بن ربیع انصاری

مشہور ہے کہ ان کا نام حارث ہے، واقدی، ابن قداح، ابن کلبی نے یقین کیا ہے کہ ان کا نام نعمان ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عمرو ہے، ان کے والد ربیع ہیں، وہ ابن بلمہ بن خناس بن عبید بن غنم بن سلمہ انصاری خزرجی سلمیٰ ہیں۔ ان کی والدہ کبشہ بنت مطہر بن حرام بن سواد بن غنم ہیں۔ ان کے بدر میں حاضر ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ نہیں کیا، وہ اس پر متفق ہیں کہ وہ اُحد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کا شہسوار کہا جاتا تھا۔

صحیح مسلم میں یہ ثابت ہے یہ سلمہ بن اکوع کی طویل حدیث میں ہے جس میں ذی قرد وغیرہ کا قصہ ہے۔

واقدی رحمہ اللہ نے بطریق یحییٰ بن عبد اللہ بن ابوقنادہ بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے ذی قرد کے دن ملے میری طرف دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ! اس کے بالوں اور جلد میں برکت فرما اور اس کے چہرے کو سرخ و فرما“۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کا چہرہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تمہارا چہرہ نہیں؟“ میں نے عرض کیا: جو تیر مجھے لگا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہو جاؤ“۔ میں نزدیک ہوا تو اس پر لعاب لگایا پھر نہ اس پر وار ہوا اور نہ وہ ہرا ہوا۔ طویل حدیث میں ان کا ذکر ہے۔

سلمہ بن اکوع نے طویل حدیث میں فرمایا جسے مسلم نے نقل کیا ہے: ”ابوقنادہ ہمارے اچھے شہسوار اور سلمہ بن اکوع ہمارے اچھے پیادہ ہیں۔“

یہ قصہ ابن مندہ کی معرفہ میں عالی سند سے ہے۔ خود حدیث ابوقنادہ میں معجم صغیر طبرانی کے آخر میں یہ قصہ ہے، انہیں

اسد الغابہ (۶۱۶۵) استیعاب (۳۱۷۰) تجرید (۱۹۴/۲)

اسد الغابہ (۶۱۶۶) تجرید (۱۹۴/۲)

المعجم الكبير (۲۲/۷) كنز العمال (۲۹۹۰۸) مجمع الزوائد (۳۶۳/۹) اسد الغابہ (۶۹/۵)

رسول اللہ ﷺ کا شہسوار کہا جاتا تھا۔

اسی طرح بحوالہ معاذ اور عمر روایت کیا، ان سے ان کے دونوں بیٹوں ثابت، عبداللہ اور ان کے مولا ابو محمد نے روایت کیا جو نافع اقرع ہیں۔ انس، جابر، عبداللہ بن رباح، سعید بن کعب بن مالک، عطاء بن یسار اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ابن مندہ کا قول ہے: احد اور اس کے بعد غزوات میں حاضر ہوئے، حاکم کا قول ہے: بعض نے کہا: بدری ہیں۔ ایاس بن سلمہ نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے شہسواروں میں سب سے بہتر ابو قتادہ ہیں۔ ابونضرہ نے بحوالہ ابوسعید فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے ابو قتادہ۔

ایک روایت میں بحوالہ ابو قتادہ جو فاطمہ بنت محمد صالحیہ کے سامنے پڑھا گیا اور ہم سن رہے تھے بحوالہ نصیر بن شیرازی، ہمیں عبدالحمید بن عبدالرشید نے اپنی کتاب میں خبر دی کہ ہمیں حافظ ابو عطاء نے بحوالہ ابو قتادہ بتایا کہ انہوں نے بدر کی رات نبی کریم ﷺ کے لیے پہرہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ابو قتادہ کی حفاظت فرما، جیسا کہ اس نے تیرے نبی ﷺ کا اس رات پہرہ دیا۔“

اس میں بحوالہ قتادہ مروی ہے، فرماتے ہیں: مشرکین رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں پر ٹوٹ پڑے تو میں ان کا پیچھا کر کے ان تک پہنچ گیا، مسعدہ کو میں نے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: ”فلاح پائے چہرہ“۔ طبرانی کا قول ہے: ابو قتادہ سے ان کے بیٹے کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ ہم نے اسے عمدہ سے سنا ہے، وہ فصیح، عقلمند اور دیانت دار خاتون تھیں۔

میں کہتا ہوں: پہلی حدیث بحوالہ ابو قتادہ طویل قصے کے ساتھ مروی ہے۔ بروایت عبداللہ بن رباح، بحوالہ ابو قتادہ، فرماتے ہیں: میں بعض سفروں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب اپنی سواری سے جھکے تو میں نے سہارا دیا، تو آپ ﷺ بیدار ہوئے پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی۔“

اسے مسلم نے طویل نقل کیا ہے۔ اس میں ہے ان لوگوں کے نماز پڑھے بغیر سوئے رہنے کا واقعہ ہے، اس کے آخر میں ہے: ”قوم کو پلانے والے سب سے آخر میں پیئیں۔“

بدر کی رات عمدہ کی روایت میں ان کا قول غلط ہے، کیونکہ وہ بدر میں شریک نہیں، دوسری حدیث میں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

خلافت علی رضی اللہ عنہ میں کوفہ میں ابو قتادہ کی وفات ہوئی، بعض نے کہا: ان پر چھ تکبیریں کہی گئیں، فرماتے ہیں: وہ بدری ہیں، حسن بن عثمان نے فرمایا: ۶۰ھ میں فوت ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے۔ \* خلیفہ کا قول ہے: مکہ پر انہیں امیر بنایا، اس کے بعد قثم بن عباس کو امیر بنایا، واقدی رحمہ اللہ کا قول ہے: مدینہ میں ۵۴ھ میں فوت ہوئے اور بہتر (۷۲) سال عمر پائی۔ بعض کا قول ہے: ستر (۷۰) سال کے تھے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں ہمارے علماء میں اس بارے میں اختلاف ہو، اہل کوفہ نے روایت کی کہ وہ کوفہ میں فوت ہوئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اوسط میں پچاس (۵۰) اور ساٹھ (۶۰) کے درمیان وفات پانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان

کی سند سے نقل کیا کہ مروان جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے والی تھے، تو ابوقتاہ کی طرف ایک شخص کو بھیجا تا کہ انہیں نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ٹھہرنے کی جگہ دکھائیں وہ ان کے ساتھ گئے، انہوں نے وہ مقامات انہیں دکھائے۔ عبدالرزاق کی روایت بھی اس کے مؤخر ہونے پر دلالت کرتی ہے جو بحوالہ عبداللہ بن محمد بن عقیل مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ آئے تو ان سے لوگ ملے، انہوں نے ابوقتاہ سے فرمایا: اے انصار کی جماعت! مجھے تمہارے سوا تمام لوگ ملے ہیں۔

### ۱۰۴۰۳ ابوقتاہ سدوسی

مسند قتی بن مخلد میں ان کی حدیث ہے، اسی طرح تجرید\* میں ہے۔

### ۱۰۴۰۴ ابوقتیله

ان کا نام مرشد بن وداعہ حمصی ہے، اسماء میں گزر چکے ہیں، ابن ابوخیثمہ اور بغوی نے کنیتوں میں اسے نقل کیا ہے۔

### ۱۰۴۰۵ ابوقحافہ

عثمان بن عامر تیمی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۴۰۶ ابوقحافہ\*

بن عفیف مری ہے، ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں، بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ دمشق\* میں رہے۔ فرماتے ہیں: ابوحسن رازی والد تمام نے ان میں سے بعض سے ذکر کیا ہے کہ سویقہ جناح میں جو گھر ہے وہ ابوقحافہ اور معاویہ جو عفیف کے بیٹے ہیں ان کے گھر ہیں، ان دونوں کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

### ۱۰۴۰۷ ابوقدامہ انصاری\*

ابوعباس بن عقدہ نے کتاب الموالاتہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جس میں حدیث کے کئی طرق جمع ہیں: ”میں جس کا دوست ہوں علی اس کا دوست ہے“۔\*

اس میں محمد بن کثیر کے طریق سے بحوالہ ابوطیفیل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے کہا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن حاضر تھے کھڑے ہوں، سترہ آدمی کھڑے ہوئے، ان میں ابوقدامہ انصاری تھے۔ انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اس کے بعد والے حالات میں ان کے والد کا نام اور تمام ان کا نسب ہے، مذکور ہے۔

\* التجرید (۱۶۸) \* اسد الغابہ (۶۱۶۸) تجرید (۱۹۴/۲)

\* اسد الغابہ (۷۰/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۶۹) استیعاب (۳۱۷۳) تجرید (۱۹۴/۲)

\* مسند احمد (۷۰/۴) المعجم الكبير (۴۹۶۸/۵) مجمع الزوائد (۱۰۴/۹) جامع المسانید والسنن (۴۰۲/۱۴)

### ۱۰۴۰۸ ابو قدامہ بن حارث \*

بنو عبد مناة بن کنانہ سے ہیں، بعض کا قول ہے: بنو عبد بن کنانہ سے ہیں، ابن دباغ نے بحوالہ عدوی ان کا ذکر کیا ہے، رواتے ہیں: وہ احد میں شریک ہوئے، ابن عبد البر کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر \* نے اس کی بیرونی کی ہے۔ ابن دباغ نے بحوالہ عدوی اضافہ کیا ہے، وہ احد میں پانچ سال کے تھے، زندہ رہے یہاں تک کہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے، ان کی نسل نہیں بڑھی، فرماتے ہیں بعض کا قول ہے: ابو قدامہ بن سہل بن حارث بن جعدہ بن ثعلبہ بن سالم بن مالک بن واقف ہیں، وہ سالم ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ انصار میں سے دوسرے ہیں، بنو کنانہ کے ساتھ جمع نہیں ہوئے، وہ اس کے علاوہ ہیں۔ شاید یہ پہلے والے ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔

### ۱۰۴۰۹ ابو قراہ سلمی \*

ابن ابو عاصم، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اہل بصرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ دونوں نے اسے بطریق ابو جعفر خطمی بحوالہ ابو قراہ سلمی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے، جب آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اس میں ہاتھ ڈالا اور وضو کیا، ہم نے آپ کو تلاش کیا اور وہ پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اس کام پر تمہیں کس نے آمادہ کیا؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو امانتیں ادا کرو، بات کرو تو سچ بولو، اور اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو“۔ \* اس کا مدار عبد اللہ بن قیس ہیں، وہ ضعیف راوی ہیں۔

ایک اور ضعیف راوی نے ان کی مخالفت کی ہے، وہ حسن بن ابو جعفر ہیں، ان دونوں نے اسے ابو جعفر خطمی سے بحوالہ عبد الرحمن بن ابو قراہ روایت کیا، دونوں میں سے ایک طریق وہم ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ یہ اولیٰ ہو۔ میں نے عبد الرحمن میں اس پر تنبیہ کر دی ہے۔

### ۲۰۴۱۰ ابو قرصافہ

ان کا نام جند رہے۔ اسماء میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۴۱۱ ابو قرہ \*

مولیٰ عبد الرحمن بن حارث بن ہشام مخزومی، بعض کا قول ہے: ابو قرہ۔ ابو عمر کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایمان لائے۔ واقدی نے ان کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال تقسیم کیا، میرے لئے

\* پہلے سوانح میں گزر چکے ہیں۔ \* اسد الغابہ (۷۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۷۰) استیعاب (۳۱۷۴) تجرید (۱۹۴/۲)

\* الاحاد والمثنائی (۸۱/۳) \* تجرید (۱۹۵/۲)



میرے مولیٰ کی طرح حصہ دیا، ابو عمر نے حرف فاء میں اور حاکم نے حرف قاف میں ان کا ذکر کیا ہے، دوسرا اولیٰ ہے۔

### ۱۰۴۱۲ ابو قمرہ بن معاویہ \*

بن وہب بن قیس بن حجر کنذی، ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: شریف آدمی تھے، \* نبی کریم ﷺ پاس وفد میں آئے، ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ ان کا بیٹا عمرو بن ابو قمرہ شریح کے بعد کوفہ کے قاضی بنا۔

### ۱۰۴۱۳ ابو قریع \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: طالب بن قریع نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے حدیث روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے ساتھ تھا۔ \*

### ۱۰۴۱۴ ابو قصم

أحد کے دن لڑائی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ کنیت رکھی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۴۱۵ ابو قطبہ بن عمرو

یا عامر بن حدیدہ انصاری، ان کا نام یزید ہے۔

### ۱۰۴۱۶ ابو قطن

وہ قبصہ بن مخارق ہلالی ہیں، اسماء میں دونوں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۴۱۷ ابو قلب

تجرید \* میں مذکور ہے کہ قبی بن مخلد نے اپنی مسند میں ان کی ایک حدیث نقل کی ہے۔

### ۱۰۴۱۸ ابو قمرء \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بطریق ابو عبد الرحمن نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے شریک نے گویا وہ ابن ابو عمر ہیں بحوالہ ابو قمرء فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں حلقہ باندھے ہوئے تھے، ہم باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ اپنے کمرے سے ہمارے پاس آئے، پھر اصحاب قرآن کے پاس بیٹھ گئے، فرمایا: ”اس مجلس کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔“ \*

### ۱۰۴۱۹ ابو قنشر

وہ حبان بن ابجر ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں، ابو احمد نے ان کی کنیت ذکر کی ہے۔

\* اسد الغابہ (۶۱۷۲) تجرید (۱۹۴/۲) \* اسد الغابہ (۷۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۱۷۳) تجرید (۱۹۵/۲)

\* جامع المسانید والسنن (۴۰۴/۱۴) اسد الغابہ (۷۱/۵) \* التجرید (۱۶۸) \* اسد الغابہ (۶۱۷۶) تجرید (۱۹۵/۲)

\* کنز العمال (۴۰۴۰) جامع المسانید والسنن (۴۰۵/۱۴) اسد الغابہ (۷۳/۵)

### ۱۰۴۲۰ ابوقیس

صرمہ بن ابوقیس یا ابن ابوانس یا اس کے علاوہ ہیں، ان کے مکمل حالات حرف صا د میں گزر چکے ہیں۔

### ۱۰۴۲۱ ابوقیس بن حارث

بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی، اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں، اُحد اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے۔ عبداللہ بن حارث کے بھائی ہیں۔ یہ سب محمد بن اسحاقؑ نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر نے بحوالہ محمد بن اسحاق نقل کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے۔ ابن اثیرؒ نے تعاقب کیا ہے کہ مغازی کے نسخے بحوالہ ابن اسحاق اس پر متفق ہیں کہ عبداللہ ان کے بھائی ہیں، ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاقؒ نے بھی ذکر کیا ہے کہ یمامہ میں شہید ہوئے، اسی طرح زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۴۲۲ ابوقیس بن عمرو

بن عبدوڈ بن عبد بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر قرشی عامری، ان کے والد قبریش کے زمانے میں شہسوار تھے، یہ وہی ہیں۔ جنہوں نے غزوہ خندق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مبارزت کی تھی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کر دیا۔ زبیر نے ان ابوقیس کی ایک بیٹی ذکر کی ہے، عمرو بن عبدوڈ کی نسل میں سوائے اس کی نسل کے کوئی باقی نہ رہا۔

### ۱۰۴۲۳ ابوقیس جہنی

فتح کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، گاؤں میں رہتے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر تک زندہ رہے۔ یہ واقدیؒ نے ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۴۲۴ ابوقیس بن معلی

بن لوزان بن حارثہ انصاری خزرجی، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے۔ ابن اثیرؒ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۴۲۵ ابوقیس بن اسلت

اسلت کا نام ونسبت یہ ہے: عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک بن اوس اوسی، ان کے نام میں

❖ اسد الغابہ (۶۱۸۰) استیعاب (۳۱۷۹) تجرید (۱۹۶/۲) ❖ السیرۃ النبویۃ (۱۱۶/۲) (۱۱۷/۲)

❖ اسد الغابہ (۷۳/۵) ❖ السیرۃ النبویۃ (۱۱۶/۲) (۱۱۷/۲) ❖ اسد الغابہ (۶۱۸۱) استیعاب (۳۱۸۱) تجرید (۱۹۶/۲)

❖ اسد الغابہ (۷۵/۵) ❖ اسد الغابہ (۶۱۸۲) تجرید (۱۹۶/۲) ❖ اسد الغابہ (۷۵/۵) ❖ اسد الغابہ (۶۱۷۹) تجرید (۱۹۵/۲)

اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: صفی یا حارث یا عبد اللہ یا صرمہ۔

ان کے اسلام لانے میں اختلاف ہے، ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے ان کے بیٹے عقبہ بن ابوقیس کے سوانح میں فرمایا: انہیں اور ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارہ بن قراح نے فرمایا: وہ شجاعت اور شعر و شاعری میں قیس بن خطیم کے برابر تھے۔ وہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے تھے۔ اور کہتے: اس شخص کی طرف بڑھو، یہ نبی کریم ﷺ کی طرف جانے اور آپ ﷺ کی بات سننے کے بعد کا قصہ ہے، اس سے پہلے وہ جاہلیت میں ایک الہ کی عبادت کرتے تھے، اور انہیں حنیف کہا جاتا تھا۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی رحمہ اللہ کئی سندوں سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج میں سے دین ابراہیمی کو زیادہ بیان کرنے والا اور اس کے بارے میں زیادہ پوچھنے والا ابوقیس بن اسلت سے بڑھ کر کوئی نہ تھا، وہ یہودیوں سے ان کے دین کے بارے میں پوچھتے اور ان کے قریب رہتے، شام کے سفر میں نکلے تو آل بھنہ کے ہاں فروکش ہوئے، ان لوگوں نے ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا، وہاں انہوں نے راہبوں اور یہودی علماء سے پوچھا ان لوگوں نے انہیں اپنے دین کی دعوت دی تو یہ ان کا دین قبول کرنے سے باز رہے، ان میں سے ایک راہب ان سے کہنے لگا: ابوقیس! اگر تم دین ابراہیمی کے متلاشی ہو تو وہ وہیں ہے جہاں سے تم آئے ہو۔ تو ابوقیس نے کہا: میں دین ابراہیمی پر ہوں، اس کے بعد عمرہ کرنے مکہ گئے۔ زید بن عمرو بن نفیل کو پتہ چلا تو ان سے گفتگو کی، وہ فرماتے تھے: میرے اور زید کے علاوہ کوئی بھی دین ابراہیمی پر نہیں، وہ لوگوں کو نبی علیہ السلام کی علامات بتاتے تھے کہ وہ یشرب ہجرت کریں گے۔ جنگ بعاث میں شریک ہوں گے جو ہجرت سے پانچ برس پہلے پیش آئی جب نبی علیہ السلام مدینہ تشریف لائے تو یہ آپ ﷺ کے پاس آ کر پوچھنے لگے، آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام کے احکام ذکر کئے تو کہنے لگے: یہ کیا ہی اچھی باتیں ہیں۔

عبد اللہ بن ابی بن سلول ان سے ملا، کہنے لگا: تم نے ہماری جماعت سے بھرپور پناہ لے لی، کبھی تم قریش کے خلیف بنتے ہو اور کبھی محمد (ﷺ) کا اتباع کرتے ہو، انہوں نے فرمایا: یقیناً ایسی بات نہیں، میں سب سے آخر میں ان کی پیروی کروں گا، جس کی وجہ سے لوگوں کا گمان ہے کہ ان کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ لا الہ الا اللہ کہہ لو، اس کی وجہ سے میں شفاعت کر سکوں تو قریب کے لوگوں نے سنا کہ انہوں نے یہ کلمات کہہ لیے تھے، ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ موت کے وقت ان سے توحیدی کلمات سنے گئے۔ ابو عمر نے یہ آخری واقعہ نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے نبی علیہ السلام کی گفتگو سنی تو کہنے لگے: کیا ہی اچھا کلام ہے، مجھے اپنے بارے میں سوچنے کا موقع دیں پھر میں آپ کے پاس آؤں گا، ان سے عبد اللہ بن ابی ملے اور ان سے کہا: کیا یہ وہی شخص ہے کہ یہود کے علماء ہمیں ان کے بارے میں خبر دیتے ہیں، عبد اللہ نے کہا: تو خزرج کی لڑائی ناپسند کرتا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک سال تک اسلام نہیں لاؤں گا، وہ سال گزرنے سے پہلے ہجرت کے دس ماہ بعد ہی فوت ہو گئے، ابو عمر کا قول ہے: ان کے اسلام میں تردد ہے۔ بحوالہ ابن اسحاق مروی ہے کہ وہ مکہ بھاگ گیا اور فتح کے سال تک قریش کے ساتھ رہا، ایک عورت کی تعریف میں اس کا اچھا شعر یہ ہے: ص

”اس کی پڑوشیں اس کی عزت کرتی ہیں اور اس کی ملاقات کو آتی ہیں۔“

اس میں سے ان کا قول ہے.....

ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان قیس بن اُسلت کا ذکر کیا ہے۔ بحوالہ عکرمہ فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں اور ایک خاتون کبشہ بنت معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ﴾۔

اسی طرح روایت کیا، طبری وغیرہ میں بحوالہ ابن جریج اسی طرح منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا...﴾ (الآیہ)۔ ﴿فرماتے ہیں: یہ کبشہ بنت معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی، ان کے شوہر ابوقیس بن اُسلت فوت ہو گئے تو ان کا بیٹا ان کی طرف مائل ہوا تو ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بحوالہ عدی بن ثابت مروی ہے، فرماتے ہیں: جب ابوقیس بن اُسلت کی وفات ہوئی تو ان کے بیٹے نے ان کی بیوی کو نکاح کا پیغام دیا، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئیں اور کہنے لگیں: ابوقیس فوت ہو گئے اور ان کا بیٹا قبیلے کا اچھا آدمی ہے۔ اس نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ فرماتے ہیں: یہ پہلی خاتون ہیں جو اپنے شوہر کے بیٹے پر حرام قرار دی گئیں، اسے سنید بن داؤد نے اپنی تفسیر میں بحوالہ عدی اسی طرح نقل کیا ہے۔ ابن اثیرؒ کا قول ہے: ابوعمر نے یہ قصہ ان سوانح میں نقل کیا ہے اور ابونعیم نے اسے علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اسے ابوقیس انصاری کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ ابن اسلت کا ذکر نہیں کیا، ابوموسیٰ نے دونوں سوانح کا اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے۔ جو کچھ مستغفری نے ذکر کیا ہے، اسے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابن اثیرؒ کا قول ہے: اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ ایک قصہ ہے۔

میں کہتا ہوں: تفسیر سنید میں بحوالہ ابن جریج مروی ہے جو کچھ نزول میں گزر چکا ہے: ﴿جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا، ان عورتوں سے نکاح نہ کرو﴾۔ یہ ابوقیس بن اُسلت اور ان کی بیوی اور کسی اور بیوی سے ان کے بیٹے کے بارے میں نازل ہوئی، یہ دوسری روایت سے مروی ہے، یہ نازل ہونے کے اسباب میں واضح ہے۔

### ۱۰۴۲۶ ابوقیس انصاریؒ

ان کا اور ان کے والد کا نام مروی نہیں، نبی کریم ﷺ کی زندگی میں فوت ہو گئے۔ طبرانی نے بطریق قیس بن ربیع بحوالہ عدی بن ثابت، انہوں نے انصار کے ایک شخص سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوقیس وفات پا گئے، وہ انصار کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ان کے بیٹے نے ان کی بیوی کو نکاح کا پیغام دیا، اس نے کہا: میں تمہیں اولاد میں شمار کرتی ہوں اور تم قوم کے نیک لوگوں میں سے ہو، لیکن میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گی اور ان سے اجازت طلب کروں گی، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں،

﴿سورة النساء الآية (۱۹)﴾ سورة النساء الآية (۲۲)

﴿اسد الغابہ (۷۴/۵)﴾ اسد الغابہ (۷۴/۵)

﴿اسد الغابہ (۶۱۷۷)﴾ تجرید (۱۹۵/۲)

اور آپ سے اس کا ذکر کیا: ”آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر لوٹ جاؤ۔“ \* یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے﴾۔

پہلے گزر چکا ہے کہ سعید نے اسے بحوالہ اشعث نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ عدی مرسل منقول ہے، فرماتے ہیں: جب ابوقیس بن اسلت کی وفات ہوئی.... الخ۔ بعض کا قول ہے: بعض راویوں سے مروی ہے کہ ان کا قول اسلت وہم ہے، اس کی تائید اس سے ہوتی ہے جو حرف قاف میں گزر چکا ہے کہ قیس بن اسلت جاہلیت میں مرگیا، گویا قیس بن ابوقیس وہ شخص ہیں جن کے لیے یہ دوسرا قصہ مروی ہے، ان کے نام میں قیس غلط ہے۔ جیسا کہ وہاں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

### ۱۰۴۲۷ ابوقین حضرمی \*

انہیں دیدار حاصل ہے، ان سے سعید بن جہان نے روایت کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں، حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ ابوقین نصر بن دہر ہیں، اسی طرح ابو عمر نے مختصر اس کا ذکر کیا ہے۔

اسے دولابی، بغوی، ابن سکین اور ابن عدی نے کامل میں بطریق یحییٰ بن حماد انہوں نے سعید بن جہان نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گدھے پر گزرے ان کے ساتھ کچھ کھجوریں تھیں۔

ابن عدی کی روایت میں اس سند سے مروی ہے جو وہ سعید بن جہان تک لے گئے ہیں کہ ابوقین کا چچا گدھے پر سوار تھا، اس کے سامنے کھجوریں تھیں، ابوقین کا چچا کھڑا ہوا تا کہ اس میں سے کچھ لے لے۔ پھر ان کا ذکر کیا۔

ابن مندہ نے بطریق ہدبہ بحوالہ حماد اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ سعید بن جہان، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ان کے مولیٰ ابوقین اسلمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے، وہ لڑکے تھے، ان کی طرف ان کے چچا بڑھے.... پھر اس کا ذکر کیا۔ اس کے آخر میں فرماتے ہیں: گویا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل تھے۔ ابن مندہ نے ان کے قول میں اضافے سے انکار کیا ہے، بحوالہ ان کے والد کہ لوگوں نے اسے بحوالہ ابوقین روایت کیا، بغوی کا قول ہے: ابوقین بصرہ میں رہے، اور اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث بیان نہیں کی، نہ اسے بحوالہ سعید بن جہان نقل کیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کی نسبت حضرمی لکھی ہو جیسا کہ ابو عمر کا قول ہے۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۴۲۸ ابوقین خزامی \*

اسید بن عامر نے بحوالہ اپنے والد روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس کچھ دیر ٹھہرے، ابن مندہ نے مختصر اس کا ذکر کیا ہے، اور اسے شیخ سعید بن جہان سے علیحدہ ذکر کیا ہے، احتمال ہے کہ وہ دوسرے ہوں، بے شک اسلم خزامی سے ہیں، صحیح یہ ہے کہ وہ اسلمی ہیں۔

\* المعجم الكبير (۹۷۸/۲۲) مجمع الزوائد (۳/۷) \* اسد الغابہ (۶۱۸۴) استيعاب (۳۱۸۲) تجريد (۱۹۶/۲)

\* اسد الغابہ (۶۱۸۵) تجريد (۱۹۶/۲)



## القسم الثانی از حرف قاف

۱۰۲۲۰ ابوقاسم محمد بن اشعث بن قیس اور محمد بن ابوبکر صدیق، اسماء میں دونوں گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۲۰ ابوقیس یسیر بن عمرو، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

## القسم الثالث از حرف قاف

۱۰۲۳۱ ابوقتادہ مدلجی

انہوں نے زمانہ نبوت پایا، ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے۔ ابن ابوشیبہ نے بطریق عمرو بن شعیب ذکر کیا ہے کہ ابوقتادہ مدلجی نے اپنے بیٹے قتادہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کر دیا، قتادہ دوسرے طریق سے گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۳۲ ابوقدامہ

بے نسبت۔ ابو عیسیٰ نے حمص کے لوگوں میں حضرت ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہ میں ان کا ذکر کیا ہے جو ۱۶ھ میں جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر تھے۔

۱۰۲۳۳ ابوقرعان کندی

انہوں نے زمانہ نبوت پایا، وثیمہ نے ارتداد میں اسلام پر ثابت رہنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۳۴ ابوقیس بن شمر کندی

دعبل بن علی نے طبقات شعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں۔ ان کا شعر پڑھا۔

## القسم الرابع از حرف قاف

۱۰۲۳۵ ابوقیس بن سائب مخزومی

دولابی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صحیح یہ ہے، قیس بن سائب، جیسا کہ اسماء میں حرف قاف میں گزر چکا ہے۔

۱۰۲۳۶ ابوقیس

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: عمرو بن قیس نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے: ”اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ نماز کی طرف چلنے والے قدم پسند ہیں۔“

ابن مندہ کا قول ہے: بشیر بن عمر ہیں۔

میں کہتا ہوں: انہیں روایت حاصل ہے، لیکن شرف صحابیت حاصل نہیں۔

## حرف کاف

### القسم الاول از حرف کاف

#### ۱۰۳۳۷ ابو کاہل حمسی \*

ان کا نام قیس بن عائد یا عبد اللہ بن مالک ہے۔  
انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، اسماعیل بن ابوالخالد نے بحوالہ ان کے بھائی ان سے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ عید کے دن اونٹنی پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، اور ایک حبشی اس کی لگام تھامے ہوئے تھا۔ \*

یہ حدیث بحوالہ قیس بن عائد بلا واسطہ مروی ہے، بغوی کا قول ہے: مجھے ان کے علاوہ کسی کا علم نہیں۔ دولابی کی کئیوں میں دوسرے طریق سے بحوالہ اسماعیل مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابوکاہل کو دیکھا وہ ہمارے امام تھے۔ پسندیدہ دن ختم ہو گئے، بخاری کی روایت میں ہے، اسماعیل کا قول ہے: ابوکاہل قبیلہ کے امام تھے۔

#### ۱۰۳۳۸ ابوکاہل \*

دوسرے، بے نسبت ہیں۔ ابن سکین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ حمسی نہیں، اسی طرح حاکم وغیرہ نے دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قابل اعتماد طریق سے ان کی حدیث مروی نہیں۔  
ابو عمر کا قول ہے: ان کی طویل حدیث مذکور ہے، جو منکر ہے، میں اسے ذکر نہیں کروں گا۔ اسے ابواحمد اور عقیلی نے ضعفاء میں نقل کیا ہے اور ابن سکین رحمہ اللہ سب نے بحوالہ فضل بن عطاء بحوالہ ابوکاہل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جان لو ابوکاہل! جس نے ظاہر اور پوشیدہ اپنا ستر چھپایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور اس کا ستر چھپائیں گے۔“  
ابن سکین نے اسے اس سے مختصر کیا ہے، فرماتے ہیں: اس کی اسناد مجہول ہے، ابواحمد کے ہاں اس کا شروع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا:.....

فرماتے ہیں، میں نے کہا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا...

\* اسد الغابہ (۶۱۸۶) استیعاب (۳۱۸۳) تجرید (۱۹۶/۲)

\* نسائی (۱۵۷۲) ابن ماجہ (۱۲۸۴، ۱۲۸۳) مسند احمد (۳۰۶/۴) جامع المسانید والسنن (۴۱۱/۱۴)

مسند جامع (۳۹۹/۱۶) \* تجرید (۱۹۶/۲)

اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ رکھے گا تو وہ مرے گا نہیں، یہاں تک کہ تو مر جائے۔ پھر اسے طویل ذکر کیا، یہ تیرہ (۱۳) خصائل پر مشتمل ہے۔ ان سب میں فرماتے ہیں: ”اے ابو کاہل! جان لو! ان میں سے یہ ہے کہ جس نے مجھ پر تین مرتبہ ہر روز اور تین مرتبہ ہر رات محبت اور شوق سے درود بھیجا، تو اللہ تعالیٰ اس کے دن اور اس کے رات کے گناہ معاف کر دیں گے۔“ عقیلی کا قول ہے: فضل بن عطاء میں تردد ہے، طبرانی رحمہ اللہ نے ان دونوں کو ایک کہا ہے، اسی طرح ابواحمد عسال نے ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۴۳۹ ابو کبشہ انمار مذحجی \*

ان کے نام میں اختلاف ہے، ابن حبان نے عبد اللہ بن ابو کبشہ کے سوانح میں فرمایا: ثقات میں سے ہیں، ابو کبشہ انمار کا نام سعید بن عمر ہے، دوسرے راویوں نے کہا: شام میں آئے ان کا نام عمرو بن سعید ہے، بعض نے کہا: عمیر، میں نے اسے مؤلف میں خطیب کی تحریر سے پڑھا جو دحیم سے منقول ہے، بعض نے کہا: عامر یا سلیم، ابواحمد حاکم کا قول ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، یقین ہے کہ وہ عمیر بن سعد ہیں جیسا کہ ترمذی نے اس پر یقین کیا ہے۔ بخاری رحمہ اللہ کے نام کے خلاف بیان بیان ہے، اس میں ان کا نام عمرو ہے۔

بیہقی نے دلائل میں بطریق مسعودی بحوالہ محمد بن ابو کبشہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب غزوہ تبوک ہوا تو لوگ جلدی سے پتھر کی طرف دوڑے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ اپنے اونٹ کو روکے ہوئے تھے، آپ فرما رہے تھے: ”کب تک تم اس قوم میں رہو گے جن پر اللہ کا غضب ہے؟“ (الحدیث) \*

ابو کبشہ نے بھی بحوالہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے، ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبد اللہ اور محمد نے اور سالم بن ابوجعد، ابوعامر ہوزنی، ابو ختری طائی، ثابت بن ثوبان، عبد اللہ بن بسر حمرانی، ازہر بن سعید حرازی وغیرہ نے روایت کیا، آجری کا قول ہے: بحوالہ ابوداؤد، ابو کبشہ انمار، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابو کبشہ بلوی کو شرف صحابیت حاصل نہیں۔

### ۱۰۴۴۰ ابو کبشہ \*

مولیٰ رسول اللہ ﷺ ان کے نام میں بھی اختلاف ہے، خلیفہ کا قول ہے، ان کا نام سلیم ہے، ابن حبان کا قول ہے: اوس، بعض نے کہا: سلمہ، عسکری کا قول ہے، بعض نے کہا: اوس، موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق \* نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم کا قول ہے: اوس کی زمین پر پیدا ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے پہلے دن فوت ہوئے، اسی طرح ابن سعد نے ان کی وفات کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بروز منگل، جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کا دن تھا۔

### ۱۰۴۴۱ ابو کبشہ

نبی کریم ﷺ کے حاضن (پرورش کنندہ) قریش ان کی اپنی طرف نسبت کرتے تھے، وہ کہتے ہیں: ابن ابو کبشہ کا قول

\* اسد الغابہ (۶۱۸۷) تجرید (۱۹۷/۲) \* مصنف ابن ابوشیبہ (۵۴۶/۱۴)

\* اسد الغابہ (۶۱۸۸) استیعاب (۳۱۸۴) تجرید (۱۹۷/۲) \* السیرۃ النبویۃ (۱۹۲/۲)

ہے، بعض نے کہا کہ وہ حارث بن عبد عزیٰ سعدی حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔ ابن کلبی نے کتاب دقائق میں بحوالہ ابن عباس نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ابو شمر سیف بن ذی یزن“۔ بعض کا قول ہے: ابو کبشہ وہ شخص ہیں کہ ان کی طرف ان کے دادا منسوب ہیں، ان کے والد کے دادا کی طرف سے، وہ سلمیٰ انصاریہ خزرجیہ کے والد ہیں، جو عبدالمطلب کی والدہ ہیں، وہ ابن عمرو بن زید بن لبید خزرجی ہیں۔ استیعاب میں لبید کے بجائے اسد ہے، جو تبدیلی ہے۔

### ۱۰۴۴۲ ابو کبیر \*

ہذلی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابو یقظان ذکر کیا کہ وہ اسلام لائے، پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: میرے لیے زنا حلال کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو پسند کرتا ہے کہ کوئی تیرے پاس اس طرح آئے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کے لیے تو ہی پسند کرو جو تم اپنے نفس کے لیے پسند کرتے ہو“۔ اس نے کہا: اللہ سے دعا کیجئے کہ اسے مجھ سے دور کر دے۔ \*

### ۱۰۴۴۳ ابو کثیر \*

مولیٰ تمیم داری، دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عتبہ بن عبد الملک بن ابو کثیر نقل کیا ہے۔ وہ سو (۱۰۰) برس زندہ رہے، ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بحوالہ عبد الملک ان کے والد حدیث نقل کی، انہوں نے ابو کثیر سے روایت کی، فرماتے ہیں: میں تمیم داری کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میں ان کا سامان اٹھانے والا تھا۔ \*

حسن بن رشیق نے اپنے فوائد میں بطریق عتبہ اس سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں سمندر میں کشتی میں تمیم داری کے ساتھ تھا، وہ کشتی ٹوٹ گئی، ہم نے ایک جانور دیکھا جس کا سر، پیر پتہ نہ چلتا تھا، ہم نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں جتاسہ ہوں۔ پھر دجال کا قصہ اختصار کے ساتھ نقل کیا۔ اس میں ہے کہ تمیم سے فرمایا: اس کے پاس آؤ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کہتے ہیں، اس نے کہا: ان لوگوں کو فلسطین لے جاؤ، بیت عینون کی بستی کی طرف، ابو کثیر کا قول ہے: میں اور ہند کا بھائی اور ان کے بھائی نعیم تھے۔

### ۱۰۴۴۴ ابو کریمہ

مقدام بن معدی کرب، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

### ۱۰۴۴۵ ابو کعب أسدی

حرف زاء میں قسم ثالث میں زر بن حیش کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

\* اسد الغابہ (۶۱۸۹) تجرید (۱۹۷/۲) \* کنز العمال (۱۳۶/۱)

\* اسد الغابہ (۶۱۹۰) تجرید (۱۹۷/۲) \* جامع المسانید والسنن (۴۱۷/۱۴)

بن کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوعب مر دتھے، انہیں عورتوں کی طرح حیض آتا تھا۔ انہوں نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ ت دی تو حج اور عمرہ کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے عافیت دی تو ہر سال حج کرتے تھے۔ انہوں نے شعر پڑھا، ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوعب!...“

نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! جب سے اسلام لایا ہوں۔“

## ابوعب حارثی

ابو داودہ کہا جاتا تھا، رشا طی نے ذکر کیا ہے بحوالہ ابن شق ایل طلیطی کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، معمر نے اپنی سے جو ان تک پہنچتی ہے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: میں اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلا، میں نے برتن میں زاوراہ کے سر میں نے کہا۔

بانی کہاں ہے؟ پھر میں نے دودھ گرا دیا اور برتن کو پانی سے بھر لیا۔ میں نے کہا: یہ وضو کے لیے اور پینے کے لیے وضو کرنا چاہتا تو برتن سے پانی گراتا اور جب پینا چاہتا تو دودھ پیتا، اس طرح تین دن رہا، ان سے اسماء خزانہ

## ابو کلاب بن ابوصعصعہ

سعد کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبدول انصاری مازنی ہے، ابو عمر کا قول ہے: موتہ کے دن شہید ہوئے، ہو سکتا ہوں۔ ابن عساکر نے انہیں ایک قرار دیا ہے، اور کتاب اگنی میں اپنی روایت سے جسے انہوں نے ابوطاہر عبد الملک بن عوف کے چچا عبد اللہ بن ابوبکر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بنو مازن بن نجار سے ابوکلیب اور جابر جو عمرو بن زید بن بن عمرو بن عثم بن مازن بن نجار کے بیٹے ہیں، موتہ میں شہید ہوئے، عبد اللہ بن عمارہ بن قداح نے فرمایا: انصار یابا، عوف کی اولاد کون ہے؟ قیس بن ابوصعصعہ اور ان کے بھائی ابوکلاب، اُحد اور اس کے بعد غزوات میں شریک اس شہید ہوئے۔ ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں موتہ میں شہید ہوئے۔

## ابو کلیب بن عمرو

زید بن عوف بن مبدول انصاری، جابر کے سگے بھائی ہیں، ابن ہشام نے زیادات السیرہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں

ابو کلاب بن ابوصعصعہ کا قاتل۔ ابو کلاب



۱۰۴۵۰ ابو کلیب

دوسرے ہیں، ابو عمر کا قول ہے کہ بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا، مجھے معلوم نہیں۔  
میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ انہوں نے اس کا ارادہ کیا ہے، احتمال ہے کہ وہ عاصم بن کلیب کے دادا ہوں کیونکہ عاصم کو اپنے والد سے بحوالہ ان کے دادا روایت حاصل ہے۔

۱۰۴۵۱ ابو کنود سعد بن مالک بن اقصیر، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۵۲ ابو کیسان مولیٰ رسول اللہ ﷺ۔ دولابی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الثانی از حرف کاف

۱۰۴۵۳ ابو کثیر زبید بن صلت ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثالث از حرف کاف

۱۰۴۵۴ ابو کبیر اُح، مولیٰ ابویوب، خالد بن زید انصاری، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۵۵ ابو کنود از دی کوفی

مخضرمی ہیں، ان کا نام عبداللہ بن عامر ہے، بعض نے کہا: ابن سعد یا ابن عمران یا ابن عویمیر یا عمرو بن حبشی۔ ذیل میں ابو موسیٰ لکھتے ہیں: انہوں نے دور جاہلیت پایا ہے۔ پھر ان کی مرسل حدیث بطریق ہندہ بن خالد بحوالہ ان کے نقل کی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے تلوار دیجئے!..... پھر ایک حدیث ذکر کی۔ ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی خباب بن الارت کے حوالہ سے حدیث ابن ماجہ میں ہے۔ ان سے ابواسحاق سیمی، قیس بن وہب، اسماعیل بن ابی خالد، ابوسعید از دی روایت کرتے ہیں۔

۱۰۴۵۶ ابو کیسان

بے نسبت۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں بحوالہ عدی بن عدی، انہوں نے اپنے والد یا چچا کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک کیسان نامی غلام نے اپنا نام قیس رکھا اور اپنے باپ کا ہونے سے انکار کیا اور اپنے باپ کے مولیٰ کی طرف نسبت کی اور کوفہ چلا گیا اس کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں خبر دی، آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے بیٹے کو اونٹ پر بٹھاؤ پھر ایک کوڑا اپنے بیٹے کو مارو اور ایک کوڑا اپنے اونٹ کو مارو یہاں تک کہ اسے اپنے گھر والوں میں لے آؤ۔

۱۰۴۵۷ ابو کیسبہ

عبداللہ بن کیسبہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بیان بن بشر نے ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ بحوالہ ابو کیسبہ نقل کیا

تجربہ (۱۹۷/۲)

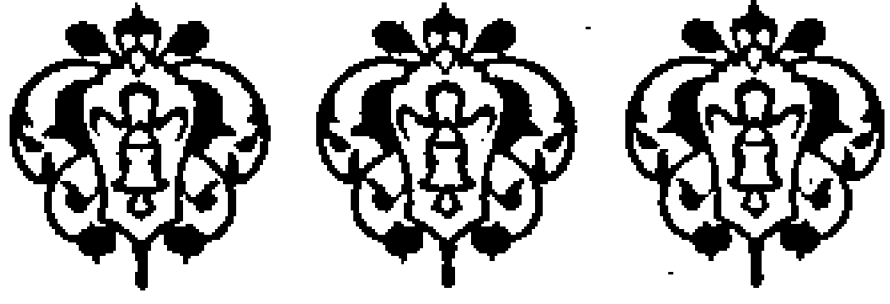
## ابو کلیب جہنی

۱۰۴۶۰

عثیم بن کلیب کے دادا ہیں، ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق واقدی بحوالہ عثیم بن کلیب، اپنے والد سے بحوالہ دادا نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفہ سے واپس آتے دیکھا۔

ابوموسیٰ کا قول ہے: اسے ابو نعیم نے ظاہر اسناد سے نقل کیا ہے اور عثیم اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں، وہ عثیم بن کثیر بن کلیب ہیں، ان کے دادا کلیب کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی ان سے مروی حدیث سنن ابوداؤد میں ہے، اسماء میں گزر چکے ہیں۔



## حرف لام

### القسم الاول از حرف لام

#### ۱۰۳۶۱ ابولاس مہملہ خزاعی

ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: عبد اللہ یا زیاد، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حج میں صدقہ کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں حدیث نقل کی، ان سے عمر بن حکم بن ثوبان نے روایت کی، بخاری نے صحیح میں تعلیقاً ان کی حدیث ذکر کی، میں نے اسے تعلیق التعلیق میں نقل کیا ہے، بغوی کا قول ہے، بعض کا قول ہے: ابولاس مدینہ میں رہے، انہوں نے اور دوسرے راویوں نے بطریق محمد بن اسحاق بحوالہ ابوسہل خزاعی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار کرایا..... (الحديث)

#### ۱۰۳۶۲ ابولبابہ بن عبد المنذر

انصاری، ان کے نام میں اختلاف ہے، موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ ان کا نام بشیر ہے، اسی طرح ابواسود نے بحوالہ عروہ فرمایا، ابن اسحاق کا قول ہے: ان کا نام رفاعہ ہے، اسی طرح ابن نمیر وغیرہ کا قول ہے۔ صاحب کشف وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام مردان ہے، ابن اسحاق کا قول ہے: لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابولبابہ اور حارث بن حاطب کو واپس لوٹا دیا تھا، جبکہ وہ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ بدر کی طرف نکلے، آپ ﷺ نے ابولبابہ کو مدینہ پر امیر مقرر کیا اور ان دونوں کے لیے دو حصے مقرر کئے، ان دونوں کا اجر اصحاب بدر کے ساتھ ہے۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے بدر میں ذکر کیا ہے۔ ان سب کا کہنا ہے: نقیبوں میں سے ایک تھے جو شب عقبہ میں موجود تھے، اور ان کا نسب یوں لکھا ہے: ابن عبد المنذر بن زید بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن الاوس۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رفاعہ اور معشر، ابولبابہ کے بھائی تھے فتح مکہ کے روز بنی عمرو بن عوف کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ تھا۔

روایت حدیث: نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے دونوں بیٹے سائب اور عبد الرحمن، اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب، اور ان کا بیٹا سالم بن عبد اللہ، اور ان کا مولا نافع اور عبد اللہ بن کعب بن مالک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر اور عبید اللہ بن ابی یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

اسد الغابہ (۶۱۹۶) تجرید (۱۹۷/۲) مسند احمد (۲۲۱/۴) مستدرک (۴۴۴/۱) المعجم الكبير (۸۳۷/۲۲)

اسد الغابہ (۶۱۹۸) تجرید (۱۹۸/۲) السيرة النبوية (۲۵۰/۲) السيرة النبوية (۲۵۸/۲)

**وفات:** بقول بعض: خلافت علی رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے۔ خلیفہ لکھتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وفات پائی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۵۰ھ کے بعد تک زندہ رہے۔

**۱۰۴۶۳ ابولبابہ** (مولا رسول اللہ ﷺ)

محمد بن حبیب نے اپنی کتاب المحرر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بلاذری لکھتے ہیں: ان کا تعلق بنی قریظہ سے تھا اور یہ کسی کے مکاتب تھے، مال کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا، لکھتے ہیں: انہوں نے ہی رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کی ہے، جو یہ کلمات کہے: (( اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ )) تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔ یہ یسار بن زید بن منذر کے والد ہیں۔

میں کہتا ہوں: مشہور تو یہ ہے کہ مذکورہ حدیث زید بن بولان نے روایت کی ہے جو ان کے حالات میں بیان ہو چکی ہے کہ وہ نوبلی تھے جن کا تعلق بنی ثعلبہ کے قیدیوں سے تھا۔ تو وہ ان کے علاوہ ہیں۔

**۱۰۴۶۴ ابولبابہ اسلمی**

بقول حاکم: صحابی ہیں، بزار نے اپنی مسند میں بطریق ابو مریم عبدالغفار بن قاسم بن عبدالملک بن میسرہ، بواسطہ ابو مالک روایت کی ہے کہ ہم سے ابولبابہ اسلمی نے بیان کیا کہ ان کے علاقہ سے ایک اونٹنی چوری ہو گئی، جو کسی انصاری کے ہاں سے لی فرماتے ہیں: میں نے ان سے کہا: یہ میری اونٹنی ہے میں اس کے لیے گواہ پیش کر سکتا ہوں۔ میں نے گواہ پیش کیا تو انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس گواہ حاضر کر دیا کہ یہ اونٹنی انہوں نے طائف کے ایک مشرک سے اٹھارہ (۱۸) بکریوں کے عوض خریدی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ مسکرا نے لگے، فرمایا: ”ابولبابہ! تم کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہتے ہو تو اسے اٹھارہ (۱۸) بکریاں دے کر سوار لے لو، اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔“ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: آج تو دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں، البتہ کھجوریں پکنے تک میں اس کی قیمت ادھار دینے کے لیے تیار ہوں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں پکنے تک ہر بکری کی قیمت کھجوروں کے تیس صاع قرار دی۔

میں کہتا ہوں: اس سند میں ابو مریم (عبدالغفار) ضعیف راوی ہے۔ یہ حدیث بروایت علی بن ثابت بحوالہ ان کے مروی ہے، لیکن اس میں بھی ضعف ہے۔

**۱۰۴۶۵ ابولیبہ اشہلی**

ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں بطریق وکیع، یحییٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیبہ بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا کئی احادیث کی روایت

❖ اسد الغابہ (۶۱۹۹) استیعاب (۳۱۸۹) تجرید (۱۹۸/۲)

❖ اسد الغابہ (۶۱۹۷) استیعاب (۳۱۹۱) تجرید (۱۹۷/۲)

❖ مسند بزار (۱۳۵۷) مجمع الزوائد (۱۷۴/۴) اسد الغابہ (۸۱/۵)

❖ اسد الغابہ (۶۲۰۰) استیعاب (۳۱۹۲) تجرید (۲۲۸۴) (۱۹۸/۲)

کی ہے، جن میں سے ایک حدیث یہ ہے: ”جس نے ایک درہم مہر دیا اس نے بیوی حلال کر لی۔“ ﴿فرماتے ہیں: اس سند سے کئی احادیث مروی ہیں ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ زبیر نے کتاب النسب میں اور طبرانی نے بطریق حاتم بن اسماعیل، یحییٰ بن عبدالرحمن سے اسی سند کے ذریعہ یہ روایت کی ہے: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اللہ کے ہاں ساتویں آسمان پر لکھا ہے: ”حمزہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا شیر ہے۔“

ابونعیم نے بطریق ابن ابی فدیہ یک بحوالہ یحییٰ بن عبدالرحمن اسی سند سے نقل کیا ہے، جس نے اپنے یتیم کو نکاح سے روکا اور پھر وہ زنا کر بیٹھا تو گناہ ان دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں ایک اور طریق کے ذریعہ اسی سند کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ قبروں والے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، اسی میں ہے: ام بشر بنت براء بن معرور نے ان پر بہت بے صبری اور غم و اندوہ کا مظاہرہ کیا تھا..... (حدیث)

عبدالرحمن نامی حضرات کے حالات میں باوردی کا قول بیان ہو چکا ہے کہ یہ یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیبہ ہیں اور صحابی عبدالرحمن بن ابی لیبہ ہیں۔ فاللہ اعلم!

۱۰۴۶۶ **ابولجا** خریم بن اوس طائی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۴۶۷ **ابولقیط** ﴿مولا رسول اللہ ﷺ﴾

حبشی یا نوبی غلام تھے، دور فاروقی تک زندہ رہے۔ بقول ابو عمر: بعض نے موالی میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن میں انہیں نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں: کتاب المحبر میں ان کا ذکر ہے اور مستغفری کا قول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں دیوان کے پاس رہتے تھے۔

۱۰۴۶۸ **ابولیلی** عبدالرحمن بن عمرو ابن کعب، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۴۶۹ **ابولیلی انصاری** ﴿عبدالرحمن کے والد﴾

بقول بعض: ان کا نام بلال/بلیل/داؤد بن بلال/اوس/یسار/یر ہے۔ کسی نے کہا: کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ابن کلبی لکھتے ہیں: ابولیلی بلال بن بلیل بن اجمہ بن الجلاح بن الحریش بن نجیح بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کسی اور کا قول ہے: اُحد اور بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے، اس کے بعد کوفہ رہنے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی جنگوں میں شرکت کی۔ ایک قول ہے: صفین میں شہید ہوئے۔

**روایت حدیث:** نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان سے ان کا بیٹا عبدالرحمن ہی ﴿روایت کرتا ہے۔ دولابی کی کتاب میں

﴿مسند ابی یعلیٰ (۹۴۳/۲) مجمع الزوائد (۲۸۱/۴) کنز العمال (۴۴۷۱۸) (۴۴۷۳۴)﴾

جامع المسانید (۴۲۸/۱۴) الدر المنثور (۱۲۰/۲)

﴿اسد الغابہ (۶۲۰۲) استیعاب (۳۱۹۳) تجرید (۱۹۸/۲) ﴿اسد الغابہ (۶۲۰۴) تجرید (۱۹۸/۲)﴾﴾

﴿جامع المسانید (۴۳۱/۱۴)﴾



لکھا ہے: دمشق کے قاضی عامر بن لدین بھی ان سے روایت کرتے ہیں، جبکہ ایسا نہیں اس واسطے کہ عامر کا شیخ ابویلیٰ اشعری ہے جن کی احادیث سنن میں آگے ان کا تذکرہ آ رہا ہے (۱۰۴۷۳)۔ ان میں سے ایک حدیث ابوداؤد میں بروایت ثابت، بواسطہ عبدالرحمن بحوالہ ان کے والد مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس نفل نماز پڑھی، میں نے آپ کو پڑھتے سنا: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ)).... (حدیث)

اور ابن ماجہ اور بغوی میں بروایت ابن حبان بواسطہ عبدالرحمن بحوالہ ان کے والد مروی ہے: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا: میرا بھائی بیمار ہے، آپ نے فرمایا: اسے کیا بیماری ہے؟ اس نے کہا: اسے جنون ہے.... (حدیث) بغوی کے ہاں بطریق عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا مروی ہے، فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا تو کوئی حسن (رضی اللہ عنہ) کو لے کر آیا، انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا.... (حدیث) داری اور حاکم نے بطریق قیس بن مسلم بواسطہ ابن ابی لیلیٰ بحوالہ ان کے والد روایت کی ہے، فرمایا: میں خیبر میں شریک تھا، مشرکین کو شکست ہوئی تو ہم ان کے گھروں میں جا پہنچے۔

۱۰۴۷۰ **ابولیلی** نابغہ الجعدی، پہلے ذکر ہوا ہے۔

۱۰۴۷۱ **ابولیلی**

کسی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت بتائی ہے۔ بقول: شاعر کے اس شعر سے وہی مراد ہیں:

انّی اری فتنة تغلی مراجلها  
والملك بعد ابی لیلی لمن غلبا  
”میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے کی دیکیں کھول رہی ہیں، ابولیلی کے بعد جسے غلبہ حاصل ہوا بادشاہت اُسی کی ہے۔“

۱۰۴۷۲ **ابولیلی خراعی**

ابن حبان اور ان کی پیروی میں مستغفری اور ابوموسیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۷۳ **ابولیلی اشعری**

طبرانی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرتے ہیں اور بطریق ابو عمر قیسی، سلیمان بن حبیب سے بواسطہ عامر بن لدین اشعری بحوالہ ابولیلی اشعری فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے حکمرانوں کی فرمانبرداری کرو، ان کی مخالفت نہ کرو کیونکہ ان کی فرمانبرداری حقیقت میں اللہ کی فرمانبرداری ہے اور ان کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے“.... (حدیث) \* اسی میں ہے جو مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنا پھر اس نے اللہ کی حکم عدولی کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابو نعیم فرماتے ہیں: میرے خیال میں ابو عمر قیسی وہی محمد بن سعید ہے جسے (جھوٹی حدیثیں گھڑنے کی پاداش میں) سولی دی گئی تھی۔ میں کہتا ہوں: اس کی تائید حاکم کی روایت سے ہوتی ہے، انہوں نے یہ حدیث بطریق محمد بن ابی قیس بحوالہ سلیمان بن

\* اسد الغابہ (۶۲۰/۵) تجرید (۱۹۸/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۰/۳) استیعاب (۳۱۹۶) تجرید (۱۹۸/۲)

\* المعجم الكبير (۹۳۵/۲۲) الاحاد والمثانی (۴۵۶/۴) مجمع الزوائد (۲۲۰/۵) جامع المسانید (۴۲۹/۱۴)

حبیب نقل کی ہے اور بغوی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور محمد بن ابی قیس وہی محمد بن سعید مصلوب ہے جو متروک راوی ہے۔ ابواحمد کی روایت میں لکھا ہے: ہم سے ابویلیٰ اشعری صحابی رسول نے حدیث بیان کی۔

۱۰۴۴۴ ابویلیٰ (صحابی رسول اللہ ﷺ)

ان کی حدیث ثابت نہیں۔ بقول حاکم: امام بخاری نے ”الکنی المجردہ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، ممکن ہے یہ پہلے والے ہوں۔

۱۰۴۴۵ ابویلیٰ غفاری \*

حاکم اور ابن مندہ وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور سب نے بطریق اسحاق بن بشر اسدی، جو ایک متروک راوی ہے، خالد بن حارث سے، بواسطہ عوف، حسن سے بحوالہ ابویلیٰ غفاری روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے بعد ایک فتنہ ہوگا جب ایسا دور آجائے تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ کیونکہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور وہی قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے ہاتھ ملائے گا۔ وہی صدیق اکبر اور وہی اس امت کا فاروق اعظم وہ (مسلمانوں) مومنین کا سردار ہے اور منافقوں کا سردار مال ہے۔ \*

القسم الثانی از حرف لام، خالی ہے۔

القسم الثالث از حرف لام

۱۰۴۴۶ ابویلیٰ

عبداللہ بن یزید بن اصرم بن سعید بن الہزم بن رقیبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ الہذلی۔ ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

القسم الرابع از حرف لام

۱۰۴۴۷ ابی اللحم غفاری

دولابی اور ابن السکن نے حرف لام میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ نے ان کا اتباع کیا ہے۔ ابونعیم نے اس کا انکار کر کے درست اقدام کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: آبی، اباء سے اسم فاعل ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ حرف کنیت (ابو) نہیں۔ ان کا یہ لقب اس وجہ سے پڑ گیا تھا کہ وہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ان کے حالات میں حرف الف میں بتایا جا چکا ہے۔ ابن الاثیر \* ابونعیم کا قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: معافری نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں وہم ہوا ہے کہ یہ کنیت ہے، جبکہ یہ لقب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں یہ کنیت نہیں ہے اور کنیتوں میں ان کا ذکر کرنا وہم ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ کو اکیلے ہونے کا الزام دینا کہ انہوں نے ہی ایسا لکھا ہے۔ انصاف کی بات نہیں انہوں نے تو ابن السکن کی تقلید اور پیروی کی ہے۔ ابن السکن معتبر بھی ہیں لہذا ابن مندہ سے زیادہ ابن السکن ملامت کے مستحق ہیں۔

\* اسد الغابہ (۶۲۰۷) تجرید (۱۹۸/۲) \* میزان الاعتدال (۱۸۶/۱) اللالی المصنوعة (۱۶۸/۱) اسد الغابہ (۸۵/۵)

\* اسد الغابہ (۸۳/۵)

## حرف میم

### القسم الاول از حرف میم

۱۰۳۷۸ ابو مالک اشعری \*

حارث بن حارث - کنیت اور نام دونوں سے مشہور ہیں۔

۱۰۳۷۹ ابو مالک اشعری \*

کعب بن عاصم، نام سے مشہور ہیں۔ کبھی کنیت بھی لی جاتی ہے، دونوں کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔ بقول بغوی انہیں ابو مالک بھی کہا جاتا ہے۔

۱۰۳۸۰ ابو مالک اشعری

دوسرے ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں، نام میں اختلاف ہے، نام عمرو یا عبید ہے۔ سعید برزعی کا قول ہے: میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ کو فرماتے سنا: ابو مالک اشعری کا نام عمرو ہے: یہ روایت حاکم ابوالاحمد نے نقل کی ہے، دوسروں نے اس اضافے سے لکھا ہے عمرو بن حارث بن ہانی۔ ایک قول ہے: یہ وہی ہیں جن سے عبدالرحمن بن غنم حدیث معارف (گانے بجانے کے آلات والی حدیث) روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۸۱ ابو مالک انصاری رافع بن مالک۔

۱۰۳۸۲ ابو مالک حنظلی شریک بن طارق۔

۱۰۳۸۳ ابو مالک عامری ابی بن مالک۔

۱۰۳۸۴ ابو مالک فزاری عیینہ بن حصن۔

۱۰۳۸۵ ابو مالک خثعمی عبداللہ، سب کا ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۳۸۶ ابو مالک جعدی بغوی نے ان کا ذکر تو کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

### ۱۰۴۸۷ ابو مالک اشجعی \*

ان کا نام مشہور نہیں۔ حاکم کا قول ہے: ان کی حدیث حجاز میں ملتی ہے اور یہ کوئی نہیں یعنی سعد بن طارق جو تابعی ہیں، ابو عمر فرماتے ہیں، بقول بعض: ان کا نام عمرو بن حارث بن ہانی ہے۔ جس پر کسی نے اعتراض کر کے کہا کہ یہ بات تو ابو مالک اشجعی کے بارے میں کہی گئی ہے۔

### ۱۰۴۸۸ ابو مالک اسلمی \*

ابو بکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابو زائدہ ان کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ماعز رضی اللہ عنہ کو واپس کیا جب وہ چوتھی بار اقرار زنا کرنے آئے تو آپ ﷺ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن حزم نے اس حدیث کو ذکر کر کے فرمایا: ابو مالک کو میں نہیں جانتا۔  
میں کہتا ہوں: یہ حدیث نسائی میں بطریق سلمہ بن گھیل بواسطہ ابو مالک ایک صحابی سے مروی ہے۔

### ۱۰۴۸۹ ابو مالک قرظی \* (ثعلبہ کے والد)

واقدی ان کا ذکر کرتے ہیں کہ جب یہ یمن سے آئے تو یہودیت پر عمل پیرا تھے۔ قرظہ کی ایک عورت سے شادی کر لی، یوں انہی میں شمار ہونے لگے۔ جبکہ ان کا تعلق کندہ \* سے ہے۔ کسی نے ان کا نام عبد اللہ بتایا ہے۔ امام حاکم بحوالہ امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کو طلب کیا اور پھر ابو مالک کو بلایا۔ واقدی کی عثمان بن الضحاک سے بواسطہ ابن الہادی بحوالہ ثعلبہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو مالک سے، جو یہودی عالم تھے۔ تورات میں نبی ﷺ کی نشانی کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: بنی ہارون کو اس کتاب میں جس میں تبدیلی نہیں ہوئی ان کی یہ نشانی لکھی ہے کہ وہ احمد اولاد اسمعیل سے ہوگا، وہ یکسوئی کا (جسے) دین (حنیف کہا جاتا ہے) لائے گا، جو دین ابراہیم ہے۔ وہ کمر پر تہبند باندھے گا اور ہاتھ پاؤں دھوئے (یعنی وضو کرے) گا، وہ آخری نبی ہوگا۔ پھر لمبی حدیث ذکر کی۔

### ۱۰۴۹۰ ابو مالک نخعی

بقول ابن السکن: کسی نے انہیں صحابی لکھا ہے اور صفوان بن عمرو کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب ابو مالک فوت ہونے لگے تو فرمایا: قبیلہ نخع! موجود غائب تک یہ بات پہنچا دے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی سڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔“

### ۱۰۴۹۱ ابو مالک عبدی

ابو جعفر طبری نے بطریق داؤد بن ابی ہند اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں ان کی حدیث نقل کی ہے: ”جس مال

\* اسد الغابہ (۶۲۱۰) \* اسد الغابہ (۶۲۰۹) تجرید (۱۹۹/۲)

\* اسد الغابہ (۶۲۱۳) \* السیرۃ النبویۃ (۲۴/۱)

میں یہ لوگ بخل و کنجوسی کیا کرتے تھے قیامت کے روز وہ ان کے گلے کا طوق ہوگا۔ اور دوسرے طریق سے مرسل مروی ہے ایک اور طریق سے بھی روایت کی جاتی ہے جو ثعلبی نے اسی سند سے نقل کی ہے لیکن اس میں فرماتے ہیں: قیس کے ایک شخص سے مروی ہے ان سے روایت کرنے والے ابو قزعه مشہور بصری تابعی ہیں، لیکن وہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کبھی مرسل بھی روایت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث اسی احتمال سے منقول ہے۔

### ۱۰۴۹۲ ابو مالک (بے نسبت)

ابن مندہ ان کا ذکر کرتے ہیں کہ مصر فروکش ہوئے، حالات نامعلوم ہیں۔ پھر بطریق عبدالرحیم بن زید العنمی (جو متروک راوی ہے) اپنے والد سے (جو ضعیف ہے) بحوالہ ابو مالک روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی حالت میں جس کی عمر اسی (۸۰) سال ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم حرام کر دے گا اور وہ بلند درجات میں ہوگا۔“

### ۱۰۴۹۳ ابو مالک (بے نسبت)

ان کا بھی ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ ان سے سنان بن سعد روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ روایت نقل کی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جنتی لوگوں کے خادم ہوں گے۔“ ابو نعیم فرماتے ہیں: مشہور یزید بواسطہ سنان بحوالہ انس بن مالک ہے۔

میں کہتا ہوں: واقعی اسی طرح ہے البتہ اس سے ابوسعید بن یونس کے قول کی تردید نہیں ہوتی، کیونکہ یہ متعین نہیں کہ ابوسعید بن یونس کی مراد اس حدیث سے ہے۔

### ۱۰۴۹۴ ابو مالک (بے نسبت)

مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ہشام بن الغاز بن ربیعہ وہ اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے اہل دمشق! عنقریب تمہارے ہاں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا: آپ کو ربیعہ اس کا کیسے پتہ چلا؟ فرمایا: یہ ابو مالک صحابی رسول تشریف فرما ہیں، ان سے پوچھ لو! وہ وہاں آئے ہوئے تھے۔ ان سے پوچھنے آئے کہ آپ بتائیں جو ربیعہ کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت میں..... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ پھر استدراک میں ان کا ذکر کیا۔ بعید نہیں یہ ابو مالک اشعری ہوں۔

اسد الغابہ (۶۲۱۷) تجرید (۱۹۹/۲) جامع المسانید (۴۶۴/۱۴) اسد الغابہ (۸۸/۵)

اسد الغابہ (۶۲۱۵) تجرید (۱۹۹/۲) جامع المسانید (۴۶۳/۱۴)

مسند ابی داؤد طیالسی (۲۸۲۲/۲) حلیۃ الاولیاء (۳۰۸/۶) مسند ابی یعلیٰ (۴۹۰/۷) مجمع الزوائد (۲۱۹/۷) (۲۲۵)

اسد الغابہ (۶۲۱۶) تجرید (۱۹۹/۲) ابن ماجہ کتاب الفتن باب الخسوف (۴۰۶۰)



### ۱۰۴۹۵ ابوالمجبر

یحییٰ بن عبد الحمید حمانی اپنی مسند میں بحوالہ ابوالمجبر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں یا دو بیٹوں کو پھوپھو یا دو دادیوں (نانیوں ایک دادی اور ایک نانی) کی کفالت اور خرچ کا بندوبست کیا وہ جنت میں اس طرح میرے ساتھ ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انگشت شہادت اور ساتھ والی انگلی کو ملا لیا۔ اگر تین ہوں تو وہ مفرح (فرحت پہنچانے والا) ہے اور اگر چار یا پانچ ہوں تو اللہ کے بندو! اس کا خیال رکھنا، اسے قرض دے دینا اس سے مشترکہ کاروبار کر لینا۔ مطین نے ”اصحابہ“ میں بحوالہ حمانی اور طبرانی نے مطین سے جبکہ ابو موسیٰ نے ان کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے اور بطریق حسن بن عرفہ بحوالہ مبارک اسی سند سے ایک اور حدیث نقل کی ہے۔

### ۱۰۴۹۶ ابو مجزأہ اسلمی

زاہر ہیں۔ جو مجزأہ کے والد ہیں، نام سے مشہور ہیں۔ پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔ مسند قہی میں کنیت کے ساتھ مذکور ہے۔

### ۱۰۴۹۷ ابو مجیبہ

ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے ان کا حال معلوم نہیں، جبکہ بغوی کا قول ہے: ابو مجیبہ یا ان کے چچا بصرہ کے رہائشی ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ مجیبہ باہلی یا باہلیہ کے والد ہیں۔ ابن ماجہ میں مجیبہ باہلی سے بحوالہ ان کے والد لکھا ہے، جبکہ ابن ابی داؤد کی کتاب میں ہے مجیبہ باہلیہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔ بغوی نے یہ فائدے کی بات لکھی ہے کہ مجیبہ کے والد کا نام عبد بن حارث ہے۔ درست یہی ہے کہ مجیبہ خاتون ہے۔ چنانچہ سعید بن منصور کی کتاب میں، ابن علیہ سے بواسطہ جریری، ابو سلیل سے ان کی قوم کی بڑھیا مجیبہ باہلیہ سے مروی ہے۔

### ۱۰۴۹۸ ابو محجن ثقفی

مشہور شاعر۔ نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق: عمرو بن خثیب بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ (غزہ) بن عوف بن ثقیف اور ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان کی کنیت ابو عبیدہ ہے۔ کسی نے مالک کسی نے عبد اللہ نام بتایا ہے، والدہ کا نام کنود بنت عبد اللہ بن عبد شمس ہے۔ بقول ابو احمد الحاکم: صحابی ہیں۔ فرماتے ہیں: مجھے لگتا ہے یہ وہی ہیں جو نشے کی حالت میں سعد بن ابی وقاص کے پاس لائے گئے اگر یہ وہی ہیں تو پھر ان کا نام مالک ہے۔ پھر بطریق ابوسعید بقال بحوالہ ابو محجن یہ حدیث نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے بارے میں اپنے بعد تین چیزوں کا سب سے زیادہ

اسد الغابہ (۶۲۱۹)

المعجم الكبير (۹۵۹/۲۲) مجمع الزوائد (۱۵۸/۸) جامع المسانید (۴۵۶/۱۴) اسد الغابہ (۸۹/۵)

اسد الغابہ (۶۲۲۰) تجرید (۲۲۰/۲)

اسد الغابہ (۶۲۲۱) استیعاب (۳۲۰۳) تجرید (۲۰۰/۲)

خوف ہے: ستاروں پر ایمان لانا، تقدیر کو جھوٹ سمجھنا (اور بادشاہوں کا ظلم و ستم کرنا)۔ پھر تیسری چیز کا ذکر کیا۔ ابو نعیم نے اسی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے اور تیسری چیز ”بادشاہوں کا ظلم“ ہے۔

ابو سعد ضعیف ہے، اس نے ابو جحش کا دور نہیں پایا، ابواحمد الحاکم کا قول ہے: اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا نام مالک ہے، یہ روایت ہے جو ہم سے ابوالعباس ثقفی نے زیاد بن ایوب سے، ابو معاویہ، عمرو بن مہاجر، ابراہیم بن محمد، سعد سے بحوالہ ان کے والد نقل کی ہے۔ قادیسیہ کے روز حضرت سعد کے پاس ابو جحش ثقفی کو لایا گیا جو نشے میں تھے، آپ نے انہیں بیڑیاں پہنا دیں حضرت سعد کے زخم تھا آپ نے لشکر کا امیر خالد بن عرفطہ کو مقرر کر دیا اور خود بالا خانے پر بیٹھ کر سارا منظر دیکھنے لگے، تو ابو جحش یہ اشعار پڑھنے لگے:

”اس سے بڑھ کر کیا غم ہوگا کہ لشکر تیروں سے زخمی ہو رہا ہے اور مجھے بیڑیوں میں کس کے چھوڑ دیا گیا ہے۔“

اس کے بعد حضرت سعد کی بیوی سے جو بنت خصفہ تھیں کہنے لگے: خدا تمہارا بھلا کرے، میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں بچ نکلا تو خود آ کر بیڑیاں پہن لوں گا اور اگر جنگ میں کام آ گیا تو تم لوگوں کو مجھ سے راحت مل جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے رہا کر دیا، وہ کود کر حضرت سعد کے گھوڑے بلقاء پر سوار ہو گئے۔ نیزہ لیا اور معرکہ میں جا پہنچے۔ جس طرف رخ کرتے دشمن کے چھکے چھوٹ جاتے۔ تو لوگ کہنے لگے: یہ فرشتہ ہے اور سعد بیٹھے سارا منظر دیکھ رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے: ”اس گھوڑے کی اچھل کود تو بلقاء جیسی ہے اور حملہ ابو جحش جیسا ہے حالانکہ ابو جحش تو گرفتار ہے۔“ جب دشمن کو شکست ہو گئی تو ابو جحش نے واپس آ کر بیڑیاں پہن لیں۔ بنت خصفہ نے حضرت سعد کو ساری بات بتادی۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص پر کوئی حد جاری نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آج مسلمانوں کو اس آزمائش سے نکالا۔ آپ نے انہیں چھوڑ دیا۔ ابو جحش یہ سلوک دیکھ کر فوراً بولے: پہلے میں اگر پیتا تھا تو حد کی وجہ سے میں پاک ہو جاتا تھا، اب جبکہ آپ نے مجھے بری کر دیا تو میں کبھی بھی اسے نہیں پیوں گا۔

میں کہتا ہوں: ابواحمد نے اس واقعہ میں لوگوں کے اس قول کو دلیل بنا کر کہ یہ کوئی فرشتہ (ملک) ہے، ان کا نام مالک بتایا ہے تو یہ ان کی مراد کی واضح دلیل نہیں۔ بلکہ بظاہر وہ انہیں فرشتہ سمجھ بیٹھے تھے جس کی تائید ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ اسی سند سے ابو معاویہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے انہیں فرشتہ سمجھا۔ ”الصبر صبر البلقاء“ کو جس نے ”الصبر صبر البلقاء“ لکھا ہے اسے وہم ہوا ہے جیسا کہ ابن فتحون نے ”اوہام الاستیعاب“ میں متنبہ کیا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بیوی کا نام سلمیٰ تھا جس کا سیف نے ”الفتوح“ میں ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے بھی ان کا یہی نام لیا ہے۔ اور یہ واقعہ لمبا ذکر کیا ہے۔ اور چند اور اشعار نقل کیے ہیں۔ اس واقعہ میں ہے: انہوں نے جنگ کا رنگ بدل دیا تکبیر کہتے ہوئے جس پر حملہ کرتے ان کے سامنے کوئی نہ ٹکتا تھا وہ بڑے عجیب طریقے سے لوگوں کی گردنیں اڑاتے۔ جس سے لوگوں کو تعجب ہوا کیونکہ کوئی انہیں جانتا نہ تھا۔ عبدالرزاق نے بحوالہ ابن سیرین صحیح سند سے نقل کیا ہے کہ ابو جحش کو شراب پینے پر ہمیشہ کوڑے

جامع المسانید (۴۶۶/۱۴) اسد الغابہ (۸۹/۵) اسد الغابہ (۹۰/۵)

کسی کے ذہن میں یہ نہ آئے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حدود اللہ کی پروا نہ کی، ہرگز ایسا نہیں بلکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ جب تک میں اپنی

آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا تب تک تمہیں حد نہیں لگاؤں گا۔ [عامرتی ندوی]

لگائے جاتے لیکن جب وہ باز نہ آئے تو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ جب قادسیہ کی جنگ ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو جنگ کرتے دیکھا پھر سابقہ واقعے جیسا واقعہ نقل کیا۔ لیکن مسلمانوں کا یہ قول نہیں نقل کیا: یہ فرشتہ ہے۔ بلکہ اس میں ہے کہ حضرت سعد نے فرمایا: میں اگر ابو مجن کو بیڑیوں میں گرفتار نہ کر آیا ہوتا تو مجھے اس کی کارروائی لگتی۔

واقعے کے آخر میں ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں شراب کی وجہ سے کبھی حد نہیں لگاؤں گا۔ ابو مجن نے کہا: میں بھی اللہ کی قسم! اب اسے کبھی نہیں پیوں گا۔ مجھے تمہارے کوڑوں کی وجہ سے اسے چھوڑنے میں عار محسوس ہو رہی تھی۔ پھر انہوں نے کبھی شراب نہ پی۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عاصم بن عروہ کا قول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو مجن کو شراب نوشی کی وجہ سے جلاوطن کر دیا تھا اور ابو جہراء بصری اور ایک دوسرے آدمی کو حکم دیا کہ انہیں سمندری راستے سے لے جائیں، بقول بعض: وہ ان کے ہاتھ سے بھاگ نکلے اور جنگ قادسیہ کے دنوں میں عراق آ گئے ابو عمر نے کچھ اضافے کے ساتھ اس کا مفہوم نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو لکھا کہ انہیں گرفتار کر لو چنانچہ انہوں نے قید کر لیا۔ ابو الاعرابی بحوالہ ابن داب روایت کرتے ہیں کہ ابو مجن انصار کی ایک عورت پر فریفتہ ہو گئے جس کا نام شمس تھا اسے دیکھنا چاہا لیکن بس نہ چل سکا جس کا حیلہ یہ کیا کہ اس کے گھر کے پاس جو گھر تعمیر ہو رہا تھا وہاں کام کرنے والے مستری کے پاس مزدور رہ کر ایک طاقے سے اسے جھانک کر یہ اشعار کہے:   
 ”میں نے شمس کو دیکھا، جس کے درمیان رحمن تعالیٰ کی طرف سے تھوڑی تنگی اور رکاوٹ نہ تھی۔“

اس کے خاوند نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کر دی جس کی وجہ سے انہوں نے انہیں جلاوطن کر دیا۔ اور ان کے ساتھ ابو جہراء نامی ایک شخص روانہ کیا جن سے حضرت ابو بکر مختلف امور میں مدد لیا کرتے تھے۔ پھر وہ واقعہ نقل کیا۔ اسی میں ہے: ابو جہراء نے ابو مجن کے پاس تلوار دیکھی تو وہ ان سے ڈر کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھاگ آئے۔ حضرت عمر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ انہیں گرفتار کر لو، چنانچہ انہوں نے انہیں قید کر لیا۔ پھر جنگ قادسیہ والا واقعہ ذکر کیا۔

عبدالرزاق بحوالہ ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو مجن بن حبیب بن عمرو بن عمیر ثقفی کو سات مرتبہ شراب نوشی کی حد لگائی، ایک قول ہے: ابو مجن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ نے سمجھا انہوں نے شراب پی رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا منہ سونگھو جس پر ابو مجن بولے: یہ تو وہ تجس ہے جس سے آپ کو روکا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چھوڑ دیا۔ ابن الاعرابی بحوالہ فضل خسی روایت کیا ہے اپنی شراب نوشی کے ترک کرنے پر ابو مجن نے یہ اشعار کہے:   
 ”میں شراب کو اچھا سمجھتا تھا جبکہ اس میں عقلمند آدمی کی ہلاکت کا سامان ہے۔ اللہ کی قسم! میں اب اسے

زندگی بھر نہیں پیوں گا اور نہ کبھی اس سے اپنی بیماری کا علاج کروں گا۔“

ابن کلبی بحوالہ عوانہ روایت کرتے ہیں کہ عبید بن ابی مجن عبدالملک بن مروان کے پاس آئے تو عبدالملک کہنے لگا: یہ

تمہارے والد ہی کے اشعار ہیں:   
 ”جب میری وفات ہو جائے تو مجھے انکور کی بیل کے پاس دفن کرنا تاکہ موت کے بعد اس کی جڑیں مجھے سیراب کریں۔“

تمہارے والد ہی کے اشعار ہیں:   
 ”جب میری وفات ہو جائے تو مجھے انکور کی بیل کے پاس دفن کرنا تاکہ موت کے بعد اس کی جڑیں مجھے سیراب کریں۔“

پھر ان کا واقعہ ذکر کیا۔ ابن الاثیر نے یہ واقعہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے کہ بقول بعض: ابو جحٰن کا بیٹا امیر معاویہ کے پاس آیا۔ امیر معاویہ نے اس سے کہا: تمہارے والد نے یہ اشعار کہے ہیں، پھر انہیں ذکر کیا اس کے بعد ہے: ”مجھے کسی چٹیل میدان میں نہ دفن کرنا کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میں مرنے کے بعد اسے نہ چکھ سکوں گا۔“

تو وہ بولا میں چاہوں تو آپ کو ان کے اس سے بہترین شعر سنا دوں۔ امیر معاویہ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا:

یہ شعر

”لوگوں سے میرے مال اور اس کی کثرت کے بارے میں نہ پوچھ بلکہ میری ہمت اور میرے اخلاق کے متعلق دریافت کر۔ قوم خوب جانتی ہے کہ میں ان کے سرداروں میں سے ایک ہوں۔ جب گھبرایا ہوا کانپتا ہاتھ گھومتا ہے میں اس وقت لڑائی میں گھس جاتا ہوں جب وہ اپنے زوروں پر ہوتی ہے اور راز کو چھپاتا ہوں، جو گردن اڑانا ہے میں جنگ کے روز نیزے کو اس کا حصہ دیتا ہوں اور نیزہ باز کو خون کے لوتھڑوں سے سیراب کر دیتا ہوں۔ جو چیز مجھے ملنے والی نہیں میں اس کے حصول سے باز رہتا ہوں اور اگر مجھ پر ظلم ہو تو میرا کینہ اور دشمنی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی کی حالت بعض دفعہ ایسی ہوتی ہے کہ سخی ہونے کے باوجود وہ تنگ دست ہو جاتا ہے اور کبھی لاچار بے وقوف جیسا سودا کر بیٹھتا ہے۔ عنقریب ایک دن کی کے بعد مال زیادہ ہو جائے گا اور جو شاخ پتوں کے جھڑنے سے صاف ہو گئی تھی ایک دن پھر سبز لباس اوڑھ لے گی۔“

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ہم لوگ اگرچہ غلط کہتے تھے لیکن برتاؤ اچھا کریں گے۔ پھر انہیں انعام سے نوازا۔ ادھر ابن فتحون نے ابو عمر پر اعتراض کیا کہ انہوں نے ابو جحٰن کی شراب نوشی کا واقعہ ایسے کیوں ذکر کیا ہے کہ وہ شراب کے رسیا اور دلدادہ تھے، ان کا کہنا ہے کہ بس ان کی سزا کا ذکر کافی تھا۔ اس سلسلہ میں سکوت بہتر ہے بلکہ زیادہ مناسب وہ روایت ہے جو سیف نے فتوح میں نقل کی ہے کہ حضرت سعد کی اہلیہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کس وجہ سے قید کیا گیا ہے؟ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! نہ میں نے کوئی حرام کھایا ہے اور نہ پیا ہے دورِ جاہلیت میں میں نے نوش تھا جس کی وجہ سے میری زبان سے اس کی بہت زیادہ تعریف نکل گئی، اس کی بنا پر انہوں نے مجھے قید کر رکھا ہے۔ انہوں نے حضرت سعد کو بتایا، آپ نے فرمایا: تم جاسکتے ہو، میں جب تک تمہیں کوئی کام کرتے نہیں دیکھ لیتا تمہارا مواخذہ نہیں کر سکتا۔

میں کہتا ہوں: سیف ضعیف ہے، اور جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ زیادہ مضبوط اور مشہور ہیں۔ ابن فتحون نے اس بات کو غلط قرار دیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حد کو ختم کر دیا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا گمان رکھنا مناسب نہیں۔ پھر فرماتے ہیں: اس کی ایک بہترین توجیہ ہے جو انہوں نے ذکر نہیں کی، شاید ان کی مراد یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مقصد ہے کہ ”وہ شراب کی وجہ سے انہیں حد نہیں لگائیں گے“ یہ تھا کہ اس شرط کے ساتھ اگر میں نے اس کا ثبوت دیکھا تو پھر، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں سچی توبہ کی توفیق عطا کر دی۔ اور پھر کبھی اس کا رخ نہیں کیا۔ جیسا کہ باقی واقعہ ہے، فرماتے ہیں: بقول بعض: ابو جحٰن

آذربائجان میں بقول بعض جرجان میں فوت ہوئے۔

### ۱۰۴۹۹ ابو محذورہ مؤذن

نام اوس، بقول بعض: سمرہ بن مغیرہ تھا یہی مشہور ہے۔ ابن عبد البر کا بیان ہے: کسی نے یہ (معیر) نام معین لکھا ہے۔ ابن ربیعہ بن معیر بن عرج بن سعد بن نجح۔ بقول بلاذری: زیادہ مضبوط روایت یہ ہے کہ نام اوس ہے۔ ابن حزم نے کتاب النسب میں یقین سے لکھا ہے کہ سمرہ ان کا بھائی ہے۔ ابوالیقظان نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اوس بن معیرہ بدر میں کافر مارا گیا تھا، جبکہ ابو محذورہ کا نام سلمان بن سمرہ ہے یا سلمہ بن معیر ہے۔ ایک قول ہے کہ ابو محذورہ کا نام معیر بن محیریز ہے طبری نے نقل کیا ہے ان کا وہ بھائی جو بدر میں قتل ہوا اس کا نام انیس تھا۔

ابو عمر لکھتے ہیں: زبیر، ان کے چچا، ابن اسحاق اور مسیحی کا اس پہ اتفاق ہے کہ ابو محذورہ کا نام اوس ہے اور یہ لوگ کے قریش کے نسب کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ جس نے ان کا نام سلمہ بتایا ہے اس کی غلطی ہے۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے انہیں اذان سکھائی تھی ان کا یہ واقعہ صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے۔ ہمام کی ابن جرجان سے مروی روایت میں ہے کہ آپ کی انہیں اذان دہی کی تعلیم جہرانہ میں ہوئی تھی۔ ابن کلبی کا قول ہے: ابو محذورہ نے ہجرت نہیں کی بلکہ مکہ مکرمہ ہی مقیم رہے اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد فوت ہوئے۔ کسی اور کا قول ہے: ۵۹ھ یا ۷۹ھ میں فوت ہوئے۔

### ۱۰۵۰۰ ابو محسن اشعری

وہی عکاشہ بن محسن، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۱۰۵۰۱ ابو محمد انصاری

امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں ان کا ذکر کیا اور بطریق عبد اللہ بن محیریز بواسطہ مذحجی روایت کی ہے کہ شام میں ایک شخص ابو محمد کنیت والے تھے، جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا، انہوں نے فرمایا: وتر واجب ہیں۔ حضرت عبادہ بن الصامت کے ساتھ پیش آمدہ ان کا واقعہ ذکر کیا، یہ روایت ابوداؤد وغیرہ نے بطریق امام مالک نقل کی ہے، بقول بعض: ان کا نام مسعود بن اوس بن زید بن اصرم ہے۔ بعض نے مسعود بن زید بن سمیع کہا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام قیس بن عامر بن عبد الحارث خولانی ہے، اوس میں سے بنی حارثہ کے حلیف ہیں۔ بقول بعض: مسعود بن یزید نام ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، دار یا میں رہتے تھے۔ کسی نے ان کا نام سعد بن اوس/قیس بن عباہ بھی بتایا ہے۔ ابن یونس لکھتے ہیں: فتح مصر میں شریک ہوئے۔ ابن سعد کا قول ہے: خلافت فاروقی میں فوت ہوئے۔ ابن کلبی کا گمان ہے: بدر میں شریک ہوئے، پھر جنگ صفین میں امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ محمد بن نصر کی کتاب ”قیام اللیل“ میں بطریق عبد اللہ بن محیریز بحوالہ ابو رفیع مروی ہے کہ ہم لوگ وتر کے بارے میں باہمی بحث کر رہے تھے تو انصار میں سے ابو محمد نامی ایک صحابی فرمانے لگے۔

اسد الغابہ (۶۲۲۲) استعیاب (۳۲۰۴) تجرید (۲۰۰/۲) جامع المسانید (۴۶۷/۱۴)

اسد الغابہ (۶۲۲۴) تجرید (۲۰۰/۲)



۱۰۵۰۲ ابو محمد

طلحہ بن عبید اللہ تمیمی، عبدالرحمن بن عوف زہری، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن ثعلبہ بن عبد ربہ اذان والے، عبداللہ بن زید بن عاصم حدیث وضو کے راوی۔ عبداللہ بن نحبینہ ازدی، حاطب بن ابی بلتعہ، ثابت بن قیس بن شماس انصاری، کعب بن عجرہ بلوی، حمزہ بن عمرو اسلمی، فضالہ بن عبید انصاری، حویطب بن عبدالعزی قرشی، عبداللہ بن ابی حدرہ اسلمی، عبدالرحمن بن یزید بن حارثہ، عبداللہ بن مخرمہ عامری، اشعث بن قیس کندی، محمود بن ربیع انصاری اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن عمرو بن عاص، سب کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔

۱۰۵۰۳ ابو محرز نام خالد تھا، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۵۰۴ ابو مخارق قابوس کے والد، قابوس میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۵۰۵ ابو مخشی طانی

بنی اسد کے حلیف۔ مہاجرین اولین سے اور شرکاء بدر سے تعلق رکھتے ہیں۔ نام سوید بن مخشی تھا۔ ابن سعد نے بحوالہ ابوجیبہ ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض: ابن عدی اور ابو معشر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ بقول بعض: زید بن مخشی / ابن حمیر۔

۱۰۵۰۶ ابو مخشی (دوسرے)

عبداللہ بن محمد نے ان میں اور سابقہ میں فرق کیا ہے۔ پہلے کے متعلق لکھا ہے: ان کا نام زید بن حمیر ہے، بلا شک و شبہ بدر میں شریک ہوئے اور دوسرے کے بارے میں لکھتے ہیں: ان کا نام سوید بن مخشی ہے، اُحد میں شریک ہوئے، بدر سے محروم رہے۔ ابن سعد نے اس کا ذکر کیا ہے اور یقین سے لکھا ہے کہ زید بن حمیر کی کنیت ابو مخشی ہے، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۵۰۷ ابو مدینہ دارمی عبداللہ بن حصن، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۵۰۸ ابو مذکر راقی

ان کی ایک ضعیف حدیث ہے جسے حکیم ترمذی نے ”نوادراصول“ میں اصل تیرا سی (۸۳) میں بطریق عزری جو ایک ضعیف راوی ہے۔ ابوزبیر سے بحوالہ جابر روایت کی ہے کہ مدینہ میں ابو مذکر کنیت والے ایک شخص تھے جو پھوکے کاٹے کا دم اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ جس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ دم کیا ہے؟ وہ ذرا مجھے سناؤ۔ انہوں نے پڑھا: شجۃ قرنیۃ ملحة بحر قعطا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں یہ وہ مضبوط کلمات ہیں جو سلیمان بن داؤد علیہ السلام حشرات الارض پر پڑھا کرتے تھے۔ حکیم فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ کلمات خمیری زبان میں تھے۔ پھر بطریق مغیرہ، ابراہیم سے بحوالہ اسود وہ کلمات خمیری زبان میں نقل کیے۔

### ۱۰۵۰۹ ابو مذکور انصاری \*

بیچ المدبر (وہ غلام جسے آقا کہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) کے حکم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ مسلم \* نے بطریق ایوب، ابوزبیر سے بحوالہ جابر ان کی روایت نقل کی ہے۔ باقی روایات میں نام کے بغیر ان کا ذکر ہے۔

### ۱۰۵۱۰ ابوالمرزم یعلیٰ بن مرہ ثقفی، پہلے ذکر ہوا ہے۔

### ۱۰۵۱۱ ابومرزم دوسرے ہیں، دولابی نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور نام نہیں لکھا۔

### ۱۰۵۱۲ ابومراوح الیشی \*

بقول ابوداؤد: صحابی ہیں، ابن مندہ نے ابوداؤد کے حوالہ سے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا نام واقد بن ابی واقد ہے۔ یہ ابومراوح الغفاری کے علاوہ ہیں جس سے المزنی کی تردید ہو جاتی ہے کہ انہوں نے الغفاری کے حالات میں لکھا ہے الیشی۔ یوں انہیں ایک شخص قرار دیا ہے۔

### ۱۰۵۱۳ ابومرثد الغنوی \*

کناز بن الحصین / حصین بن کناز، کسی نے ان کا نام ایمن بتایا ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: کناز بن الحصین / ابو حصن، مشہور پہلا نام ہے۔ ابن ابی خيثمة بواسطہ اپنے والد بحوالہ امام احمد بن حنبل دوسرا نام ذکر کرتے ہیں۔ بغوی لکھتے ہیں: ابن اسحاق کی کتاب میں کناز بن حصن بن یربوع بن عمرو بن خرشہ بن سعد بن طریق بن جلال بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن قیس بن غیلان بن مضر ابومرثد الغنوی لکھا ہے۔ شام کے رہائشی تھے۔ نبی کریم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق \* نے شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ ابومرثد اور ان کا بیٹا مرثد دونوں حضرت حمزہ کے حلیف تھے۔ مسلم اور بغوی وغیرہ میں ان کی حدیث ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو“۔ \* یہ حدیث بطریق بشر بن عبید اللہ، واثلہ بن اسقع سے انہوں نے قبرستان میں بیان کی کہ میں نے صحابی رسول ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

### ۱۰۵۱۴ ابومرحب سوید بن قیس، اور ابومرحب محمد بن صفوان دونوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۱۰۵۱۵ ابومرحب دوسرے ہیں، مرحب میں ذکر ہوا ہے۔

\* اسد الغابہ (۶۲۲۸) تجرید (۲۰۰/۱) \* مسلم کتاب الزکاة باب الابتداء فی النفقة بالنفس ثم اہله (۲۳۱۰)

\* اسد الغابہ (۶۲۲۹) تجرید (۲۰۱/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۳۰) استیعاب (۳۲۱۰) تجرید (۲۰۱/۲)

\* السیرۃ النبویہ (۲۴۱/۲) \* مسند ابی یعلیٰ (۱۵۱۴/۳)

۱۰۵۱۶ ابو مرہ طائفی \*

مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، نبی ﷺ سے ان کی ایک روایت ہے ان سے مکحول روایت کرتے ہیں۔ بقول بغوی: طائف کے رہائشی تھے۔ پھر وہ، امام احمد اور نسائی بطریق سعید بن عبدالعزیز بواسطہ مکحول بحوالہ ابو مرہ طائفی روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا ابن آدم سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ وہ دن کی ابتداء میں چار رکعتیں پڑھ لے اور میں آخری حصے تک اس کی کفایت کر دوں؟“ بغوی فرماتے ہیں: یہ حدیث مجھے صرف بروایت سعید بن عبدالعزیز بحوالہ مکحول معلوم ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ یحییٰ بن اسحاق کی سعید سے مکحول، کثیر بن مرہ، بحوالہ نعیم بن ہمام کی روایت ہے، یہی محفوظ ہے جسے نسائی نے نقل کیا ہے۔

۱۰۵۱۷ ابو مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی \*

بقول ابو عمر: یہ اور ان کے والد صحابی ہیں، عہد نبوی ﷺ میں پیدا ہوئے تھے۔ واقدی فرماتے ہیں: ابو مرہ اور ابوالحلیح صاحبزادگان عروہ بن مسعود نبی ﷺ کے پاس آئے، آپ کو ان دونوں نے اپنے والد کے قتل کے بارے میں بتایا اور پھر دونوں اسلام لے آئے۔ ابو مرہ کی لیلیٰ نامی ایک بیٹی تھی جس سے حضرت حسن بن علی نے شادی کی تھی اس کی والدہ میمونہ بنت ابی سفیان بن حرب تھی جس کے متعلق حارث بن خالد مخزومی کہتا ہے: ع

”کیا دن کا سورج ہمارے ارد گرد گھوما ہے بھلا کسی نے شام کے سورج کو گھومتے دیکھا ہے؟ اس کا نانا پورے قریش میں سے ذمہ داری نبھانے والا ہے اور اس کے چچاؤں کا پوچھتے ہو تو وہ ثقیف والے ہیں۔“

۱۰۵۱۸ ابو مرہ (بے نسبت)

دولابی نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بطریق ابو حمزہ جابر یعنی ابن یزید جعفی سے، جو ایک ضعیف راوی ہے، بواسطہ یزید بن مرہ وہ بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں، فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ ہنستے تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔

۱۰۵۱۹ ابو مرہ مولا عباس ابو حلوہ میں ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۲۰ ابو مروان اسلمی \*

نام معتب بن عمرو/ سعد/ عبدالرحمن بن مصعب ہے۔ حضرت عمر، علی، ابوذر، ابو معتب بن عمرو، اور کعب احبار وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ بقول بعض: صحابی ہیں۔ طبری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام معتب بن عمرو بتایا ہے، جیسا کہ حرف میم میں بیان ہوا ہے۔ ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک واقعہ بھی پیش آیا۔ ابن ابی شیبہ، کعب، عیسیٰ بن حفص، عطاء بن

اسد الغابہ (۶۲۳۴) تجرید (۲۰۱/۲) \* مسند احمد (۲۸۷/۵)

اسد الغابہ (۶۲۳۵) استیعاب (۳۲۱۲) تجرید (۲۰۱/۲) \* تجرید (۲۰۱/۲)

ابی مروان وہ بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پانی کی تلاش میں نکلے۔ پھر اس کا کچھ حصہ ذکر کیا۔

۱۰۵۲۱ ابو مریم الجہنی عمرو بن مرہ۔

۱۰۵۲۲ ابو مریم الجہنی

دوسرے ہیں، یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے والے ہوں۔ زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں بطریق خارجہ بن رافع جہنی ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: نبی ﷺ بنی ربیعہ میں جہینہ کے ایک شخص کی عیادت کرنے آئے جو آپ کا صحابی تھا۔ انہیں ابو مریم کہا جاتا تھا۔ آپ نے بنی قیس عطار کی فرودگاہ جہاں یلو کے درخت تھے کے درمیان اور انصار کے گھروں کے درمیان ایک مقام پر ان کی عیادت کی اسی جگہ آپ نے نماز پڑھی۔ تو جہینہ کے چند لوگوں نے ابو مریم سے کہا: آگے بڑھ کر اگر رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ ہمارے لیے مسجد کا نقشہ کھینچ دیں، چنانچہ آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو مریم کیا بات ہے؟ عرض کی: اگر آپ میری قوم کے لیے مسجد کا نقشہ کھینچ دیں تو ہمارے لیے بڑی مسرت ہوگی۔ چنانچہ آپ ﷺ آئے اور بنی جہینہ میں مسجد کا نقشہ کھینچا۔

۱۰۵۲۳ ابو مریم السلولی

مالک بن ربیعہ، پہلے ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۵۲۴ ابو مریم الکندی

بغوی نے ان کی حدیث ذکر کیے بغیر ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن السکن صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ الحاکم کا قول ہے: صحابی ہیں، اہل شام سے ان کی حدیث مروی ہے، یہ غسانی ہیں۔ پھر بحوالہ ابو مریم الکندی روایت کی ہے، نبی ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی اس وقت آپ سفر کر رہے تھے آپ نے اسے پالان کی چوڑی لکڑی پر رکھا، آپ کے پاس ایک شاخ تھی اس کے قریب کی تو گوہ نے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”سنو! یہ اور ان جیسی دوسری چیزیں ایک گروہ تھیں، جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین کے حشرات میں تبدیل کر دیا“۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۰۵۲۵ ابو مریم غسانی

ابوبکر بن ابی مریم کے دادا۔ ابن السکونی کا قول ہے: ابو مریم ازدی، پھر انہوں نے ابن مندہ اور ابوالاحمد الحاکم نے بطریق بقیہ ابوبکر بن ابی مریم انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے، فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، عرض کی: اللہ کے رسول! رات میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رات مجھ پر سورۃ مریم نازل ہوئی ہے، تم اس کا نام مریم رکھ دو، چنانچہ انہوں نے اپنی کنیت ابو مریم رکھ لی۔

اسد الغابہ (۶۲۳۶) تجرید (۲۰۱/۲) اسد الغابہ (۶۲۳۹) استیعاب (۳۲۱۳) تجرید (۲۰۲/۲) اسد الغابہ (۶۲۴۱)

المعجم الكبير (۸۳۶/۲۲) الاحاد والمثنائ (۳۹۸/۴) مجمع الزوائد (۳۸/۴) جامع المسانید (۴۷۸/۱۴)

اسد الغابہ (۶۲۴۰) (۲۰۲/۲) المعجم الكبير (۸۳۴/۲۲) مجمع الزوائد (۵۵/۸) جامع المسانید (۴۷۷/۱۴)

## ۱۰۵۲۶ ابو مریم فلسطینی ازدی

طبری نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ولید بن مسلم بحوالہ ابو مریم فلسطینی جو صحابی رسول ہیں، روایت کی ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: ابو مریم فلسطین کے رہائشی تھے۔ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے انہیں عمرو بن مرہ جھنی کہا جاتا ہے۔ ابو داؤد نے سنن میں کتاب الخراج میں اور ترمذی نے بطریق یحییٰ بن حمزہ، یزید سے اسی سند کے ذریعہ روایت کی ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں: ابو مریم ازدی مروی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنا پھر ان کی حاجت و ضرورت پوری کرنے سے چھپ گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت اور ضرورت اور اس کا فاقہ دور کرنے سے باز رہے گا“۔ فرماتے ہیں: امیر معاویہ نے لوگوں کی ضروریات کے لیے ایک آدمی مقرر کر دیا۔

یہی روایت بغوی نے ولید بن مسلم کے طریق سے اور ابن ابی عاصم، سمویہ اور طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق صد بن خالد، بواسطہ یزید بحوالہ ابو مریم نامی ایک فلسطینی شخص سے نقل کی ہے۔ طبرانی کی روایت میں ہے: بنی ازد کے ایک شخص مروی ہے۔ ابن ابی عاصم نے ان کا عنوان حالات ابو مریم سکونی لکھا ہے۔ میرے خیال میں ان کا سکونی کہنا وہم ہے۔ ترمذی بخاری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی عمرو بن مرہ جھنی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے بطریق علی بن الحکم بواسطہ حسن روایت کی ہے کہ عمرو بن قرہ نے امیر معاویہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس نے اپنا دروازہ بند رکھا (اور لوگوں کو سوال و شکایت کرنے کا موقع نہ ملا) پھر اس مفہوم کی حدیث نقل کی۔ فرماتے ہیں: غریب ہے، کسی اور سند سے بحوالہ عمرو بن مرہ مروی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن مرہ جھنی ہیں لگتا ہے اس سلسلے میں وہ بغوی کے سلف (پیشرو) ہیں۔ جبکہ اس میں تاثر ہے۔ اس واسطے کہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں اور یہی صورت حال متن کی ہے۔ ادھر کئی حضرات نے یقین سے لکھا ہے کہ یہ اور ہیں۔ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو مریم ازدی صحابی ہیں، دمشق میں امیر معاویہ کے پاس آئے۔ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، پھر بطریق محمد بن شعیب بن ساہور، بواسطہ ابو المعطل مولا بنی کلاب جنہوں نے امیر معاویہ کا دور پایا ہے روایت کی ہے کہ امیر معاویہ کے پاس محاذ میں ایک صحابی آئے جنہیں ابو مریم کہا جاتا تھا.... پھر امیر معاویہ کے ساتھ ان کا پیش آمدہ واقعہ نقل کیا جس میں یہ اضافہ ہے: امیر معاویہ نے فرمایا: سعد کو یعنی جو ان کا دربان تھا، بلاؤ! پھر فرمایا: اے اللہ! میں اس ذمہ داری اپنی گردن سے اتار کر سعد کی گردن میں ڈالتا ہوں جو میرے پاس اجازت لینے آئے اسے اجازت دے دو۔ اللہ تعالیٰ میری زبان سے جو فیصلہ صادر فرمائے اس کی مرضی۔ یہی روایت ابو معطل کے حالات میں بطریق طبرانی اوسط میں ابراہیم بن دحیم سے بواہ ان کے والد بحوالہ محمد بن شعیب نقل کی ہے۔ اس کے آخر میں فرماتے ہیں: ابو معطل ثقہ راوی ہیں۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن سمیع نے ان ابو مریم اور عمرو بن مرہ میں فرق کیا ہے۔ رہا ابن ابی عاصم کا یہ کہ ”یہ سکونی ہیں“ تو اس کا ثبوت نہیں۔ ابو مریم سکونی اور ہیں مشہور تابعی ہیں۔ ثوبان سے روایت کرتے اور ان سے عبادہ بن روایت لیتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ ان کی نبی ﷺ سے سماع کی صراحت کی ہے۔



### ۱۰۵۲۷ ابوالمساكين

یہ جعفر بن ابی طالب ہیں۔ مساکین کی خبر گیری کی وجہ سے نبی ﷺ نے انہیں یہ کنیت عطا کی۔

### ۱۰۵۲۸ ابومسعود بدری

عقبہ بن عمرو، نام و کنیت سے مشہور ہیں، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۱۰۵۲۹ ابومسعود بن مسعود غفاری

نام عبداللہ/عروہ ہے جبکہ روایات میں بغیر نام کے ان کا ذکر ہوا ہے۔ ”ابن مسعود“ میں مبہمات کے دوران تذکرہ ہونا ہے۔

### ۱۰۵۳۰ ابومسلم ابہان بن صفی غفار۔

۱۰۵۳۱ ابومسلم ایاس بن سلمہ اسلمی، دونوں کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔

۱۰۵۳۲ ابومسلم الجلیلی بقول بعض: الجلولی، قسم ثالث میں ذکر ہونا ہے۔

۱۰۵۳۳ ابومسلم خراعی دولابی نے کنتیوں میں ان کا ذکر کیا ہے کہ صحابی ہیں۔

### ۱۰۵۳۴ ابومسلم المرادی\*

مصر کے رہائشی۔ ابن یونس نے تاریخ مصر میں لکھا ہے انہیں شرف صحابیت حاصل ہے اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف سے پولیس کے سربراہ تھے۔ بغوی اور ابن السکن لکھتے ہیں: صحابی ہیں، پھر دونوں نے بطریق سدید بن ابی حاتم بحوالہ ابومسلم صحابی رسول روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جنت تک پہنچا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ اگر ہے تو اس سے نیک سلوک کرو!“ اس نے عرض کی: میری والدہ زندہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر کھانا کھلایا کرو اور نرمی سے بات کیا کرو۔“\* بغوی فرماتے ہیں: یہ روایت ثابت نہیں۔

### ۱۰۵۳۵ ابومصباح الہرمی

مولانا صفوان بن المعطل، نوادر میں بقول ابوعلی الجری: صحابی ہیں۔

### ۱۰۵۳۶ ابومصرف

طلحہ بن مصرف نے بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے۔ ان کے دادا کے نام میں اختلاف ہے، کسی نے کعب تو

\* اسد الغابہ (۶۲۴۸) تجرید (۲۰۳/۲)

\* جامع المسانید والسنن (۵۲۰/۱۴) تاریخ بغداد (۵۵/۴) العلل لابی حاتم الرازی (۹۳۶) اسد الغابہ (۹۹/۵)

کسی نے عمر لکھا ہے۔ بغوی نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۵۳۷ ابو مصعب اسلمی مصعب میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۵۳۸ ابو مطرف سلیمان بن سرد الخزاعی، تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۵۳۹ ابو معاذ رفاعہ بن رافع انصاری، ذکر ہوا ہے۔

۱۰۵۴۰ ابو معاویہ دنلی نوفل بن معاویہ، ان کا ذکر بھی ہو چکا ہے۔

۱۰۵۴۱ ابو معبد بن حزن بن ابی وہب المخزومی

سعید بن المسیب کے چچا۔ انہیں اور ان کے بھائی مسیب کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۵۴۲ ابو معبد خزاعی

ام معبد کے شوہر۔ ابن الاثیر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ جیش میں آئے تھے۔ جیش میں آنے والے کے بارے میں بتایا جاتا ہے وہ ام معبد کے بھائی تھے۔ رہے ان کے خاوند تو ان کا نام کسی نے نہیں لیا۔ ابن مندہ نے معبد بن ابی معبد کے حالات کا عنوان قائم کیا ہے، لیکن ان کے والد کا نام نہیں ذکر کیا۔ اور ام معبد والا واقعہ انہی کی روایت سے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور بغوی نے ام معبد کا واقعہ بطریق حرب بن صباح نخعی بحوالہ ابو معبد خزاعی نقل کیا ہے۔ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عامر بن فہیرہ مولا ابی بکر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو ان کا گزر ام معبد کے خیمہ پر سے ہوا، ان لوگوں کا رہبر (گائیڈ) عبد اللہ بن اریقط لیشی تھا۔ بغوی کے ہاں اس کے آخر میں ہے، عبد الملک نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ ام معبد نے ہجرت کی اور اسلام لائیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ مرسل روایت ہے۔ ابو معبد کا انتقال نبی ﷺ سے پہلے ہو گیا تھا۔

۱۰۵۴۳ ابو معتب بن عمرو اسلمی

عنقریب مروان کا ذکر ہوا ہے، ان کے والد۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ابو حاتم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ثابت نہیں، پھر بطریق ابن اسحاق بحوالہ ابو معتب یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بلندی سے خیبر کو دیکھا تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”ٹھہرو! ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیں۔ اے اللہ! سات آسمانوں اور جن چیزوں پر ان کا سایہ ان کے رب

اسد الغابہ (۶۲۵۴) تجرید (۲۰۳/۲) اسد الغابہ (۶۲۵۵) استیعاب (۳۲/۹)

اسد الغابہ (۱۰۱/۵) المستدرک (۹/۳) دلائل النبوة (۲۷۶/۱) (۲۸۰/۱) المعجم الكبير (۳۶۰۵/۴)

اسد الغابہ (۶۲۵۶)

اور اے زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے رب! اے شیطانوں اور جنہیں شیطانوں نے گمراہ کیا ہے ان کے رب!.....“ (حدیث)

واقدي نے ”الردۃ“ میں بحوالہ ابو معتب روایت کی ہے، فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اہل بحرین سے صلح کی تھی۔ اشعث نے زیاد بن لبید سے اس بات پر صلح کی کہ ان کے ستر مردوں کو امن دے گا۔ اس نام کے لکھنے میں اختلاف ہے، بقول بعض: ”معتب“ جس پر ابن عبدالبر نے واقدي کی پیروی میں اعتماد کیا ہے۔ بقول بعض: ”مغیث“ جس پر ابن ماکولا \* نے طبری کی پیروی میں بھروسہ کیا ہے۔

### ۱۰۵۴۴ ابو معدان

خالد بن معدان کے دادا۔ دولابی نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اوروں نے مہمات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۵۴۵ ابو معقل الاسدی \*

بقول بعض: انصاری نام پشم ہے جیسا کہ حرف ہاء میں اس کے متعلق تنبیہ ہو چکی ہے۔ ایک قول کے مطابق انصاری اور بنی اسد کے حلیف ہیں اور ایک قول کے مطابق اسدی ہیں۔ انصار کے حلیف تھے، نسب یوں ہے پشم بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ بقول بعض: اُحد میں شریک ہوئے۔ ایک قول ہے: حجة الوداع کے موقعہ پر فوت ہوئے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: صحابی ہیں۔ ان کی حدیث اعمش، عمارہ بن عمیر اور جامع بن شداد سے بواسطہ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بحوالہ ان کے نقل کی ہے کہ یہ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ اور عرض کی: ام معقل نے حج کی نذر مانی تھی۔ (حدیث) یہ نسائی کی روایت ہے، جسے ابوداؤد نے بطریق اعمش نقل کیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیوہ جو نسائی سے سنن کے راویوں میں سے ایک ہیں۔ یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ابو معقل کا نام پشم ہے۔ یہی روایت ابن مندہ نے بطریق ابو عوانہ، ابراہیم بن مہاجر سے، بواسطہ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث کی ہے کہ مجھے مروان کے قاصد نے بتایا جسے اس نے ام معقل کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے ان سے کہا کہ ابو معقل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہے مجھ پر حج لازم ہے۔ ابو معقل کے پاس ایک اونٹ ہے، جس پر ابو معقل کہنے لگے: اس نے سچ کہا، لیکن میں نے اسے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ اسی پر حج کر لے۔ کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے وہ اونٹ انہیں دے دیا، ام معقل رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنے لگیں: اللہ کے رسول ﷺ! میں عمر رسیدہ اور بیمار ہو گئی ہوں کوئی ایسا عمل نہیں جو میرے حج کے برابر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔“ \*

ابن مندہ نے یہ روایت عالی سند سے بروایت محاضر بن موزع بحوالہ اعمش نقل کی ہے اس میں فرماتے ہیں: معقل یا ابو معقل

\* الاکمال (۲۱۷/۷) اسد الغابہ (۶۲۵۷) تجرید (۲۰۴/۲)

\* السنن الکبریٰ تحفة الاشراف (۲۸۹/۹) ابن ماجہ کتاب المناسک باب العمرة فی رمضان (۲۹۹۳)

المعجم الکبیر (۳۶۸/۲۵) الاحاد والمثنائی (۳۲۴۰/۶) جامع المسانید (۵۲۹/۱۴)

آئے۔ نسائی نے اسے بطریق زہری بحوالہ بنی اسد کی ایک خاتون جنہیں ام معقل کہا جاتا تھا انہی الفاظ میں نقل کی ہے۔ ادھر ترمذی نے حدیث ”رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے“ بطریق اسرائیل ابواسحاق، اسود سے بواسطہ ابو معقل بحوالہ ام معقل نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بطریق ابوشیبہ، ابواسحاق سے، اسود سے بحوالہ ابو معقل روایت کی ہے۔ ابوشیبہ ضعیف راوی ہے لیکن شریک نے ابواسحاق سے نقل کرنے میں ان کی متابعت کی ہے۔ ابن السکن نے انہی کے طریق سے روایت کی ہے اور ابو نعیم نے بطریق مطین بواسطہ ان کے شیخ، شریک سے نقل کی۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: اسرائیل کی روایت، ابواسحاق سے انہوں نے اسود سے بواسطہ ابو معقل بحوالہ ام معقل ہے۔ جبکہ اوروں نے ابواسحاق عن عیسیٰ بن معقل عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام بحوالہ ان کی دادی ام معقل نقل کی اور موسیٰ بن عقبہ عن عیسیٰ بن معقل عن جدتہ اس میں یوسف کا ذکر نہیں۔ مسلم بن خالد نے جعفر بن محمد سے بواسطہ اپنے والد بحوالہ ام معقل روایت کی۔ اور ابراہیم بن محمد عن محمد بن اسحاق عن یحییٰ بن عباد عن حارث بن عبد الرحمن بن حارث عن ابیہ عن معقل نقل کیا۔ اس کا ایک اور طریق بھی ہے جو بروایت ابوسلمہ بن عبد الرحمن، معقل سے بحوالہ ان کی والدہ مروی ہے۔ مردوں کے ناموں میں معقل بن ام معقل کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے (۸۱۴۰)۔

#### ۱۰۵۴۶ ابو معقل (بے نسبت)

ابراہیم بن عبد اللہ خزاعی نے ”الکافی“ میں ان کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہیں جو دونوں قبلوں کی جانب (قضائے حاجت کے وقت) منہ کرنے کی ممانعت والی حدیث روایت کرتے ہیں۔ ابواحمد الحاکم نے یہ بات نقل کی ہے۔ مذکورہ حدیث ابوداؤد وغیرہ میں حدیث معقل بن ابی معقل سے مروی ہے۔ ناموں میں اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔ آیا یہ ابو معقل کے بیٹے ہیں جن کا پہلے ذکر ہوا یا کوئی اور ہیں؟

#### ۱۰۵۴۷ ابو معقل بن نہیک

بن اساف انصاری۔ ان کا تذکرہ ان کے بیٹے عبد اللہ بن ابی معقل کے حالات میں ہو چکا ہے۔ بقول ابو عمر: انہیں ابو معقل اسدی بھی کہا جاتا ہے، جو حدیث ”عمرة فی رمضان“ کے راوی ہیں۔ یعنی جن کا نام بیٹم ہے، جبکہ اوروں نے دونوں میں فرق کیا ہے۔

#### ۱۰۵۴۸ ابو معلق انصاری

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن کلبی، حسن سے بحوالہ ابی بن کعب روایت کی ہے کہ ابو معلق کنیت والے ایک انصاری صاحب کسی سفر پر روانہ ہوئے۔ پھر ان کا چور کے ساتھ وہ والا واقعہ ذکر کیا جس میں چور نے انہیں قتل کرنا چاہا۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں: پورا واقعہ میں نے کتاب الوطائف میں درج کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: ہم نے ”مجاہد الدعوة“ لابن ابی الدنیا میں بحوالہ حضرت انس بن مالک روایت کی ہے کہ ایک صحابی رسول

اسد الغابہ (۶۲۵۸) تجرید (۲۰۴/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۵۹) استیعاب (۳۲۲۱)

اسد الغابہ (۶۲۶۰)

ابو معلق کثرت والے تھے جو اپنا یا کسی اور کا مال تجارت کے لیے لے جاتے تھے۔ وہ بڑے عبادت گزار و پرہیزگار تھے۔ ایک بار وہ جا رہے تھے کہ ایک چور اسلحہ سے لیس ان کے پاس آدپکا، تلوار سونت کر بولا، اپنا سامان رکھ دو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے فرمایا: مال لے لو، مجھے کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا: میں تمہارے خون کا پیاسا ہوں۔ یہ بولے تو پھر مجھے نماز پڑھ لینے دو، اس نے کہا: جتنی مرضی پڑھ لو۔ چنانچہ یہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگے: ان کی دعا میں یہ الفاظ تھے:

يا وَدُودُ يا ذا العرش المجید يا فَعَّالَ لِمَا يُرِيدُ اسألك بعزتك التي لا ترام و ملكك الذي لا  
يضام و بنورك الذي ملأ اركان عرشك ان تكفيني شر هذا اللص يا مغيث اغثنی.

تین بار یہ کلمات کہے، اچانک ایک گھوڑ سوار گھوڑے کے سر پر سے نیزہ اٹھائے ظاہر ہوا اور چور کو مار کر قتل کر دیا۔ پھر وہ تاجر کی طرف متوجہ ہوا۔ تاجر نے پوچھا: تو کون ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی؟ اس نے بتایا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں، جب تم دعا مانگ رہے تھے تو میں نے آسمانی دروازوں میں کھڑکڑاہٹ کی آواز سنی، جب تم نے دوسری بار دعا کی تو آسمان والے شور کرنے لگے، جب تم نے تیسری بار دعا کی تو کسی نے کہا: کسی مصیبت زدہ کی پکار ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مجھے اس کی خدمت کے لیے بھیجا جائے، پھر اس فرشتے نے کہا: مبارک ہو جو بھی وضو کر کے چار رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی خواہ مصیبت زدہ ہو یا نہ ہو۔

### ۱۰۵۴۹ ابوالمعلی بن لوزان \* انصاری

نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا: ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے۔۔۔ (حدیث) \* یہی روایت ترمذی، امام احمد، ابویعلیٰ اور بغوی، ابو عوانہ سے بواسطہ عبد الملک بن عمیر بحوالہ ابن ابی المعلیٰ انصاری روایت کرتے ہیں۔ بقول ابو عمر: اکثر علماء کے ہاں ان کا نام مشہور نہیں۔ بقول بعض: ان کا نام زید بن المعلیٰ ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: کوفہ کے رہائشی ہیں۔ امام احمد اور ابویعلیٰ نے مسند ابی یعلیٰ میں یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن عساکر کا بیان ہے: یہ غلط ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں عبد الملک سے آگے اختلاف ہے، چنانچہ عبید اللہ بن عمرو نے ان سے، انہوں نے ابوالمعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ یہ ابو عوانہ کی روایت کے برعکس ہے جسے طبرانی نے نقل کیا ہے، ان دونوں کے علاوہ کا کہنا ہے: عبد الملک، ابن المعلیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، یہ ابو عوانہ کی روایت جیسی ہے لیکن اس میں سے کثرت کا لفظ رہ گیا ہے۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۵۵۰ ابوالمعلی السلمی \*

بقول بعض: ابوالاسد سلمیٰ کے دادا۔ قربانی کے بارے میں ان کی ایک حدیث ہے، ابو موسیٰ نے بحوالہ حسن بن احمد سمرقندی

\* اسد الغابہ (۶۲۶۱) تجرید (۲۰۴/۲) \* ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابوبکر الصدیق (۳۷۳۹)

\* اسد الغابہ (۶۲۶۲) تجرید (۲۰۴/۲)



ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۵۵۱ ابو معمر\* (بے نسبت)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق معلی واسطی بحوالہ ابو معمر روایت کی ہے، فرمایا: ہم لوگ آل محمد کے پاس واقعات دہراتے تھے۔ فرماتے ہیں: اس کی سند مجہول ہے۔  
میں کہتا ہوں: اس میں ان کے صحابی ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۵۵۲ ابو معن

یزید بن الاخنس سلمی، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۵۵۳ ابو معن\*

دوسرے ہیں۔ بقول امام مسلم: صحابی ہیں۔ مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابو حمزہ سکری، عاصم بن کلیب سے بواسطہ سہیل بن ذراع ان کی روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو معن کو فرماتے سنا کہ ہمارے ایک شخص نے انتہائی اچھے انداز میں گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعضی باتیں جادو کا (سا) اثر رکھتی ہیں۔\* ابن شاہین کی روایت میں ہے کہ سہیل بن ذراع نے کہا: میں نے ابو معن یزید بن معن یا معن بن یزید کو فرماتے سنا.... پھر اس حدیث کا ذکر کیا۔

۱۰۵۵۴ ابو مغیث جہنی\*

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر بحوالہ مغیث جہنی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھا سلوک عمر میں اضافے کا باعث ہے۔“\*

۱۰۵۵۵ ابو مغیث اسلمی پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۵۶ ابو مکرم الاسلمی\*

نیر ابن مکرم۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ شاید روایت میں ابن مکرم تھا تحریف ہو کر ابو مکرم بن گیا۔

۱۰۵۵۷ ابو مکوت\* الاسدی الفقعسی

حضری بن عامر کے ساتھ ان کا ذکر ہوا ہے کہ ان کا نام عرفطہ بن نھلہ۔ بقول بعض: حارث بن عمرو بن الاثیر بن ثعلبہ

\* اسد الغابہ (۶۲۶۳) تجرید (۲۰۴/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۶۴) استیعاب (۳۲۲۵) تجرید (۲۰۴/۲)

\* مسند احمد (۴۷۰/۳) جامع المسانید (۵۳۴/۱۴) \* اسد الغابہ (۶۲۶۶)

\* ابوداؤد کتاب الادب باب فی حق المملوک (۱۵۶۲) مسند احمد (۵۰۲/۳) المصنف لعبد الرزاق (۲۰۱۱۸/۱۱)

مجمع الزوائد (۱۱۰/۳) (۲۲/۸) جامع المسانید (۵۳۶/۱۴) \* اسد الغابہ (۶۲۶۷) تجرید (۲۰۵/۲)

\* اسد الغابہ (۶۲۶۸) تجرید (۲۰۵/۲)

بن جو ان بن فقہس ہے یہ ابن ماکولا کا بیان ہے۔ اور خود ابن ماکولا \* نے دارقطنی کی پیروی میں یہ نام میم کے زبر کاف کے سکون پھر عین اورتا سے ”مکعت“ لکھا ہے۔ ابواحمد عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بطریق مفضل ضعی بواسطہ اپنی دادی جو بنی اسد کی ایک خاتون ہیں بحوالہ ابو مکعت اسدی روایت کی ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو یہ اشعار سنائے: ص

”ابو مکعت سچ کہتے ہوئے عرض کرتا ہے ابوالقاسم (محمد ﷺ) آپ پر سلام ہو، اللہ اور اس کے ریحان، نمازیوں کی راحت اور روزہ داروں کی فرحت کا سلام ہو“ \*

تو نبی ﷺ نے فرمایا: ابو مکعت ”علیک السلام“ کہنا مردوں کا سلام ہے۔ ابن قانع کی روایت میں ہے: جب ابو مکعت آپ کے سامنے کھڑے ہوئے، پھر یہ اشعار ذکر کیے، لیکن انہوں نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام۔ ابو نعیم نے اسی سند سے نقل کیا ہے کہ ابو مصعب نے کہا، پھر فرمایا: اس میں دوسرے یعنی ابن مندہ سے لفظی غلطی ہوئی ہے۔ فرمایا: ابو مکعت۔ میں کہتا ہوں: ابو نعیم عموماً ابن مندہ کی غلطیاں نکالتے ہیں جس میں بعض دفعہ وہ درست موقف پر ہوتے ہیں اور کبھی ان کی اپنی غلطی ہوتی ہے۔ یہ اگر ان پر اعتراض سے باز رہیں تو اکثر جن باتوں میں یہ ان کا تعاقب کرتے ہیں وہ درست ہوں، کوئی دوسرا اس بارے میں ان سے اتفاق نہیں کرتا۔

۱۰۵۵۸ **ابو مکنف** نام عبد رضاء، پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ فتح مصر میں شریک تھے۔

۱۰۵۵۹ **ابو ملقام** تلب العنبری، پہلے ذکر ہوا ہے۔

۱۰۵۶۰ **ابو الملیح بن عروہ** \*

عروہ بن مسعود بن معتب ثقفی۔ بقول ابن حبان: صحابی ہیں۔ ابن اسحاق \* کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے قتل ہونے کے بعد نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے چاہو دوستی کر لو“۔ انہوں نے عرض کی میں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔۔۔۔ (حدیث) اس کا کچھ تذکرہ ناموں میں حرف قاف کے تحت قارب کے حالات میں ذکر ہو چکا ہے اور ملیح تصغیر ہے۔

۱۰۵۶۱ **ابو الملیح الہدادی** \* (تشدید کے بغیر ہے)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ولید بن یزید ہدادی بواسطہ ابو عبد الدائم بحوالہ ابوالملیح الہدادی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نعل مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ ایک نعل میں چلے تھے۔ \* یہی روایت ابو مسلم کجی اور الحاکم نے بطریق

\* الاکمال (۲۲۱/۷) اسد الغابہ (۲۰۵/۵) الاکمال (۲۲۱/۷)

\* اسد الغابہ (۶۲۷۰) تجرید (۲۰۵/۲) السیرۃ النبویہ (۱۰۶/۵)

\* اسد الغابہ (۶۲۷۱) تجرید (۲۰۵/۲)

\* جامع المسانید (۵۳۹/۱۴) اسد الغابہ (۱۰۶/۵)

ولید بن یزید نقل کی ہے، لیکن اس میں ہدادی نہیں لکھا ہے۔ ممکن ہے ہدادی لفظی غلطی ہو۔ یہ ہذلی ہے اور ابوالحسین وہ اسامہ ہذلی کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں ان کے والد صحابی ہیں۔ واللہ اعلم

### ۱۰۵۶۲ ابوالملیح الہذلی \*

ان کا ذکر ان دو عورتوں کے واقعے میں آتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو کھونٹا مار کر اس کا حمل ضائع کر دیا تھا..... (حدیث) وہ دونوں عورتیں حمل بن نابغہ ہذلی کی بیویاں تھیں۔ ابن مندہ نے یہ روایت بطریق حسن بن عمارہ بواسطہ حکم بن عیینہ بن ابی الحسین ہذلی نقل کی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ سے اس عورت کے بارے میں جس نے حمل ساقط کر دیا تھا تو ابوالحسین نے کہا: ہماری ایک عورت نے دوسری عورت کے کھونٹا مارا پھر اس کا وارث نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں ایک غلام ہے۔“ (حدیث) یہ ابوالحسین واقعہ میں شریک تھے اور یہ وہ ابوالحسین بن اسامہ نہیں ہیں جو مشہور تابعی ہیں۔ ابن الاثیر \* دونوں کو ایک سمجھ بیٹھے ہیں اور پھر ان کے حالات میں حدیث شعبہ عن یزید الرشک عن ابی الحسین عن النبی ﷺ درندوں کی کھال کے بارے میں درج کی ہے۔ ترمذی \* نے ایسا ہی مرسل نقل کیا ہے جو شعبہ کے طریق سے مروی ہے۔ پھر فرمایا: ان سے بواسطہ ابوالحسین بحوالہ ان کے والد اس سے زیادہ صحیح سند سے منقول ہے۔ ابن الاثیر \* نے اسے مختصر ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ان سے حکم نے روایت کی ہے جبکہ درست ”ان سے بواسطہ ان کے والد ہے“ اور ابوالحسین تابعی ہیں۔ میں کہتا ہوں: صحیح وہی ہے کہ دونوں علیحدہ ہیں۔

### ۱۰۵۶۳ ابوملیکہ ذماری \*

بقول ابو عمر: صحابی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ”الکنی“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق راشد بن سعد بحوالہ ان کے بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک (نیکی کے کام) جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اپنے بھائی کے لیے پسند کرے۔ \* اسے حاکم نے الکنی میں نقل کیا ہے کہ ان سے ان کا بیٹا بھی روایت کرتا ہے۔

### ۱۰۵۶۴ ابوملیکہ

زہیر بن عبد اللہ ابن جدعان تیمی، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

### ۱۰۵۶۵ ابوملیکہ الکندی \*

بقول بعض: البلوی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ ابوسعید بن یونس نقل کیا ہے کہ صحابی ہیں۔ اہل مصر ان سے دو یا تین حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ یہی قول ابو عبد اللہ محمد بن الربیع الجیزی کا ”الصحابة الذين نزلوا مصر“ میں ہے، ان میں

\* اسد الغابہ (۶۲۷۲) تجرید (۲۰۵/۲) \* جامع المسانید (۵۴۰/۱۴) \* اسد الغابہ (۱۰۶/۵)

\* ترمذی کتاب اللباس باب ما جاء فی النهی عن جلود السباع (۱۷۷۰) \* اسد الغابہ (۱۰۶/۵)

\* اسد الغابہ (۶۲۷۳) تجرید (۲۰۵/۲) \* جامع المسانید (۵۴۱/۱۴) کنز العمال (۱۰۶) التاريخ الكبير (۷۴/۸)

\* اسد الغابہ (۶۲۷۵)

سے ایک وہ روایت ہے جو انہوں نے بطریق علی بن رباح بحوالہ ان کے نقل کی ہے کہ انہوں نے ابوراشد سے کہا جو فلسطین میں رہتے تھے۔ ابوراشد اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے حکمران ایسے ہوں گے کہ اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے اور اگر ان کی فرمانبرداری کرو گے تو پھر بھی جہنم میں جاؤ گے۔

#### ۱۰۵۶۶ ابو ملیکہ

عبداللہ انصاری خزرجی۔ ابیرق کی اولاد کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ”جس نے کوئی غلطی یا گناہ کیا اور پھر اس کا الزام کسی بری پردھر دیا تو اس نے بہت بڑا طوفان اٹھایا“ کے نازل ہونے میں ان کا ذکر آتا ہے۔ مستغفری نے یہ روایت بطریق ابن جریج نقل کی ہے پھر واقعہ ذکر کیا اس میں ہے اس نے ابو ملیکہ خزرجی کے گھر میں زرہ پھینک دی۔

#### ۱۰۵۶۷ ابو ملیک، سلیک بن الاغر

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ ابن عبدالبر نے بھی ان کا مختصر ذکر کیا ہے مجھے خدشہ ہے یہ بعد والے نہ ہوں۔ اس میں لفظی غلطی اور تحریف ہوئی ہے۔ ابن فتحون نے اس بات کا جواز پیش کیا ہے کہ یہ بعد والے ہیں۔

#### ۱۰۵۶۸ ابو ملیل بن الازعر

بن زید بن عطف بن ضبیعہ بن زید انصاری۔ ابن اسحاق وغیرہ نے شرکاء بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن کلبی کا گمان ہے یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے خندق کے روز (منافقوں کے ساتھ مل کر) کہا: ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ ابو عمر نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن فتحون کا قول ہے: دونوں ایک ہیں۔

#### ۱۰۵۶۹ ابو المنتفق

عبداللہ بن المنتفق العامری، ذکر ہوا ہے۔

#### ۱۰۵۷۰ ابو المنتفق

بقول بعض: ابن المنتفق۔ طبرانی بطریق عبداللہ بن عون بواسطہ محمد بن مجاہد، وہ اپنے ایک دوست سے وہ بحوالہ اپنے والد جن کی کنیت ابو المنتفق تھی روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں مکہ آیا، رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا، آپ عرفہ میں ہیں۔ میں آپ کے پاس پہنچا آپ کے قریب ہو کر پوچھنے لگا: مجھے کوئی عمل بتائیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دور کر دے اور جنت میں پہنچا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ“۔ (حدیث) اسی میں ہے: ”دیکھو! جو تمہیں لوگوں کا برتاؤ اپنے بارے میں اچھا لگے وہی ان سے کرو“۔

اسد الغابہ (۱۰۷/۵) اسد الغابہ (۶۲۷۸) سورة النساء (۱۱۱)

اسد الغابہ (۶۲۷۷) استیعاب (۳۲۳) تجرید (۲۰۶/۲) اسد الغابہ (۶۲۷۶) استیعاب (۳۲۲۹)

السيرة النبوية (۲۴۹/۲) اسد الغابہ (۶۲۷۹) تجرید (۲۰۶/۲)

مسند احمد (۳۸۳/۶) مجمع الزوائد (۴۳/۱) المعجم الكبير (۴۷۴، ۴۷۳/۱۹)

طبرانی فرماتے ہیں: اس کی سند میں ابن عون کو اضطراب ہوا ہے۔ انہوں نے اسے محمد بن حمادہ سے یاد نہیں کیا۔ بلکہ ہمام نے اسے یاد رکھا ہے۔ پھر بطریق ہمام، محمد بن حمادہ سے بواسطہ مغیرہ بن عبد اللہ یثکری بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے، فرمایا: میں کوفہ آیا، مسجد پہنچا، وہاں قیس کا ایک شخص تھا جسے ابن المثنیٰ کہا جاتا تھا۔ میں نے اسے کہتے سنا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا حال بتایا گیا، چنانچہ میں مکہ میں آپ کو تلاش کرنے لگا لوگوں نے بتایا وہ منیٰ میں ہیں.... (حدیث)

### ۱۰۵۴۱ ابوالمنذر

یزید بن عامر بن حدیدہ انصاری ثم السلمی، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

### ۱۰۵۴۲ ابوالمنذر الجہنی

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبد الرحمن بن محمد عزیمی بحوالہ ابوالمنذر جہنی روایت کی ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! مجھے سب سے افضل کلمات سکھا دیجئے! آپ نے فرمایا: کہو! لا اِلهَ اِلاَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَالِيهِ الْمَصِيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ روزانہ سو بار کہہ لیا کرو تم سے افضل عمل والا کوئی نہیں ہوگا۔ (حدیث) اسی میں ہے: اپنی دعا میں استغفار کو ہرگز نہ بھولنا کیونکہ یہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

### ۱۰۵۴۳ ابوالمنذر\* (بے نسبت)

مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالی تھی۔ طبرانی کی طویل روایت ہے کہ ہشام بن سعد کا قول ہے: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! فلاں شخص فوت ہو گیا ہے اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: وہ تو برے کاموں کی طرف میلان رکھتا تھا لہذا آپ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ تو اس شخص نے (جو اطلاع دینے آیا تھا) کہا: یا رسول اللہ! آپ کو یاد ہوگا گزشتہ رات یہ شخص پہرے میں تھا، تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، میں آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ جب آپ اس کی قبر کے پاس پہنچے تو بیٹھ گئے تدفین سے فراغت ہوئی تو آپ نے اس پر تین مٹھی مٹی ڈال کر فرمایا: لوگ اسے برا کہتے ہیں، لیکن میں اسے اچھا کہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران ہو کر پوچھنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر بس کرو! جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہے۔“ \*

”ذیل“ میں ابو موسیٰ لکھتے ہیں: یہ متن حدیث ابو عطیہ سے بیان ہو چکا ہے۔

میں کہتا ہوں: حدیث ابوالمنذر راہوداؤد نے ”مراسل“ میں احمد بن منیع سے بواسطہ حماد بن خالد ابن نافع کی روایت کی طرح نقل کی ہے۔ اور ابواحمد نے انکی میں نہیں نقل کی۔ رہی حدیث ابو عطیہ تو وہ واقعی جیسا کہ ابو موسیٰ کا قول ہے ان کے حالات میں بیان ہو چکی ہے۔ ابواحمد الحاکم نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اس سے یہ مناسب لگتا ہے کہ صحابی ہیں، لیکن دو حدیثوں کا مخرج مختلف

\* اسد الغابہ (۶۲۸۲) تجرید (۲۰۶/۲)

\* ابوداؤد کتاب المراسیل (۴۵) المعجم الكبير (۸۴۶/۲۲) مجمع الزوائد (۲۷۶/۵) جامع المسانید (۵۴۳)



ہے اگرچہ متن کا سیاق قریب قریب ہے۔

### ۱۰۵۴۴ ابو منصور فارسی

دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں بطریق لیث بواسطہ دؤید بن نافع ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابو منصور سے کہا: ابو منصور! کاش آپ میں یہ طیش سختی نہ ہوتی؟ وہ فرمانے لگے: ”مجھے اپنی سختی اور غضب و غصہ فلاں فلاں چیز سے زیادہ پسند ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سختی میری امت کے بہترین لوگوں میں ہوگی۔“

یہی روایت حسن بن سفیان نے ابوربیع زہرانی، عبدالرحمن بن ابان، لیث، دؤید سے بحوالہ ابو منصور، جنہیں شرف صحایت حاصل ہے، نقل کی ہے۔ ایسا ہی بغوی نے زیاد بن ایوب سے بواسطہ عبدالرحمن نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے ابو منصور کی اس کے علاوہ کوئی روایت معلوم نہیں۔ اور یہ مصر کے رہائشی تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے: ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابو عمر فرماتے ہیں، بقول بعض: ان کی حدیث مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں۔۔۔۔۔ یہ روایت یونس بن محمد بن علی بن غراب اور کئی لوگوں نے لیث سے نقل کی ہے کسی نے سوائے عبدالرحمن بن ابان کے انہیں صحابی نہیں کہا۔

میں کہتا ہوں: حرف یاء میں یزید بن ابی منصور کے حالات (۹۳۱۸) میں ان کا ذکر ہوگا۔

### ۱۰۵۴۵ ابو منظور (بے نسبت)

ایک بے اصل روایت میں جسے ابو موسیٰ نے بطریق ابو حذیفہ عبداللہ بن حبیب ہذلی بحوالہ ابو منظور لکھا ہے ان کا ذکر آتا ہے، فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتح دی میرے خیال میں خیبر پر، مال غنیمت میں ایک سیاہ گدھا ملا، آپ ﷺ نے اس سے گفتگو فرمائی۔ اس سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: یزید بن شہاب، پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ آپ ﷺ نے اس کا نام یعفور رکھا۔ ابو موسیٰ اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث انتہائی منکر ہے۔ اسناد اور متن بھی منکر ہے میں کسی کو اپنی طرف سے اس کی روایت کی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں جس نے روایت کرنی ہے وہ اس پر میرا کلام و اعتراض بھی روایت کرے۔ یہ روایت ابوطاہر مخلص کی کتاب ”برکۃ النبی ﷺ“ میں ہے۔

### ۱۰۵۴۶ ابو منفعہ الحنفی (فا سے)

کلب نامی حضرات کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: ابو منفعہ کا تعلق بنی حنیفہ سے ہے، بصرہ کے رہائشی ہیں۔ پھر بطریق حارث بن مرہ بواسطہ کلب بن منفعہ ان کی حدیث نقل کی ہے۔ فرمایا: میرے دادا نبی ﷺ کے پاس آئے اور ان کی روایت میں حارث سے بواسطہ کلب بحوالہ ان کے دادا ہے میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک

اسد الغابہ (۶۲۸۳) تجرید (۲۰۶/۲) کشف الخفاء (۴۲۳/۱)

تمن الفاظ کے برابر بیاض ہے۔ اسد الغابہ (۶۲۸۴) تجرید (۲۰۶/۲)

اسد الغابہ (۶۲۸۵) تجرید (۲۰۶/۲)

کروں؟... (حدیث) ❖

### ❖ ۱۰۵۷۷ ابو منقعه (قاف سے) الانماری

احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے ”الصحابۃ الذین نزلوا حمص“ نامی کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے کہ اصحاب محمد ﷺ سے یہاں فروکش ہونے والوں میں ابو منقعه الانماری ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں: ان کا نام نصر بن حارث ہے، حالانکہ ابن عیسیٰ کا قول ہے: ان کا نام بکر ہے یہی دارقطنی وغیرہ کا قول ہے۔ باء میں تذکرہ ہوا (۷۲۳) ہے۔ ابن الاثیر ❖ کا گمان ہے یہ پہلے والے ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔

### ❖ ۱۰۵۷۸ ابوالمنہال (بے نسبت)

ابو بشر دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں نقل کی۔

### ❖ ۱۰۵۷۹ ابوالمنیب الکلبی

امام بخاری رحمہ اللہ نے الکئی میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق بقیہ بن ولید بواسطہ مسلمہ بن زیاد روایت کی ہے، فرمایا: میں نے چار اصحاب النبی ﷺ دیکھے ان میں روح بن یسار، اور ابومنیب کلبی تھے یہ لوگ عمائے باندھتے تھے اور ان کے شملے پیچھے گرا تھے۔ ٹخنوں تک ان کے لباس ہوتے۔ یہی روایت ابن مندہ نے بطریق بقیہ نقل کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ سے مسلمہ بن زید نے بیان کیا۔

### ❖ ۱۰۵۸۰ ابوالمہاجر (بے نسبت)

دولابی نے ”الکئی“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور عیینہ بن سعید کے طریق سے بواسطہ مہاجر بن منیب بحوالہ اپنے والد روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: میں جب نماز شروع کرتا ہوں مجھے یاد نہیں رہتا دو پڑھی ہیں یا ایک پڑھی ہے۔

### ❖ ۱۰۵۸۱ ابوموسیٰ اشعری

عبداللہ بن قیس۔ نام و کنیت دونوں سے مشہور ہیں۔ لیکن کنیت زیادہ مشہور ہے، پہلے ذکر ہوا ہے۔

### ❖ ۱۰۵۸۲ ابوموسیٰ انصاری

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق داری بواسطہ نافع بن سہیل بن مالک بحوالہ ابوموسیٰ انصاری صحابی رسول ﷺ روایت کی ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہترین آدمی تھے۔ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے

❖ ابوداؤد کتاب الادب باب بر الوالدین (۵۱۴۰) ❖ اسد الغابہ (۶۲۸۶)

❖ اسد الغابہ (۱۰۹/۵) ❖ اسد الغابہ (۶۲۸۷) استیعاب (۳۲۳۶) تجرید (۲۰۶/۲)

❖ اسد الغابہ (۶۲۹۰) تجرید (۲۰۷/۲)

بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: ایمان کی چکی گھوم رہی ہے لہذا تم قرآن کی چکی کے ساتھ گھومو، جہاں بھی وہ گھومے.... (حدیث) \*  
عبداللہ بن واصل جو اس کے داری سے راوی ہیں فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ انہیں ابو موسیٰ انصاری اور حاتم بن ربیعہ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: یہی روایت ابو نعیم نے دوسری سند سے بواسطہ محمد بن یزید نقل کی ہے لیکن انہوں نے کہا: جابر بن ربیعہ سے بواسطہ ابوانس اور نافع بن سہیل کے بجائے محمد بن نافع بن حارث کہا۔ واللہ اعلم!

ابن مندہ کا بیان ہے کہ محمد بن اسماعیل جعفری نے یہ روایت محمد بن جعفر، مالک سے انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل کہ ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا۔ فرماتے ہیں: اس سے احتمال ہے کہ کسی راوی نے حضرت انس بن مالک کی کنیت ان کے بیٹے موسیٰ کی وجہ سے ابو موسیٰ کہہ دی ہو۔

میں کہتا ہوں: ابو نعیم کی روایت سے اس احتمال کی تردید ہوتی ہے اور سند مالک تک غیر معتبر راوی ہیں۔

### ۱۰۵۸۳ ابو موسیٰ الحکمی \*

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ان کی کوئی روایت نہیں ذکر کی۔ ابو نعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے الکافی میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ ابن مندہ بطریق حسن بن حبیب، ندبہ، حجاج بن فرافصہ، بواسطہ عمرو بن ابی سفیان روایت کرتے ہیں کہ ہم مروان کے پاس تھے اتنے میں ان کے پاس ابو موسیٰ حکمی آ گئے، مروان نے ان سے کہا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قدر (تقدیر) کا ذکر تھا؟ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ امت اس وقت تک مضبوط رہے گی جب تک تقدیر کو جھوٹا نہیں کہے گی۔ \* ابواحمد کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے نزدیک تابعی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کا ذکر ان تبع تابعین کے بعد کیا ہے جن کا نام مشہور نہیں۔

### ۱۰۵۸۴ ابو موسیٰ الغافقی \*

مالک بن عبادہ بقول بعض: مالک بن عبداللہ، ابن ابی عاصم وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، پھر سب نے بطریق عمرو بن حارث، یحییٰ بن میمون سے انہوں نے ان سے بیان کیا کہ وداعہ حمیری نے ان سے بیان کیا کہ وہ مالک بن عبادہ غافقی کے پاس تھے اور عقبہ بن عامر واقعہ بیان کر رہے تھے تو مالک بن عبادہ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی غافل ہے یا ہلاک ہونے والا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ہمیں وصیت کی تھی: ”تم لوگ قرآن نہ چھوڑنا (ادھر ادھر کے واقعات کے بجائے قرآن بیان کرنا) اور جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ \* یہ سیاق حاکم ابواحمد کا ہے، امام احمد نے بطریق لیث، عمرو سے بواسطہ یحییٰ بن میمون نقل کیا ہے کہ ابو موسیٰ غافقی نے عقبہ بن عامر کو منبر پر چند احادیث بیان کرتے ہوئے سنا

\* اسد الغابہ (۱۱۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۲۹۱) تجرید (۲۰۷/۲)

\* التاریخ الکبیر (۶۹/۸) اسد الغابہ (۱۱۱/۵) \* اسد الغابہ (۶۲۹۲) تجرید (۲۰۷/۲)

\* مسند احمد (۳۳۴/۴)

تو فرمایا: ابو موسیٰ غافقی سے مروی ہے تمہارا یہ ساتھی اور کھنے والا ہے یا ہلاک ہونے والا ہے، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ محمد بن ربیع حیرانی مصر فروکش ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مالک بن عبد اللہ معافری (۱۷۵۰) کے حالات میں ان کی حدیث بیان ہو چکی ہے۔

### ۱۰۵۸۵ ابو مؤمل

سفاسی جو ابن البنین کے نام سے مشہور اور شارح بخاری ہیں۔ انہوں نے کتاب المکاتبة میں ان کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں، بقول بعض: اسلام میں سب سے پہلے جس سے عقد کتابت کیا گیا وہ ابو مؤمل ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ابو مؤمل کی امداد کرو، ان کی مدد کی گئی تو انہوں نے مال کتابت ادا کر دیا جس میں سے ان کے پاس کچھ رقم بچ بھی گئی۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اسے اللہ کی راہ میں صرف کر دو“۔

### ۱۰۵۸۶ ابو مویہبہ

بقول بعض: ابو مویہبہ اور ابو مویہبہ، یہ واقدی کا قول ہے: مولا رسول اللہ ﷺ۔ بقول بلاذری: مزینہ کے پروردہ تھے غزوہ مریسج میں شریک ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کوچوان تھے ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے جو ان کے ہم عمر ہیں روایت کی ہے امام احمد نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے بحوالہ ان کے والد، دارمی اور خلیفہ بن خیاط نے سلیمان سے دونوں نے محمد بن اسحاق سے وہ فرماتے ہیں: مجھے عبد اللہ بن عمرو بن ربیعہ عقیلی نے حدیث سنائی۔ دارمی کی روایت میں ہے ہم سے عبد اللہ بن عمرو بن علی بن عدی نے عبید بن حنین کے حوالہ سے بیان کیا ہے اور اسی طرح دارمی کی روایت میں ہے: عبید مولا ابوالحکم بن العاصی سے بواسطہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بحوالہ ابو مویہبہ جو مولا رسول اللہ ﷺ ہیں مروی ہے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بیدار کر کے فرمایا: ابو مویہبہ! مجھے حکم ملا ہے کہ میں اہل بقیع کے لیے استغفار کروں۔ پھر میں نکلا.... اس کے بعد لمبی حدیث ذکر کی اسی میں ہے صبح کے وقت آپ کی اسی بیماری کے آثار شروع ہو گئے جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تھی۔

یہی روایت حاکم نے دوسری سند کے ذریعہ ابراہیم بن سعد سے بواسطہ محمد بن اسحاق نقل کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن حفص سے بواسطہ عبید بن حنین انہی الفاظ میں منقول ہے۔ ان کا ابن عمرو بن حفص کہنا وہم ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں: ابن اسحاق کے اکثر تلامذہ نے اسی طرح روایت کی ہے جبکہ محمد بن مسلم نے ان کے خلاف روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ابو اسحاق عن ابی مالک بن ثعلبہ عن عمرو بن الحکم بن ثوبان عن عبد اللہ بن عمرو، لگتا ہے اس روایت میں ابن اسحاق کے دو شیخ (استاد) ہیں اگر یہ بات کتابوں میں محفوظ ہے تو۔ حاکم نے اسے مستدرک میں بروایت یونس بن بکیر نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: محمد بن اسحاق عن عبد اللہ بن ربیعہ شاید انہیں ان کے جد امجد کی طرف منسوب کیا ہے۔ عن عبید بن ابی الحکم، مستدرک میں ایسا ہی ہے جبکہ درست یوں ہے: عن عبید مولا ابی الحکم جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے اسی طرح امام احمد نے بطریق ابویعلیٰ بن عطاء، عن عبید بن حنین عن مویہبہ روایت کی ہے، دونوں میں عبد اللہ بن عمرو کا واسطہ نہیں۔ ہم نے حلیہ میں بطریق سمویہ بواسطہ ان کے کسی شیخ بحوالہ محمد بن مسلمہ سنا ہے۔

میں کہتا ہوں: عقیلی عقیدات کی طرف منسوب ہے جو بنی عبد شمس کا بطن ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: اس سند میں کسی کی روایت میں لکھا ہے: عن عبید بن حنین (حاء اور دونوں سے) اسی پر ابن عبد البر نے اعتماد کیا ہے جو لفظی غلطی ہے۔ حالانکہ یہ نام عبید بن جبیر ہے جس سے ابن فتحون نے خبردار کیا ہے اور یہی عقیلی اور عبشمی ہیں۔

### القسم الثانی از حرف میم

۱۰۵۸۷ ابو محمد

عبداللہ بن ثعلبہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، عبداللہ بن نوفل بن حارث بن ہشام، عبدالرحمن بن عبدالقاری، عبید اللہ بن عباس بن عبدالمطلب سب کا ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۸۸ ابو مرواح الغفاری \*

مولا ہیں۔ بقول بعض: نام سعد ہے۔ ابوالاحمد الحاکم نے ان کا ذکر کیا ہے کہ عہد رسالت میں پیدا ہوئے تھے۔ میں کہتا ہوں: حضرت ابوذر، ابو واقد لیثی اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عروہ، زید بن اسلم اور عمران بن ابی انس نے روایت کی ہے۔ بعض نے دونوں کے درمیان سلیمان بن یسار کو داخل کیا ہے، عجلی کا قول ہے: یہ مدنی اور ثقہ تابعی ہیں۔ قسم اول میں ابو مرواح لیثی کے متعلق بیان ہو چکا ہے۔

### القسم الثالث از حرف میم

۱۰۵۸۹ ابو محرز البکری \*

امام بخاری رحمہ اللہ نے ”مفارید الکفی“ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ دور جاہلیت پایا ہے۔ ان سے ان کا بیٹا عبداللہ روایت کرتا ہے۔

۱۰۵۹۰ ابو محمد فقعی الراجز

زبیر بن بکار نے ان کے اشعار نقل کیے ہیں جو انہوں نے اس موقع پر کہے تھے جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بطاح میں بنی اسد کو طلحہ بن خویلد کو فتنہ ارتداد میں شکست دی تھی۔ وہ کہتے ہیں: ع  
”جس دن خالد سے بیعت کی گئی تو ہم اس قبیلے کی طرف بڑھے، اور مقام بطاح کے کنارے خون سے لبالب بھرے تھے۔ ہم نے نیزوں کی نوکوں سے اس کے کنویں اور کنارے کھود ڈالے اور پانی بدبودار ہو گیا تھا۔“

۱۰۵۹۱ ابو مخشی نمیری

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وشمہ نے کتاب الردۃ میں جو روایت نقل کی ہے اس سے معلوم

\* اسد الغابہ (۶۲۲۹) استیعاب (۳۲۰۹) تجرید (۲۰۱/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۲۳) تجرید (۲۰۱/۲)

\* التاريخ الكبير (۷۴/۸)



ہوتا ہے انہیں دور نبوی نصیب ہوا ہے پھر بطریق مضارب بن عبد اللہ روایت کی ہے کہ ابو خشی نیری ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ شام میں تھے کچھ ایام ان کے احباب نے انہیں نہ پایا ان کے بارے پوچھ گچھ کرنے لگے لیکن کوئی اتنا پتا نہ ملا، وہ بڑے بہادر تھے ایک دفعہ یہ لوگ بیٹھے ان کے فضل و کمال کا تذکرہ کر رہے تھے اور ان کے بارے میں نا امید ہو چکے تھے ان لوگوں کا خیال تھا وہ دھوکے سے شہید کر دیئے گئے ہیں کہ وہ اچانک لوگوں کے سامنے آ گئے، ان کے پاس دو پتے تھے ان جیسے لوگوں نے نہیں دیکھے تھے۔ نہ ان سے طویل اور نہ عریض اور ان سے بڑھ کر خوشبودار، جن کا رنگ انتہائی سبز اور جو بہت عمدہ تھے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا تو وہ بتانے لگے کہ وہ ایک کنوئیں میں گر گئے تھے وہ کنواں اتنا بڑا تھا کہ یہ اس میں چلتے گئے ایک باغ ملا اس سے اچھا انہوں نے نہیں دیکھا ہوگا جس میں وہ کئی دن مقیم رہے پھر ان کے پاس کوئی شخص آیا جس نے انہیں وہاں سے نکال لیا۔ فرماتے ہیں: یہ دو پتے اس بیری کے ہیں جس کے نیچے میں بیٹھا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پیام بھیجا کہ کعب سے پوچھیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم سابقہ کتاب میں یہ بات دیکھتے ہیں کہ اس امت کا ایک شخص دنیا میں ہوتے ہوئے فتح روم کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ ابن فتحون فرماتے ہیں: وثیمہ کے علاوہ متعدد لوگوں نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کسی نے ابو خشی نہیں کہا۔

### ۱۰۵۹۲ ابو مرثد خولانی

دور نبوی پایا ہے، ابو اسمعیل ازدی نے صعب بن زہیر، مہاجر بن صفی بواسطہ راشد بن عبد الرحمن بحوالہ ان کے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے یرموک میں مسلمانوں کی خوشخبری کا خواب دیکھا تھا۔

### ۱۰۵۹۳ ابو مریم

زر بن حیش اسدی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۵۹۴ ابو مریم حنفی یمامی

دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا نام ایاس بن صبیح ہے، مسیلمہ کذاب کے رفیق تھے پھر اسلام لے آئے اس کے بعد بصرہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ عمر بن شبہ لکھتے ہیں: رامہر مزی فتح ان کے ہاتھ ہوئی ہے ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

### ۱۰۵۹۵ ابو مریم الخصی

دور نبوی پایا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق اوزاعی، سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی ہے، فرمایا: میں نے طاؤس سے کہا کہ ابو مریم خصی نے مجھے بتایا کہ جنہوں نے دور نبوی پایا ہے۔ وہ بولے: مجھے کسی غیر خصی کا حوالہ دو۔

### ۱۰۵۹۶ ابو مریم کندی

نام عبید تھا، دور نبوی نصیب ہوا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے۔ ابن مندہ نے

اسد الغابہ (۶۲۳۷) تجرید (۲۰۲/۲) جامع المسانید (۴۷۵/۱۴) اسد الغابہ (۹۵/۵)

اسد الغابہ (۶۲۴۱) استیعاب (۳۲/۵) تجرید (۲۰۲/۲)

بطریق عثمان بن عطاء خراسانی بواسطہ زیادہ بن ابی سودہ بحوالہ ابو مریم روایت کی ہے، فرمایا: میں حضرت عمر کے ساتھ داؤد علیہ السلام والی محراب میں داخل ہوا، آپ نے سورۃ ص پڑھی، سجدہ کیا، یہی روایت سیف نے فتوح میں ربیع بن نعمان سے بحوالہ ابو مریم مولا سلامہ نقل کی ہے۔ فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایلیاء (بیت المقدس) میں داخل ہوا آپ چلتے چلتے مسجد میں پہنچے اور داؤد علیہ السلام کی محراب تک جا کے ٹھہر گئے، پھر سورۃ ص پڑھ کر سجدہ کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو مریم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے زیادہ بن ابی سودہ روایت کرتے ہیں، اہل شام سے ان کی حدیث مروی ہے۔

#### ۱۰۵۹۷ ابو مسافع (بے نسبت)

دور جاہلیت پایا ہے اور خلافت فاروقی کے کسی غزوہ میں شرکت کی۔ ابو احمد الحاکم نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور بطریق ابواسحاق، بواسطہ ابوالصلت اور ابو مسافع روایت کی ہے، دونوں فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف پیام بھیجا اس وقت ہم لوگ نہاوند میں تھے: ”نماز بروقت ادا کرو اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو نہ بھاگنا اور جب مال غنیمت حاصل کر لو اس میں خیانت نہ کرو“۔

#### ۱۰۵۹۸ ابو مسلم خولانی

عبداللہ ابن ثوب۔ ابن السکن نے ان کے والد کا نام مسلم بتایا ہے، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

#### ۱۰۵۹۹ ابو مسلم الجلیلی

بقول بعض الجلولی۔ ابن عساکر کی تحقیق کے مطابق پہلا نام زیادہ صحیح ہے۔ دور نبوی پایا تھا لیکن اس میں اسلام نہیں لائے بلکہ عہد معاویہ میں اسلام قبول کیا۔ کسی نے عہد صدیقی اور عہد فاروقی بھی لکھا ہے۔ بقول امام بخاری: کعب الاحبار کی طرح تھے، کنیت ابوالسموال تھی عہد صدیقی میں مسلمان ہوئے تو آپ نے ان کی کنیت ابو مسلم رکھ دی۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ادرع خولانی سے مروی ہے کہ یہ صدیق اکبر کے بعد مسلمان ہوئے۔ بغوی کی روایت ہے کہ ابو مسلم الجلیلی امیر معاویہ کے دور میں مسلمان ہوئے تو ابو مسلم خولانی نے ان سے فرمایا: عہد نبوی میں اور عہد صدیقی اور فاروقی میں تم نے اسلام کیوں نہیں قبول کیا؟ ابن مندہ نے اسی کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے کہ عہد معاویہ میں اسلام لائے۔ عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور تمام نے اپنے فوائد میں بطریق صالح المری، ابو عبد اللہ شامی سے بواسطہ مکحول بحوالہ ابو مسلم خولانی روایت کی ہے کہ ان کی ملاقات ابو مسلم الجلولی سے ہوئی وہ راہب تھے، اپنے عبادت خانے سے عہد فاروقی میں نیچے اترے اور اسلام قبول کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا: تمہیں اپنے عبادت خانے سے کس چیز نے اتارا؟ عہد نبوی اور عہد صدیقی میں تم نے اسلام نہیں قبول کیا؟ اب کس بنا پر اسلام لائے ہو؟ وہ کہنے لگے: ابو مسلم! میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز یہ اُمت تین حصوں میں

تقسیم ہوگی، ایک حصہ بغیر حساب جنت میں جائے گا، ایک حصہ سے اللہ تعالیٰ ہلکا حساب لے گا اور ایک حصہ سے اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا حساب لے گا، پھر انہیں معاف کر دے گا۔ جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ پہلی قسم تو گزر گئی، میں اُمید کرتا ہوں کہ میں دوسری قسم میں شامل ہوں گا۔ اور تیسری مجھ سے نہ چھوٹے اس لئے میں مسلمان ہو گیا۔ صالح ضعیف راوی ہے۔

یہی روایت ابن عساکر نے دوسری سند کے ذریعہ سعید الجری سے بحوالہ عقبہ بن وشاح نقل کی ہے کہ ابو مسلم خولانی کا ایک یہودی پڑوسی تھا جس کی کنیت ابو مسلم تھی، خولانی اس سے فرماتے: اسلام لے آؤ کامیاب ہو جاؤ گے، تو وہ آگے سے کہتا: میں ایک دین پر ہوں۔ پھر ایک دفعہ ان کا گزر ہوا تو اسے نماز پڑھتے دیکھا، اس سے پوچھا تو اس نے بتایا میں نے تورات میں پڑھا ہے جس میں تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی کہ یہ اُمت تین گروہوں میں منقسم ہوگی پھر اسی کا مفہوم نقل کیا۔ اور تیسری قسم کے بارے میں کہا: ان کے بوجھ ان کی پیٹھوں پر لدے ہوں گے، فرشتے کہیں گے: اللہ! یہ تیرے بندے تیری توحید کے قائل تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان کے بوجھ اتار کر مشرکین پر دھرو، پھر وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ (یہ روایت ﴿ولا تذر واردة وذر اخرا﴾ کے منافی نہیں، کیونکہ وہاں اپنا بوجھ دوسرے کو دینے کی نفی ہے اور یہاں انہوں نے اپنے بوجھ خود اٹھائے تھے، اور انہوں نے خود کسی سے نہیں کہا، بلکہ اللہ کا حکم ہوا تو مشرکین پر لا دیا گیا۔ واللہ اعلم! [عامرتی ندوی])

ابن السکن فرماتے ہیں: دورِ جاہلیت پایا ہے۔ بقول بعض: صحابی ہیں۔ پھر بطریق معاویہ بن یحییٰ صدفی، یحییٰ بن جابر خالد بن معدان، جبیر بن نفیر ان کے سلسلہ سند سے بحوالہ ابو مسلم جلیلی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کے نیچے رحمن کے عرش تلے ہوں گے، ان کے نام تیرہ (۱۳) سے زیادہ نہ ہوں گے۔

میں کہتا ہوں: یہ مرسل روایت ہے، اس واسطے کہ جن لوگوں نے ان کے نبی ﷺ کے بعد مسلمان ہونے کی وضاحت کی ہے وہ زیادہ مضبوط اور زیادہ حافظے والے ہیں اور اس میں ان کے سماع کی صراحت نہیں۔ ابن سمیع کا قول ہے: انہوں نے کعب بنی ﷺ کے پاس بھیجا تھا لیکن ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ بقول عجلی: شامی ثقہ تابعی ہیں۔

### ۱۰۶۰۰ ابو مشجعہ بن ربیع الجہنی

دورِ نبوی پایا ہے اور جاہلیہ میں خطبہ فاروقی میں شریک تھے، اور اس کے راوی ہیں جسے طویل نقل کیا ہے۔ ابن عساکر نے اسے درج کیا ہے، ابو زرہ دمشقی نے یوں نقل کیا ہے: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک بیمار کی عیادت کے لیے گئے، ایک حدیث ذکر کی۔ انہیں ابو درداء اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے روایت حاصل ہے، ان کی حدیث کا راوی سوائے ان کے بھتیجے مجھے معلوم نہیں اور ان سے روایت کرنے والا سلیمان ضعیف ہے۔

### ۱۰۶۰۱ ابو معبد الجہنی

عبداللہ بن عکیم، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۶۰۲ ابو مغرز تمیمی

دورِ نبوی پایا ہے۔ سیف بن عمر نے فتوح میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کے واقعہ میں ان کا ذکر کیا ہے، واقعہ کے

میں ہے: ابن مسعود کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات میں حاضر ہونے والوں کی تعداد تیرہ (۱۳) تھی، ان میں ابو مفرز تمیمی بھی تھے۔ سیف ہی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے دورِ فاروقی میں شراب پی لی تھی اور انہیں حد لگائی تھی۔ جس کے متعلق ابو مفرز نے کہا: ص

”ہم نے صبر کیا اور وہ صبر ہماری ہی عادت تھا، جن راتوں میں ہم مہمان نوازی اور مشروبات حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ وہاں کسی حلال چیز میں مقابلہ نہ تھا جیسے شام میں دس ماہ کی گا بھن اونٹنیوں کی بڑی تعداد میں مقابلہ تھا“ (دوسرے نسخہ میں الفاظ کی تھوڑی تبدیلی ہے)۔

### ۱۰۶۰۳ ابوالمقشعر

### ۱۰۶۰۴ ابوالمہلب الجرمی

ابوقلابہ کے چچا۔ دورِ نبوی پایا ہے۔ ابن سعد نے اہل بصرہ کے تابعین میں سے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ معتبر اور کم حدیث بیان کرنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت حاصل ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض: عمرو بن معاویہ بن زید لکھا ہے جس پہ ابن حبان نے ”ثقات“ میں اعتماد کیا ہے۔ بقول بعض: معاویہ بن عمرو بن زید جسے ابن عبد البر نے صحیح قرار دیا ہے۔ ایک قول ہے: عبدالرحمن بن عمرو/ ابن معاویہ/ نصر۔ ابی بن کعب، عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بھی روایت لیتے ہیں۔ ان سے محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔

### ۱۰۶۰۵ ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

### القسم الرابع از حرف میم

اس قسم میں غلطی سے جن حضرات کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا گیا ہے ان کے متعلق تنبیہ ہے۔

### ۱۰۶۰۶ ابومالک غفاری

غزو ان نامی مشہور تابعی ہیں۔ ایک مرسل حدیث بیان کی ہے جس کی وجہ سے عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔ پھر یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا، ان کے ساتھ سات نعشیں لائی جاتیں اور آخر تک آپ نے سب کی نماز جنازہ پڑھادی (دوسروں کی میتیں لائی جاتیں اور جنازے کے بعد اٹھالی جاتیں جبکہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہیں رکھی رہی)۔ ابن الاثیر نے اپنے سے پہلے لوگوں کی کتابوں پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن اس کی علت انہیں بھی نہ سمجھ آئی، رہے ذہبی نے تو وہ لکھتے ہیں: شاید یہ تابعی ہیں۔

### ۱۰۶۰۷ ابو مالک دمشقی \*

حاکم فرماتے ہیں: بقول امام بخاری رحمہ اللہ ان کی حدیث مرسل ہے، یہی عسکری نے کہا ہے، جبکہ ابن مندہ لکھتے ہیں: ان کا صحابہ میں ذکر ملتا ہے حالانکہ ثابت نہیں۔ معاویہ بن صالح بواسطہ عبداللہ بن دینار بحوالہ ان کے روایت کرتے ہیں۔ ابو عمر انہیں نخعی لکھتے ہیں کہ تابعی ہیں جو مرسل روایت کرتے ہیں، ایک قول کے مطابق: صحابی ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں، معاویہ بن صالح بواسطہ عبداللہ بن دینار بحوالہ ان کے والدین کو ناراض کرنے والے کے بارے میں نبی ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں اور اس کے بارے میں جو زبردستی کسی جماعت کی امامت کرے اور جو بالغ عورت بغیر اوڑھنی کے نماز پڑھے ان لوگوں کی نماز قبول نہیں۔

میں کہتا ہوں: قسم اول میں ابو مالک نخعی (۱۰۴۹۰) کا تذکرہ ہوا ہے۔ اور ابن السکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث بھی نقل کی ہے اور نبی ﷺ سے ان کے سماع کی صراحت بھی کی ہے جس سے ابو عمر نادانستہ طور پر نابلد رہے۔ اور صرف ان کے ذکر پر اکتفا کیا یا دونوں کو ایک سمجھ لیا ہے جو بعید ہے۔ لیکن ظاہر یہی ہے کہ یہ اور ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم!

### ۱۰۶۰۸ ابو مبتذر بعد والی شخصیت میں ان کا تذکرہ ہونا ہے۔

### ۱۰۶۰۹ ابوالمبتذل \*

یحییٰ بن عبدالوہاب بن ابی عبداللہ بن منذہ نے اپنے دادا کی کتاب پہ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ان کا اتباع کیا اور بطریق احمد بن سلیمان بحوالہ ابوالمبتذل صاحب رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے وہ افریقہ میں ہوا کرتے تھے، پھر یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں صبح کے وقت یہ کہنے کی فضیلت ہے ”رضیت باللہ رباً“۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: اسے احمد بن الطیب نے رشدین سے نقل کیا تو کہا: ابوالمبتذر یا ابوالمبتذل۔ یحییٰ بن غیلان المبتذر یا ابوالمبتذل سے روایت کرتے ہیں اور ابو عبداللہ بن منذہ نے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: بات یہی ہے، احمد بن سلیمان والی روایت میں لفظی غلطی ہے۔ میں نے یہی نام حافظ ابراہیم صریفی کے قلم سے المبتذل لکھا دیکھا ہے، رہی احمد بن طیب والی روایت المبتذر یا المبتذر اور یحییٰ کی روایت طیب کی پہلی روایت کی طرح یا نون اور تصغیر سے ہے ان سب میں درست بات یہ ہے کہ ان کا نام کنیت کے حرف (ابو) کے بغیر ہے اور یہ نام تصغیر میں ہے جیسا کہ حرف نون کے ناموں کے آخر میں بیان ہوا ہے (۸۶۲۷)۔

### ۱۰۶۱۰ ابوالمتوکل

صحابی ہیں جن کا ایک واقعہ ہے جسے ابو جعفر نحاس اور ان کی پیروی میں مہدوی وغیرہ نے ذکر کیا ہے، قرطبی اپنی تفسیر میں سورہ حشر کی تفسیر میں لکھتے ہیں: مہدوی نے بحوالہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: ﴿اور وہ اپنے مقام



میں دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں فاقہ ہی کیوں نہ ہو۔ انصار میں سے ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوا۔ انہیں ابوالمتوکل کہا جاتا تھا، ثابت ان کے ہاں مہمان ہوئے، ابوالمتوکل کے پاس صرف اپنا اور اپنے بچوں کا کھانا تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا: ”چراغ بجھا کر بچوں کو سلا دو اور جو کچھ ہے مہمان کے سامنے لے آؤ۔“ فرماتے ہیں: نحاس نے بحوالہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے ابوالمتوکل ثابت بن قیس ایک انصاری کے ہاں کوئی شخص مہمان ہوا ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا، پھر اس کا مفہوم ذکر کیا۔ ذیل میں ابن عساکر التعریف للسہلی میں لکھتے ہیں، بقول بعض: یہ آیت ابوالمتوکل ناجی کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ ثابت بن قیس کے ہاں مہمان ہوئے اسے مہدوی نے نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں، بقول بعض: یہ ایثار کرنے والے ثابت بن قیس تھے۔ اسے یحییٰ بن سلام نے نقل کیا ہے۔

یہ سارا خبط ہے جس سے رجال کی معرفت کے بارے میں ان لوگوں کی کمزوری کا پتہ چلتا ہے۔ حالانکہ ابوالمتوکل ناجی درمیانے درجے کے تابعی ہیں۔ ابوسعید سے ان کی حدیث اسی مفہوم میں منقول ہے جو صحاح ستہ میں درج ہے، انہوں نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کا دور نہیں پایا ہے چہ جائیکہ یہ صحابی ہوں۔ قصہ کے راوی نہ مہمان ہیں اور نہ میزبان وہ دونوں (مہمان و میزبان) صحابی ہیں۔ جس کی واضح روایت عبداللہ بن المبارک نے ”البر والصلۃ“ اور ”کتاب الزہد“ میں نقل کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے ان کے طریق سے ”قری الضیف“ نامی کتاب میں نقل کی ہے کہ اسمعیل بن مسلم سے بحوالہ ابوالمتوکل ناجی مروی ہے کہ ایک مسلمان نبی ﷺ کے ہاں فروکش ہوا، تین دن تک اس نے کچھ نہیں کھایا، ثابت بن قیس ان کی حالت بھانپ گئے، پھر وہ واقعہ ذکر کیا۔ جس سے معلوم ہوا ابوالمتوکل حدیث کے راوی ہیں جسے انہوں نے مرسل نقل کیا ہے اور مہمان کا نام معلوم نہیں اور میزبان ثابت بن قیس تھے، جن کی کنیت ابو محمد ہے نہ کہ ابوالمتوکل۔ واللہ المستعان!

### ۱۰۶۱۱ ابو محرز بن زاهر

ابو عمر نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں اور نہ کسی اثر (قول صحابی) کا علم ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ لفظی غلطی کا خمیازہ ہے یہ تو ابو مجزأہ زاهر ہیں جو اسلمی ہیں۔ دولابی نے ان کا یہی عنوان قائم کیا ہے: ”ابو مجزأہ زاهر اسلمی“۔ ابن عبدالبر نے اسے غلط ہی لکھ دیا اور ان کے حال کے بارے میں انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکا اس واسطے انہوں نے کہا سو کہا۔

### ۱۰۶۱۲ ابو محمد

نبی ﷺ سے ایک مرسل حدیث کی روایت کرتے ہیں، ان سے شعیب نے روایت کی ہے۔ ابو احمد الحاکم کا قول ہے: امام بخاری رحمہ اللہ نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۶۱۳ ابو مخارق

نبی ﷺ سے اور ان سے اعمش روایت کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے جو صحیح نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ ان کا

ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ان کی حدیث مرسل ہے۔  
میں کہتا ہوں: شاید یہ قابوس کے والد ہیں۔

### ۱۰۶۱۲ ابو مرحب \*

نامعلوم، ذہبی نے کئیوں میں ایسا ہی ذکر کیا ہے کہ دو میں سے ایک ہیں۔

### ۱۰۶۱۵ ابو مسعود بن عمرو \*

بن ثعلبہ، ابوبکر بن علی اور ان کی پیروی میں ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کر کے انہیں وہم ہوا ہے یہ تو ابو مسعود بدری ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

### ۱۰۶۱۶ ابو مسلم اشعری \*

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عثمان بن ابی العاتکہ، جو ایک ضعیف راوی ہے۔ بحوالہ ابو مسلم اشعری بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے کہ ”عنقریب ایک قوم ہوگی جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے حلال سمجھے گی۔“ (حدیث) جبکہ اوروں نے یہ روایت عبدالرحمن بن عثم سے بحوالہ ابوما لک اشعری نقل کی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہی درست ہے، عثمان سے اس میں غلطی ہوئی ہے۔ ابونعیم نے اسے درست بیان کیا ہے جو بطریق معاویہ بن صالح بحوالہ ابوما لک اشعری ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عثمان سے اس کی سند میں بھی خبط ہوا ہے۔ اور ان کا یہ کہنا ”معاویہ بن حاتم“ غلط ہے۔ حالانکہ یہ معاویہ بن حاتم ہے اور معاویہ بن حریش ہیں۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۶۱۷ ابو مصعب اسدی \*

ابو مکتع میں تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۶۱۸ ابو مصعب انصاری \*

دوسرے ہیں۔ تابعی ہیں جو ایک مرسل حدیث بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر دیا اور لکھ دیا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ پھر بطریق عبدالحمید بن جعفر روایت کی ہے کہ میں نے ابو مصعب کو فرماتے سنا: ”اچھے چہروں کے ہاں سے بھلائی طلب کیا کرو۔“

### ۱۰۶۱۹ ابو معن \*

اسکندریہ والے۔ تابعی ہیں، مرسل حدیث روایت کرتے ہیں جس کی وجہ سے مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا۔

\* اسد الغابہ (۶۲۳۲) تجرید (۲۰۱/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۴۲) تجرید (۲۰۲/۲)

\* اسد الغابہ (۶۲۴۵) تجرید (۲۰۲/۲) \* مسند احمد (۳۴۲/۵) جامع المسانید (۵۱۹/۱۴)

\* اسد الغابہ (۶۲۴۹) تجرید (۲۰۳/۲) \* اسد الغابہ (۶۲۵۰) تجرید (۲۰۲/۲)

\* اسد الغابہ (۶۲۶۵) تجرید (۲۰۵/۲)

ہے اور ابو موسیٰ بھی ان کے پیرو ہیں۔ وہ روایت بطریق سعید بن العلاء بحوالہ ابو معن صاحب اسکندریہ ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھ باقی اعمال کی حیثیت ایسے ہے جیسے جوشیلے سمندر میں تھوک“۔ اسی سند سے یہ روایت ہے: ”ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ماسوائے اس نعمت کے جو اللہ کی راہ میں ہو“۔

مستغفری فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس اسناد سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور اس شخص کا نام عبدالواحد بن ابی موسیٰ ہے۔ ابن یونس نے تاریخ مصر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے عمر بن عبدالعزیز کا دور پایا ہے اس سے لیث بن سعد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ حاکم نے ”الکنی“ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

### ۱۰۶۲۰ ابو معشر الاشج

تجرید \* میں ان کا ذکر ہے کہ یہ صحابی ہیں، جو بہتان ہے۔  
میں کہتا ہوں: ابوالد نیا کی حدیث کے کسی طریق میں یہ بات ہے کہ اشج۔

### ۱۰۶۲۱ ابو ملحہ

فراء بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور مصابیح میں بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے کہ ”اسلام کی ابتداء اجنبیت میں ہوئی اور یہ اجنبی ہو جائے گا“۔ (حدیث) اسے زید بن ملحہ نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کیا ہے، شرح السنۃ میں لکھتے ہیں: زید بن ملحہ سے بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا نبی ﷺ کی حدیث روایت کی جاتی ہے پھر اسے ذکر کیا۔ یہ غلطی سند میں سے سقط (رہ جانے) کی وجہ سے پیدا ہوئی جس کی طرف ان کا دھیان نہیں گیا کیونکہ یہی حدیث ترمذی میں بطریق اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا مروی ہے لگتا ہے بغوی کے پاس جو ترمذی والا نسخہ ہے اس میں یوں ہے: کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ عن ابیہ عن جدہ جو لفظی غلطی ہے، حالانکہ وہ ابن زید ہیں۔ زید عوف کے والد ہیں اور عوف عمرو کے اور عمرو کثیر کے دادا ہیں۔ اس حدیث کے صحابی عمرو بن عوف ہیں جو صحابہ میں مشہور ہیں۔ اور کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حالات سنن ابی داؤد اور جامع الترمذی وغیرہ میں ہیں۔ مذکورہ ملحہ کو ملیحہ تصغیر سے بھی لکھا جاتا ہے۔ وہ ابن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن اوس بن طاہرہ ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں اسماعیل بن ابی اویس سے اسی سند کے ذریعہ ایک حدیث نقل کی ہے اور اس میں وضاحت کی ہے کہ صحابی وہ عمرو بن عوف ہیں، فرمایا: عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عمرو بن عوف، ہم نبی ﷺ کے پاس تھے پھر ایک حدیث ذکر کی۔

### ۱۰۶۲۲ ابوالمنذر پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۶۲۳ ابوالمہلب \* مطین وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو تحریف کا نتیجہ ہے، حالانکہ یہ ابوالمطلب ہیں،

\* جامع المسانید (۵۳۶/۱۴) \* تجرید (۲۰۴/۲) \* ایضاً

\* اسد الغابہ (۶۸۹۴) تجرید (۲۰۷/۲)

چنانچہ ابو نعیم ان کے طریق سے بحوالہ عبد اللہ بن حطب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے نبی ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ دونوں آنکھ اور کان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میری کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے جبکہ درست عبد العزیز بن المطلب ہے شاید ان کی کنیت ابو المہلب ہو جو تصحیف لفظی غلطی ہے۔

دوسری بات قابل اعتماد ہے، یہی حدیث عبد اللہ بن حطب کے حالات میں بیان ہوئی ہے۔ وہاں میں نے اس کی سند عبد اللہ کے صحابی ہونے اور عبد العزیز کے نسب میں اختلاف کا ذکر کیا ہے اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ المطلب بن عبد اللہ بن المطلب بن حطب ہیں اور صحابی ان کے جدا امجد ہیں۔

### ابومیسرہ (۱۰۶۲۳)

مولا عباس بن عبد المطلب۔ مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ابو موسیٰ نے ان کے اتباع میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق محمد بن احمد بن سعید البزار طوسی المعروف بابی کساء بحوالہ ابومیسرہ مولا عباس بن عبد المطلب روایت کی ہے، فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ہاں رات گزاری آپ نے فرمایا: عباس دیکھو! آسمان میں کوئی چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں جی! مجھے کہکشاں نظر آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری اولاد میں ان کی مقدار اس امت کے حاکم ہوں گے۔“

میں کہتا ہوں: یہ حدیث عبید بن ابی قرہ کے حوالہ سے مشہور ہے۔ لیث سے اس کی روایت میں منفرد ہے، سند میں سے عباس بن عبد المطلب کا نام رہ گیا اور بظاہر یوں ہوا کہ صحابی ابومیسرہ ہیں حالانکہ ایسا نہیں یہی روایت امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی سند میں عبید بن ابی قرہ سے نقل کی ہے۔ اسی طرح ابو حاتم رازی نے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے جو ابو کساء کے شیخ ہیں۔ بحوالہ عبید روایت کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اکنی میں عبد اللہ محمد الجعفی سے اور حاکم نے بطریق ابراہیم بن سعید جوہری اور مستدرک میں بطریق احمد بن ابراہیم دورقی اور ابن ابی داؤد نے بطریق حجاج شاعر سب نے عبید سے نقل کی ہے۔ ابن ابی حاتم بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ لیث یہ حدیث صرف عبید بن قرہ نے نقل کی ہے اور امام احمد رحمہ اللہ اس میں بخل کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: میرے والد اس حدیث کو اچھا سمجھتے تھے اور اس پر خوش ہوتے تھے کہ یحییٰ قطان سے مل گئی ہے۔ ابن ابی داؤد کا قول ہے: احمد بن ابی صالح نے یہ حدیث میرے والد سے بواسطہ حجاج سنی ہے، ان تمام طرق میں اتنا اتفاق ہے کہ سیاق سند بواسطہ ابومیسرہ بحوالہ عباس بن عبد المطلب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درست اسے ثابت رکھنا ہے میں نے لسان المیزان میں عبید بن ابی قرہ کا حال ذکر کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے علل میں ایک حدیث بطریق زکریا بن ابی زائدہ، ابو اسحاق سے بواسطہ ابومیسرہ نقل کی ہے جس سے کسی نے سمجھ لیا ہے کہ یہی ”صاحب ترجمہ“ (جن کے حالات بیان ہو رہے) ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں وہ تو عمرو بن شریل ہیں جن کا تذکرہ قسم ثالث میں ہوا ہے یہ روایت بھی مرسل ہے۔ واللہ اعلم!

## حرف نون

### القسم الاول از حرف نون

۱۰۶۲۵ ابونافع

نام کسان بن عبد اللہ بن طارق ہے۔

۱۰۶۲۶ ابونافع

ان کا نام طارق بن علقمہ ہے، دونوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۶۲۷ ابونائلہ انصاری \*

نام سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعمراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی ہے۔ سلمہ ابن سلامہ بن وقش کے بھائی ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام سعد ہے کسی کا قول ہے سعد ان کے بھائی ہیں۔ ایک قول ہے: سلکان ان کا لقب ہے، نام سعد ہے، کنیت سے مشہور ہیں۔ صحیح میں کعب بن اشرف کے قتل کے واقعہ میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ غزوہ احد وغیرہ میں شریک ہوئے، شاعر اور معروف تیر اندازوں میں شمار ہوتے تھے، سراج اپنی تاریخ میں بطریق عبد المجید اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ کعب بن اشرف یہودی شعر کہتا تھا اور لوگوں کو نبی ﷺ کی مدد سے روکتا تھا اور یہ زہرہ لوگوں میں سے عرب کے قبائل غطفان میں پھیلاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ابن اشرف کے شر سے کون بچائے گا“۔ تو محمد بن مسلمہ حارثی پکارا اٹھے یا رسول اللہ! کیا آپ پسند کریں گے کہ میں اسے قتل کروں؟ آپ خاموش رہے۔ پھر محمد بن سعد بن عبادہ نے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی برکت سے روانہ ہو جاؤ اور اپنے ساتھ اپنے چچا زاد بھائی حارث بن اوس بن معاذ، ابو عیسٰ بن جبر، عباد بن بشر ابونائلہ سلکان بن وقش اشہلی کو بھی لے جانا“۔

فرماتے ہیں: میں ان کے پاس پہنچا انہیں بتایا تو سوائے سلکان بن وقش کے سب تیار ہو گئے وہ کہنے لگا: میں جب تک رسول اللہ ﷺ سے مشورہ نہ کر لوں ایسا کرنا نہیں چاہتا۔ آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہو جاؤ“۔ فرماتے ہیں: ہم وہاں سے نکلے، پھر اس کے قتل کا واقعہ نقل کیا جس کے متعلق عباد بن بشر نے یہ اشعار کہے تھے: ص  
”میں نے اسے پکارا تو اس نے میری آواز کی طرف توجہ نہ دی اور بالا خانے سے جھانک کر دیکھا، میں نے پھر آواز دی تو اس نے کہا: کون آواز دے رہا ہے؟ میں نے کہا: تیرا بھائی عباد بن بشر ہوں۔ یہ ہماری زر ہیں



اپنے پاس رہن رکھ لو جس کی ادائیگی میں مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ لگے گا تو وہ ہماری طرف دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا: شاید تم لوگ کسی کام سے آئے ہو؟ ابو عبس بن جبر نے اپنی تلوار سونت کر اس پر وار کیا اور اسے دو لخت کر دیا۔ ہم پانچ تھے، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ چھٹے تھے پھر ہم بھرپور نعمت اور غلبہ سے واپس ہوئے۔ معزز جماعت اس کا سر لے کر آئی وہ سچے اور نیکو کار کافی ہیں۔

یہ روایت حاکم نے بواسطہ سراج بحوالہ محمد بن عباد، محمد بن طلحہ سے بحوالہ عبد المجید نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: اسے ابراہیم بن المنذر نے محمد بن طلحہ سے نقل کیا تو فرمایا: عن عبد المجید عن محمد بن ابی عبس عن ابیہ عن جدہ، فرماتے ہیں: پہلی سند صحیح ہے۔

### ۱۰۶۲۸ ابونبکہ بن عبدالمطلب

ابن عبد مناف المطلبی۔ فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔ بقول ابو عمر: ”کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ میرے نزدیک یہ نامعلوم ہیں۔“ طبری نے ان کا ذکر کیا ہے، ابن اسحاق کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر سے پچاس سبق کھجوریں کھانے کے لیے دی تھیں۔ یہی بات مستغفری نے ابن اسحاق تک کی سند سے نقل کی ہے ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کا اتباع کیا ہے یہی بات نسب قریش کے سب سے بڑے عالم زبیر بن بکار نے کی ہے، وہ فرماتے ہیں: علقمہ بن المطلب کے ہاں ابونبکہ پیدا ہوئے ان کا نام عبد اللہ تھا والدہ کا نام ام عمرو خزاہیہ تھا۔ ان کے بیٹے علاء و ہذیم دونوں یمامہ میں شہید ہوئے، دونوں کی نسل نہ رہی۔ ابوالولید فرضی کا قول ہے: محمد بن علاء بن حمسین بن ابی نبکہ نقی مکی انہی کی اولاد سے ہیں۔ ابن الاثیر فرماتے ہیں: اس سب سے معلوم ہوا کہ یہ اپنی ذات اور نسب میں مجہول و نامعلوم نہیں (جیسا کہ ابو عمر نے آغاز میں کہا تھا)۔

### ۱۰۶۲۹ ابوالنجم (بے نسبت)

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے کہ حسین بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی حدیث ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے ابونجم کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”بنی امیہ میں چھٹی ناک والا ایک شخص ہوگا۔“ ابوموسیٰ نے اسی کے ساتھ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۶۳۰ ابونجیح

عمرو بن عبس السلمی، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

اسد الغابہ (۶۲۹۹) استیعاب (۳۳۴۲) تجرید (۲۰۷/۲) اسد الغابہ (۱۱۴/۵)

اسد الغابہ (۶۳۰۰) تجرید (۲۰۸/۲) جامع المسانید (۶۹۹/۱۴) اسد الغابہ (۱۱۵/۵)

### ۱۰۶۳۱) ابونجیح عیسیٰ

ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔  
میں کہتا ہوں: امام بخاری رحمہ اللہ نے الکنی المجردہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں عمرو بن عبسہ سے الگ ذکر کیا ہے، لیکن کہا: عیسیٰ، فرماتے ہیں ربیعہ بن لقیط بواسطہ ایک شخص کے بحوالہ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اسے الحاکم نے نقل کیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ قسم رابع میں میں اس کی وضاحت کروں گا۔

### ۱۰۶۳۲) ابونجیح السلمی

ابن جریج ان کی حدیث نقل کرتے ہیں، یہ ابونعیم کا قول ہے پھر بطریق عبدالرزاق ابن جریج سے کہ مجھے ابوالمغلس نے بیان کیا کہ ابونجیح نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مالدار ہوتے ہوئے جس نے نکاح نہ کیا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔“ \* دوسری روایت ہے: ”وہ شخص انتہائی لاچار و مسکین ہے جس کے گھر بیوی نہ ہو۔“ \* ابن الاثیر \* فرماتے ہیں: یہ عمرو بن عبسہ ہیں کیونکہ وہ سلمیٰ ہیں اور نکاح کے بارے میں ان کی حدیث مشہور ہے۔ ذہبی \* لکھتے ہیں: نہیں بلکہ یہ عرباض بن ساریہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس پر ابواحمد الحاکم نے اعتماد کیا ہے اور بغوی نے یقین سے لکھا ہے یہ سلیمی نہیں، فرماتے ہیں: ان کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

### ۱۰۶۳۳) ابونجیح

العرباض بن ساریہ سلمیٰ۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے شامی سند بحوالہ عرباض بن ساریہ روایت کی ہے، فرمایا: ”اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ ابونجیح کے کام سے علیحدہ ہو جائیں گے تو میں اپنا مال اس کے راستوں میں پہنچا دیتا۔“

### ۱۰۶۳۴) ابونجیح عبداللہ کے والد، نام یسار ہے۔

### ۱۰۶۳۵) ابونجید (تصغیر) عمران بن حصین دونوں کا ذکر ہوا ہے۔

### ۱۰۶۳۶) ابوجیلہ

دارقطنی وغیرہ کے ہاں ایسا ہی لکھا ہے، میں ابواحمد کے الکنی والے معتبر نسخہ میں بجیلہ لکھا دیکھا ہے، عبدالغنی نے تصغیر اور حاء

\* اسد الغابہ (۶۳۰/۱) تجرید (۲۰۸/۲)

\* المصنف لعبدالرزاق (۱۰۳۷۶) المعجم الكبير (۹۲۰/۲۲) مجمع الزوائد (۲۵۲/۴)

جامع المسانید (۷۰۰/۱۴) الکنی للدولابی (۵۸/۱)

\* جامع المسانید (۷۰۱/۱۴) اسد الغابہ (۱۱۳/۵) \* اسد الغابہ (۱۱۵/۵)

\* تجرید (۱۷۱) \* اسد الغابہ (۶۳۰/۴)

سے لکھا ہے حاء پر ابراہیم حربی نے اعتماد کیا ہے یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ بجیلہ کے نیک آدمی تھے، اسے دارقطنی نے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی سے مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ ابوخیلہ صحابی ہیں، یہ بجلی ہیں۔ دارقطنی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن المدینی، بخاری ابوالاحمد الحاکم کا قول ہے: صحابی ہیں، ان کی حدیث ثوری، منصور سے بواسطہ ابوداؤد، بحوالہ ابوخیلہ جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک ہیں روایت کرتے ہیں کہ ان کے تیر لگ گیا کسی نے کہا نکلو الیس، انہوں نے فرمایا: اے اللہ! درد کم کر دے اور اجر کم نہ فرما، کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، انہوں نے کہا: اے اللہ! مجھے مقربین میں شامل فرما اور میری والدہ کو حور عین بنادے۔

ابن مندہ کی کتاب میں ہمیں یہ روایت عالی سند سے پہنچی ہے لیکن انہوں نے اس کے آغاز میں فرمایا: وہ جہاد میں نکلے انہیں پتھر لگ گیا تو انہوں نے دعا کی: ”اے اللہ! درد کم فرما“۔ باقی الفاظ اسی طرح ہیں۔ ابوعمر بحوالہ ابن المدینی لکھتے ہیں: انہیں ابوخیلہ بھی کہا جاتا ہے، جبکہ مشہور ابوخیلہ ہے، انہیں جریر بجلی سے روایت حاصل ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ روایت الادب المفرد للبخاری اور نسائی وغیرہ میں ہے۔ ابوحاتم رازی لکھتے ہیں: یہ صحابی نہیں ہیں۔

### ۱۰۶۳۷ ابوخیلہ الہبی (تصغیر)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سلیمان بن داؤد کی از اہل تبالہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عقیل بن یزید بن راشد بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں۔ ہم لوگ مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابوخیلہ لہبی نے فرمایا: ہم عقیق کا ٹکڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے ہمارے لیے تحریر لکھوائی۔ اس میں ہے جسے کوئی چیز ملے وہ اس کی کانوں میں خمس (پانچواں حصہ) ہے اور ہر چالیس دینار میں ایک دینار زکوٰۃ ہے۔ سلیمان فرماتے ہیں: یعنی جسے معادن (کانوں) میں سے کچھ ملے اس میں زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ اس کی مقدار چالیس دینار تک پہنچ جائے۔ اس کے راویوں میں غیر معروف رجال ہیں۔ البتہ یہ بروایت ابوحاتم رازی عن سلیمان ہے لفظ اللہمی میں نے صریفینی کی کتاب میں لام کے زیر اور حاء کے سکون سے لکھا دیکھا ہے۔

### ۱۰۶۳۸ ابونضرہ

بقول ابوعمر: فتح خیبر کے شرکاء میں سے ایک۔ ان کا وہاں ذکر آتا ہے۔ اسی سے میں انہیں جانتا ہوں۔ ابن الاثیر فرماتے ہیں: جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جاگیر دی ان میں ابن ہشام نے ابونضرہ کو بھی ذکر کیا ہے۔ میں انہیں جانتا آیا وہ یہی ہیں یا نہیں؟ ابن فحون اوہام الاستیعاب میں لکھتے ہیں: میں انہیں وہی سمجھتا ہوں۔

المعجم الكبير (۹۴۴/۲۲) مجمع الزوائد (۳۹۸/۹) جامع المسانید (۷۰۳/۱۴)

اسد الغابہ (۶۳۰/۵) تجرید (۲۰۸/۲) جامع المسانید (۷۰۳/۱۴)

اسد الغابہ (۷۳۰/۶) تجرید (۲۰۸/۲) اسد الغابہ (۱۱۶/۵)

السيرة النبوية (۲۷۲/۳)

۱۰۶۳۹ ابونضیرہ

سابقہ شخصیت کے حالات میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۴۰ ابونضیرہ

بقول بعض: یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کی کنیت ہے جسے حاکم نے نقل کیا ہے اور ابو عبد الرحمن الحبلی تک صحیح سند کے حوالہ سے لکھا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا، بقول بعض: ان سے کہا: ابونضیر۔

۱۰۶۴۱ ابونضیرہ\*

ابن التیہان انصاری اوسی، ابوالہیثم کے بھائی۔ ابو عمر نے بحوالہ طبری انہیں شرکاءِ اُحد میں شریک کیا ہے۔

۱۰۶۴۲ ابونعمان

بشیر بن سعد انصاری، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۴۳ ابونعمان الازدی\*

طبرانی کے دادا یہی ایوب بن نعمان کے دادا ہیں۔ بقول بعض: ایوب بن العلاء، حرفِ عین میں ان کا ذکر ہوا، جن لوگوں کی کنیت ابوالعلاء ہے۔ ابوموسیٰ نے بحوالہ طبرانی ان کا ذکر کیا ہے میں نے ابواسحاق صیرفینی کے قلم سے بحوالہ ابونعمان الازدی یہ روایت لکھی دیکھی کہ ایک شخص کسی خاتون کو نکاح کا پیام بھیجا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا مہر دینا، عرض کی میرے پاس تو کچھ نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم قرآن کی کوئی سورۃ اچھے انداز سے نہیں پڑھ سکتے؟ وہ سورۃ ہی اسے مہر دے دو جو تمہارے بعد کسی کے لیے مہر نہیں ہوگی۔ پھر میں نے ابن السکن کی کتاب میں دیکھا فرمایا: یہ اضافہ صرف اسی روایت میں محفوظ ہے۔

۱۰۶۴۴ ابوالنعمان\*

یہ اور ہیں، بے نسبت۔ مطین اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے دونوں کے حوالہ سے اور ابوموسیٰ نے ان کے اتباع میں روایت کی ہے مسند یحییٰ بن عبید الحمید میں ان کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے نفاس والی ایک عورت کا جنازہ پڑھایا جس کا بیٹا زنا سے تھا۔\* ابن کلبی نے ان کا نسب انصاری بتایا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے نفاس میں مرنے والی ایک خاتون کا جنازہ پڑھایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، فرماتے ہیں: اسے جابر بن یزید جعفی کے علاوہ کسی نے نہیں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ثابت نہیں۔

\* اسد الغابہ (۶۳۰۸) تجرید (۲۰۸/۲) \* اسد الغابہ (۶۳۰۹) تجرید (۲۰۸/۲)

\* اسد الغابہ (۶۳۱۰) تجرید (۲۰۹/۲) \* جامع المسانید (۷۰۴/۱۴) اسد الغابہ (۱۱۶/۵)

### ۱۰۶۳۵ ابوالنعمان بن ابی النعمان

عبدالرحمن بن النعمان انصاری۔ بغوی نے کئیوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی وہ حدیث ذکر کی ہے جو معبد بن ہوذہ کے حالات میں بیان ہوگی اور اس سے خبردار نہیں کیا کہ ان کا نام معبد ہے۔

### ۱۰۶۳۶ ابونعیم

محمد بن الربیع انصاری۔ حاکم نے ان کا تذکرہ کیا ہے، پہلے ذکر ہوا ہے۔

### ۱۰۶۳۷ ابونمر الکنانی

شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے دادا۔ ابن سعد نے مسلمانان فتح مکہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ذہبی \* نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن السکن نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبدالبر اور ابن فتحون نے انہیں قلم انداز کیا ہے باوجودیکہ وہ دونوں ابن السکن کی کتاب سے بہت مدد لیتے ہیں۔ ابن السکن نے بطریق محمد بن طلحہ تیمی، بحوالہ ابو عمر روایت کی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ میں روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں عقیق سے گزر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ فرودگاہ تھی، اگر یہاں حشرات الارض کی کثرت نہ ہوتی“۔ ابن السکن فرماتے ہیں اس حدیث کے راوی عبدالحکم، شریک بن ابی نمر کے بھتیجے ہیں۔ میں نے عمر بن شبہ کی کتاب اخبار مدینہ میں پڑھا ہے کہ ابونمر بن عوف کا تعلق بنی حارث بن عبدمناة بن کنانہ سے تھا وہ مدینہ آئے تو بنی لیث بن بکر کے ہاں ٹھہرے اور بنی اخرم بن لیث میں اپنی حویلی بنائی جو ”دار ابی نمر“ سے مشہور ہوگئی۔

### ۱۰۶۳۸ ابونملہ انصاری

نام عمار بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن غنم..... انصاری ظفری ہے۔ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور بعد کے معرکوں میں شرکت کی۔ عبدالملک بن مروان کی خلافت میں فوت ہوئے۔ واقعہ حرہ کے روز ان کے دو بیٹے شہید ہوئے۔ عبداللہ اور محمد، ابن شہاب سے ان کی حدیث اہل کتاب کے بارے میں بروایت نملہ بن ابی نملہ بحوالہ ان کے والد مروی ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کا اتنا ہی ذکر کیا ہے اور ابوعلی بن السکن نے اس سے زیادہ بیان کرنے میں سبقت کی اور ابواحمد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ ان کا ابو ذر کنیت کا ایک بھائی تھا دونوں کی والدہ ام زرارہ بنت حارث ہیں۔ ابوبشر دولابی کا قول ہے: وہ عمارہ بن معاذ ہیں۔ جبکہ ابن البرقی لکھتی ہیں: وہ معاذ بن زرارہ ہیں، ابن مندہ فرماتے ہیں: ابونملہ انصاری صحابی ہیں پھر ان کی حدیث عالی سند سے بروایت معمر و یونس، زہری سے بواسطہ ابونملہ بحوالہ ان کے والد نقل کی ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا، ایک یہودی آپ علیہ السلام سے کہنے لگا: محمد (ﷺ)! کیا یہ جنازہ بولتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ وہ یہودی کہنے لگا: بولتا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”یہودی تم سے جو بات بیان کریں نہ اس کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو“۔



یہی روایت ابن السکن اور حارث بن ابی اسامہ نے بطریق یونس نقل کی ہے جس میں یہ اضافہ ہے: تم لوگ یوں کہو! آمنا بالله و کتبہ و رسلہ۔ اگر وہ سچی بات ہوئی تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی اور اگر جھوٹ ہوا تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی۔ ان کی حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: ابونملہ مدینہ کے باسی تھے، پھر ان کی حدیث نقل کی، مجھے نملہ بن ابی نملہ کی بحوالہ ان کے والد ایک اور حدیث مل گئی ہے جسے ابوسعید اور ابو نعیم نے ”دلائل النبوة“ میں بطریق محمد بن صالح نقل کیا ہے۔ فرمایا: بنی قریظہ کے یہودی رسول اللہ ﷺ کا ذکر اپنی کتابوں میں پڑھتے اور بچوں کو آپ ﷺ کی نشانی سکھاتے۔ آپ ﷺ کا نام اور ہماری طرف آپ کی ہجرت کا بتاتے لیکن جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ سے حسد کر کے باغی ہو گئے، کہنے لگے: یہ وہ نہیں ہیں۔

### ۱۰۶۴۹۔ ابونملہ (دوسرے)

دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ انصاری کے علاوہ اور صاحب ہیں۔

### ۱۰۶۵۰۔ ابونہیک انصاری اشہلی

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کا کوئی حال اور روایت معلوم نہیں۔ اتنی بات ہے کہ سیدنا ابوبکر الصدیق نے انہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے ساتھ خالد بن ولید کی طرف یہ پیام دے کر بھیجا تھا کہ بنی حنیفہ میں سے جس کی داڑھی مونچھ آگئی ہے اسے قتل کر دو جب یہ دونوں پہنچے تو انہوں نے مجاہد بن مرارہ سے صلح کر لی تھی۔

### ۱۰۶۵۱۔ ابونیرز

ذہبی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض: یہ نجاشی کے بیٹے ہیں آ کر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کی مہمات میں آپ کے ساتھ تھے۔

میں کہتا ہوں: میں نے مبرد کی اکامل میں ان کا واقعہ پڑھا ہے کہ ابونیرز کسی عجمی بادشاہ کے بیٹے تھے، بچپن میں اسلام کی محبت دل میں جاگزیں ہو گئی۔ نبی ﷺ کے پاس آ کر مسلمان ہو گئے مہمات میں آپ کے ساتھ رہتے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پھر ان کے بیٹے کے ساتھ رہتے تھے۔ بقیع میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جودو جائیدادیں تھیں ان کے نگران تھے۔ ان میں سے ایک کا نام بغیغہ اور دوسری کا عین ابی نیرز تھا، پھر ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے تو انہیں کدو کا سالن کھلایا جو انہوں نے پکھلی ہوئی چربی کے ساتھ ان کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے وہ سالن کھایا اور پانی پیا۔ اس کے بعد ان کا واقعہ ذکر کیا۔ یہ کہ آپ نے دونوں زمینوں کو جس کرنے کا حکم لکھا پھر ان کے شرائط ذکر کیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی آپ نے وہ جگہیں مدینہ کے فقراء اور مسافروں کے لیے وقف کر دی ہیں۔ البتہ اگر حسنین کو ان کی ضرورت پڑے تو ان دونوں کو اجازت ہے۔ اس واقعہ کے آخر میں ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے اس کی ضرورت پڑ گئی امیر معاویہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے انہیں عیسیٰ ابی نیرز کے عوض ایک لاکھ دینا چاہا ہے تو آپ نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا، اور اس کا وقف رہنا بدستور جاری رکھا۔

**القسم الثانی** از حرف نون - اس میں کسی کا تذکرہ نہیں۔

**القسم الثالث** از حرف نون

**۱۰۶۵۲ ابو نجیح مکی**

عبداللہ بن ابی کحج کے والد، ان کا نام یسار ہے، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

**۱۰۶۵۳ ابوالنعمان** حجر بن عمرو۔

**۱۰۶۵۴ ابوالنعمان** (بے نسبت)

دور نبوی پایا ہے، ثور بحوالہ خالد بن معدان روایت کرتے ہیں کہ ابوالنعمان نے ان سے بیان کیا کہ میں نے خلافت فاروقی میں حج کیا پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کے اتباع میں حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

**۱۰۶۵۵ ابونخیلہ العکلی**

دور نبوی پایا ہے، الآمدی نے شعراء میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے وہ اشعار نقل کیے ہیں جن میں سجاج مدعیہ نبوت کی ہجو و برائی ہے۔ پھر مسیلمہ کذاب نے اسے دھوکے سے بیاہ لیا اور اس نے اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دیا تھا۔

**۱۰۶۵۶ ابونمر بن عوف**

ابونمر جو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے دادا ہیں ان کے حالات میں ذکر ہوا ہے۔

**القسم الرابع** از حرف نون

**۱۰۶۵۷ ابونجیح العبسی**

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ نکاح کے بارے میں ان کی ایک حدیث ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ "الکنی المجردة" میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ محدثین کے نزدیک عمرو بن عبسہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے حاکم کی بات سے ان کا مختصر ذکر کیا ہے جس میں "ان کی ایک حدیث" کا ذکر نہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ابونجیح عبسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، ربیعہ بن لقیط بواسطہ ایک شخص ابونجیح کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر امام بخاری رحمہ اللہ کی سند سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے کنیتوں میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ ابواحمد حاکم فرماتے ہیں: یہ عمرو بن عبسہ کی کنیت ہے۔

ہے۔ جیسا کہ یہ روایت یزید بن ابی حبیب تک کی سند سے نقل کی ہے۔ ادھر انہوں نے عمرو بن عبسہ کے حالات میں بطریق ابن لہیعہ، یزید بن ابی حبیب، ربیعہ بن لقیط ان کے سلسلہ سند سے بحوالہ قیس کے ایک شخص جنہیں ابو نوح کہا جاتا تھا، روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین قبیلہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! ضرور! آپ ﷺ نے فرمایا: ”سکون جس کا تعلق کندہ سے ہے۔“ (حدیث)

ابن لہیعہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث ثور بن یزید سے بیان کی تو انہوں نے کہا: ابو نوح عمرو بن عبسہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں، اسی پہ ابو احمد الحاکم کا اعتماد ہے جس کا احتمال ہے یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہوں کیونکہ اس روایت کا یزید بن ابی حبیب سے ہونے کی وجہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ابو نوح عبسی عمرو بن عبسہ ہی ہوں۔ کیونکہ حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ قیس کے شخص تھے، اور ابن مندہ نے بھی ان کا یہی عنوان قائم کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ابو نوح قیسی کی حدیث ربیعہ بن لقیط نے بواسطہ ایک شخص بحوالہ ان کے روایت کی ہے جو ثابت نہیں۔ ابو عمر پہ اعتراض ہوتا ہے جو انہوں نے کہا کہ ”ان کی نکاح کے بارے میں ایک حدیث ہے۔“ جو بروایت یزید بحوالہ ربیعہ ہے اس لیے کہ جو حدیث نکاح کے بارے میں ابو نوح سے مروی ہے وہ بروایت یزید عن ربیعہ نہیں جیسا کہ میں قسم اول میں بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حاکم کا قول ہے: ”عرباض بن ساریہ“۔ لہذا احتمال ہے جیسے یہاں احتمال ہے کہ یہ عمرو بن عبسہ کے علاوہ کوئی صاحب ہوں۔ لیکن ثور کی گواہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے: ”یہ وہی ہیں“ کہ انہی کی طرف رجوع کیا ہے۔ ادھر ابن الاثیر نے ان کے ”عبسی“ کہنے پر اشکال کیا ہے، کیونکہ عمرو بن عبسہ سلمی ہیں اور ابن مندہ کے قول ”قیسی ہیں“ کو درست قرار دیا ہے، کیونکہ سلیم کا تعلق قیس سے ہے، بات یہی ہے۔ لیکن احتمال ہے کہ راوی نے انہیں ان کے والد عبسہ کی جانب منسوب کر دیا ہو اور یوں..... اصل کتاب میں بیاض ہے۔\*

### ۱۰۶۵۸ ابو نصر ہلالی

کسی حدیث کی مرسل روایت کی ہے۔ نسائی میں قتادہ کی ان سے روایت موجود ہے کہ انہوں نے مرسل روایت کی ہے جس کی وجہ سے کسی نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر دیا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کا نام مشہور نہیں۔ میں کہتا ہوں: میرے خیال میں یہ حمید بن ہلال ہیں۔

### ۱۰۶۵۹ ابو نصر سلمی\*

معانی بن عمران ظہری نے مالک بن انس سے ان کی حدیث نقل کی ہے ان کی حدیث میں ہے ”عن ابی نصر“ جبکہ درست ابن النصر ہے۔ مؤطا میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے ان کی پیروی میں ان کا ایسا ہی تذکرہ کیا ہے۔ ابن الاثیر لکھتے ہیں: یہی روایت ابن ابی عاصم نے عن یعقوب بن حمید عن عبد اللہ بن نافع عن مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابی نصر، ان لوگوں کے بارے میں نقل کی ہے جن کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں۔ یعنی معانی منفرد نہیں اور یہ ابو نصر\* وہی ہیں۔

\* اسد الغابہ (۱۱۵/۵) نسخہ میں بیاض ہے۔ \* اسد الغابہ (۶۳۰/۷) تجرید (۲۰۸/۲)

\* اسد الغابہ (۱۱۶/۵) نسخہ میں بیاض ہے۔

## حرف الھاء

### القسم الاول از حرف ھاء

#### ۱۰۶۶۰ ابوھارون \*

کلاب بن امیہ لیشی، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

#### ۱۰۶۶۱ ابوھاشم

بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشی۔ ابوسفیان عثمی کنیت تھی۔ ابو حذیفہ بن عتبہ کے باپ شریک اور مصعب بن عمیر عبدی کے ماں شریک بھائی ہیں۔ دونوں کی والدہ خناس بنت مالک عامریہ ہیں جن کا تعلق قریش سے ہے۔ نام میں اختلاف ہے۔ بقول بعض: ہشتم، ایک قول ہے: ”خالد“۔ اسی پر نسائی نے اعتماد کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے جس پر ابن ابی شیبہ نے بھروسہ کیا ہے۔ کسی نے ہشیم/ ہشام/ شیبہ بھی کہا ہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: فتح مکہ کے روز اسلام لائے اور شام فروکش ہوئے جہاں خلافت عثمانی میں فوت ہوئے۔ یہی ابن سعد کا قول ہے، ابن مہندہ لکھتے ہیں: ان سے حضرت ابو ہریرہ، سمرہ بن سہم، ابو وائل نے روایت کی ہے۔ پھر لکھتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ ابو وائل بواسطہ سمرہ بحوالہ ان کے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث ترمذی وغیرہ صحیح سند سے بطریق منصور الاعمش بحوالہ ابو وائل روایت کرتے ہیں کہ امیر معاویہ ہاشم بن عتبہ کے پاس ان کی عیادت کرنے آئے۔ کہنے لگے: ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا تکلیف کی وجہ سے رو رہے ہیں؟ یا دنیا کی لالچ پر رونا آ رہا ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں، رونا اس بات پر آ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک وصیت کی تھی میں اس پر عمل نہ کر سکا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”تمہارے لیے دنیا میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی نہیں؟“ جبکہ میں دیکھتا ہوں میں نے دنیا جمع کر رکھی ہے۔

اسے بغوی اور ابن السکن نے بطریق مغیرہ، بواسطہ ابو وائل بحوالہ سمرہ بن سہم اپنی قوم کے آدمی سے نقل کیا ہے، فرمایا: میں ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ کے ہاں ٹھہرا تو معاویہ ان کی عیادت کرنے آئے، ابو ہاشم رو پڑے۔ پھر اس کا ذکر کیا۔ دنیا کی حرص کے بعد یہ بات مزید نقل کی، دنیا کے اچھے لوگ چل بسے۔ اسی میں ہے، ایک عہد تھا کاش میں اس میں آپ کی پیروی کر سکتا۔ فرمایا شاید تمہیں اتنا مال ملے جو تم لوگوں میں تقسیم کرو جبکہ تمہارے لیے اتنا کافی ہے۔ پھر اس کا ذکر کیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہی ابو ہاشم سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ابو داؤد، نسائی، ترمذی، بغوی اور حاکم نے بطریق کتبہ

بن حرمہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دمشق آئے تو ابو کلثوم دوسی کے ہاں فروکش ہوئے۔ ہم لوگ آپ کے پاس آئے ”درمیانی نماز“ کے بارے میں بات چیت ہوئی جس میں ہمارا اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جس طرح تم لوگوں کا اختلاف ہوا ہے اسی طرح ایک دفعہ ہمارا بھی اختلاف ہوا، اس وقت ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحن میں بیٹھے تھے۔ ہمارے درمیان نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ تھے وہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، وہ آپ ﷺ کے سامنے بولنے کی ہمت کر لیتے تھے۔ وہاں سے واپس ہوئے اور ہمیں بتایا وہ عصر کی نماز ہے۔ ابو حسین رازی کا بیان ہے ان کی حویلی کا احاطہ تانبے کا کام کرنے والوں کے بازار سے \* لوہاری بازار تک ہے۔ یعقوب بن سفیان کی روایت ہے: ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ نے اہل انطاکیہ سے دونوں شہروں کے قبرستان وغیرہ کے بارے ۲۱ھ میں صلح کی۔ ابن البرقی کا قول ہے: جنگ یرموک میں ان کی آنکھ شہید ہو گئی تھی اور خلافت معاویہ میں وفات پائی۔ خلیفہ کا بیان ہے: امیر معاویہ نے انہیں جزیرہ کا گورنر بنایا تھا۔ ابو زرہ دمشقی کا قول ہے: ابو مسہر فرماتے ہیں: ان کی وفات بہت پہلے ہو چکی تھی ابو عبد اللہ بے نسبت صحابی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

### ۱۰۶۶۲ ابوہالہ تیمی

نباش بن زرارہ۔ حاکم نے بحوالہ یحییٰ بن معین ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۶۶۳ ابوہانی \*

عبدالرحمن بن مالک کے دادا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ اور یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرایا ان کی حدیث ان کا پوتا اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتا ہے۔

### ۱۰۶۶۴ ابوہبیرہ

عائذ بن عمرو مزی درخت تلے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابن المدینی نے ان کی کنیت لکھی ہے اور ابو احمد الحاکم نے ان سے مسند ایہ بات نقل کی ہے۔

### ۱۰۶۶۵ ابوہبیرہ بن حارث

بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن مبذول انصاری خزرجی بخاری۔ \* ابن اسحاق نے شہداء اُحد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حرف الف میں ان کا ذکر ہو چکا ہے کیونکہ واقدی وغیرہ نے انہیں ابو اسیرہ کہا ہے۔ بقول ابو عمر: ابوہبیرہ کا نام ان کی کنیت ہی ہے۔

### ۱۰۶۶۶ ابوہبیرہ انصاری \* (بے نسبت)

ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، بطریق مخرمہ بن بکیر بواسطہ ان کے والد بحوالہ سعید بن نافع روایت ہے، فرمایا: مجھے ابوہبیرہ انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ سورج طلوع ہوتے وقت چاشت کی نفل نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے ڈانٹا اور منع کر دیا، پھر

\* الطبقات (۱۲۸/۷) \* اسد الغابہ (۶۳/۵) تجرید (۲۰۹/۲)

\* السیرۃ النبویہ (۹۷/۳) \* اسد الغابہ (۶۳/۶) تجرید (۲۰۹/۲)



فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جب تک سورج بلند نہ ہو جائے نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں طلوع ہوتا ہے۔“ ابن الاثیر \* نے انہیں سابقہ شخصیت سے رلا ملا دیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: سعید تابعی ہیں، انہوں نے اُحد میں شہید ہونے والے صحابی سے ملاقات نہیں کی، اور اگر یہ اور ہیں ورنہ یہ روایت منقطع ہے۔ اس میں منقطع کا احتمال کیسے ہو سکتا ہے وہ خود صراحت کر رہے ہیں کہ انہوں نے انہیں دیکھا، لہذا پہلا احتمال متعین ہوگا۔

### ۱۰۶۶۷ ابوہدم بن الحضرمی \*

علاء کے بھائی۔ دارقطنی نے ان کا ذکر کیا ہے، ایسا ہی تجرید میں ہے۔

### ۱۰۶۶۸ ابوہدمہ انصاری \*

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ان کا بیٹا محمد حدیث ابن انخی زہری عن عمہ روایت کرتا ہے، ہمارے ہاں حدیث ابو حاتم رازی لکھی ہے۔ مستغفری لکھتے ہیں: یہ بردعی کا قول ہے۔

### ۱۰۶۶۹ ابوہذیل \* (بے نسبت)

ان کا بھی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے کہ ابوبکر بن علی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور بطریق ابواشعث، عبداللہ بن خدّاش سے بواسطہ اوسط بحوالہ ابوہذیل روایت کی ہے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنی قربانی میں سے کھائے۔“ \*

### ۱۰۶۷۰ ابوہراسہ

قیس بن عاصم۔ بغوی نے بواسطہ ابن ابی خيثمه بحوالہ ابن معین ان کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۶۷۱ ابوہریرہ بن عامر \* بن عبد ذی الشری

بن طریف بن عتاب بن ابی صعب بن منبہ بن سعد بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران بن کعب دوسی۔ ابن کلبی اور ان کے تبعین نے آپ کا یہی نام و نسب لکھا ہے اور ابو احمد دمیاطی نے اسے قوی کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے: وہ دوس میں بڑے صاحب مرتبہ تھے۔ دولابی کی روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام: عبدنہم بن عامر تھا۔ دوسی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حلیف ہیں۔ ابن البرقی نے دوسروں سے مختلف نسب ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ابن عامر بن عبد شمس بن عبد السالم بن قیس بن مالک بن ذی الاسلم بن الاحمس بن معاویہ بن المسلم بن حارث بن دھمان بن سلم بن فہم بن عامر بن دوس۔ لکھتے ہیں: بقول بعض: یہ ابن عتبہ بن عمرو بن عیسیٰ بن حرب بن سعد بن ثعلبہ بن عمرو بن فہم بن دوس ہیں۔

ابوعلی بن السکن کا قول ہے: ان کے نام میں اختلاف ہے، اہل نسب ان کا نام عمیر بن عامر بتاتے ہیں۔

\* مسند ابی یعلیٰ (۱۷۵۲/۳) \* اسد الغابہ (۱۱۹/۵) \* تجرید (۲۰۹/۲)

\* اسد الغابہ (۶۳۱۷) تجرید (۲۰۹/۲) \* اسد الغابہ (۶۳۱۸) تجرید (۲۰۹/۲)

\* المعجم الكبير (۱۲۷۱۰/۱۲) مجمع الزوائد (۲۵/۴) جامع المسانید والسنن (۷۱۳/۱۴) حلیۃ الأولیاء (۳۶۲/۴) اسد الغابہ (۱۱۹/۵)

\* اسد الغابہ (۶۳۱۹) تجرید (۲۰۹/۲)

ابن اسحاق \* فرماتے ہیں: مجھے کسی ساتھی نے بحوالہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتایا: جاہلیت میں میرا نام عبد شمس بن صخر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبدالرحمن رکھا۔ میری کنیت ابو ہریرہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک بلی ملی جسے میں نے اپنی آستین میں ڈال لیا تو مجھے ابو ہریرہ کہا جانے لگا۔ ایسا ہی حاکم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے اسی سند سے طویل ذکر کیا ہے۔ ترمذی نے حسن سند سے لکھا ہے عبید اللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کی کنیت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیوں ہے؟ فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرا رہا تھا۔ میری ایک چھوٹی سی بلی تھی جسے میں رات کے وقت درخت پر بٹھا دیتا تھا اور دن کے وقت اپنے ساتھ لے جاتا تھا میں اس سے کھیلتا تھا تو لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔

صحیح بخاری میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ابو ہریرہ! بغوی نے بطریق ابراہیم بن فضل مخزومی جو ضعیف راوی ہے نقل کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا جاہلیت میں نام عبد شمس تھا اور کنیت ابو الاسود تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ رکھا اور کنیت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رکھی۔ ابن خزیمہ قوی سند سے لکھتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عبد شمس کا تعلق ازد میں سے دوس سے تھا۔ دولا حسن سند سے بحوالہ عبید اللہ بن ابی رافع اور مقبری روایت کرتے ہیں۔ دونوں کا قول ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبد شمس بن عامر بن عبد الشری تھا۔ شری دوس کے بت کا نام ہے جب اسلام لائے تو ان کا نام عبد اللہ بن عامر رکھا گیا۔ عبد اللہ بن ادیریس بحوالہ شعبہ روایت کرتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبد شمس تھا۔ یہی یحییٰ بن معین، احمد بن صالح مصری اور ہارون بن حاتم کا قول ہے اور یہی ابو زرہ کا بحوالہ ابو مسہر قول ہے۔

ابو نعیم فضل بن دکین نے یہی الفاظ اس اضافے کے ساتھ نقل کیے ہیں، بقول بعض: عبد عمرو، دوسری بار لکھتے ہیں ابو ہریرہ سکین۔ بقول بعض: عامر بن غنم۔ ایسا ہی اسمعیل بن ابی اویس کا قول ہے کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں دیکھا ہے ابو ہریرہ کا نام عبد شمس تھا اور اسلام میں ان کا نام عبد اللہ تھا۔ ابو نمیر سے بھی یہی الفاظ مروی ہیں، اور ترمذی نے بخاری سے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔ صالح بن احمد بن حنبل بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں: ابو ہریرہ عبد شمس، بقول بعض: عبد نهم/ عبد غنم/ سکین/ عبد اللہ بن عامر۔ یہ قول بغوی نے بحوالہ صالح نقل کیا ہے اور ایسا ہی احوص بن مفضل علانی نے اپنے والد سے اور یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے یہی الفاظ اس اضافے کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ بقول بعض: عبدالرحمن بن صخر۔ بغوی عبد اللہ بن احمد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے اپنے ایک عمر رسیدہ بزرگ سے سنا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام سکین بن دومہ تھا، یہ قول حسن بن سفیان اپنی سند سے بحوالہ ابو عمر ضریر اس اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے، بقول بعض: عبد عمرو بن غنم۔

عمرو بن علی فلاس، سفیان بن حسن سے بواسطہ زہری بحوالہ حُر ز بن ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں: میرے والد کا نام عبد عمرو بن عبد غنم تھا، یہی قول اسلم بن سہل نے اپنی تاریخ میں اور بغوی نے مقدمی سے انہوں نے بحوالہ اپنے چچا سفیان سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمن بن غنم تھا۔ ایسا ہی بغوی سے عیسیٰ بن علی کی روایت میں ہے۔ ابن ابی الدنیا نے بطریق مقدمی عمرو بن علی کے قول جیسا قول نقل کیا ہے ذہلیات میں عمرو بن بکار سے بحوالہ عمرو بن علی مقدمی ایسا ہی لکھا ہے۔

بقول ابن خزمیہ ذہلی نے فرمایا: ہمارے ہاں قلب (تبدیلی) کی یہ سب سے واضح مثال ہے۔

ابن خزمیہ کا قول ہے: ابوسلمہ سے محمد بن عمرو کی سند سفیان بن حسین کی زہری سے بحوالہ محرز والی سند سے زیادہ حسن ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسلام سے قبل ان کے دو نام تھے۔ جہاں تک اسلام لانے کے بعد کی بات ہے تو میرے خیال میں ان کا نام نہیں چلا۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کیا تھا اور عبدالرحمن رکھا تھا۔ جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے ابوعبیدہ الحداد سے نقل کیا ہے اور ابو محمد بن زید اصمعی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام عبد عمرو بن عبد غنم تھا۔ بقول بعض: عمرو بن غنم، پہلے پر نسائی نے اعتماد ظاہر کیا ہے۔ بغوی کا قول ہے: ہمیں ابواسمعیل المؤدب نے بتایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمن بن صخر تھا۔

میں کہتا ہوں: ابواسمعیل عجیب و غریب باتیں نقل کرتا ہے۔ باوجودیکہ ان کی یہ بات کہ ان کا نام عبدالرحمن بن صخر تھا، اس میں احتمال ہے کہ یہ ابوصالح یا بعد کے کسی آدمی کا قول ہو اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ ابواسمعیل کا ہی قول ہو جو اس میں منفرد ہے اور محفوظ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ ابونعیم بطریق اسحاق بن راہویہ روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ سکین بن مل / ابی ہانی / عامر بن عبد شمس / ابن عبد نهم۔ عبد اس دُوری بحوالہ ابوبکر بن ابی الاسود: سکین بن جابر نقل کرتے ہیں۔ حاکم صحیح سند کے ذریعہ بحوالہ صالح بن کیسان روایت کرتے ہیں ان کا نام عامر تھا اور ہشتم بن عدی بحوالہ ابن عباس المسوق یہ اضافہ نقل کرتے ہیں۔ ابن عبد شمس بن عبد غنم بن عبد ذی الشری۔ ابومسہر بحوالہ سعید بن عبد العزیز: عامر بن عبد شمس۔ بقول بعض: عبد غنم اور سکین بن عامر نقل کرتے ہیں۔

خلفیہ فرماتے ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے: عمیر بن عامر / سکین بن دومہ / عبد عمرو بن عبد غنم / عبد اللہ بن عامر / بریر / یزید بن عثرقہ۔ فلاں کا قول ہے: ان کے نام میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ ان کا نام عبد عمرو بن غنم، بقول بعض: سکین ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن حمید نے ابونمیلہ سے بحوالہ محمد بن عبید اللہ بتایا ان کا نام سعد بن حارث تھا۔ بغوی فرماتے ہیں: مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کا نام عبد یلیل تھا۔ ابن سعد بحوالہ واقدی: عبد شمس اور اسلام میں عبد اللہ نقل کرتے ہیں اور ہشتم سے یہی الفاظ منقول ہیں۔ بغوی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے ان کا نام عبد اللہ بن عائد تھا ابن البرقی کا قول ہے: عبدالرحمن نام تھا، بقول بعض: عبد شمس / عبد غنم / عبد اللہ / بلکہ عبد نهم ایک قول عبد تیم ہے۔ ابن مندہ ان کے ناموں میں عبد بغیر اضافت اور ان کے والد کا نام عبد غنم لکھتے ہیں ابونعیم اسے عبد العزیز اور سکین روایت کرتے ہیں۔ نووی اپنی کسی کتاب میں لکھتے ہیں: ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن بن صخر تیس اقوال میں سے سب سے زیادہ صحیح قول ہے۔ (یہ قول ریاض الصالحین میں ہے۔ [از عامر تقی ندوی])

قطب حلبی کا قول ہے: ان کے اور ان کے والد کے نام میں چوالیس (۴۴) اقوال ہیں جو حاکم کی ”الکافی“ استیعاب اور تاریخ ابن عساکر میں مذکور ہیں۔

میں کہتا ہوں: اکثر اقوال کی وجہ یہ ہے کہ صرف ان کے نام میں دس (۱۰) اقوال ہیں اور ان کے والد کے نام میں بھی تقریباً اتنے ہیں۔ لیکن یہ سارے منقول نہیں۔ لہذا صرف ان کے نام میں اقوال کا مجموعہ بیس (۲۰) ہے۔ عبد شمس / عبد نہم / عبد تیم / عبد غنم / عبد العزی / عبد یلیل جو اسلام لانے کے بعد باقی نہ رہے جیسا کہ ابن خزیمہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بقول عبید بغیر اضافت ہے۔ عبید اللہ اضافت کے ساتھ، سکین تصغیر ہے اور سنگن دوز بروں سے ہے۔ عمرو، عمیر، عامر، بریر، یزید، سعد، سعید، عبد اللہ، عبد الرحمن، ان سب کا جاہلیت و اسلام میں احتمال ہے۔ صرف آخری نام یقیناً اسلامی ہیں۔ ان کے والد کے نام میں پندرہ اقوال ہیں: عائد، عامر، عمرو، عمیر، غنم، دومہ، ہانی، ملن، عبد نہم، غنم، عبد شمس، عبد عمرو، حارث، عثرقہ، صخر۔ یہ مطلب ہوا جس نے کہا ہے کہ ان کے والد کے نام میں تیس سے زائد مختلف اقوال ہیں، البتہ ترکیب کی صورت میں ممکن ہے پھر تو اس سے بھی زیادہ ہو جائیں جو انیس (۱۹) کو تیرہ (۱۳) سے ضرب دینے سے تقریباً دو سو اقوال بن جاتے ہیں۔ اور اگر صراحت کی جائے تو بیس (۲۰) سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ان کا ایک نام آباء و اجداد کے بن یا چار ناموں سے مرکب ہوتا ہے۔ اور پھر انہیں شمار کیا جاتا ہے۔ ترکیب کے ساتھ فرق سے بچنے کے لیے خصوصاً ان کے نام کو الگ کیا جاتا ہے۔ تو وہ انیس (۱۹) بنتے ہیں جن میں سے بعض غلط لکھے ہیں بعض میں غلطی واقع ہوئی ہے جیسے بر اور بریر اور یزید جو صرف عثرقہ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔ بظاہر کسی راوی کی تبدیلی ہے اسی طرح سکین اور سعد و سعید دونوں ایک ہیں جو حارث کے ساتھ ہیں ان کے بعض نام ان کے والد کے نام سے بدل گئے ہیں جیسے پہلے بیان ہوا ہے۔ عبد عمرو بن عبد غنم، عبد غنم بن عبد عمرو۔ غور کیا جائے تو یہ اقوال تیرہ سے زیادہ نہیں۔ صحیح نقل کے لحاظ ہیں تین ہیں: عمیر، عبد اللہ اور عبد الرحمن پہلے دونوں کا جاہلیت و اسلام میں احتمال ہے جبکہ عبد الرحمن خالص اسلامی نام ہے۔

ابن ابی داؤد کا قول ہے: میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سندیں جمع کر رہا تھا تو مجھے خواب میں ان کی زیارت ہوئی میں اس وقت اصہبان میں تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: ”میں دنیا میں پہلا حدیث والا انسان ہوں“۔ محدثین کا اتفاق ہے کہ ان کی احادیث سب سے زیادہ ہیں۔ ابو محمد بن حزم کا قول ہے کہ مسند قحی بن مخلد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پانچ ہزار تین سو (۵۳۰۰) احادیث پر مشتمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، ابوبکر، عمر، فضل بن عباس، ابی بن کعب، اسامہ بن زید، عائشہ، بصرہ غفاری، کعب احبار سے بھی مروی ہے۔ ان سے ان کا بیٹا محرز اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابن عمر، ابن عباس، جابر، ان، وائلہ بن اسقع اور اکابر تابعین میں سے مروان بن الحکم، قبیصہ بن ذویب، عبد اللہ بن ثعلبہ، سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، سلمان الاغر والغرابو مسلم، شریح بن ہانی، خباب مقصورہ والے، ابوسعید المقبری، سلیمان بن یسار، سنان بن ابی سنان، عبد اللہ بن شقیق، عبد الرحمن بن ابی عمر، عراق بن مالک، ابوزین اسدی، عبد اللہ بن قارظ، بسر بن سعید، بشیر بن نہیک، بھجہ الجھنی، حنظلہ اسلمی، ثابت بن عیاض، حفص بن عاصم بن عمر، سالم بن عبد اللہ بن عمر ابوسلمہ، اور حمید صاحبزادگان عبد الرحمن بن عوف، حمید بن عبد الرحمن حمیری، خلاص بن عمرو، زرارہ بن ابی اونی، سالم ابوالغیث، سالم مولا شداد، عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، ابوجباب سعید بن یسار، عبد اللہ بن حارث بصری، محمد بن سیرین، سعید بن مرجانہ، اعرج عبد الرحمن بن ہرمزان کا نام ہے۔ مُثَعَّد جو عبد الرحمن بن سعد ہیں انہیں بھی اعرج کہہ جاتا ہے۔ عبد الرحمن بن ابی نعیم، عبد الرحمن بن یعقوب جو علاء کے والد ہیں۔ ابوصالح السمان، عبیدہ بن سفیان، عبید اللہ بن عبد اللہ



بن عتبہ بن مسعود، عطاء بن مینا، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یزید لیشی، عطاء بن یسار، عبید بن حنین، محمد کے والد عجلان، عبید اللہ بن ابی رافع، عنبہ بن سعید بن عاص، عمرو بن حکم، ابوالسائب مولا ابوہریرہ، موسیٰ بن یسار، نافع بن جبیر بن مطعم، عبد اللہ بن رباح، عبد الرحمن بن مہران، عمرو بن ابی سفیان، محمد بن زیاد جمحی، عیسیٰ بن طلحہ، محمد بن قیس بن مخرمہ، محمد بن عباد بن جعفر، محمد بن ابی عائشہ، یثیم بن ابی سان، ابو حازم اشجعی، ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، ابوالشعثاء محاربی، یزید بن الاصم، نعیم الجمر، محمد بن المنکدر، ہمام بن منبہ، ابو عثمان الطنذلی، ابوقیس مولا ابوہریرہ اور دیگر حضرات روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے: ان سے تقریباً آٹھ سو (۸۰۰) اہل علم نے روایت کی ہے۔ وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔ کعب اپنے نسخہ میں لکھتے ہیں: ہمیں اعمش نے بحوالہ ابوصالح بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول میں سے سب سے زیادہ حافظ الحدیث تھے۔ یہی روایت بغوی نے بحوالہ اعمش ان الفاظ میں نقل کی ہے: اگرچہ ان سے افضل نہ تھے لیکن حافظہ سب سے زیادہ تھا۔

ابن ابی خثیمہ بطریق سعید بن ابی الحسن روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حدیث یاد نہ تھی۔ یہی قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ ابو زعیمہ جو مروان کے کاتب ہیں۔ فرماتے ہیں: مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیام بھیجا تو وہ ان سے احادیث بیان کرنے لگے اور مجھے پردے کے پیچھے لکھنے کے لیے بٹھا دیا، جب سال کا اختتام ہوا ان کی طرف پیام بھیجا اور ان سے وہی احادیث بیان کرنے کا سوال کیا اور مجھے کہا غور کرتے رہنا تو ایک حرف بھی ادھر کا ادھر نہیں کیا۔

صحیح بخاری میں بطریق وہب بن ضبہ بواسطہ ان کے بھائی ہمام بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سوائے عبد اللہ بن عمر کے مجھ سے زیادہ کسی کو احادیث یاد نہ تھیں کیونکہ وہ لکھتے تھے: میں لکھتا نہ تھا حاکم ان کے نام سابقہ اختلاف ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سب سے زیادہ آپ سے کسب فیض کیا ہے باوجودیکہ خالی پیٹ رہتے جہاں آپ جاتے وہاں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوتے۔ وفات تک انہوں نے آپ علیہ السلام کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اسی بنا پر ان کی احادیث زیادہ ہیں۔ صحیح بخاری میں بواسطہ سعید المقبری بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی شفاعت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمہارے علاوہ مجھ سے یہ بات کوئی نہیں پوچھے گا، کیونکہ تمہیں حدیث کی بڑی لگن ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث ابی بن کعب نقل کی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی باتیں پوچھ لیتا تھا جن کی کسی کو ہمت نہ ہوتی تھی۔ ابو نعیم لکھتے ہیں: اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے، آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی کہ اہل ایمان ان سے محبت رکھیں۔ حدیبیہ اور خیبر کے درمیانی عرصے میں مسلمان ہوئے۔ مدینہ ہجرت کر کے آئے اور صفہ میں رہنے لگے، ابو معشر مدائنی بحوالہ محمد بن قیس روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ کہا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابوہریرہ رکھی ہے اور نہ مادہ سے بہتر ہے۔ بغوی نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے اور عبد الرحمن بن ابی لیبہ کا قول ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کا گندمی رنگ چوڑے کندھے دوزلفوں والے سامنے کے دانتوں میں فرق تھا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ قرہ بن خالد نے محمد بن سیرین سے پوچھا: کیا ابوہریرہ کھر دراکپڑا پہنتے تھے؟



فرمایا: نہیں، نرم پہنتے تھے، میں نے پوچھا: ان کا رنگ کیسا تھا؟ فرمایا: سفید، خضاب لگاتے گیسو سے رنگے ہوئے دو کپڑے زیب تن فرماتے۔ ایک دن کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتے ہوئے فرمایا: واہ کیا کہنے ابو ہریرہ کے!؟ کتان سے ناک پونچھ رہا ہے۔ ابو ہلال، محمد بن سیرین سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: مجھے اچھی طرح یاد ہے میں منبر رسول اور حجرہ عائشہ کے درمیان بے ہوش پڑا رہتا تھا، لوگ مجھے مجنون کہتے، حالانکہ مجھے کوئی جنون نہ تھا، یزید بن ابراہیم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: یہ صرف بھوک کی کیفیت تھی۔ اس حدیث کے صحیح میں کئی طرق ہیں۔ اسی میں صدیق اکبر اور پھر عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھتے ہیں، فرماتے ہیں: شاید وہ مجھ سے پہل کر کے مجھے آیت بتا دیں لیکن ایسا نہ کر سکے۔

حمید حمیری فرماتے ہیں: میں ایک صحابی کی خدمت میں رہا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار سال رہ چکے تھے، جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی صحبت میں رہ چکے تھے۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: ہمارے پاس کوفہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جہاں احمس قبیلہ کے لوگ اکٹھے ہو گئے تاکہ انہیں سلام کریں۔ فرمایا: مرحبا میں تین سال تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا مجھ سے زیادہ کسی کو حدیث یاد کرنے کا حرص نہ تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بھوک کی وجہ سے میں اپنا جگر زمین سے لگا لیتا اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ پھر پیالے اور دودھ والا واقعہ ذکر کیا۔ امام احمد رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اللہ کی قسم! جو مومن بھی میرے بارے میں سنے گا یا مجھے دیکھے گا مجھ سے محبت کرے گا۔ ابو کثیر جو اس حدیث کے راوی ہیں کہنے لگے: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: میری والدہ مشرک تھی اور میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا اور وہ انکار کر دیتیں۔ ایک بار میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نازیبا الفاظ سنا دیئے۔ میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ میں وہاں سے دوڑتا ہوا باہر آیا، گھر پہنچا تو دروازے پر کواڑ لگا تھا اور پانی سے غسل کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ پھر انہوں نے دروازہ کھولا تو فرمانے لگیں: ”میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔“ میں وہیں سے پلٹا اور اب میں مارے خوشی کے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میری والدہ اور میری والدہ کی محبت اہل ایمان کے دلوں میں پیدا فرمادے۔ تو آپ ﷺ نے یہ دعا بھی دے دی۔

جریری بواسطہ ابوبصرہ بحوالہ طفاوہ کے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں فروش ہوا۔ میں نے کسی صحابی کو ان سے زیادہ مہمان کا خدمتگار اور چست نہیں دیکھا۔ عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں: ان کی آمد خیبر کے سال محرم سات ہجری میں ہوئی۔

صحیح میں اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ احادیث کی روایت کرتا ہے، اللہ سے ڈرانے والا ہے، میں مسکین آدمی تھا جو خالی پیٹ رسول اللہ ﷺ کے پاس پڑا رہتا تھا مہاجرین بازار کی سودے بازی میں، اور انصار کو اپنے مال کی دیکھ بھائی کی مشغولی نے اس سعادت سے محروم رکھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو میری بات کہنے تک اپنی چادر پھیلائے بیٹھا رہے گا اور پھر اسے لپیٹ لے گا تو وہ

کبھی میری بات نہیں بھولے گا۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر بچھائی، آپ ﷺ نے اپنی بات مکمل کی پھر میں نے اسے لپیٹ لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس کے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی بات کبھی نہیں بھولا۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی بطریق زہری بحوالہ اعرج اور بطریق زہری بحوالہ سعید بن المسیب و ابوسلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے کی روایت میں کمی زیادتی ہے)۔

امام بخاری وغیرہ نے بطریق سعید المقبری بحوالہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مختصر روایت کی ہے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کی بہت سی باتیں سن کر بھول جاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ! میں نے چادر پھیلائی۔ پھر فرمایا: اسے اپنے سینے سے لگا لو۔ چنانچہ میں نے ملا لی۔ اس کے بعد مجھے کبھی کوئی بات نہیں بھولی۔ ابویعلیٰ بطریق ولید بن جمیح بواسطہ ابوالطفیل بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یادداشت کی کمی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی چادر کھولو!“ پھر اسی کا مفہوم ذکر کیا۔

ابونعیم بطریق عبداللہ بن ابی یحییٰ، سعید بن ابی ہند بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم مجھ سے ان غنیمتوں میں سے کچھ نہیں مانگتے؟“ میں نے عرض کی: میں آپ ﷺ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھایا ہے۔ آپ نے اپنے اوپر اوڑھی ہوئی چادر پشت مبارک سے اتار کر میرے اور اپنے درمیان بچھا دی، اور پھر مجھ سے گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مکمل بات میرے ذہن نشین ہو گئی۔ پھر فرمایا: ”اس چادر کو لپیٹ کر اپنے ساتھ ملا لو۔“ پھر میری یہ حالت ہو گئی کہ آپ جو بات بیان کرتے اس کا ایک حرف بھی میرے حافطے سے نہ نکلتا۔

اس حدیث کے صحیح طرق پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ اس کے اور طرق بھی ہیں ان میں سے ایک ابویعلیٰ نے بطریق یونس بن عبید بواسطہ حسن بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون مجھ سے ایک، دو، یا تین باتیں لے کر اپنے پلے باندھتا تا کہ انہیں سیکھے اور سکھائے، فرماتے ہیں: میں نے اپنا کپڑا بچھایا آپ گفتگو فرما رہے تھے، پھر میں نے لپیٹ لیا۔ مجھے امید ہے کہ جو بات بھی آپ ﷺ نے فرمائی ہے میں اسے نہیں بھولوں گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے بحوالہ حسن اس کا مفہوم نقل کیا ہے، اس میں ہے میں نے عرض کی: میں اس خدمت کے لیے تیار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا کپڑا بچھاؤ، اس کے آخر میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کے بعد میں آپ کی سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولوں گا۔

ابن عساکر رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا، پھر میں نے اپنا کپڑا بچھایا اور اسے لپیٹ لیا اس کے بعد سے کبھی کوئی بات نہیں بھولا۔ یہ پہلے سے مختصر ہے مجھے وہ حدیث ملی ہے جو اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ اگر وہ حدیث ثابت ہو جائے۔ چنانچہ ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آ کر آپ کی بیمار پرسی کرنے لگے۔ آپ نے اجازت دی، اندر گئے کھڑے کھڑے سلام کیا اور نبی ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے سے

بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم (۱۱۸) کتاب الحرث والمزارعة باب ما جاء في الفرس (۲۳۵۰)

مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل ابی ہریرة (۶۳۴۷) ابن ماجہ مقدمہ (۲۶۲) مسند احمد (۲۴۰/۲) (۲۷۴/۲)

ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور آپ نے ان کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے پاؤں دراز تھے۔ آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ قریب آ جاؤ، چنانچہ یہ قریب ہوئے۔ پھر فرمایا: اور نزدیک ہو جاؤ، تو اور قریب ہو گئے۔ تیسری بار فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قریب ہو جاؤ! تو اتنے قریب ہو گئے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پورے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو چھونے لگے۔ اس کے بعد ان سے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ!“ وہ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا کپڑا میرے قریب کرو“۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا دراز کیا اور ہاتھ میں پکڑ کر کھولا، نبی ﷺ کے قریب کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں جب تک زندہ رہو انہیں نہ چھوڑنا“۔ عرض کی: جو چاہیں وصیت فرمائیں۔ فرمایا:

”جمعے کے دن غسل کیا کرنا اور جمعہ کے لیے جلدی جانا، وہاں نہ لغو کام کرنا اور نہ غافل ہونا، ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا، جو ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہیں۔ فجر کی دو سنتیں کبھی نہ چھوڑنا اگرچہ تم پوری رات نوافل (نماز) پڑھتے رہے ہو کیونکہ ان دونوں میں (رعائب) رغبت کی برکتیں ہیں۔“

آپ ﷺ نے یہ باتیں تین بار ارشاد فرمائیں، پھر فرمایا: ”اپنا کپڑا سمیٹ لو“۔ انہوں نے سمیٹ کر سینے سے لگا لیا۔ عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، یہ بات پوشیدہ رکھوں یا سب کو بتا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! سب کو بتا دو“۔ یہ بھی آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔

مذکورہ حدیث علامات نبوت میں سے ہے، کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے دور کے سب سے بڑے احادیث نبویہ کے حافظ تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ کا قول ہے: اس میں کوئی شک نہیں جو باتیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: ابو ہریرہ مجھ سے بہتر اور جو بیان کرتا ہے اسے زیادہ جانتا ہے۔ نسائی نے کتاب السنن میں عمدہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت زید بن ثابت کے پاس آ کر کوئی مسئلہ پوچھنے لگا، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کرو کیونکہ ایک دفعہ میں، ابو ہریرہ اور ایک شخص مسجد میں دعا مانگ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئے، فرمانے لگے: ”تم لوگ جس بات میں مشغول تھے اسے جاری رکھو!“ زید فرماتے ہیں: میں اور میرا ساتھی دعا کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ آمین کہنے لگے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: ”میں وہی دعا کروانا چاہتا ہوں جو آپ کے دونوں صحابیوں نے کی، میں ایسا علم مانگتا ہوں جو بھولے نہیں“۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آمین“۔ ہم نے عرض کی: ”اللہ کے رسول ﷺ! ہم بھی آپ ﷺ سے ایسے علم کی دعا کی درخواست کرتے ہیں جو بھولے نہیں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دوسو نوجوان تم سے پہلے کر گیا۔“

ترمذی \* کی روایت ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کی بہت سی باتیں سنتا ہوں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی چادر بچھاؤ!“ میں نے چادر بچھائی۔ آپ ﷺ نے کئی احادیث بیان کیں تو ان میں سے میں کوئی بھی نہ بھولا۔ اس کی سند صحیح ہے، اصل اس کی بخاری میں ان الفاظ میں ہے: پھر میں آپ ﷺ کی

سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ ترمذی ہی کی روایت بحوالہ عمر رضی اللہ عنہ ہے آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے ہو اور ہم سے زیادہ آپ ﷺ کی حدیث کے حافظ ہو، ابن سعد کی روایت ہے سالم مولا بنی نصر فرماتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے علاء بن حضری کے ساتھ بھیجا، انہیں میرے بارے میں خیر سگالی کی وصیت کی، وہ مجھے سے کہنے لگے: تمہیں کیا بات پسند ہے؟ میں نے کہا: میں تمہارے لشکر میں اذان دوں گا اور تم آمین کہنے میں مجھ سے پہل نہ کرنا۔

بخاری میں بواسطہ سعید المقبری بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دودعا میں یاد کی ہیں۔ ایک میں نے پہلی دی ہے۔ دوسری اگر پھیلاؤں تو یہ گردن کٹ جائے۔ مسند احمد میں بطریق یزید بن الاصم بحوالہ ابو ہریرہ مروی ہے کسی نے آپ سے کہا: آپ بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اگر تم سے ہر وہ بات بیان کر دوں جو میں نے سنی ہے تو تم مجھے کوڑے لگانے لگو۔ صحیح میں نافع سے منقول ہے، کسی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ہے جو شخص نماز تک جنازے کے پیچھے چلے اس کے لیے ایک قیراط ہے۔۔۔۔ (حدیث) آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑی احادیث سناتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، انہوں نے تصدیق کی جس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: ”ہم سے تو کئی قیراط میں کوتاہی ہوگئی۔“

بخاری نے صحیح سند کے ذریعہ ولید بن عبد الرحمن سے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتے ہو اور ہم سے زیادہ تمہیں احادیث یاد ہیں۔ ابن سعد نے عمدہ سند سے سعید بن عمرو بن سعید بن عاص کی روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ایسی احادیث بیان کر دیتے ہو جو میں نے نہیں سنی، عرض کی: ”اماں جی! میں نے یہ احادیث تلاش کی ہیں، اور آپ شیشے سرے میں مشغول تھیں۔“ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوئی اور کام نہ تھا جس کے متعلق بہت زیادہ روایات ہیں۔ بیہقی نے مدخل میں روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کعب سے ملاقات ہوئی تو ان سے احادیث بیان کر کے ان سے پوچھنے لگے، کعب کا کہنا ہے: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے تورات پڑھی نہیں لیکن تورات کی باتوں کا زیادہ عالم ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ بطریق عاصم بن کلیب وہ اپنے والد سے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا وہ حدیث بیان کرنے سے پہلے یہ الفاظ کہا کرتے تھے: ”رسول اللہ ﷺ جو سچے ابوالقاسم ہیں، ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ مسند اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری حدیث پہنچی تو وہ مجھے کہنے لگے: تمہیں یاد ہوگا ایک دن ہم فلانے گھر میں اکٹھے تھے؟ میں نے کہا: ہاں! اسی دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا۔۔۔۔ (حدیث) جس پر عمر بے ساختہ بولے: جاؤ! اب حدیث سناتے رہو۔ مسند کی ہی روایت ہے کہ ابن عمر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے سنتے تو فرماتے: ہمیں معلوم ہے جو تم بیان کرتے ہو لیکن ہم ڈرتے اور تم جرأت سے کام لیتے ہو۔

ہم نے فوائد مزکی میں دارقطنی کی تخریج بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع نقل کی ہے: ”جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ لے تو دائیں ہاتھ کی ٹیک لگا کر لیٹ جایا کرے۔“ جس پر مروان نے کہا: ہمارے لیے چل کر مسجد آنا کافی نہیں، پھر آ



کرہیں یہاں بھی لیٹیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تک یہ بات پہنچی، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ بڑی احادیث بیان کرتا ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا: آپ کو ان کی کوئی روایت اوپری لگی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ لیکن وہ جرأت مند اور ہم بزدل ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو فرمایا: میرا کیا گناہ ہے اگر میں نے یاد رکھا اور یہ لوگ بھول گئے؟ یہ مرفوع حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

ابن سعد کی روایت ہے ولید بن رباح نے کہا: میں نے اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان سے فرماتے سنا جب لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ان کے نانا کے پاس دفن کرنا چاہا: تم فضول کام میں دخل اندازی کر رہے ہو۔ اس وقت گورنر کوئی اور تھا۔ حقیقت یہ ہے تم ایک غائب آدمی کی رضامندی کی تلاش میں ہو۔ مروان غصے سے بھڑک اٹھا فوراً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر چوٹ ماری کہ لوگ تو کہتے ہیں: ابو ہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ جبکہ یہ نبی ﷺ کی وفات سے پہلے ہی کچھ عرصہ آیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں جب آیا تھا رسول اللہ ﷺ خیبر میں تھے، میری عمر تیس (۳۰) سے کچھ اوپر تھی۔ میں آپ ﷺ کی وفات تک آپ ﷺ کے ساتھ رہا۔ آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر تشریف لے جاتے تو ابو ہریرہ ساتھ ساتھ خدمت گزاری میں رہتا۔ غزووں میں حج میں آپ کے ساتھ رہا، مجھے آپ ﷺ کی حدیث کا سب سے زیادہ علم ہے۔ اللہ کی قسم! جن لوگوں کو مجھ سے پہلے آپ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ آپ ﷺ کے ساتھ میرا رہنا جانتے ہیں وہ لوگ مجھ سے آپ ﷺ کی حدیث پوچھتے تھے جن میں عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر شامل ہیں۔ اللہ کی قسم! مدینہ میں کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں۔ اور اس کی حدیث جسے رسول اللہ ﷺ کے ہاں قدرو منزلت حالت تھی اور جسے آپ ﷺ نے مدینہ میں سے نکال دیا ہو کہ وہ وہاں رہے۔ راوی کا بیان ہے: اللہ کی قسم! اس کے بعد مروان ان لمبے باز رہا۔

ابن ابی خیشمہ کی روایت ہے کہ عمر یا عثمان بن عروہ بحوالہ اپنے والدہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا: مجھے اس یمانی کے نزدیک کرنا (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کیونکہ یہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ میں نے ان کے قریب کر دیا، تو وہ حدیثیں بیان کرنے لگے اور زبیر فرماتے جاتے تھے: یہ سچ ہے یہ جھوٹ ہے۔ میں نے عرض کی: یہ کیا بات ہوئی؟ فرمایا: یہ تو سچ ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے لیکن بعض باتیں بے موقع بیان کر دی ہیں۔ پہلے حضرت طلحہ کا قول گزر چکا ہے کہ جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا دیا ہی ہم نے سنا لیکن اسے یاد رہا اور ہم بھول گئے۔

”فوائد تمام“ میں بطریق اشعث بن سلیم وہ اپنے والد سے کہ میں نے اپنے والد کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے سنا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ہے۔ امام احمد نے ”کتاب الزہد“ میں صحیح سند کے ذریعہ بحوالہ ابو عثمان نہدی روایت کی ہے میں ستر بار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا ان کی روٹین (ترتیب) یہ تھی کہ وہ ان کی اہلیہ اور ان کی خادمہ رات کو تین حصوں میں بانٹ لیتے تھے۔ یہ نماز پڑھتے تو وہ سو جاتے اور پھر انہیں بیدار کر دیتے۔ ابن سعد صحیح سند سے نقل کرتے ہیں کہ عکرمہ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ بارہ ہزار بار سبحان اللہ پڑھتے تھے اور فرماتے: میں اپنے گناہ کی مقدار تسبیح پڑھتا ہوں۔

حلیہ میں تاریخ ابو العباس سراج کے حوالہ سے صحیح سند کے ذریعہ مضارب بن حزن کا قول ہے ایک رات میں جا رہا تھا کوئی شخص اللہ اکبر کی صدا بلند کر رہا تھا میں اس کے پاس پہنچ گیا، میں نے کہا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ کہنے لگا: میں اس بات پر اللہ کا شکر



ادا کر رہا ہوں کہ پہلے میں بسرہ بنت غزو ان کے ہاں اپنے اور اپنے گھوڑے کے خرچ پر ملازم تھا جب وہ لوگ سوار ہو کر چلتے ہیں ان کی سواریاں لے کر جاتا اور جب فروکش ہوتے ان کی خدمت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری شادی اسی سے کرادی۔ اب میں سوار ہوتا ہوں اور جب اترتا ہوں تو میری خدمت میں خادم موجود ہوتے ہیں۔ ابن خزیمہ نے اسی سند سے یہ روایت اس اضافے کے ساتھ نقل کی ہے۔ جب وہ نرم زمین پر پہنچتی تو مجھے کہتی: میرے لیے عصیدہ (گھی آٹا ملا کھانا) تیار کرو۔ اب میں کہتا ہوں: میرے لیے عصیدہ تیار کرو۔

عبدالرزاق، معمر، ایوب، بحوالہ ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر کیا تو وہ ان کے پاس دس ہزار (۱۰۰۰۰) لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے یہ مال اپنے لئے مخصوص کیا ہے، تمہیں کیسے ملا؟ فرمایا: میری گھوڑیاں حمل سے فارغ ہوئیں، چپے درپے کے عطیے، اور میرے غلام کا خراج ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب دیکھا تو واقعی ایسا ہی تھا۔ پھر دوبارہ انہیں مقرر کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عہدہ تو تم سے زیادہ بہتر شخص نے بھی طلب کیا ہے؟ پوچھا: وہ کون ہے؟ فرمایا: یوسف علیہ السلام۔ فرمایا: یوسف نبی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے اور میں ابو ہریرہ امیمہ کا بیٹا ہوں۔ مجھے تین باتوں کا خوف ہے۔ بغیر علم کوئی بات کہہ دوں، یا بغیر حکم کوئی فیصلہ کر دوں جس کے نتیجے میں مجھے کوڑے لگیں، میری بے عزتی ہو اور میرا مال ضبط ہو جائے۔ کتاب المزاح میں ابن ابی الدنیا اور زبیر بن بکار نے بطریق ابن عجلان، سعید سے بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: میں روزے سے تھا اپنے والد کے گھر آیا جہاں روٹی اور گوشت پکا ہوا تھا اور بھولے سے پیٹ بھر کر کھا لیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ نے تجھے کھلایا ہے وہ صاحب کسے ہیں: میں وہاں سے نکل کر کسی اور کے ہاں گیا وہاں اونٹنی \* دوہی جا رہی تھی میں نے سیراب ہو کر اس کا دودھ پی لیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ نے تجھے سیراب کیا ہے۔ پھر وہ صاحب کہتے ہیں: میں اپنے گھر گیا، قیلولہ (دوپہر کا آرام) کیا۔ بیدار ہوا تو پانی مانگا جسے پی گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: بھتیجے! تم روزے کی طرف کیوں آتے ہو؟ اور ابن ابی الدنیا ہی "المختصرین" میں بحوالہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن صحیح سند سے لکھتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو وہ سخت بیمار تھے میں ان سے لپٹ کر دوا کرنے لگا: "اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شفا دے"۔ فوراً بولے: "اے اللہ! اسے نہ لوٹا"۔ تین بار ایسا فرمایا، پھر فرمانے لگے: "اگر تم سے ہو سکے تو مر جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ گزرنے والا قبر میں پڑے شخص کی جگہ ہونے کی تمنا کر کے رہے گا۔"

میں کہتا ہوں: یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے عمر بن حانی کہتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے معاویہ کی کنپٹیاں پکڑ لیا کرو، اے اللہ! ساٹھ (۶۰) سے مجھے بچا۔ امام احمد اور نسائی نے صحیح سند کے ذریعہ بواسطہ عبدالرحمن بن مہران بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت فرمایا: مجھ پر نہ خیمہ لگانا، نہ دھونی لے جانا بلکہ (سارے کام چھوڑ کر) میری نعش کو جلدی لے جانا۔ ابوالقاسم

الجراح اپنے ”امالی“ میں بطریق عثمان غطفانی، محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فرمایا: جب میں مرجاؤں تو نہ مجھ پہ نوحہ (بین کر کے رونا) نہ دھونی ساتھ لے جانا۔ بلکہ مجھے جلدی لے جانا۔  
 بغوی نے دوسری سند سے لکھا ہے کہ وفات کے وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رو پڑے، کسی نے پوچھا، فرمایا: ”توشہ کم ہے اور سفر لمبا ہے۔“

ابن ابی الدنیا بطریق مالک، بواسطہ سعید المقبری روایت کرتے ہیں کہ مروان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کے پاس آیا، مروان کہنے لگا: اللہ آپ کو شفا یاب کرے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ! مجھے آپ کی ملاقات محبوب ہے، آپ بھی میری ملاقات کو پسند فرمائیے! مروان ابھی بازار کے درمیان بھی نہ پہنچا ہوگا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کر گئی۔  
 واقدی کا بیان ہے ولید بن عقبہ بن ابی سفیان نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھانے کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا۔ لوگوں میں ابن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ ولید نے امیر معاویہ کو تحریراً وفات کی اطلاع دی۔ انہوں نے لکھ بھیجا ان کے وارثوں کو دیکھنا کون ہیں۔ انہیں دس ہزار درہم دینا اور ان سے اچھا سلوک کرنا۔ کیونکہ محاصرہ عثمان کے روز انہوں نے مدد کی تھی۔  
 ابوسلیمان بن زبر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھتر (۷۸) برس زندہ رہے۔

میں کہتا ہوں: شاید یہ بات سابقہ اثر (قول صحابی) سے ماخوذ ہے کہ وہ عہد نبوی میں تیس (۳۰) سے کچھ اوپر برس کے تھے۔ ان کی وفات عقیق میں اپنے محل میں ہوئی، جنازہ مدینہ لایا گیا۔ ہشام بن عروہ، خلیفہ اور ایک جماعت کا کہنا ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی۔ جبکہ یثیم بن عدی، ابو معشر، ضمیرہ بن ربیعہ کا قول ہے: ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ واقدی اور ابوعبید وغیرہ کا قول ہے: ۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ واقدی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے انہوں نے رمضان ۵۸ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا اور شوال ۵۹ھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا تھا، اس کے بعد خود فوت ہوئے۔  
 میں کہتا ہوں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کے باریمیں ان سے نادانہ طور پر غلطی ہوئی، اگرچہ ایک جماعت نے ان کی متابعت کی ہے، کیونکہ صحیح میں جو روایت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا خلافت یزید بن معاویہ تک حیات رہیں، جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے میں ہشام بن عروہ کا قول معتبر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس میں تردد ہے، فرماتے ہیں: ۵۷ھ میں فوت ہوئے۔

### ۱۰۶۷۲ ابوہلال الکلبی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کی حدیث علقمہ بن ہلال نے بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے۔ بقول بعض بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے ایسا ہی ابن مندہ نے مختصر ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں: ابو ہلال کلبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے، پھر بحوالہ طبرانی ان کی حدیث بیان کی جو بطریق ولید بن مسلم ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے علقمہ بن ہلال سے سنا جن کا تعلق بنی تیمم اللہ سے ہے وہ بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی

قوم کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو، ان دنوں آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ فرماتے ہیں: ہم پہنچے تو آپ ﷺ تھوڑے پانی کے پاس قیدیوں کی گردنیں اتر وار ہے تھے۔ خون سے پانی پر تہ جم گئی۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، تو لکھا ہے: ابو ہلال تیمی، ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی سند سے کچھ بیان نہیں کیا۔ ابن الاثیر لکھتے ہیں: تیمی اور کلبی ایک ہے، کیونکہ تیم اللہ کلب کا بہت بڑا بطن ہے وہ تیم اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہے۔

### ۱۰۶۴۳ ابوہند

نعیم بن ابی ہند اشجعی کے والد، نعمان بن اشیم میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۶۴۴ ابوہند الحجام

مولا بنی بیاضہ۔ بقول ابن السکن، کسی کا کہنا ہے: ان کا نام عبد اللہ ہے۔ ابن مندہ لکھتے ہیں، بقول بعض: ان کا نام یاسار ہے یا سالم، فرماتے ہیں: ابن اسحاق کا قول ہے: یہ فروہ بن عمرو بیاض جن کا تعلق انصار سے ہے ان کے مولا ہیں۔ ان سے ابن عباس، جابر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ موطا ابن وہب میں لکھا ہے ابو ہند یسار نے نبی کریم ﷺ کے سینگی لگائی۔ مغازی میں ابن اسحاق بھی فرماتے ہیں: بدر سے واپسی کے بعد جب رسول اللہ ﷺ ”عرق الطیبہ“ مقاپر پہنچے تو سامنے سے ابو ہند آگئے جو فروہ بن عمرو بیاض کے مولا تھے، ان کے پاس کھجور کا حلہ تھا۔ بدر میں شرکت نہ کر سکے تھے اس کے علاوہ معرکوں میں شریک رہے۔

ابن مندہ کی بحوالہ زہری روایت ہے کہ جابر بیان کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ زہریلی بکری جو آپ نے کھالی تھی کی وجہ سے اپنے کندھے پر سینگی لگواتے جو ابو ہند مولا بنی بیاضہ نے سینگی سے لگائی۔ ابو نعیم کی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو ہند رسول اللہ ﷺ کو درد کی وجہ سے تالو پر سینگی لگائی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: دوادارو کی بہترین چیز حجامت (سینگی اور چھپنے لگوانا) ہے۔ دروردی نے ان کے خلاف روایت کی ہے۔

محمد بن عمرو، ابوسلمہ سے بحوالہ ابو ہند روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تالو پر سینگی لگائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر علاج معالجہ میں کوئی بہتر طریقہ ہے تو وہ حجامت و سینگی لگوانا ہے۔ اے بنی بیاضہ! ابو ہند کا نکاح کرادو اور اس سے رشتہ نام رکھو۔“ یہی روایت ابن جریر، اور حاکم نے ان سے نقل کی ہے۔ الحاکم نے ”الاکلیل“ میں لکھا ہے انہوں نے عمرہ جہرانہ میں رسول اللہ ﷺ کا سرمونڈا تھا۔ ابن السکن اور طبرانی بطریق زہری عروہ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں، ابو ہند مولا بنی

المعجم الكبير (۹۴۸/۲۲) \* اسد الغابہ (۱۲۲/۵) \* اسد الغابہ (۶۳۲۱) استيعاب (۳۲۵۴) تجريد (۲۱۰/۲)

اسد الغابہ (۶۳۲۲) استيعاب (۳۲۵۳) تجريد (۲۱۰/۲)

ابوداؤد كتاب النكاح باب الاكفاء (۲۱۰۲) المستدرک (۱۶۴/۲) السنن الكبرى للبيهقي (۱۳۶/۷)

المعجم الكبير (۸۰۸/۲۲) سنن الدارقطني (۳۰۰/۳) (۳۰۰/۳) الصحيح لابن حبان (۴۰۶۷) مجمع الزوائد (۳۷۷/۹)

بیاضہ سینگ لگانے کا کام کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو سینگ لگاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص یہ چاہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو صورت دی ہے وہ ابوہند کو دیکھ لے، اور فرمایا: اس کا نکاح کرو اور اس سے رشتہ نانا رکھو۔“ زہری رحمہ اللہ تک اس کی سند ضعیف ہے۔ حاکم نے اسے مختصر نقل کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے یہ آیت نازل ہوئی: ”لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (کے ملاپ) سے پیدا کیا ہے۔“

واقفی نے کتاب الردہ میں فرمایا ہے، زرعہ بن عبد اللہ بن زیاد بن لبید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے ابوہند مولا بنی بیاضہ کو زیاد بن لبید گورنر کندہ اور حضر موت کے پاس روانہ کیا، تاکہ انہیں بتائیں کہ نبی ﷺ کے بعد ابوبکر خلیفہ بنے ہیں۔

### ۱۰۶۷۵ ابوہند الداری

ابن الدار بن ہانی بن حبیب۔ کنیت سے مشہور ہیں، نام میں اختلاف ہے۔ بریر یا بر بن عبد اللہ بن ربیعہ بن ذراع بن عدی بن الدار، تمیم الداری کے چچا زاد بھائی۔ بقول ابن حبان: صحیح یہ ہے کہ ان کا نام بر بن بریر یا بریر بن ہانی ہے۔ میں نے ابن الحداد اندلسی کی کتاب رجال الموطا میں تمیم داری کے حالات میں لکھا دیکھا ہے کہ ابوہند تمیم کے بھائی نہیں، کیونکہ ابوہند وہ لیث بن عبد اللہ بن رزین ہیں۔ معتبر نسخہ میں ایسا ہی لکھا ہے، مجھے معلوم نہیں آیا وہ یہی ہیں یا نہیں؟ ابوہند فرماتے ہیں: بقول بعض: ان کے سگے بھائی نہیں ہیں بلکہ ماں شریک بھائی اور چچا زاد ہیں۔ ابو نعیم لکھتے ہیں: تمیم کے بھائی ہیں، تمیم کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ سے درخوات کی کہ انہیں شام میں جائیداد دیں۔ تو آپ ﷺ نے دونوں کے لیے یہ پروانہ لکھوا دیا۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو وہ تحریر لے کر ان کے پاس آئے۔ آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس حکم پر عمل کیا جائے۔ میں کہتا ہوں: وہ تحریر تمیم کی اولاد میں اب تک مشہور ہے۔ میں نے اس کے متعلق ”البناء الجلیل بحکم بلد الخلیل“ نامی ایک رسالہ بھی دیکھا ہے۔ بقول ابوہند: اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، ان کی اولاد سے ان کی حدیث مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابو نعیم وغیرہ نے بحوالہ ابوہند روایت کی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو میرے فیصلے پر راضی نہیں اور میری آزمائش پہ صابر نہیں اسے چاہیے کہ مجھے چھوڑ کر کوئی اور رب تلاش کر لے (اگر اسے ملتا ہے، جو محال ہے) زیاد اور فائدہ دونوں باپ بیٹا ضعیف ہیں۔ دونوں سے بہت سی منکر احادیث مروی ہیں۔ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں بطریق مکحول روایت کی ہے میں نے ابوالداری ہند کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے مقابلہ میں اپنی عزت دکھانا چاہے اور اپنے متعلق باتیں سننا چاہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔

### ۱۰۶۷۶ ابوہند (مولا النبی ﷺ)

محمد بن حبیب نے کتاب المحبر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

## ۱۰۶۷۷ ابوہنیدہ

وائل بن حجر الحضرمی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔ الکنی میں ابواحمد نے بطریق محمد بن حجر روایت کی ہے میں نے اپنے والد یا چچا کو فرماتے سنا: ہمارے گھرانے کے لوگ کہتے ہیں: وائل بن حجر کی کنیت ابوہنیدہ تھی اور محمد بن حجر نے شاعر کا یہ شعر پڑھا: ع  
”اغتر ابوہنیدہ نے تعلقات اور کشادہ گھر دے کر مجھ سے محبت نبھائی۔“

## ۱۰۶۷۸ ابوہود

سعید بن یربوع مخزومی، ناموں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

## ۱۰۶۷۹ ابوالہیثم

عباس بن مرداس۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے الکنی المجردة میں ان کی یہ کنیت لکھی ہے۔ ابواحمد کا قول ہے: ناموں میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

## ۱۰۶۸۰ ابوالہیثم بن التیہان

ابن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء انصاری اوسی۔ زعوراء عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ بقول بعض تیہان لقب ہے اور نام مالک ہے، کنیت سے مشہور ہیں۔ المصنف عبدالرزاق میں لکھا ہے ان کا نام عبداللہ ہے۔ \* ابن اسحاق شرکاء بدر میں فرماتے ہیں: ابوالہیثم جن کا نام مالک ہے اور ان کے بھائی عتیک دونوں تیہان کے بیٹے ہیں، اور بیعة العقبة میں فرماتے ہیں: بنی عبدالاشہل کے نقیب اسید بن حضیر اور ابوالہیثم بن تیہان تھے۔ ابن اسکن کا قول ہے: ابن اسحاق \* کا بیان ہے ابوالہیثم کا تعلق بنی عمرو بن الحاف بن قضاہ سے بنی عبدالاشہل کے حلیف ہیں۔ نبی ﷺ نے ان میں اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہما میں مواخات قائم کی۔ تمام معرکوں میں شریک رہے۔ یہی موسیٰ بن عقبہ کا بحوالہ ابن شہاب شرکاء بدر و بیعت عقبہ کے بارے میں قول ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔

ابن اسکن فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابوالہیثم بن تیہان کا واقعہ نقل کرتے ہیں، جب انہیں رسول اللہ ﷺ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تھا۔ ایسا ہی عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ واقعہ طویل منقول ہے جس میں سے بعض نے مختصراً حدیث نقل کی ہے: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے۔ جو ابوالہیثم سے مسنداً بیان کی ہے۔ ان سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے پھر بحوالہ مالک بن تیہان یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے السلام علیکم کہا اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے السلام علیکم ورحمة اللہ کہا اس کے لیے بیس (۲۰) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہا اس کے لیے تیس (۳۰) لکھی جائیں گی۔“ فرماتے ہیں: ابوالہیثم سے مروی تمام روایات

\* المعجم الكبير (۸۰۷/۲۲) مجمع الزوائد (۲۰۷/۷) اسد الغابہ (۱۲۳/۵)

\* اسد الغابہ (۶۳۲۴) تجرید (۲۱۰/۲) \* السيرة النبوية (۶۵/۲) \* ایضاً



قابل نظر ہیں۔ کسی سند سے کوئی روایت ثابت نہیں۔ کیونکہ ان کی وفات بہت پہلے ہو گئی تھی۔ بقول بعض: ۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ ایک قول ہے: صفین میں ۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ ابو عمر اسمعی سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: میں نے ابوالہیثم کی قوم سے پوچھا، انہوں نے بتایا: ان کا انتقال نبی ﷺ کی حیات میں ہوا تھا۔ فرماتے ہیں: اس قائل کی کسی نے متابعت نہیں کی۔ لکھتے ہیں، بقول بعض: ان کا انتقال ۲۱ھ میں ہوا۔ بقول بعض بلکہ اکثریت کا یہ قول ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ ایک قول ہے: اسی میں شہید ہوئے۔ یہ قول ابو بشر دولابی نے بطریق صالح بن الوجیہ نقل کیا ہے کہ صفین میں شہید ہونے والوں میں ابوالہیثم بن التیہان اور عبدالرحمن بن بدیل وغیرہ ہیں۔ پھر ابو عمر سند کے ساتھ بطریق ابو نعیم فضل بن دکین روایت کرتے ہیں کہ ابوالہیثم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے شہید ہوئے۔ حاکم فرماتے ہیں، بقول بعض: عہد نبوی میں فوت ہوئے۔ بعض نے کہا: ۲۰ھ میں بعض نے ۲۱ھ میں، کسی نے کہا: صفین میں شریک ہوئے۔ زیادہ درست قول یہی ہے کہ ۲۰ھ یا ۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

امام واقدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ کوئی اس صفین میں ان کی شہادت سے خبردار ہو۔ ۲۰ھ والا قول ابن ابی خثیمہ نے صالح بن کیسان سے بحوالہ زہری نقل کیا ہے۔ ابو ربیع بن سالم کلاعی نے نبی ﷺ کی وفات کے موقعہ پہ ابوالہیثم کا مرثیہ پڑھا ہے:

”جس صبح ہمیں حضرت محمد نبی کریم ﷺ کی وفات کی خبر سنائی گئی تو ہماری ناکیں اور کان کٹ کے رہ گئے۔“

#### ۱۰۶۸۱ ابوالہیثم

دوسرے ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کا ابن تیہان سے علیحدہ ذکر کیا ہے جو درست اقدام ہے۔ اور بطریق طبرانی ولید بن مسلم تک ان کی سند سے بواسطہ ابن لہیعہ، بکر بن سوادہ سے بحوالہ ابوالہیثم روایت کی ہے، فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے دیکھا تو فرمایا: ”ابوالہیثم! پاؤں کا تلوادھیان سے دھونا! (خشک نہ رہ جائے)“۔ کسی مسند والے نے یہ حدیث مسند ابوالہیثم بن التیہان میں درج کر دی ہے جو بہتر نہیں، اس واسطے کہ بکر بن سوادہ نے اُن کا دور نہیں پایا ہے جس سے معلوم ہوا یہ اور ہیں۔

#### ۱۰۶۸۲ ابوالہیثم

بن عتبہ بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی۔ ایک حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے جس سے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے، چنانچہ میں ابوالحسن بن السری، جو ابن السنی کی اولاد کے ماموں ہیں، کی کتاب السنۃ میں پڑھا محمد بن صالح، مروان بن ضرار فزاری، عبدالرحمن بن الحکم بن البراء بن قبیصہ ثقفی، ان کے سلسلہ سند سے منقول ہے، فرمایا: ہم سے ابی نے بواسطہ عامر بن الاسود بحوالہ عبداللہ بن الغلیل روایت کی ہے، فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ عباس کے پاس سے گزرے، فرمانے لگے: چچا جان! اپنے بیٹے میرے ساتھ بھیجو، تو ابوالہیثم بن عتبہ بن ابی لہب نے کہا: چچا جان! میرے آنے تک ٹھہریے لیکن وہ نہ آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے چچ (۶) بیٹوں کو لے کر روانہ ہو گئے..... پھر ایک واقعہ نقل کیا۔

اسد الغابہ (۶۳۲۵) تجرید (۲۱۰/۲)

المعجم الكبير (۹۱۱/۲۲) مجمع الزوائد (۲۳۰/۱) جامع المسانید (۷۱۷/۱۴) اسد الغابہ (۱۲۳/۵)

### ۱۰۶۸۳ ابو الہیثم (جنات میں سے ایک)

شبلی نے ”آ کام المرجان“ میں لکھا ہے کہ مدینہ میں ایک شخص آیا جس نے ابو موسیٰ اشعری کے بارے میں کوئی بات بیان کی جو پھیل گئی، لیکن کوئی اس شخص کو نہ پہچان سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک بات پہنچی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جنات میں سے ابو الہیثم تھا جو مسلمانوں کا جنات کی طرف سے قاصد ہے۔ عنقریب انسانوں کا قاصد بیان ہوگا، اس کے کچھ دن بعد وہ آگیا۔

### ۱۰۶۸۴ ابوہیصم مزنی

ابن زبالہ کی اخبار مدینہ نامی کتاب میں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: ابوہیصم مزنی سے بحوالہ ان کے والد منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا: میں تمہیں اس وادی پر مقرر کرنے والا ہوں جو تمہارے پاس ادھر یا ادھر سے آنا چاہے اس (کی سواری) کو روک دینا۔ انہوں نے عرض کی: میں صرف بیٹیوں والا ہوں میرا کوئی (مرد) معاون نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے بیٹے سے نوازے گا اور تمہارے وارث بنائے گا۔ فرماتے ہیں: وہ اس پر مقرر ہو گئے، بعد میں ان کے بیٹا ہوا۔ پھر حکمران اس پر مقرر کرنے لگے۔ اسی سند سے محمد بن ہیصم تک منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع کے درمیان میں چڑھ کر نماز پڑھی۔

### القسم الثانی از حرف ہاء

### ۱۰۶۸۵ ابوہارون

مسعود بن الحکم الزرقی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

### القسم الثالث از حرف ہاء

### ۱۰۶۸۶ ابوہاشم بن مسعود

بن سنان بن ابی حارثہ المزنی، دور نبوی پایا ہے۔ ابراہیم بن محمد بن زیاد بن سوید بن ابی ہاشم ان کی اولاد سے ہے، وہی اس شعر کے قائل ہیں:   
 ”تم نے جب بھی کوئی کام کیا تو تمہارے دونوں حالوں میں سے تمہارے پاس وہی ہے جو میرے پاس ہے۔“

### القسم الرابع از حرف ہاء

### ۱۰۶۸۷ ابوہاشم\* (مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

تابعی ہیں، مرسل حدیث ذکر کی ہے جس کی وجہ سے ابو موسیٰ نے ”ذیل علی المعرفة“ میں ان کا ذکر کر دیا اور بطریق ابو نعیم غالباً ان کی کتاب فضائل الصحابہ میں بطریق یحییٰ بن یعلیٰ بواسطہ ابو عبد الرحمن حلوان بن السری ازد بحوالہ ابوہاشم مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: میری والدہ رسول اللہ ﷺ کی باندی تھیں، آپ ﷺ نے میرے والدین کو آزاد کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد سے تشریف لائے تو اپنی بیٹی کے گھر گئے تو وہ لوگ قیلوہ کر رہے تھے، ان پر دھوپ پڑ رہی تھی، آپ ﷺ ان کے سرہانے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ پر خیر کی چادر تھی ان کے آگے چادر پھیلا کر فرمایا: ”اے دیہات اور شہر کے پسندیدہ دونوں کھڑے ہو جاؤ۔“ تین بار \* ایسا فرمایا اور بطریق عبد اللہ بن موسیٰ، حلو الازدی، بواسطہ ابو ہاشم بحوالہ ان کے والد جو مولا رسول اللہ ﷺ تھے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر روانہ ہوئے، پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا یہ حدیث ابو ہاشم کے والد کی ہے جو یحییٰ بن یعلیٰ سے مروی ہے، فرمایا: عن حلو عن ابی ہاشم عن ابیہ۔

### ۱۰۶۸۸ ابو ہاشم نافع

بقول امام مسلم: نام عمر ہے ان سے ان کا بیٹا عبد اللہ روایت کرتا ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نافع مولا بنی ہاشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، یہ حکم بن عیینہ کا بواسطہ ابن قانع بحوالہ ان کے والد نقل کردہ قول ہے جسے حاکم نے نقل کیا ہے۔ پھر فرمایا: محمد بن اسمعیل کی بات دل کو لگتی ہے۔

میں کہتا ہوں: گویا وہ سمجھے کہ امام مسلم کا قول ”ابو ہاشم“ لفظی غلطی ہے۔ اصل میں بنی ہاشم تھا، اگر ایسا ہی ہے جیسا امام مسلم رحمہ اللہ کے ہاں لکھا ہے تو پھر یہ قسم ثالث سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم!

### ۱۰۶۸۹ ابوہند انصاری \*

ابن مندہ نے انہیں بیاضی سے علیحدہ ذکر کیا ہے، جبکہ دونوں ایک ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: حجاج نے ابن جریج سے بواسطہ ابوزبیر بحوالہ جابر روایت کی جس میں انہیں وہم ہوا۔ جبکہ ابوزبیر کے شاگردوں نے ابوزبیر سے بحوالہ جابر نقل کیا ہے کہ ابو حمید نبی ﷺ کے پاس ایک برتن لے کر آئے۔ یہی درست ہے۔ ابن مندہ کا میلان اس طرف ہے کہ ابو حمید سے لفظی غلطی ہے۔ اور ابن السکن نے ان کا تذکرہ ابوہند بیاضی کے حالات میں کر کے درست اقدام کیا ہے۔ اور ساتھ خبردار بھی کیا ہے کہ محفوظ حدیث ابو حمید کے حوالہ سے ہے۔ دونوں تقدیروں کے باوجود انہیں زائد شمار کرنا غلط ہے۔ ابن السکن نے اسے بیان کیا ہے جو بروایت زیاد بن ایوب عن حجاج ہے، پھر فرمایا بقول بعض: یہ غلط ہے، کیونکہ زکریا بن اسحاق نے اسے ابوزبیر سے بواسطہ جابر بحوالہ ابو حمید نقل کیا ہے۔ اسی طرح اعمش نے یہ روایت ابوسفیان سے بواسطہ جابر بحوالہ ابو حمید نقل کی ہے۔

### ۱۰۶۹۰ ابوہند البجلی

شامی تابعی ہیں۔ کوئی ایک روایت مرسلہ نقل کی ہے جس کی وجہ سے عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کر دیا ہے۔ عبدالحق ”الاحکام“ میں لکھتے ہیں: مشہور ہیں۔ ان سے عبد الرحمن بن ابی عوف روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث ابوداؤد اور نسائی میں ہے۔

## حرف واو

### القسم الاول از حرف واو

#### ۱۰۶۹۱ ابو وائلہ الہذلی \*

بقول ابن عساکر: صحابی ہیں۔ فتوحاتِ شام میں شریک ہوئے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ان کی حدیث بطریق ابن اسحاق روایت کی ہے۔ ابان بن صالح، شہر بن حوشب سے بحوالہ ان کی قوم کے ایک آدمی روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد کے بعد اپنی والدہ سے شادی کر لی، طاعونِ عمواس میں شریک تھے۔ فرماتے ہیں: جب بیماری نے شدت اختیار کی تو ابو عبیدہ کھڑے ہو کر ان کی وفات کی اور پھر معاذ بن جبل کی وفات کی خبر سنائی۔ ان کے بیٹے عبدالرحمن نے موصولاً ذکر کی ہے۔ پھر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اس بیماری کی وجہ سے پہاڑوں میں چھپ جاؤ۔ تو ابو وائلہ ہذلی نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط کہتے ہو! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، تم تو میرے اس گدھے سے بھی برے ہو۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہاری بات کی تردید نہیں کر رہا۔ پھر وہاں سے نکلے اور لوگ بھی نکل کر ادھر ادھر پھیل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ بیماری ہٹالی۔ \*

ابن عساکر لکھتے ہیں: مجھے صرف اس روایت سے ان کا علم ہوا ہے یہی واقعہ دوسری سند سے منقول ہے جو مفہوم کے اعتبار سے شرجیل بن حسنہ کی طرف منسوب ہے شاید کئی لوگوں نے حضرت عمرو کی تردید کی ہو۔ واللہ اعلم!

#### ۱۰۶۹۲ ابو واقد لیثی \*

نام میں اختلاف ہے، حارث بن مالک / ابن عوف / عوف بن حارث بن اسید بن جابر بن عبدمناتہ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناتہ بن علی بن کنانہ۔ بنی اسد کے حلیف تھے۔ بقول امام بخاری، ابن حبان، حاکم اور باوردی: بدر میں شریک ہوئے۔ ابو عمر فرماتے ہیں: بقول بعض بدر میں شریک رہے جس کا ثبوت نہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: بہت پہلے اسلام لے آئے تھے، فتح مکہ اور حنین میں بنی لیث، ضمیرہ اور سعد بن بکر کے پرچم بردار تھے۔ اور غزوہ تبوک میں بنی لیث کو جنگ میں شرکت کی ترغیب دی۔ مکہ گئے تھے وہاں سال بھر مقیم رہے اور پھر وفات پا گئے۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مقبرہ مہاجرین میں دفن ہوئے۔

روایت حدیث: نبی ﷺ حضرت ابوبکر، عمر اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر سے روایت کی ہے ان سے ان کے دونوں بیٹے

\* اسد الغابہ (۶۳۲۶) تجرید (۲۱۰/۲) \* مسند احمد (۱۹۶/۱)

\* اسد الغابہ (۶۳۲۷) تجرید (۲۱۰/۲)

عبدالملک اور واقد، ابوسعید خدری، عطاء بن یسار اور عروہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو نعیم اس شخص پر اعتراض کیا ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ لکھتے ہیں: فتح مکہ کے سال یا اس سے پہلے مسلمان ہوئے اور وہ خود بتاتے ہیں: ہم حنین میں شریک تھے اور تازہ تازہ کفر کو خیر باد کہا ہوا تھا۔ زہری رحمہ اللہ نے صراحت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز اسلام، جسے سان بن ابی سان دہلی سے مسنداً بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اسے زہری تک کی صحیح سند کے ذریعہ نقل کیا ہے جو ان کے بدر میں شریک ہونے کا قائل ہے، اس کی دلیل وہ روایت ہے جو یونس بن بکیر نے مغازی ابن اسحاق بحوالہ ان کے بواسطہ اپنے والد نقل کی ہے کہ بنی مازن کے لوگ بحوالہ ابو واقد روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بدر کے روز میں ایک مشرک کو اپنی تلوار سے قتل کرنے کے درپے تھا کہ اس تک میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر قلم ہو گیا۔ میں سمجھا کہ میرے علاوہ کسی نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اسی طرح واقدی کی روایت اس سے ٹکراتی ہے جو کہتا ہے: ”وہ بدر میں شریک ہوئے تھے“۔ ان کا انتقال ۶۸ھ پچھتر (۷۵) برس کی عمر میں ہوا، جس کا تقاضا ہے ان کی ولادت معرکہ بدر کے بعد ہوئی۔ اس لحاظ سے وہ بدر میں بارہ سال کے ہوں گے، اسی پر ابوحسان زیادی کا قول منطبق (فٹ) آتا ہے کہ یہ اسی سال پیدا ہوئے جس سال ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

ابو عمر نے واقدی کے قول کی موافقت کی ہے، پھر لکھتے ہیں: بقول بعض ۸۵ھ میں فوت ہوئے۔ اس آخری قول پر بغوی وغیرہ نے اعتماد کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خلافت معاویہ میں فوت ہوئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسحاق مولا محمد بن زیاد سے صحیح سند کے ذریعہ روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو واقد کو فرماتے سنا: یرموک میں میں نے دشمن کا ایک شخص گر کر مرتے دیکھا۔ یہ روایت خلیفہ نے اسی سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے لکھا: اسحاق مولا زائدہ، اس کے آخر میں یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ میں دل میں کہنے لگا: اگر میں انہیں چادر کے پلو سے بھی مارتا تو وہ مر جاتے۔ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسند ابن اسحاق میں غیر معروف راوی ہیں۔ صحیح بات وہی جو زہری بحوالہ سان بیان کی ہے۔ ابن اسحاق نے جو قصہ ابو واقد کا بیان کیا ہے وہ یرموک کے روز پیش آیا جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

### ۱۰۶۹۳ ابو واقد \* (مولا النبی ﷺ)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان سے زاذان بن عمر نے روایت کی ہے۔ پھر بواسطہ زاذان بحوالہ ان کے مرفوع روایت کی ہے: ”جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا ذکر کیا اگرچہ وہ بکرثت نماز پڑھتا، روزے رکھتا اور قرآن کی تلاوت کرتا ہو“..... (حدیث) \*

### ۱۰۶۹۴ ابو واقد \*

ذہبی لکھتے ہیں: ممکن ہے وہ ہوں جن کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے بدر میں شریک ہوئے اور لیشی کے علاوہ کوئی



صاحب ہیں۔

### ۱۰۶۹۵ ابو واقد نمیری

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن خثیمہ بواسطہ نافع بن سرجس بحوالہ ابو واقد نمیری روایت کی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ لوگوں کو بہت کم دعا سے نوازتے اور اور اپنے اوپر ہمیشہ درود بھیجتے تھے۔“

### ۱۰۶۹۶ ابو وحوح انصاری

بغوی نے ان کا ذکر کیا اور بطریق ابن لہیعہ، حارث بن یعقوب سے بواسطہ ابوشعیب مولا ابو وحوح روایت کی ہے کہ ہم نے ایک میت کو غسل دیا، اتنے میں ابو وحوح انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ آگئے۔ انہوں نے بغلوں تک کپڑا ہٹایا ہوا تھا اور اسے ظاہر کر رہے تھے۔ فرمانے لگے: ”اللہ کی قسم! ہم (مسلمان) زندہ ہوں یا مردہ نجس نہیں ہوتے، اللہ کی قسم! مجھے خدشہ ہے یہ کام (میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا) سنت نہ ہو جائے۔“

### ۱۰۶۹۷ ابووداعہ السہمی

نام حارث بن صبرہ ہے یہ اور ان کا بیٹا مطلب فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ ابن عبدالبر نے فرمایا: اور ابن مندہ نے سنداً بحوالہ ابووداعہ سہمی روایت کی ہے، فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو باب بنی سہم میں نماز پڑھتے دیکھا لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔“ حالانکہ یہ حدیث ابوسفیان بن عبدالرحمن بن ابی وداعہ سے مروی ہے۔

### ۱۰۶۹۸ ابوودیعہ

بغوی نے ان کا بغیر کسی حدیث کے ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۶۹۹ ابوالورد المازنی

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض ان کا نام حرب ہے اور صحابی ہیں۔ مصر کے رہائشی تھے مصریوں سے ان کی ایک حدیث مروی ہے: ”ایسے سریے (غزوے) سے بچو اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو بھاگنا پڑے اور جب غنیمت حاصل ہو تو اس میں خیانت ہو جائے۔“ ان سے مرفوع بھی روایت کی جاتی ہے، ابن لہیعہ نے اسے یزید بن ابی حبیب سے بواسطہ لہیعہ بن عقبہ بحوالہ ان کے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن ماجہ اور بغوی نے نقل کیا ہے، عبید بن قیس کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے وہیں ان کے نام میں اختلاف کا بیان ہے۔

اسد الغابہ (۶۳۲۹) تجرید (۲۱۰/۲) مسند احمد (۲۱۹/۵) المعجم الكبير (۳۳۱۲/۳) جامع المسانید (۷۲۵/۱۴)

اسد الغابہ (۶۳۳۱) تجرید (۲۱۱/۲) اسد الغابہ (۱۲۵/۵) اسد الغابہ (۶۳۳۱) تجرید (۲۱۱/۲)

اسد الغابہ (۶۳۳۴) تجرید (۲۱۱/۲) المعجم الكبير (۹۵۳/۲۲)

### ۱۰۷۰۰ ابوالورد بن قیس

بن فہد (قہد) انصاری۔ بقول ابن کلبی: صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ ابو عمر نے سابقہ شخصیت سے انہیں خلط ملط کر دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے بظاہر یہ اور ہیں۔

### ۱۰۷۰۱ ابوالورد (بے نسبت)

بقول ابن مندہ: حبیب بن الشہید بواسطہ محمد بن سیرین بحوالہ ابویوب انصاری روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس اپنا چچا زاد بھائی لے کر آئے، ایک سرخ رنگ کا آدمی آپ سے بیعت کر رہا تھا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”یا ابا الورد“۔ انہوں نے اور عبدان نے بطریق جبارہ بن المغلس ابن المبارک سے بواسطہ حمید الطویل، ابن الدرداء سے بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے سرخ رنگ کے شخص کو دیکھ کر فرمایا: ”تم ابوالورد“ ہو۔ فرماتے ہیں: مجھے خیال آتا ہے یہ وہی ہیں جن کا ابویوب نے ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۷۰۲ ابوالوصل

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ان کے کسی پوتے کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرنے سے غفلت ہو گئی۔ پھر بطریق احمد بن رشد بن بحوالہ ابوالوصل صحابی رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے کہ ابوالوصل نے نبی ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔ ابراہیم بن اسمعیل کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

### ۱۰۷۰۳ ابوالوقاص (بے نسبت)

مستغفری نے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کے طریق سے پھر بروایت صالح بن سلیمان بحوالہ ابوالوقاص صحابی رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر کیا ہے، قیامت کے روز مؤذنوں کے اللہ تعالیٰ کے ہاں حصہ مجاہدین کی طرح ہوگا وہ اذان و اقامت کے درمیانی گھڑی میں اللہ کی راہ میں خون میں لتھڑے ہوئے شخص کا درجہ رکھیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر میں مؤذن ہوتا تو میرا معاملہ صاف تھا“۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت کی جاتی ہے اسی میں ہے: ”اللہ تعالیٰ نے مؤذنوں کے گوشت کو جہنم کے لیے حرام کر دیا ہے“۔

اس سے پتہ چلتا ہے مذکورہ واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اسی لیے یہ بات فرمائی، لہذا اس صحابی سے حدیث مرفوع منقول ہوئی۔ بظاہر یہی ہے کیونکہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔ یہ بھی احتمال ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کیا ہو اور

سابقہ شخصیت کے حالات میں۔ المعجم الكبير (۹۵۳/۲۲) اسد الغابہ (۶۳۳۵) تجرید (۲۱۱/۲)

اسد الغابہ (۱۲۶/۵) اسد الغابہ (۶۳۳۶) تجرید (۲۱۱/۲) خون میں لت پت۔

جامع المسانید (۷۳۲/۱۴) اسد الغابہ (۱۲۶/۵)

آپ نے سن کر بیان کر دیا ہو۔ پھر دوسری سند کے ذریعہ بواسطہ صالح بن سلیمان اس کا مفہوم نقل کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”مجھے اس کی کوئی پروا نہیں میں اگرچہ حج، عمرہ اور جہاد نہ کروں“۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ان لوگوں کی دلیل یہ آیت ہے: ﴿اس سے بڑھ کر کس کا عمل اچھا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے﴾۔  
میں کہتا ہوں: یہ صالح بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔ اور ان کے شیخ غیاث کا تذکرہ ذہبی نے میزان میں کیا ہے کہ اس کی حدیث منکر ہے۔ میرے خیال میں اس کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں پھر اسے ذکر کیا۔  
میں کہتا ہوں: جیسا انہوں نے سمجھا ایسی بات نہیں۔ یہ دوسرے ہیں۔ چنانچہ خطیب نے المؤتلف میں بروایت یعقوب بن سفیان بحوالہ صالح غیاث کے حالات ذکر کیے ہیں۔ پھر فرمایا: پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی، صحابی کی روایت سے اسے موصولاً نہیں ذکر کیا۔

### ۱۰۷۰۴ ابوالولید

حسان بن ثابت انصاری خزرجی، سہل بن حنیف انصاری۔ عبادہ بن الصامت اور عتبہ بن عبدالمسلمی سب کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔

### ۱۰۷۰۵ ابو وہب الجشمی

ابوداؤد اور نسائی نے بطریق محمد بن مہاجر بحوالہ ابو وہب جشمی جو صحابی ہیں روایت کی ہے جو گھوڑوں کے بارے میں ہے اس میں ”ان کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو“۔ اسی سند سے مرفوع روایت ہے: ”ایسا گھوڑا رکھو جس میں سرخ اور سیاہ رنگ ہو، جس کی پیشانی پر سفید ٹیکہ یا دھبہ ہو اور جس کے کھر سفید ہوں...“۔ (حدیث)  
بقول بغوی: شام کے رہائشی تھے ان کی دو حدیثیں ہیں پھر حدیث الخیل (گھوڑوں والی) نقل کی پھر یہ حدیث انبیاء کے نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے۔ (حدیث) ابن السکن اور کئی لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم ”الکنی“ میں لکھتے ہیں: صحابی ہیں، اہل یمامہ سے ان کی حدیث روایت کی جاتی ہے اور بطریق ابو زرہ رازی، گھوڑوں کے بارے میں دونوں حدیثیں اور ناموں کے بارے میں جو حدیث ہے ایک سیاق سے نقل کی۔ اس کے آغاز میں بھی لکھتے ہیں: یہ صحابی ہیں۔ ادھر ابو حاتم رازی کے بیٹے نے جو ان سے علل میں روایت کی ہے اس میں ان جشمی کو الکاعی مشہور تابعی ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کسی راوی کو ان کے بارے میں وہم ہوا ہے جو جشمی کہہ دیا۔ اور یہ بات انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن القطان الفاسی کا گمان ہے۔ ابن ابی حاتم کو ان جشمی کو الکاعی کے حالات کے ساتھ رلانے ملانے میں وہم ہوا ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا تھا جیسا انہوں نے کہا پھر کتاب العلل کی طرف رجوع کیا تو دیکھا ان کا ذکر کتاب العین میں کیا ہے اور

سورة فصلت (۳۳) \* میزان الاعتدال (۳۳۸/۳) \* اسد الغابہ (۶۳۳۷) تجرید (۲/۲۱۱)  
\* ابوداؤد کتاب الجہاد باب ما یستحب من الوان الخیل (۲۵۴۳) (۲۵۵۳) (۴۹۵۰) نسائی کتاب الخیل (۳۵۵۷)  
مسند احمد (۳۴۵/۴) جامع المسانید (۷۳۳/۱۴)

اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ انہوں نے اس حدیث کے بارے میں بڑی چھان پھٹک کی یہاں تک کہ یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہ حدیث ابو وہب کلاعی سے مروی ہے اور ہے بھی مرسل، کسی راوی کو انہیں جشمی بتانے میں اور صحابی کہنے میں وہم ہوا ہے۔ جس کی بڑی وضاحت کی ہے۔

#### ۱۰۷۰۶ ابو وہب

صفوان بن امیہ الجمحی، شجاع بن وہب اسدی، ولید بن عقبہ اسدی اور مجزأة بن ثور۔ سب کا ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

#### ۱۰۷۰۷ ابو وہب الجیشانی

دیلیم بن ہوشع۔ حرف دال میں ان کے حالات کی تفصیل بیان ہو چکی ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں۔

#### ۱۰۷۰۸ ابو وہب انصاری

نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی سونے لگے تو کیا کہے، جو بروایت خالد بن معدان ہے۔ \* ذہبی لکھتے ہیں: یہ روایت سلفی نے فوائد ابن طیوری میں سے انتخاب میں ذکر کی ہے کہ اس کی سند قوی ہے اور شاید مرسل ہے۔

#### ۱۰۷۰۹ ابو وہب الکلبی

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا اور بطریق سعد بن الصلت بحوالہ یحییٰ بن وہب کلبی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آل اکیدر کی جانب ایک خط بھیجا جس میں تھا: ”انہیں ظلم سے امان ہے“۔ ان دنوں آپ کے پاس مہر نہ تھی آپ ﷺ نے اپنے ناخن سے مہر لگا دی۔ واقدی کا بیان ہے: یہ اسحاق بن حبان سے بحوالہ یحییٰ بن وہب مروی ہے ابو نعیم کا دعویٰ ہے یہ شاہ دومۃ الجندل عبدالملک ہیں، جس میں تا مل ہے۔ ابن الاثیر نے اس کی تردید کی ہے مجھے بھی ان کی بات درست لگتی ہے۔

#### القسم الثانی از حرف واو

#### ۱۰۷۱۰ ابو الولید

عبداللہ بن عبداللہ بن الہادی ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

#### القسم الثالث از حرف واو

#### ۱۰۷۱۱ ابو وائل

شقیق (شقیف) ابی سلمہ (ابو سلمہ اسدی کے سگے بھائی) ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

#### ۱۰۷۱۲ ابو وجزہ سعدی

دور نبوی ﷺ پایا ہے۔ بقول ابن عساکر: میرے خیال میں یہ ابو وجزہ شاعر کے دادا ہیں، جن سے ہشام بن عروہ نے

روایت کی ہے۔ شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے۔ پھر بطریق ابوجاء تیمی روایت کی ہے کہ سائب بن یزید مخزومی نے فرمایا: جب حضرت عمر شام تشریف لائے تو لوگوں کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے سے روک دیا، اتنے میں ابووجزہ آگئے، خالد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کہنے لگے: تو خالد یہاں ہیں؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چہرہ سے نقاب ہٹا دیا تو ابووجزہ بولے: اللہ کی قسم! آپ ان لوگوں میں سے خوبصورت گال بزرگ دادا والے، زیادہ عزت والے، زیادہ عطا کرنے والے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں خالد کی مدح سے منع نہیں کیا تھا۔ ابووجزہ بولے: جو ہمیں عطا کرتا ہے ہم اس کی مدح کرتے ہیں اور جو محروم رکھتا ہے اسے ایسے ہی برا بھلا کہتے ہیں جیسے غلام اپنے آقا کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابووجزہ! غلام اپنے آقا کو کیسے برا بھلا کہتا ہے؟ کہا: جہاں سے اسے معلوم نہ ہو اور نہ سن سکے۔

ابن عساکر نے یہ جواز پیش کیا ہے کہ ممکن ہے یہ حارث بن ابی وجزہ ہوں جن کا قسم اول میں ذکر ہوا ہے، جو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وہ قرشی ہیں۔ اور یہ سعدی ہیں اور دونوں واقعات کا طرز بیان بہت مختلف ہے۔

### القسم الرابع از حرف واو

۱۰۷۱۳ ابوودیعہ\* (بے نسبت)

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ محمد بن المسیب اور جعفر مستغری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور دونوں کے طریق سے بروایت بشر بن ولید، ابو معشر، بواسطہ مقربی، ان کے والد سے بحوالہ ابوودیعہ صحابی رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کی طرح غسل کیا اور اپنے پاس رکھے تیل یا خوشبو کو لگایا اور اپنے پاس رکھے عمدہ کپڑے پہنے اس کے بعد مسجد میں پہلے سے بیٹھے دو آدمیوں کے درمیان نہیں بیٹھا، اور امام کے آنے تک خاموش رہا۔ تو اس کے دو جمعوں کے درمیان گناہوں کی بخشش کر دی جائے گی۔“\*

میں کہتا ہوں: سند میں راوی کا یہ کہنا ”صحابی رسول اللہ ﷺ“ وہم ہے کیونکہ یہ ابوودیعہ مشہور تابعی ہیں ان کا نام عبد اللہ بن ودیعہ ہے ان کی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے بطریق ابن ابی ذئب، سعید بن المقبری سے بواسطہ ان کے والد بحوالہ سلمان روایت کی ہے۔ اسے یحییٰ بن قطان نے محمد بن عجلان سے بواسطہ سعید نقل کیا تو سلمان کی جگہ فرمایا: ابوذر سے مروی ہے، جسے ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور ابن الاثیر\* نے اسی کو برقرار رکھا اس کی علت سے خبردار نہیں ہوئے۔ اس سے بڑھ کر ذہبی\* نے کمال کر دیا وہ تجرید میں لکھتے ہیں: مستغری نے مقارب سند سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے یعنی جو ابو موسیٰ نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابو معشر وہ صحیح مدنی، ضعیف راوی ہیں اور اس کی سند واقعی مقارب ہے جیسا انہوں نے کہا اگر مخالف نہ ہو لیکن مخالفت کے باوجود اتنا کہا جائے گا یہ منکر ہے۔ صحابی کا تذکرہ ساقط کرنے اور ان کی صفت باقی رکھنے میں ان سے غلطی ہوئی۔ واللہ المستعان!

\* اسد الغابہ (۶۳۳۳) تجرید (۲۱۱/۲) \* جامع المسانید (۷۲۹/۱۴) التجرح والتعديل (۱۹۲/۵)

\* اسد الغابہ (۱۲۵/۵) \* تجرید (۱۷۳)



## حرف یاء

### القسم الاول از حرف یاء

۱۰۷۱۴ ابو یحییٰ

صہیب بن سنان رومی۔ ابو یحییٰ عبد اللہ بن انیس الجعفی، ابو یحییٰ، سنان، یحییٰ بن عباد کے دادا، سب کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

۱۰۷۱۵ ابو یحییٰ اسید بن حذیر انصاری۔ بقول بعض: ان کی کنیت ابو عتیک ہے، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۷۱۶ ابو یحییٰ مقدم بن معد یکرب کندی۔ بقول بعض: ان کی کنیت ابو کریمہ ہے۔

۱۰۷۱۷ ابو یحییٰ خریم بن فاتک اسدی، بقول بعض: ان کی کنیت ابو ایمن ہے۔

۱۰۷۱۸ ابو یحییٰ خباب بن الارت تمیمی، بقول بعض: ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

۱۰۷۱۹ ابو یحییٰ سہل بن ابی حمہ انصاری، بقول بعض: ان کی کنیت ابو محمد ہے۔

۱۰۷۲۰ ابو یحییٰ

عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف انصاری بدری۔ حاکم فرماتے ہیں، بقول واقدی: میں نے کسی انصاری سے سنا کہ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ سب کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

۱۰۷۲۱ ابو یحییٰ انصاری

از بنی حارثہ۔ ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان کا ذکر کیا ہے کہ انصار کے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھے۔ ابولبابہ اور ابو یحییٰ جن کا تعلق بنی حارثہ سے تھا، پھر فرماتے ہیں: طبرانی نے ابولبابہ کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۲۲ ابو یحییٰ انصاری

بقول بعض: مجھے معلوم نہیں آیا یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ پھر بطریق لیث، عبد اللہ بن یحییٰ سے بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا روایت کی ہے کہ ان کی دادی نبی ﷺ کے ہاں آئیں ان کے پاس ان کا زیور تھا.... (حدیث) اسی میں ہے: عورت کو اپنے مال میں اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی تصرف کرنا جائز نہیں۔

۱۰۷۲۳ ابویربوع سعید بن ربیع، ابواحمد نے ان کا ذکر کیا ہے ناموں میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۷۲۴ ابویزید عقیل بن ابی طالب ہاشمی۔

۱۰۷۲۵ ابویزید سہیل بن عمرو العامری۔

۱۰۷۲۶ ابویزید سائب بن یزید ابن اخت نمر۔

۱۰۷۲۷ ابویزید انیس بن مرثد بن ابی مرثد الغنوی۔

۱۰۷۲۸ ابویزید معن بن یزید الاخنس الاسلمی۔ ان سب کا تذکرہ بھی ناموں میں ہو چکا ہے۔

۱۰۷۲۹ ابویزید معقل بن سنان الشجعی، بقول بعض: ان کی کنیت ابو محمد یا ابو عبد الرحمن ہے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۰ ابویزید حارثہ بن قدامہ بن مالک تمیمی، سعدی، بقول بعض: ان کی کنیت ابو ایوب ہے، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۱ ابویزید بن عمرو الجذامی \*

واقدی نے جذام میں سے اسلام قبول کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعلی جیانی اور ابن الدباغ نے اپنے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حرف زاء میں کنیتوں میں ابویزید جذامی کا تذکرہ ہوا ہے، معلوم نہیں یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں؟

۱۰۷۳۲ ابویزید \* (حکیم کے والد)

ان کی ایک حدیث ہے جس میں عطاء بن سائب سے آگے اختلاف ہے۔ دوری لکھتے ہیں: ابن معین سے منقول ہے عطاء بن سائب نے حکیم بن ابی یزید الکرخی سے انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کیا ان کے والد صحابی ہیں، انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: اس میں اختلاف کی وضاحت کچھ اس طرح ہے۔ جریر عن عطاء عن حکیم بن ابی یزید الکرخی عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ... لوگوں کو چھوڑ دو وہ ایک دوسرے سے جو کچھ حاصل کریں جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے خیر خواہی کا طالب ہو تو وہ اس سے خیر خواہی کرے۔ \*

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ روایت تعلیقاً اور ابواحمد نے موصولاً ذکر کی ہے یہی قول عبد الوارث بن سعید کا بحوالہ عطاء ہے۔ اور حماد بن زید، اسماعیل بن علیہ نے عطاء سے اسی طرح نقل کی ہے۔ دونوں روایتوں کو ابن السکن نے درج کیا ہے اور ابن علیہ والی روایت حسن بن سفیان نقل کرتے ہیں۔ وہیب بن خالد کا قول ہے: عن عطاء عن حکیم بن ابی یزید میں کسی ضرورت سے ان کے ساتھ گیا تو انہوں نے بواسطہ اپنے والد بحوالہ نبی ﷺ مجھ سے بیان کیا۔ جسے ابن ابی خيثمه نے روایت کیا ہے ”لکنی“ میں امام بخاری رحمہ اللہ

لکھتے ہیں: ابویزید ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے سماع کیا ہے ابو عوانہ فرماتے ہیں: عن عطاء بن السائب عن حکیم بن ابی یزید عن ابیہ اور تاریخ میں بواسطہ مسدد بحوالہ ابو عوانہ موصولاً ذکر کیا ہے اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ نے ابو عوانہ کی روایت سے نقل کیا ہے، طیاسی کی کتاب میں ہمام بن یحییٰ نے ان کی موافقت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے اگر یہ بات محفوظ ہے جس نے انہیں ”ابن ابی یزید کہا ہے“ ان کو دادا کی طرف منسوب کیا ہو۔ ابن مندہ نے ان کا عنوان ابویزید جد حکیم، قائم کیا ہے۔ لہذا ابو عوانہ والی روایت میں دادا مبہم ہے۔ اضطراب عطاء بن سائب کی طرف سے ہے کیونکہ وہ بھولنے لگے تھے۔ بقول بعض: حماد بن سلمہ نے ان سے اس حالت سے پہلے سماع کیا تھا۔ واللہ اعلم! اور حماد اس کی سند یوں بیان کرتے ہیں، عن عطاء عن حکیم بن یزید عن ابیہ اور ہمام نے ان کی موافقت کی ہے جیسا کہ حرف یاء میں بیان ہوا ہے اکثریت کا کہنا یہ ہے: یہ ابن ابی یزید ہیں۔ واللہ اعلم!

ابو عمر فرماتے ہیں: میں جو کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تین افراد وہیب، جریر بن حازم اور اسمعیل بن علیہ کی بات درست ہے۔ اور ابو عوانہ کو اس میں وہم ہوا ہے۔ میں نے اس کا ذکر کیا ہے جس نے یہ روایت موصولاً ذکر کی ہے البتہ ان کا ”جریر بن حازم“ کہنا غلط ہے۔ صحیح جریر بن عبد الحمید ہے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا ہے یہ ابوخیثمہ کی روایت سے ہے اور ابوخیثمہ نے لامحالہ اپنے والد سے بواسطہ جریر نقل کی ہے اسی طرح حاکم نے اسے بروایت محمد بن قدامہ عن جریر موصولاً نقل کیا ہے اور ابن قدامہ اور ابوخیثمہ کی جریر بن حازم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے اس پر عبد الوارث اور حماد بن زید کا اضافہ کیا ہے، جبکہ حماد بن سلمہ نے ان کی مخالفت میں روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: عن عطاء بن السائب عن حکیم بن یزید عن ابیہ۔

### ۱۰۷۳۳ ابو یزید اللقیطی

حزابہ بن نعیم کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

### ۱۰۷۳۴ ابو یزید النمیری

آخری قسم میں ذکر ہونا ہے۔

### ۱۰۷۳۵ ابوالیسر انصاری

نام کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن عمرو بن تمیم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمیٰ ہے۔ نام و کنیت سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے جس میں ان کے بہت زیادہ کارنامے ہیں۔ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو گرفتار کر لیا تھا۔ ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں: بدر اور باقی معرکوں میں شرکت کی۔ بقول امام بخاری: صحابی ہیں، بدر میں شریک تھے، مدائنی ان کا حلیہ بیان کرتے ہیں پستہ قد اور بڑے پیٹ والے تھے۔ مدینہ میں ۵۵ھ میں انتقال کیا۔ بقول ابن اسحاق: صحابہ رضی اللہ عنہم میں آخری صحابی یہی فوت ہوئے ہیں۔ شاید ان کی مراد اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہو۔ ان سے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن لا صامت نے روایت کی ہے ان کی لمبی حدیث ہے جسے مسلم نے نقل کیا ہے۔

### ۱۰۷۳۶ ابوالیسع

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا، کسی نے بتایا وہ عرفات میں ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن خالد نے عبید اللہ بن ابی حمید سے بواسطہ ابو عثمان نہدی طویل نقل کی ہے۔ ابو عمر فرماتے ہیں: ان کی حدیث عبید اللہ بن ابی حمید سے بواسطہ ابوالاسح بن ابی اسامہ بحوالہ ان کے مروی ہے، فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل مجھے جنت میں لے جائے گا؟ (حدیث)

### ۱۰۷۳۷ ابویعقوب

یوسف بن عبد اللہ بن سلام، یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

### ۱۰۷۳۸ ابویعلیٰ

حمزہ بن عبد المطلب نبی ﷺ کے چچا، اور ابویعلیٰ، شداد بن اوسی انصاری، دونوں کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

### ۱۰۷۳۹ ابوالیقظان (بے نسبت)

حاکم فرماتے ہیں: محمد بن اسماعیل کا قول ہے: یہ صحابی ہیں۔ ابن مندہ لکھتے ہیں: امام بخاری رحمہ اللہ نے بغیر حدیث کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: ابوزرعہ رازی نے مسند میں ان کی صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے۔ جو مسند بصریین میں بطریق ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن لہیعہ بواسطہ ابو حسانہ مروی ہے کہ انہوں نے ابوالیقظان صحابی رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تمہیں مبارک ہو تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت ہے۔ عموماً جن لوگوں نے انہیں دیکھا ہے انہوں نے ان سے یہ روایت نہیں کی۔ ابو عمر لکھتے ہیں: مصر کے رہائشی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ میں کہتا ہوں: محمد بن الربیع الجیزی نے مصر آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

### ۱۰۷۴۰ ابوالیقظان

عمار بن یاسر العبسی، نام سے مشہور ہیں، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

### ۱۰۷۴۱ ابوالیمان

بشر یا بشیر بن عقرہ یا ابن عقرہ الجھنی، باء میں ذکر ہوا ہے۔

### ۱۰۷۴۲ ابویوسف

عبد اللہ بن سلام، نام سے مشہور ہیں۔ ناموں میں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

اسد الغابہ (۶۳۴۶) تجرید (۲۱۲/۲) جامع المسانید (۷۵۳/۱۴) اسد الغابہ (۱۳۰/۵)

اسد الغابہ (۶۳۴۷) استیعاب (۳۲۶۷) تجرید (۲۱۲/۲) التاريخ الكبير (۸۲/۸)

الجرح والتعديل (۴۶۰/۴)

## ۱۰۷۳۳ ابو یونس ظفری \*

ابن ابی حاتم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ اس وقت ان کی عمر بیس (۲۰) سال تھی۔ ان کی روایت ہے۔  
میں کہتا ہوں: ان کا نام محمد بن انس بن فضالہ ہے، یہ ان کے والد اور ان کے دادا صحابہ ہیں، سب کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

## القسم الثاني از حرف ياء

## ۱۰۷۳۴ ابو یحییٰ عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

## القسم الثالث از حرف ياء

## ۱۰۷۳۵ ابو یحییٰ (بے نام و نسبت)

خطیب نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو یحییٰ بن ابی یحییٰ کے حالات میں ہے، اس میں ان کا ذکر آتا ہے کہ ابو یحییٰ فرماتے ہیں: دور جاہلیت میں میں اپنے گھوڑے پر جا رہا تھا اچانک مجھے طرفہ یعنی ابن العبد مشہور شاعر مل گیا۔ پھر ایک واقعہ ذکر کیا جس میں ہے اس نے ان کے سامنے اپنی زبان نکالی تو وہ سیاہ تھی جیسے ہرن کی زبان ہوتی ہے۔

## ۱۰۷۳۶ ابو یزید سعدی مخبل، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

## القسم الرابع از حرف ياء

## ۱۰۷۳۷ ابو یحییٰ

قیس کے ایک شخص ہیں، نبی ﷺ کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں: کیا تمہیں عرب کا بہترین قبیلہ نہ بتاؤں...؟ (حدیث) اسی میں سکاسک اور سکون کا ذکر ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے مرشد بن ابی حبیب سے بواسطہ ربیعہ بن لقیط، بنی اود کے شخص سے بحوالہ قیس کے ایک شخص جنہیں ابو یحییٰ کہا جاتا تھا روایت کی ہے۔ بغوی نے اپنی معجم میں اور ابن عساکر نے التبيين میں ان کے طریق سے روایت کی ہے کہ مرسل ہے۔

## ۱۰۷۳۸ ابو یزید النمیری \*

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ صحابی ہیں۔ ایوب سجستانی ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی قوم کی امامت کی اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ ابن الاثیر \* فرماتے ہیں: النمیری کا کوئی وجود نہیں میرے خیال میں یہ جرعی عمرو بن سلمہ ہیں ان کی کنیت ابو یزید (باء پر پیش سے تصغیر ہے) انہوں نے ہی اپنی قوم کی امامت کی تھی جب وہ چھ یا سات سال کے تھے۔ ان سے ایوب اور ابو قلابہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔



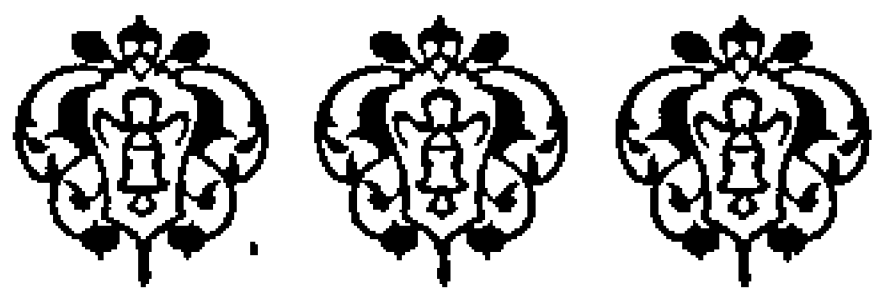
ذہبی نے انہیں برقرار رکھا ہے اور ابن فتحون نے اوہام الاستیعاب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہیں دو جگہ ان کے متعلق وہم ہوا ہے۔ ایک نمیری کہنے میں حالانکہ یہ جرمی ہیں، دوسرا اسے ان کی کنیت بتانے میں جو باء سے برید ہے۔ جبکہ ابو عمر نے باب میں ان کا درست ذکر کیا ہے۔\*

میں کہتا ہوں: ایک بعید احتمال ہے کہ یہ دوسرے ہوں۔

### ۱۰۷۹ ابو یزید بن ابی مریم\*

ذہبی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مسند قبی میں ان کی ایک حدیث ہے۔ استدراک میں انہیں وہم ہوا ہے جبکہ یہ ابو مریم سلولی ہیں جو یزید کے والد ہیں۔ ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے جیسا کہ ناموں میں گزرا ہے ان کی حدیث امام احمد، بخاری نے تاریخ میں اور نسائی نے بطریق یزید بن ابی مریم بحوالہ اپنے والد نقل کی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی کہ جس کا بیٹا ہے وہ اس کے بغیر کوئی کنیت رکھ لے اور اسی سے مشہور ہو جائے اور دوسرے بیٹے کے نام کنیت کر لے تو ہر ایک اپنی اولاد کی مقدار کنیتیں رکھ لیتا، کیونکہ کسی کے دس بچے تھے، بلکہ بیس تیس تک بھی ہوئے ہیں۔ اب اگر کوئی صدیق اکبر کا عنوان ابو بکر قائم کرے اور کنیتوں میں ابو محمد بن ابی بکر کا ذکر کرے تو اسے معذور سمجھا جائے گا کیونکہ اس سے فوراً تو یہی سمجھ آتا ہے کہ مذکورہ عنوان ابو محمد کا ہے نہ کہ ان کے والد کا۔ اسی طرح اوروں کا حال سمجھ لیں یا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عنوان ابو عمرو بن عثمان قائم کرے۔ تو انتہائی درجہ کی رکاکت و کمزور علمی ہوگی جو بالکل واضح ہے کسی قسم کا خفا و پوشیدگی نہیں۔ واللہ المستعان!

الحمد لله! جلد ہفتم جس میں رجال (حضرات) کی کنیتوں کا ذکر تھا اختتام پذیر ہوئی۔ حق تعالیٰ مترجم اور اس کے معاونین، خصوصاً اہلیہ محترمہ جو اس عظیم کام میں دست راست کی حیثیت رکھتی تھیں سے راضی ہو۔ اور آئندہ حدیث سے متعلقہ علمی اور بابرکت کاموں کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین! اگلا حصہ نساء (خواتین) کے حالات پر مشتمل ہے۔



ہے، فرماتے ہیں: میں اس باغ کی چوڑائی کے بارے میں فی البدیہہ کہتا ہوں: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں ابو حفص عمر۔ اشعار۔

فرماتے ہیں: انہوں نے میری ایسی حفاظت کی کہ میں جب بھی دیکھتا انہیں اپنی بیٹھ پیچھے پاتا، انہوں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم میرا مقام جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم یا امیر المومنین! میں آپ کا مقام نہیں جانتا، انہوں نے کہا: میں قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہیں ضرور سواری دوں گا۔

### التقسیم الرابع از حرف کاف

#### ابو کبیر ۱۰۲۵۸

بعض کا قول ہے، ابو کبیرہ یا ابو کثیر۔ وہ مولیٰ محمد بن حش ہیں۔ ابن مندہ نے حدیث کی وجہ سے ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض راویوں کو وہم ہوا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہیں، پھر بطریق مسلم بن خالد زحیٰ بحوالہ ابو کبیر نقل کیا ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی ران کھلی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ران ستر ہے۔“ ابن مندہ کا قول ہے: جس نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ اصحاب نبی ﷺ میں سے ہیں، اس نے خطا کی، انہوں نے بحوالہ اپنے مولیٰ محمد بن عبد اللہ بن حش روایت کی، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی یہ حدیث احمد، بخاری نے تاریخ میں اور نسائی نے ان سب نے علماء کے طریق سے بحوالہ محمد بن حش، وہ محمد بن عبد اللہ بن حش ہیں، میں نے اسے تعلیق میں بیان کیا ہے۔

عسکری کو وہم ہوا ہے، ان کا گمان ہے کہ ابو کبیر نبی کریم ﷺ نے زمانے میں پیدا ہوا، انہوں نے اس صفت کو اپنے مولیٰ محمد بن عبد اللہ بن حش کے لیے ذکر کیا ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کم عمر تھے۔

#### ابو کرز ۱۰۲۵۹

بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ان سے احمد بن حنبل نے روایت کی ہے۔ وہ خطا ہے جو سوہم سے پیدا ہوئی، خطیب نے مختلف میں بطریق اسحاق بن موسیٰ، بحوالہ ابوداؤد جستانی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا، ابو کرز نے ذکر کیا کہ ان سے نافع روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ پھر اس کی مراد بیان کی، انہوں نے جعابی سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کرز کا نام عبد اللہ بن کرز ہے۔ ان کا اصل میں موصل سے تعلق ہے، صحابہ کی حویلیوں میں بغداد کی مشہور جگہ فردوس ہوتے۔ یہ لوگ منصور کے دوستوں میں سے تھے، اس نے انہیں یہ جگہ دے دی، نافع سے روایت کرتے ہیں تو جس نے یہ بات نقل کی تو اس کا گمان ہے کہ مراد صحابہ (دوستوں) سے اصحاب نبی ﷺ ہیں، حالانکہ ایسا نہیں۔

# الکتاب تبیان

تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی  
مترجم: مولانا محمد شہزاد علی

مکتبہ المدینہ